الٰہی تا بود خورشید و ماہی چراغِ چشتیاں را روشنائی

تحفۃ الابرار

١٣٢٣ھ

تالیف لطیف

عالی جناب مرزا آفتاب بیگ محمد نواب مرزا بیگ چشتی نظامی دہلوی

ترتیب و مقدمہ

پیرزادہ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی ایم اے

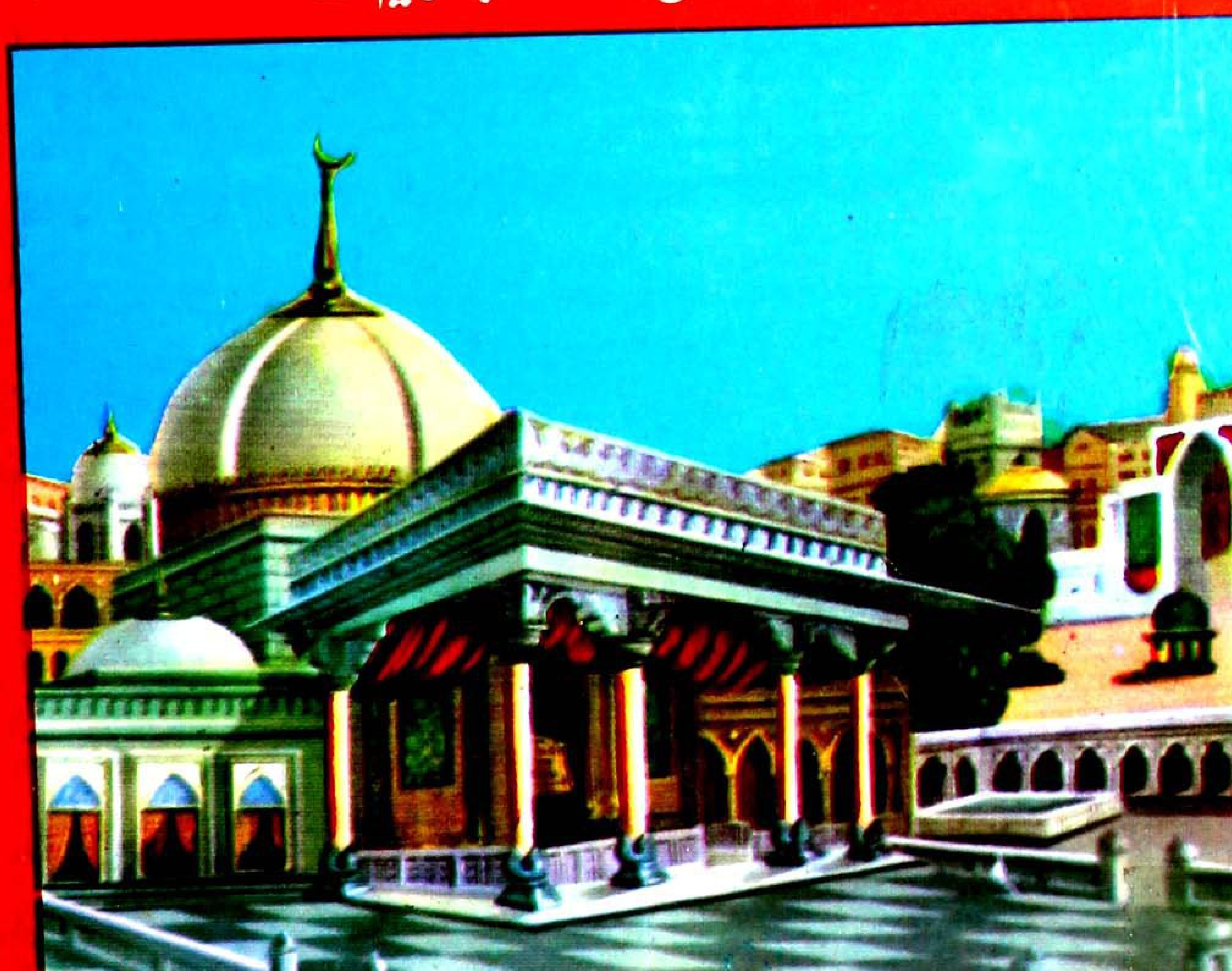

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

Marfat.com

الٰہی تا بود خورشید و ماہی چراغِ چشتیاں را روشنائی

تحفۃ الابرار

۱۳۲۳ھ

تالیف لطیف

عالی جناب مرزا آفتاب بیگ محمد نواب مرزا بیگ چشتی نظامی دہلوی

ترتیب و مقدمہ

پیرزادہ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی ایم اے

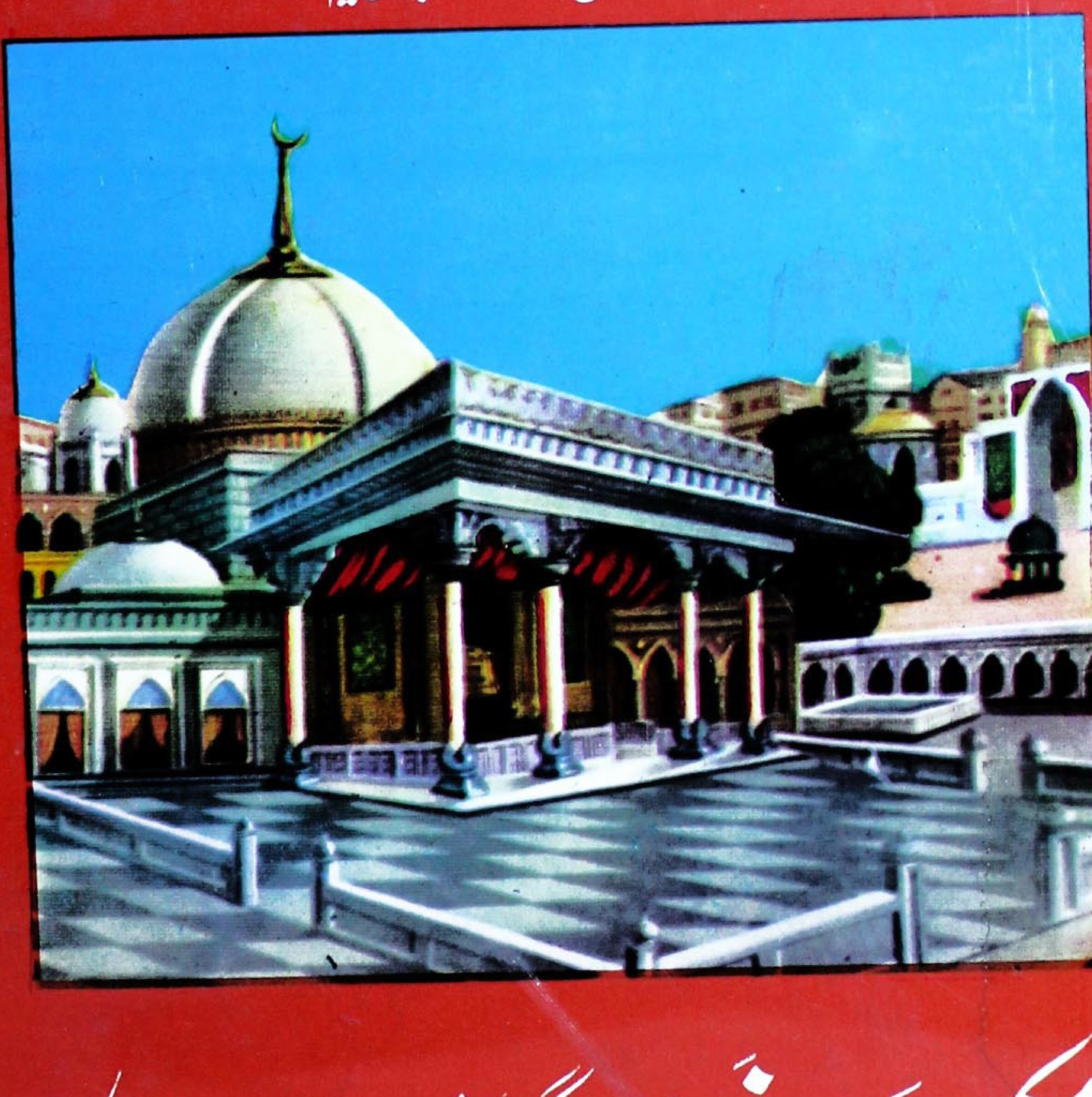

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

Marfat.com

خانوادۂ چشتیہ بہشتیہ کا ایک نادر تذکرہ

تحفۃ الابرار

۱۳۲۳ھ

تالیف لطیف

عالی جناب مرزا آفتاب بیگ محمد نواب مرزا بیگ چشتی نظامی دہلوی

ترتیب و مقدمہ

پیرزادہ علامہ اقبال احمد صاحب فاروقی ایم۔اے

مکتبہ نبویہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور

Marfat.com

84991

نام کتاب .... "تحفة الابرار" تذکرہ خاندان چشت اہل بہشت

مؤلف .... مرزا آفتاب بیگ محمد نواب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب .... محمد عمر خان

مقدمہ .... پیرزادہ اقبال احمد فاروقی' ایم اے -

سال تالیف ۱۳۲۳ھ

سال طباعت اول ۱۳۲۳ھ

سال طباعت دوم .... ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۰ء

کمپوزنگ .... ایم یو' کمپوزنگ سینٹر'

.... بینک کالونی' سمن آباد' لاہور -

طابع .... قومی پریس - لوئر مال' لاہور -

قیمت 400

ناشر .... مکتبہ نبویہ' گنج بخش روڈ' لاہور -

Marfat.com

فہرست تذکرہ خاندان چشت اہل بہشت

مضمون	صفحہ
مقدمہ	16
شجرہ خانوادہ چشتیہ	26
حرف اول	27
حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	33
حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ	37
حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ	38
حضرت خواجہ ابوالفیض فضیل رحمۃ اللہ علیہ	39
حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ	40
حضرت خواجہ سدیدالدین رحمۃ اللہ علیہ	43
حضرت خواجہ امین الدین رحمۃ اللہ علیہ	44
حضرت ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ	46
حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ	48
حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ	52
حضرت خواجہ ابومحمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ	54
حضرت خواجہ ناصرالحق رحمۃ اللہ علیہ	55
حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	57
حضرت خواجہ احمد بن خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	60
حضرت خواجہ رکن الدین ابن خواجہ احمد	60
حضرت خواجہ محی الدین علی رحمۃ اللہ علیہ	61
حضرت خواجہ قطب الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ	64
حضرت خواجہ ابواحمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ	65
حضرت خواجہ ابویوسف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	65
حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ	66
حضرت خواجہ مودود ثانی رحمۃ اللہ علیہ	67
حضرت خواجہ علی بن خواجہ مودود ثانی رحمۃ اللہ علیہ	68
حضرت شاہ خواجگی بن خواجہ علی رحمۃ اللہ علیہ	68
حضرت شاہ ابوالاعلی بن حضرت شاہ خواجگی	70
حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ	72
حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ	73
حضرت خواجہ معین الحق رحمۃ اللہ علیہ	79
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ	86

Marfat.com

مضمون	صفحہ
کیفیت مزار مبارک	89
ذکر فرزندان	89
حضرت شیخ حمید الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ	89
حضرت شیخ عبد العزیز علی بن شیخ حمید الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ	91
حضرت شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ	92
حضرت میر سید حسین خنگ سوار رحمۃ اللہ علیہ	92
حضرت شیخ حمید الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	93
حضرت شیخ نظام الدین ابو الموید رحمۃ اللہ علیہ	94
حضرت شیخ بدر الدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ	95
حضرت قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	95
حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ	97
حضرت خواجہ محمود موینہ دوز رحمۃ اللہ علیہ	98
حضرت سلطان شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ	99
حضرت سلطان ناصر الدین محمود غازی رحمۃ اللہ علیہ	100
حضرت خواجہ فرید الحق گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	101
حضرت شیخ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ	108
حضرت دیوان علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ	109

مضمون	صفحہ
حضرت دیوان معز الدین بن دیوان مخدوم علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ	109
حضرت دیوان فضل الدین رحمۃ اللہ علیہ	110
حضرت دیوان منور شاہ بن دیوان فضل دین	110
حضرت دیوان نور الدین بن منور شاہ رحمۃ اللہ علیہ	110
حضرت دیوان بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ	111
حضرت دیوان یونس رحمۃ اللہ علیہ	111
حضرت دیوان احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ	112
حضرت دیوان عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ	112
حضرت دیوان شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ	112
حضرت دیوان ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ	113
حضرت دیوان تاج الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ	113
حضرت دیوان فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ	114
حضرت دیوان ابراہیم اصغر رحمۃ اللہ علیہ	114
حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ	115
حضرت دیوان محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ	115
حضرت دیوان محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ	116
حضرت دیوان محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ	116

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت دیوان عبدالسبحان معروف دیوان شہید رحمۃ اللہ علیہ	116
حضرت دیوان غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ	118
حضرت دیوان محمد یار رحمۃ اللہ علیہ	118
حضرت دیوان شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ	119
حضرت پیر اللہ جوایا رحمۃ اللہ علیہ	119
حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ	120
ذکر خلفائے حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	120
حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ	121
حضرت خواجہ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ	122
حضرت داؤد پالہی بن محمود رحمۃ اللہ علیہ	122
حضرت شیخ سید امام علی لاحق رحمۃ اللہ علیہ	122
حضرت شیخ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ	123
حضرت سید محمد بن سید محمود کرمانی رحمۃ اللہ علیہ	123
حضرت شہاب الدین نخشبی رحمۃ اللہ علیہ	124
حضرت شیخ جلال الدین احمد ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ	125
حضرت شیخ برہان الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ	127
حضرت محبوب الٰہی نظام الدین محمد اولیاء	127
آداب پیر	137
آداب زیارت	138
عمل قضائے حاجات	139
تعویذ باندھنے کا طریقہ	140
فائدہ سماع	141
وصیت وفات	143
ذکر خانقاہ شریف	145
مسجد عالی درگاہ شریف	147
درگاہ شریف امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ	147
باؤلی درگاہ شریف	150
حضرت شیخ سراج الدین عثمان رحمۃ اللہ علیہ	150
حضرت شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ	151
حضرت شیخ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ	152
حضرت مولانا فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ	154
حضرت مولانا وجیہ الدین یوسف ثانی رحمۃ اللہ علیہ	154
حضرت شیخ شمس الدین یحییٰ اودھی رحمۃ اللہ علیہ	155
حضرت مولانا علاء الدین نیلی رحمۃ اللہ علیہ	155
حضرت شاہ منتخب الدین رحمۃ اللہ علیہ	156

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت شیخ شہاب الدین امام رحمۃ اللہ علیہ	157
حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ	157
حضرت خواجہ فخرالدین مزوری رحمۃ اللہ علیہ	158
حضرت حسام الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ	159
حضرت شیخ حمید قلندر رحمۃ اللہ علیہ	159
حضرت عزیز الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ	160
حضرت مولانا ضیاء الدین برنی رحمۃ اللہ علیہ	160
حضرت مولانا وجیہ الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ	162
حضرت موئد الدین کڑی رحمۃ اللہ علیہ	162
حضرت خواجہ سالار رحمۃ اللہ علیہ	163
حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ	163
حضرت امیر حسن علائی سنجری رحمۃ اللہ علیہ	164
حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ	166
حضرت کریم الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ	166
حضرت میر سید حسین بن سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ	167
حضرت نظام الدین مولی رحمۃ اللہ علیہ	168
حضرت شیخ نظام الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ	168
حضرت خواجہ تاج الدین داؤدی رحمۃ اللہ علیہ	168
حضرت شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ	169
حضرت خواجہ نصیرالدین محمود اودھی رحمۃ اللہ علیہ	171
آپ کے علو درجہ ہونے کی روایت	173
وجہ تسمیہ چراغ دہلی	176
حضرت قاضی شیخ عبدالمقتدر بن رکن الدین	177
حضرت قاضی شادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ	177
حضرت توکل کنتوری رحمۃ اللہ علیہ	178
حضرت شیخ سعد اللہ کیسہ دار رحمۃ اللہ علیہ	178
حضرت مخدوم شیخ سلیمان ردولی رحمۃ اللہ علیہ	179
حضرت مولانا خواجہ خواجگی رحمۃ اللہ علیہ	179
حضرت سید محمد بن جعفر المکی الحسنی الچشتی	180
حضرت شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ	183
حضرت شیخ صدر الدین حکیم رحمۃ اللہ علیہ	183
حضرت میر سید علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ	184
حضرت شیخ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ	185
حضرت مولانا شیخ احمد تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ	185
حضرت بندہ نواز سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ	186
حالات صاحبزادگان	192

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت شیخ زین الدین رحمۃ اللہ علیہ	194
حضرت مسعود بک رحمۃ اللہ علیہ	194
حضرت میر سید جلال الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	195
حضرت شیخ صدرالدین راجو رحمۃ اللہ علیہ	196
حضرت مخدوم شیخ اخی راجگری رحمۃ اللہ علیہ	197
حضرت قاضی شیخ قوام الدین چشتی سہروردی	198
حضرت مخدوم حسام الدین فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ	199
حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ	199
حضرت حاجی سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ	203
حضرت مخدوم شیخ صفی الدین ردولوی ولد نصیرالدین رحمۃ اللہ علیہ	204
حضرت مخدوم شیخ خیرالدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ	205
حضرت قطب عالم برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ	205
حضرت مخدوم سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ	206
حضرت عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ	206
حضرت قاضی نجم الدین گجراتی رحمۃ اللہ علیہ	207
حضرت خواجہ عبدالحق جامی رحمۃ اللہ علیہ	208
حضرت شیخ علاء الحق رحمۃ اللہ علیہ	208

مضمون	صفحہ
حضرت شیخ سید تاج الدین شیر سوار رحمۃ اللہ علیہ	209
حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی	210
حضرت شیخ علاؤالدین قریشی گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ	211
حضرت شیخ ابوالفتح علائی قریشی کالپوی رحمۃ اللہ علیہ	211
حضرت شیخ کبیر چشتی رحمۃ اللہ علیہ	212
حضرت خواجہ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ	212
حضرت شیخ احمد بن قاضی مجد الدین شیبانی رحمۃ اللہ علیہ	213
حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری رحمۃ اللہ علیہ	214
حضرت شیخ پیارا رحمۃ اللہ علیہ	214
حضرت مولانا فریدالدین ادیب رحمۃ اللہ علیہ	215
حضرت شیخ زین الدین داؤد رحمۃ اللہ علیہ	215
حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ	216
حضرت مخدوم شیخ ملک سارنگ رحمۃ اللہ علیہ	217
حضرت مخدوم شیخ سعد الدین بڈھن خیر آبادی	218
حضرت مخدوم شاہ صفی عرف عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ	219
حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ	219
حضرت میر عبدالجلیل بن میر عبدالواحد بلگرامی	221
حضرت میر سید اویس بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ	221

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت سید شاہ برکت اللہ ؒ	222
حضرت شاہ آل محمد بن شاہ برکت اللہ ؒ	223
حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی بن شاہ آل محمد	223
حضرت سید آل برکات ؒ	224
حضرت سید آل احمد ؒ	225
حضرت سید آل رسول بن سید آل برکات	225
حضرت مخدوم سید نظام الدین ؒ	226
حضرت شیخ اختیار الدین عمر ایرجی ؒ	227
حضرت شیخ یوسف بڈھ ایرجی ؒ	227
حضرت شیخ فخر الدین ؒ	228
حضرت شیخ عبد السلام پران ؒ	228
حضرت میر سید علاء الدین اودھی ؒ	228
حضرت شیخ فتح اللہ اودھی ؒ	229
حضرت شیخ سعد اللہ اودھی ؒ	229
حضرت شیخ درویش محمد بن شیخ محمد قاسم ؒ	230
حضرت شیخ عین الدین قتال ؒ	230
حضرت شیخ نور الدین معروف بہ قطب عالم	231
حضرت شیخ شمس الدین طاہر ؒ	234

مضمون	صفحہ
حضرت شاہ کاکو لاہوری ؒ	234
حضرت شیخ حسام الدین مانک پوری ؒ	235
حضرت شیخ جلال الدین گجراتی ثم بنگالی ؒ	235
حضرت شاہ میاں جی قطب ولایت ؒ	236
حضرت میاں شاہ نجم الدین مندوی ؒ	236
حضرت سید راجی حامد شاہ ؒ	237
حضرت شاہ سید و البیہ ؒ	237
حضرت شیخ حسن طاہر ؒ	238
حضرت میاں قاضی خان یوسف ناصحی ؒ	238
حضرت مخدوم شیخ محمد عیسیٰ تاج ؒ	239
حضرت میر سید معز الدین عرف سید مٹھا ؒ	239
حضرت مولانا الہداد جونپوری ؒ	240
حضرت شیخ بہاء الدین جونپوری ؒ	240
حضرت سید علی قوام سوانی الاصل ؒ	240
حضرت شیخ حمزہ دہرسو قریشی ؒ	241
حضرت شیخ عبد العزیز کشکی ؒ	241
حضرت شیخ ولی محمد دہلوی ؒ	242
حضرت شیخ عبد الغنی بیابانی ؒ	242

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت شیخ نجم الحق والدین عرف جامیں لدہا	242
حضرت سید ناصر الدین محمود رحمۃ اللہ علیہ	243
حضرت شیخ سراج الدین سوختہ رحمۃ اللہ علیہ	243
حضرت مولانا سماء الدین بن قمر الدین رحمۃ اللہ علیہ	244
حضرت شیخ عبداللہ بیابانی رحمۃ اللہ علیہ	245
حضرت شیخ نصیر الدین بن مولانا سماء الدین	245
حضرت شیخ ملادہ رحمۃ اللہ علیہ	245
حضرت شیخ رزق اللہ رحمۃ اللہ علیہ	246
حضرت شیخ خالو گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ	246
حضرت سلطان جلال الدین قریشی رحمۃ اللہ علیہ	247
حضرت شیخ علاء الدین بن شیخ نور الدین اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ	248
حضرت سید سلطان بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ	248
حضرت شیخ یوسف المشہور شاہ جوسی چشتیؒ	249
حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	249
حضرت میر سید عبد الاول بن علائی چشتی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ	250
حضرت شیخ ادہن جونپوری بن شیخ بہاء الدین	250

مضمون	صفحہ
حضرت شیخ سلیم بن شیخ بہاء الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	251
حضرت شیخ فتح اللہ نذیر بن سنبھلی چشتی رحمۃ اللہ علیہ	253
حضرت شیخ پیارا ٹانڈوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ	254
حضرت شیخ طاہا چشتی رحمۃ اللہ علیہ	254
حضرت شیخ ولی چشتی بن یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ	254
حضرت شیخ سید جیو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ	255
حضرت شیخ تقی جایک بن شیخ رمضان رحمۃ اللہ علیہ	255
حضرت شیخ نظام الدین بھکاری رحمۃ اللہ علیہ	256
حضرت شیخ محمد طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ	257
حضرت شیخ دانیال چشتی خضری رحمۃ اللہ علیہ	257
حضرت شیخ نظام الدین چشتی نارنولی رحمۃ اللہ علیہ	258
حضرت شیخ کبیر جولاہہ رحمۃ اللہ علیہ	258
حضرت مولانا عبداللہ انصاری سلطانپوریؒ	260
حضرت شیخ اختیار الدین رحمۃ اللہ علیہ	260
حضرت شاہ نعمان چشتی برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ	261
حضرت شیخ جلال الدین کاشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ	261
حضرت مخدوم عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ	262
حضرت سید مزمل چشتی بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ	263

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت سید محمد مہدی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ	263
حضرت شاہ علی چشتی رحمۃ اللہ علیہ	264
حضرت شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ	264
حضرت سعید خان میانہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ	265
حضرت شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ	266
حضرت خواجہ سراج الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	267
حضرت خواجہ علم الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ	268
حضرت شیخ محمود چشتی رحمۃ اللہ علیہ	268
حضرت شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ	269
حضرت خواجہ شیخ حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ	271
حضرت خواجہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ	272
حضرت شیخ یحیٰی مدنی رحمۃ اللہ علیہ	273
حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی بن حاجی نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ	274
حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی چشتی	279
حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ	281
حضرت مولانا عماد الدین سید محمد رحمۃ اللہ علیہ	285
حضرت مولانا قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ	285

مضمون	صفحہ
حضرت مولانا شاہ نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ	286
حضرت مولانا خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ	287
حضرت خواجہ نور محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ	295
حضرت قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ	296
حضرت احمد علی بن قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ	300
حضرت مولانا خدا بخش بن قاضی احمد علی رحمۃ اللہ علیہ	300
حضرت غلام فخرالدین فخرجہاں بن مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ	301
حضرت مولانا حاجی شاہ غلام فریدی بن مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ	302
حضرت قاضی تاج محمود بن قاضی احمد علی رحمۃ اللہ علیہ	302
حضرت گل محمد احمد پوری معروف کرخی چشتی	303
حضرت محمود بخش ولد حضرت گل محمد کرخی	303
حضرت حافظ مولانا محمد جمال رحمۃ اللہ علیہ	303
حضرت خواجہ محمد سلیمان محبوب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ	306
کرامات و خرق عادات	315
حضرت خواجہ گل محمد بن خواجہ محمد سلیمان	318
حضرت خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ	319

Marfat.com

مضمون	صفحہ
صاحبزادگان و نبیرگان حضرت شاہ اللہ بخش	
تونسوی رحمۃ اللہ علیہ	323
ذکر خلفائے آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ	324
حضرت محمد باران کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ	324
حضرت مولوی محمد علی مکھڈوی رحمۃ اللہ علیہ	325
حضرت حافظ محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	327
حضرت مولانا احمد بن مولوی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ	329
حضرت شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ	330
حضرت غلام نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ	331
حضرت شیخ محمد نجم الدین بن شیخ محمد بخش	332
حضرت فضل علی بن سید غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ	335
شمس العافین مولانا شمس الدین سیالوی	336
حضرت مولوی خواجہ محمد دین بن مولوی خواجہ	
شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ	362
حضرت سید غلام حیدر شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ	363
حضرت حاجی مولوی معظم الدین مرولیانوالہ	364
حضرت مولوی فضل الدین چاچڑوی رحمۃ اللہ علیہ	365
حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ	365
حضرت مولوی محمد امین بن حافظ محمد نور الدین	367
حضرت سید حیات شاہ سید ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ	367
حضرت خواجہ حافظ محمد موسیٰ بن خواجہ اللہ	
بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ	368
حضرت خواجہ محمد عبد الصمد رحمۃ اللہ علیہ	369
حضرت مولوی شریف الدین فیروزپوری	371
حضرت حافظ سید حیات علی بن سید احمد علی	371
حضرت شیخ محمد بن فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ	372
حضرت مولوی حاجی حافظ عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ	373
حضرت مولوی خدا بخش ملتانی ثم خیرپوری	373
حضرت میر سید محمد ابو العلائی ترمذی ولد میر	
ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ	376
حضرت میر سید احمد ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ	377
حضرت شیخ محمد فضل الہ آبادی ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ	378
حضرت شیخ محمد یحییٰ معروف شیخ خوب اللہ	
ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ	379
حضرت شیخ محمد فاخر ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ	380
حضرت میر سید دوست محمد ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ	380

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت شاہ محمد فرہاد ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ	381
حضرت شاہ بدرالدین اوحد چشتی القادری	382
حضرت شاہ غلام جیلانی بن شاہ بدرالدین چشتی القادری رحمۃ اللہ علیہ	382
حضرت مولوی شاہ اسمٰعیل بن شیخ عبدالحکیم صدیقی ممی رحمۃ اللہ علیہ	383
حضرت میاں شاہ راج خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ	384
حضرت شاہ فضل اللہ بن سید احمد ابوالعلائی کالپوی رحمۃ اللہ علیہ	385
حضرت حاجی سید عطا حسین ابوالعلائی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ	385
حضرت پیر کبار چشتی رحمۃ اللہ علیہ	385
حضرت شیخ رحمت اللہ شوریانی رحمۃ اللہ علیہ	386
حضرت مولانا شیخ احمد شوریانی رحمۃ اللہ علیہ	387
حضرت شیخ حاجی گنگن شوریانی قصوری رحمۃ اللہ علیہ	387
حضرت شیخ اللہ داد توزی رحمۃ اللہ علیہ	388
حضرت ملک محمد جائسی رحمۃ اللہ علیہ	389
حضرت اخوند سعید شوریانی رحمۃ اللہ علیہ	389
حضرت بایزید بتک زئی چشتی رحمۃ اللہ علیہ	390
شیخ صدرالدین معروف شیخ صدو یا سیدو	391
حضرت مخدوم شیخ عبدالرشید جونپوری رحمۃ اللہ علیہ	391
حضرت شیخ عارف چشتی لاہور رحمۃ اللہ علیہ	392
حضرت پھوکی افغان عزیز زئی رحمۃ اللہ علیہ	392
حضرت مولانا عبدالکریم پشاوری عرف اخوند کریم داد رحمۃ اللہ علیہ	393
حضرت شیخ پیر محمد سلونی رحمۃ اللہ علیہ	393
حضرت شیخ پیر محمد لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ	394
حضرت میاں شاہ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ	394
حضرت حافظ کامگار خاں رحمۃ اللہ علیہ	395
حضرت مولوی جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ	396
حضرت شیخ علاء الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ	396
حضرت شیخ شمس الدین شمس الارض ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ	399
حضرت سلیم الدین شاہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ	401
حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ	401
حضرت شیخ شبلی بن شیخ محمد جلال الدین کبیر	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
الاولیاءؒ	403
حضرت شیخ بہرام چشتی بن شیخ محمد جلال الدین	403
حضرت شیخ نظام سنامیؒ	404
حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولویؒ	405
حضرت شیخ بختیارؒ	408
حضرت شیخ احمد عارفؒ	408
حضرت شیخ پیارہؒ	409
حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عارفؒ	410
حضرت شیخ بوڈہا بن شیخ محمد بن شیخ احمد عارفؒ	411
حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ	412
حضرت شیخ عبدالکبیر بالا پیر بن شیخ عبدالقدوس	413
حضرت شیخ رکن الدین بن شیخ عبدالقدوس	414
حضرت جلال الدین تھانیسری بن شیخ قاضی محمود بلخیؒ	415
حضرت شیخ عثمان زندہ پیر بن شیخ عبدالکبیر بالا پیرؒ	415
حضرت شیخ نظام الدین بن عثمان زندہ پیرؒ	416
حضرت شیخ عبدالسلامؒ	416
حضرت مخدوم شیخ عبدالاحدؒ	417
حضرت شاہ محمد برہنہ پاؒ	418
حضرت شیخ نظام الدین بلخی بن شیخ عبدالشکور	418
حضرت شیخ پایند بنوریؒ	420
حضرت شیخ اللہ بخش لاہوریؒ	420
حضرت شیخ حاجی عبدالکریم لاہوریؒ	421
خلفائے حضرت شیخ نظام الدین بلخیؒ	422
حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی بن نور الحنفیؒ	422
حضرت شیخ ابراہیم مراد آبادیؒ	423
حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی صدیقیؒ	423
حضرت شیخ محمد صادقؒ	426
حضرت شیخ داؤد بن شیخ محمد صادقؒ	427
حضرت شیخ سوندھا بن شیخ عبدالمومن صدیقی	429
حضرت شیخ محمد بن شیخ محمد صادقؒ	429
حضرت شاہ ابو المعالی چشتی صابری بن سید محمد اشرفؒ	430
حضرت محمد سعید عبدالرحمٰنؒ	431

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت سید محمد سالم ترمذی خوروک حسینی بن سید محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ	432
حضرت شاہ عنایت اللہ بہلول پوری چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ	433
حضرت محمد اکرم بن محمد علی البراسوی رحمۃ اللہ علیہ	434
حضرت محمد روشن لقب بے ریا رحمۃ اللہ علیہ	435
حضرت حافظ سید محمد چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ	436
حضرت اللہ بخش سنامی رحمۃ اللہ علیہ	436
حضرت خواجہ ناصرالدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ	437
حضرت سید محمد اعظم حسینی رحمۃ اللہ علیہ	438
حضرت حافظ محمد موسیٰ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ	438
حضرت حافظ محمد حسین عرف مانکی صاحب	439
حضرت مولوی محمد امانت علی حسینی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ	439
حضرت حافظ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	440
حضرت عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ	441
حضرت سید معین الدین معروف شاہ خاموش	441
حضرت مولوی احمد حسن رحمۃ اللہ علیہ	442

مضمون	صفحہ
حضرت مولوی عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	442
حضرت شیخ محمدی اکبر آبادی عرف شاہ فیاض	442
حضرت شاہ محمد حامد مکی رحمۃ اللہ علیہ	443
حضرت شاہ عفد الدین بن شیخ حامد رحمۃ اللہ علیہ	443
حضرت شیخ عبدالہادی امروہی رحمۃ اللہ علیہ	444
حضرت عبدالباری بن شیخ ظہور اللہ رحمۃ اللہ علیہ	444
حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی رحمۃ اللہ علیہ	445
حضرت میاں جی شاہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ	445
حضرت حاجی شاہ محمد امداد اللہ فاروقی رحمۃ اللہ علیہ	446
حضرت مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ	447
حضرت حاجی مولوی محمد حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ	448
حضرت حافظ محمد ضامن تھانوی رحمۃ اللہ علیہ	449
حضرت شیخ جان اللہ رحمۃ اللہ علیہ	449
حضرت عبدالخالق لاہوری رحمۃ اللہ علیہ	450
حضرت شیخ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ	450
حضرت شیخ عبدالرشید جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	450
حضرت شیخ عتیق اللہ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	451
حضرت شیخ محمد سلیم رحمۃ اللہ علیہ	451

Marfat.com

مضمون	صفحہ
حضرت شاہ بہلول برکی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	452
حضرت شاہ لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ	452
حضرت سید علیم الدین بن سید عتیق اللہ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	453
حضرت سید علی شاہ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	453
حضرت شیخ محمود سعید جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	454
حضرت شیخ خیرالدین مشہور خیر شاہ لاہور رحمۃ اللہ علیہ	454
حضرت شیخ محمد سعید شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ	454
حضرت فیض بخش لاہور رحمۃ اللہ علیہ	455
حضرت عبدالکریم معروف اخوند فقیر رحمۃ اللہ علیہ	456
حضرت اخوند امام الدین رحمۃ اللہ علیہ	456
حضرت غلام حسین بن عبدالکریم اخوند فقیر	457
حضرت محمد ظہور الحسن رحمۃ اللہ علیہ	457
حضرت حافظ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ	458
حضرت شاہ جی عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ	458
حضرت شاہ جی حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ	458
حضرت غلام حسین خاں عرف فقیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	459
حضرت حافظ علی حسین شاہ بن فقیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ	459

مضمون	صفحہ
حضرت شاہ علی محمد رحمۃ اللہ علیہ	460
حضرت صابر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	460
حضرت عبداللہ شاہ بن سید صابر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	461
حضرت سید میر حسن عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ	461
حضرت شیخ محمد اعظم رنبوی رحمۃ اللہ علیہ	462
حضرت شاہ محمد جمال رنبوی رحمۃ اللہ علیہ	462
حضرت شاہ محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ	463
حضرت غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	463
حضرت سید امیرالدین شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ	463
حضرت شیخ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	464
حضرت مولوی محمد حسن رامپوری انصاری	464
حضرت میاں جی کریم بخش رحمۃ اللہ علیہ	465

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆

مقدمہ

پیرزادہ اقبال احمد فاروقی ایم اے۔ نگران "مرکزی مجلس رضا"

روحانی سلسلوں میں سلسلہ چشت اہل بہشت ایک ایسا سلسلة الذہب ہے جس سے ہزاروں اولیاء اللہ وابستہ ہیں۔ عالم اسلام کے مختلف روحانی سلسلوں میں سلسلہ چشتیہ واحد سلسلہ ہے جسے برصغیر پاک و ہند میں فروغ ملا اور اس سلسلہ کے وابستگان نے دنیا کے دوسرے خطوں کے بجائے پاکستان اور ہندوستان کے خطوں میں اپنے روحانی مراکز قائم کئے اور لاکھوں انسانوں کو دامن اسلام میں لاکر ہدایت کی راہوں پر چلایا اور اس سلسلہ کے مشائخ نے اسلام کی روحانیت کو عام کیا۔

اس سلسلہ کے بانی خواجہ ابواسحاق شامی رحمتہ اللہ علیہ (متوفی ۳۲۹ھ / ۹۴۰ء) ہیں۔ وہ خراسان کے ایک مشہور شہر "چشت" میں پیدا ہوئے جہاں ان کی قیادت میں بزرگان دین نے روحانی اصلاح و تربیت کے مراکز قائم کئے۔ یہاں سے جو شخص تربیت پاکر جاتا وہ "چشتی" کہلاتا تھا۔ یہ چوتھی صدی ہجری کے صوفیاء تھے جنہوں نے دنیا کے دور دراز خطوں میں پہنچ کر اسلام کی ضیاؤں کو پھیلایا۔ اسی سلسلہ کے ایک بزرگ حضرت خواجہ عثمان ہرونی رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کی طرف نگاہ کی اور ان کے تربیت یافتہ ایک باکمال بزرگ حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری اجمیری رحمتہ اللہ علیہ خراسان سے چل کر برصغیر پاک و ہند میں تشریف لائے۔ ان دنوں برصغیر راجہ پرتھوی راج کے زیر اقتدار تھا۔ اگرچہ برصغیر کے مغرب میں محمود غزنوی نے فتوحات کے بعد غزنوی خاندان کی سلطنت قائم کرکے بزرگان دین کی آمد کے لئے

Marfat.com

راستے ہموار کر دیئے تھے اور مغربی خطوں میں روحانی مراکز بھی کام کرنے لگے تھے مگر برصغیر ہندوستان کے قلب میں اجمیر شہر کو سب سے پہلے حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا مرکز بنایا۔ آپ نے یہاں تبلیغ اور اشاعت اسلام کا کام شروع کیا تو میر خورد نے آپ کو "نائب رسول اللہ فی الہند" لکھا۔ ابوالفضل نے لکھا ہے کہ

"اگرچہ آپ اجمیر میں عزلت گزین ہوئے تھے مگر آپ کے خلوت کدہ سے ہزاروں چراغ روشن ہوئے جنہوں نے چاردانگ عالم کو روشن کر دیا۔"

اجمیر ان دنوں راجپوت سامراج کا مضبوط قلعہ تھا۔ سومنات کی تباہی کے بعد دور دور سے ہندو چل کر آتے اور اپنی مذہبی رسومات پوری کرتے۔ یہ شہر نہ صرف ہندوؤں کا سیاسی اور مذہبی مرکز تھا بلکہ برہما اور کوہ ہمالیہ کے اس پار سارے چین کے لئے مذہبی قلعہ تھا۔ اگرچہ اجمیر کے اردگرد کئی شہروں میں مسلمانوں کی مساجد، مدارس اور خانقاہیں قائم ہو چکی تھیں مگر محمد غوری کے حملوں نے ہندوؤں کے اس مرکز کی قوت کو توڑ پھوڑ دیا تھا۔

خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے پرتھوی راج کے زمانہ میں اپنی خانقاہ قائم کی جس نے برصغیر میں روحانی اور سماجی انقلاب برپا کر دیا۔ آپ نے جن سالکان طریقت کی تربیت کی اور انہیں اپنی خلافت سے نوازا ان میں بڑے بڑے جلیل القدر ارباب طریقت تھے۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے شمالی ہندوستان میں چشتیہ سلسلہ کو پھیلانے اور اپنے پیر و مرشد کی تعلیمات اور ان کے اصولوں پر سختی سے عمل کر کے اس سلسلہ کو کمال تک پہنچا دیا۔ آپ کے دوسرے خلیفہ شیخ حمیدالدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک بیگھہ زمین پر کاشت سے روزی حاصل کر کے راجپوتانہ اور جنوبی ہندوستان میں لاکھوں میل تک پھیلی ہوئی زمین پر بسنے والے انسانوں کو ہدایت کے انوار سے مالامال کر دیا۔ حضرت کے یہ دونوں خلفاء صرف روحانی تعلیمات میں کمال نہیں رکھتے تھے بلکہ علوم دینیہ کی تدریس میں ید طولیٰ رکھتے تھے اور انہوں نے اپنے دینی مدارس میں جید علمائے کرام کو زیور علم سے آراستہ کر کے ہندوستان کے گوشے گوشے میں علم و فضل کی روشنیاں پھیلائیں۔

"چراغ چشتیاں را روشنائی!"

Marfat.com

شیخ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ نے دہلی میں اپنی خانقاہ کو مرکز علم و روحانیت بنا دیا۔ سلطان شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ کے عہد میں ارشاد و تلقین کے چراغ روشن کر دیئے۔ جب وسط ایشیاء میں منگولوں کا طوفان اسلامی ممالک کو روندتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا تو خراسان و ایران کے مختلف علماء و مشائخ ہزاروں کی تعداد میں دہلی پہنچے تھے۔ عصامی نے اس وقت کا کیسا نقشہ کھینچا ہے ۔

بسے سیدان صحیح النسب رسیدند دروے ز ملک عرب
بسے کاسبان خراسان زمین بسے نقش بندان اقلیم چین
بسے عالمان بخارا نژاد بسے زاہد و عابد از ہر بلاد
بسے ناقدان جوہر شناس جواہر فروشان بروں از قیاس
حکیمان یوناں' طبیبان روم بسے اہل دانش زہر مرزو بوم
دراں شہر فرخندہ جمع آمدند
چو پروانہ بر نور شمع آمدند

یہ وہ زمانہ تھا جب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ روحانیت کی مرکزی شخصیت کی حیثیت سے کام کر رہے تھے۔ سلطان شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی خدمات کے اعتراف کے طور پر " قطب مینار " اور " حوض شمسی " بطور یادگار تعمیر کرائے۔ آپ دہلی میں ایک عرصہ رہے اور اس مرکزی شہر کو علم اور روحانیت کا گہوارہ بنا دیا۔ آپ نے اپنے جن خلفاء کو روحانی تربیت دی وہ مستقبل میں آسمان روحانیت کے آفتاب و ماہتاب بن کر نور بکھیرتے رہے۔

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے نو ایسے بڑے بڑے خلفاء تھے جن کا نام تذکروں میں ملتا ہے۔ ان میں سے ہر خلیفہ قطب وقت تھا۔ مگر سرفہرست شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کا نام آتا ہے۔ حضرت شیخ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے پنجاب میں سلسلہ چشتیہ کی اشاعت کا زبردست کام کیا۔ پاک پتن میں حضرت گنج شکر رحمتہ

Marfat.com

اللہ علیہ کی خانقاہ سے سارے مغربی ہندوستان (موجودہ پاکستان) کو روحانیت کا فیض ملا۔ لوگ پروانہ وار آپ کے گرد جمع ہوئے' آدھی رات تک آپ کی خانقاہ کا دروازہ کھلا رہتا اور ہر شخص بلا روک ٹوک آتا اور فیضان چشتیہ سے اپنی جھولی بھر کر جاتا۔

آپ نے ذکر و فکر کو ہی نہیں ریاضت اور فاقہ کشی کی تربیت دے کر اپنے مریدوں کو ضروریات زندگی کا غلام بننے سے بے نیاز کر دیا۔ آپ کے حلقہ میں بیٹھنے والے روکھی سوکھی کھا کر ساری ساری رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سربسجود رہتے۔ آپ خود چلہ کشی' معکوس عبادت' مسلسل روزے' کریلے اور پیلو کی کڑوی کسیلی غذا پر اکتفا کرتے۔ آپ نے اپنی روحانی عظمت' کردار کی بلندی اور مخلوق خدا سے دردمندی میں ایسا کمال پایا کہ سارے برصغیر میں آپ کا نام روشن ستارے کی طرح چمکتا تھا۔

حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی خانقاہ سے ہزاروں لوگوں کو تربیت دی۔ آپ کے پانچ خلفاء کرام نے اپنے اپنے علاقوں میں چشتیہ سلسلہ کے روحانی مراکز قائم کئے۔ ان مراکز میں شیخ جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ علیہ' خواجہ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کلیئر شریف نے ایسی ایسی چشتی خانقاہیں قائم کیں جن کے فیضان سے ایک جہان آباد ہوا۔

سلسلہ چشتیہ کے تذکرہ نگاروں نے لکھا ہے برصغیر پاک و ہند میں سلسلہ چشتیہ کی داغ بیل حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے ڈالی' حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے اسے منظم کیا اور خواجہ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے اسے معراج کمال تک پہنچا دیا۔ حضرت خواجہ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ نصف صدی تک ارشاد و تلقین کا مرکز بنی رہی۔ ملک کے گوشے گوشے سے لوگ پروانہ وار اسی شمع چشتیہ کے گرد جمع ہوتے۔ ان کے لنگر سے سینکڑوں نہیں ہر روز ہزاروں آدمی کھانا کھاتے' آپ ہر آنے والے کے احوال پر توجہ دیتے' زخمی دلوں پر مرہم رکھتے اور عشق الٰہی کی تپش سے حصہ دیتے۔ ان کی خانقاہ کے دروازے ہر کس و ناکس پر کھلے رہتے تھے اور ہر قسم کا انسان آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوتا اور اصلاح پاتا۔

آپ کے مریدوں کی تعداد لاکھوں اور خلفاء کی تعداد سینکڑوں تک ہے۔ یہ وہ خانقاہیں

Marfat.com

تھیں جہاں بادشاہان وقت ننگے پاؤں چل کر آتے۔ یہ وہ بارگاہیں تھیں جہاں سربراہان مملکت سر جھکائے کھڑے رہتے۔ یہ وہ مقامات تھے جہاں سے ملکوں کے فاتح اپنی کامرانیوں کے پروانے لے کر جاتے۔ یہ وہ خرقہ بردوش بزرگ تھے جو بادشاہیاں تقسیم کرتے تھے۔

قلندراں کہ بہ تسخیر آب و گل کوشند
ز شاہان تاج ستانند و خرقہ بر دوشند

ایک وقت آیا کے برصغیر کے سیاسی حالات میں تبدیلی آئی۔ فتنہ و فساد اور ملکی سازشوں کا آغاز ہوا' معاشرہ میں بڑی ناہمواریاں در آئیں۔ ان ملکی حالات سے سلسلہ چشتیہ کی خانقاہوں پر بھی اثرات مرتب ہونے لگے۔ خانقاہی نظام میں روایتی اور رسمی لوگوں کا دخل آنے لگا اور چشت اہل بہشت کا جو دور حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ سے شروع ہوا تھا شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ پر ختم ہو گیا۔ حضرت خواجہ اجمیری' قطب صاحب' بابا فرید گنج شکر اور حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہم اور ان کے خلفاء و مریدین نے ملک کے دور دراز علاقوں میں جو کام شروع کئے تھے ان میں روایتی سجادہ نشین قابض ہونے لگے۔

اجمیر' دہلی اور پاک پتن سے ابلنے والے روحانی چشمے خشک ہونے لگے' مرکزی نظام تباہ ہو گیا' ملک کے صوبوں میں ایسی چشتی خانقاہیں قائم ہونے لگیں جنہیں اپنے بزرگوں کے مراکز سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ خانقاہوں میں بیٹھنے والے مشائخ بادشاہان وقت کی خوشامد کرنے لگے۔ دنیاوی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر دولت مند خانقاہوں سے چادر فضیلت پانے لگا۔ حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کی دور رس نگاہوں نے اس بگڑتی ہوئی صورت حال کو دیکھا تو کسی کو خلافت نہ دینے کا اعلان کر دیا۔ انہوں نے نااہل سجادہ نشینوں کو مشائخ سلسلہ کے تبرکات عطا کرنے کی بجائے وصیت کی کہ ان بزرگوں کے تمام تبرکات ان کے ساتھ قبر میں دفن کر دیئے جائیں۔

اسلامی ہندوستان کی تاریخ کا یہ المیہ ہے کہ جس وقت چشتیہ کا دور اول ختم ہوا ساتھ ہی سلطنت دہلی نے بھی دم توڑ دیا۔ ایک طرف حضرت چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا وصال ہوا تو

Marfat.com

دوسری طرف فیروز شاہ کے انتقال کے ساتھ ہی سلطنت دہلی کی مرکزی حیثیت ختم ہو گئی۔ جن دنوں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اجمیر میں اسلام کا روحانی مرکز قائم کرنے میں مصروف تھے اسی زمانہ میں سلطان قطب الدین ایبک اور شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ جیسے سلاطین اسلام دہلی کی سلطنت کی تعمیر و تشکیل میں مصروف تھے۔ سلطان علاء الدین خلجی تک سلطنت دہلی اپنے اقتدار کے لحاظ سے انتہائی عروج پر پہنچ گئی تھی۔ اسی زمانے میں حضرت خواجہ محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ نے چشتیہ سلسلہ کو معراج کمال تک پہنچا دیا تھا۔ ایک عرصہ بعد محمد بن تغلق نے اعلان کیا کہ

"ملک ما مریض شدہ است"

ہمارا ملک بیمار ہو گیا ہے۔ تو روحانی حلقوں میں شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بڑے حسرت ناک الفاظ میں اعلان کیا "امروز خود ایں کار (سلسلہ چشتیہ) بازیچہ بچگاں شد" آج سلسلہ چشتیہ بازیچہ اطفال بن کر رہ گیا ہے۔ ایک طرف حضرت شیخ نصیرالدین دہلوی رحمتہ اللہ علیہ مایوسی کے عالم میں اپنے بزرگوں کے تمام تبرکات اپنی قبر میں رکھنے کی وصیت فرما رہے ہیں دوسری طرف ایک ولی اللہ فجر کی نماز کے لئے وضو کر رہے ہیں اور یک لخت ان کی زبان سے نکلا

"بلا ہائے جملہ عالم زیر پائے فیروز شاہ بود آں روز کہ او ازیں جہان برود معلوم جہانیاں شود" (دنیا بھر کی بلائیں فیروز شاہ کے پاؤں کے نیچے دبی ہوئی تھیں۔ اس کی وفات کے بعد دنیا دیکھے گی کہ کیا کیا طوفان آتے ہیں۔)

یہ بات تاریخ کا ایک حصہ ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ شہاب الدین غوری کو ہندوستان کی فتح کی بشارت دے رہے ہیں۔ حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ فیروز شاہ کو تخت پر بٹھا رہے ہیں۔

ملک میں سیاسی افراتفری کے باوجود سلسلہ چشتیہ کے کئی بزرگوں نے ملک کے مختلف حصوں میں خانقاہیں قائم کیں اور روحانی مراکز سے لوگوں کی اصلاح میں مصروف رہے۔ جن دنوں سلطنت دہلی کا نظام تباہ ہوا تو بنگال، دکن، مالوہ، جونپور اور گجرات میں خودمختار ریاستیں قائم

Marfat.com

ہونے لگیں۔ اسی طرح جب سلسلہ چشتیہ کا مرکزی نظام درہم برہم ہوا تو ملک کے مختلف حصوں میں مرکز سے لاتعلق خانقاہیں قائم ہونا شروع ہونے لگیں جن سے سلسلہ چشتیہ کی مرکزیت کو بڑا نقصان پہنچا۔ بایں ہمہ بعض چشتی خانقاہوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔ بنگال، گجرات، مالوہ، دکن میں علمی اور روحانی چراغ روشن ہونے لگے۔ ہم دیکھتے ہیں بنگال (۹۸۰ھ / ۱۱۹۷ء) میں سلطان غیاث الدین جیسے علم دوست بادشاہ کی حکومت قائم ہوئی۔ ملک کے گوشے گوشے میں علم و فن کی بارگاہیں کھل گئیں۔ مدرسے، خانقاہیں اور مسجدیں بننے لگیں۔ بنگال کے ساحلی سلسلے عرب و فارس کی بندرگاہوں تک جا پہنچے۔ اسی طرح عرب و عجم کے اہل علم و فضل بنگال میں جمع ہونے لگے۔ حافظ شیرازی نے اس دور کے لئے کہا تھا ؎

شیریں دہن شوند ہمہ طوطیان ہند
این قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود

دکن میں بہمنی سلطنت قائم ہوئی، یہ وہ علاقہ تھا جسے محمد بن تغلق نے دہلی کے علماء و مشائخ اور دوسرے اہل علم و فن کو زبردستی اٹھا کر دکن میں بھیج دیا تھا۔ ان بزرگوں کی کثیر تعداد سلسلہ چشتیہ سے تعلق رکھتی تھی۔ ان بزرگوں کی کوششوں سے دکن علم و عرفان کا گہوارہ بن گیا۔ شیخ برہان الدین غریب، شیخ زین الدین اور حضرت شیخ گیسودراز رحمتہ اللہ علیہم نے دکن کی سرزمین کو سلسلہ چشتیہ کی روحانیت کا خیابان بنا دیا۔ مالوہ میں شیخ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کے خلفاء شیخ وجیہ الدین یوسف، شیخ کمال الدین اور مولانا مغیث الدین رحمتہ اللہ علیہم جیسے مشائخ نے مالوہ کی سرزمین کو علم و عرفان کا مرکز بنا دیا۔

ہم نے سابقہ صفحات پر حضرت فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی روحانی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ ان کے ایک خلیفہ حضرت علاء الدین صابر چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے کلیئر شریف کو اپنا مرکز بنایا اور ایسے ایسے باکمال لوگوں کی تربیت کی جو "سلسلہ صابریہ" کے ترجمان بنے۔ خواجہ شمس الدین ترک، جمال الدین پانی پتی، شیخ عبدالحق رودلوی، شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہم جیسے بزرگان دین نے سلسلہ "چشتیہ صابریہ قدوسیہ" کی بنیادیں رکھیں اور اسے بام عروج تک پہنچا دیا۔

84991

Marfat.com

زوال سلطنت کے مختلف ادوار میں سلسلہ چشتیہ کے بعض بزرگوں نے اپنے فیضان کے چشمے رواں دواں رکھے۔ ایک وقت آیا کہ یہ چشمے بھی خشک ہونے لگے' یہ روشنیاں بھی مدھم پڑنے لگیں' وہ افراد آہستہ آہستہ موت کی وادیوں میں گم ہوتے گئے جن سے یہ جہاں آباد تھا۔ دہلی میں ایک چراغ روشن ہوا فخرالدین فخرعالم رحمتہ اللہ علیہ انہوں نے پنجاب کی سرزمین کے لئے اپنا ایک ایسا تربیت یافتہ مرید اور خلیفہ تیار کیا جو حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ چشتیاں (بہاولپور) کے نام سے ابھرا۔ اس نے پنجاب میں سلسلہ چشتیہ کے آخری دور کا قلعہ بنا دیا۔ خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ جیسے " شہبازان فضائے چشت " کو تربیت دی۔ وہاں سے خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ نے سارے پنجاب کو سیراب کر دیا۔ پاکستان خصوصاً شمال مغربی علاقوں کی چشتیہ خانقاہیں تونسوی اور سیالوی روحانیت کے دریا بن کر بہنے لگیں۔

" اسی دریا سے یہ نہریں ہوئیں جاری ساری "

اور حقیقت یہ ہے کہ ان خانقاہوں نے سلسلہ چشتیہ کو پاکستان میں مربوط کر کے لاکھوں انسانوں کی رہنمائی کی۔

ہم اوپر کے صفحات میں جن بزرگان چشت کا تذکرہ کر آئے ہیں زیر نظر کتاب "**تحفة الابرار**" انہی بزرگان دین کے حالات پر مشتمل ہے اور اگر ہم یہ کہیں کہ یہ کتاب سلسلہ چشتیہ کا ایک " دائرۃ المعارف " ہے تو بے جا نہ ہو گا۔ اگرچہ سلسلہ چشت اہل بہشت پر کئی تذکرے' ملفوظات اور بڑی بڑی کتابیں لکھی گئی ہیں مگر " تحفة الابرار " کو ایک خصوصی انفرادیت حاصل ہے۔ اس تذکرہ کے فاضل مرتب (مولف) مرزا آفتاب بیگ المعروف محمد نواب مرزا دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ انہوں نے بزرگان دین پر لکھے جانے والے دو سو تذکرے سامنے رکھے اور ان کا مطالعہ کیا' ان سے حقائق کے موتی چنے اور اپنا تذکرہ " تحفة الابرار " (تاریخی نام ۱۳۲۳ ہجری) بنام " کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ " تالیف کیا۔

آپ مذہباً" حنفی تھے' مشرباً" چشتی نظامی سلیمانی شمسی تھے۔ انگریزی حکومت کے ریٹائرڈ تحصیل دار تھے۔ ملازمت سے فارغ ہوئے تو بزرگان دین کی بے پناہ کتابوں کا مطالعہ کیا اور

Marfat.com

مختلف تذکروں کا جائزہ لے کر اپنی کتاب " تحفۃ الابرار " کو ایسے انداز میں مرتب کیا کہ قاری کو ہر بزرگ کی تاریخ پیدائش، تاریخ وفات، مقام تدفین اور حالات کے ماخذ ایک نظر میں سامنے آجائیں۔ فاضل تذکرہ نگار اگرچہ اولیاء اللہ کے تفصیلی حالات تو بیان نہیں کر سکا مگر اس کی امتیازی شان کو مستحکم کرنے کے لئے بڑا کام کیا جو ایک قاری کے لئے بہت کچھ مہیا کرے گی۔

" تحفۃ الابرار " سلسلہ صوفیاء کے چاروں حصوں پر مشتمل ہے جس میں خاندان عالیشان سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خانوادۂ چشتیہ بہشتیہ، خانوادۂ عالیہ قادریہ، خانوادۂ سہروردیہ اور خانوادۂ نقشبندیہ اولیاء اللہ واسعتہ سلسلہائے متفرقہ کے حالات کو لکھا گیا ہے مگر ہم اس جلد میں صرف " خانوادۂ چشت اہل بہشت " کے حالات کو زیور طباعت سے آراستہ کر رہے ہیں۔ اس تذکرہ کا پہلا ایڈیشن ۱۳۲۳ ہجری کو مطبع رضوی دہلی، باہتمام سید حسن رضوی القادری چھپا تھا۔ ہمارے سامنے یہی ایڈیشن رہا ہے۔

ہم نے جلد اول کے انداز کو بدل کر آسان انداز میں املا کرایا ہے اور بعض مقامات پر قدیم ادوار کو آسان بنانے کے لئے مانوس انداز املا کو اپنایا ہے۔ ہم بزرگان دین پر لکھے جانے والے اردو تذکروں میں " تحفۃ الابرار " کو ایک اہم اضافہ خیال کرتے ہیں اور قارئین کرام سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ہماری اس کوشش کو بہ نظر استحسان دیکھیں گے۔ بزرگان دین پر کام کرنے والے سکالرز اسے اپنے تحقیقاتی کاموں کی تکمیل کے وقت سامنے رکھیں گے۔

" مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور " اپنی مطبوعات کے اعلیٰ معیار اور مستند مواد کی وجہ سے ایک مستند ادارہ ہے۔ " تحفۃ الابرار " کی طباعت کے اقدام پر بھی مکتبہ نبویہ کو اہل علم و فضل سے داد تحسین حاصل ہوگی۔

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہ را
من نیز حاضر می شوم با ذکر پاکاں در بغل

Marfat.com

إن الله وملئكته يصلون على النبي يا أيها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما

جدول اول خاندان مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم منجملہ شش جداول

کلیات جلد اولیٰ فی احوال اولیاء اللہ

الموسوم بنام تاریخی

تحفۃ الابرار

ہجری

سنہ ۱۳۲۳

مؤلفہ و منتخبہ

محقق باکمال صوفی عالی خیال اعنی جناب نواب مرزا آفتاب بیگ عرف

محمد نواب مرزا بیگ صاحب پنشنر تحصیلدار چشتی سلیمانی شمسی دہلوی عفی عنہ

سنہ ۱۳۲۵ھ

مطبع رضوی واقع دہلی بحسن انصرام سید محمد میر حسن مالک مطبع طبع یافت

Marfat.com

خواجہ حافظ محمد موسیٰ
خواجہ اللہ بخش
خواجہ سلیمان تونسوی
مولانا نور محمد
مولانا فخر الدین
خواجہ نصیر الدین محمود
خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی
خواجہ فرید الدین شکر گنج
خواجہ قطب الدین
خواجہ معین الدین اجمیری
ابو اسحاق شامی
ہبیرۃ البصری
ابراہیم ادہم
فضیل ابن عیاض
عبد الواحد بن زید
خواجہ حسن بصری
علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ
محمد مصطفےٰ صلعم
منسوب بخواجہ سلیمان تونسوی
شجرہ طیبہ چشتیہ بہشتیہ
اصلها ثابت وفرعها في السماء

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم ☆

حرف اول

بے حد حمد و ثناء خاص اس واجب الوجود صانع کو ہی سزاوار ہے جس نے اپنی صنعت کاملہ سے خاک کے پتلے آدم کو ولقد کرمنا بنی آدم کا خلعت فاخرہ پہنایا اور اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو لولاک لما خلقت الافلاک کے لقب سے ملقب فرما کر باعث شہود کائنات عالم و مافیہا کیا۔

پھر شان احدیت کو آئینہ کثرت میں عجب آب و تاب سے جلوہ دیا۔ وجودی و شہودی دونوں کو آئینہ بنایا۔ بااین ہمہ بے ہمہ و باہمہ نتیجہ واحد سے دو متضاد کا پیدا ہونا عقل و فکر سے باہر لیکن یہاں ظاہر و باہر۔ اس بے ہمہ و باہمہ کے ربط و ضبط کو وہی جانتے ہیں جو حق آگاہ صاحب حال ہیں۔ مولانا حسین واعظ کاشفی نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

ایں معیت را نباید عقل و ہوش
زین معیت دم مزن بہ نشین خموش

قرب حق از بندہ دور است از قیاس
بر قیاس خود منہ آنرا اساس

باوصف انا احمد بلا میم اور من رآنی فقد رآی الحق فرمانے کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دائرہ عبودیت اشھدان محمد عبدہ و رسولہ و انما انا بشر مثلکم کی حد سے تجاوز نہیں فرمایا۔ صوفیان باصفا کا قول ہے "التصوف شہود الربوبیت" مع تصحیح العبودیت مولانا عبدالرحمن جامی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

Marfat.com

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد
گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

نزدیک صاحب حال "لاموجود الاھو" کے ہمہ اوست و ہمہ ازوست ہموست و سر معنی ھوالاول والآخر والظاھر والباطن دلیل قاطع و برہان ساطع ۔ اگرچہ آج کے بعض مشرکین و ملحدین بھی ہمہ اوست کا دم بھرتے ہیں لیکن اہل اسلام اور ان کی توحید میں اہل معرفت جانتے ہیں کیا کچھ فرق ہے۔ ان کی توحید میں ہمہ موجودات ہمہ اوست ہے مگر ہم اہل اسلام میں ہمہ موجودات نیست و کالعدم و معرض زوال و ہمہ اوست ہموست یعنی جو کچھ ہے وہی ہے باقی ہمہ ہیچ ہے اللہ بس ومابقی ہوس ۔

درود لامحدود حضرت سرورکائنات، فخرموجودات، خاتم النبین، شفیع المذنبین، رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پر ہو کے افضل و اعلیٰ ماسوا اللہ ہیں اور جن کے وجود کے طفیل ہر موجودات کا وجود بحکم اول ماخلق نوری قوہ سے فعل میں آیا اگرچہ دیگر انبیاء بھی متصف و مستفیض بالنور ہیں لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس صفت کی حقیقت ہیں۔ حقیقت شے اور شے میں جاننے والے جانتے ہیں کیا کچھ فرق اور امتیاز ہے۔ حضرت فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

مصطفیٰ را حق بدان و حق ببین
مصطفیٰ بد نور رب العالمین

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے روز پیدائش سے دم وفات تک امتی امتی زبان مبارک پر جاری رکھا۔ شب معراج فتدلیٰ و قاب قوسین کے مقام محمود پر پہنچ کر جناب باری تعالیٰ میں مغفرت امت کے لئے ملتجی و مستدعی رہے اور اسی کو اپنا مقصد اقصیٰ سمجھا۔ قیامت کے دن بھی انشاء اللہ امتی امتی کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے شفاعت فرمائیں گے ؎

زمہد اندر لحد در ذکر امت
زبانش امتی گو تا قیامت

Marfat.com

حق تو یہ ہے کہ اولوالعزم پیغمبروں سے آج تک اپنی امت کا حامی و مددگار اور فدا ہونے والا کوئی ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ اور صلوٰۃ و سلام آپ کی آل اطہر پر ہو کہ انہوں نے بھی اپنے نانا آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں کیا کیا مصائب اور سختیاں محض اس امت کی خاطر برداشت کیں۔ یہاں تک کہ جان عزیز کو بھی اسی راہ اور اسی دھن میں قربان کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ سلام اور رحمت اللہ تعالیٰ کی آپ کے اصحاب کبار پر نازل ہو کہ وہ حامی دین متین اور ماحی کفر والمشرکین ہو کر اپنا تن من دھن راہ خدا میں نثار کیا۔ اور دین محمدی کے پیشوا اور مقتدا ہو کر کیا کیا کارہائے نمایاں کئے اور کتاب اللہ اور سنت رسول سے ذرہ برابر تجاوز نہیں کیا۔ جن کے فضائل اور توصیف میں بڑی بڑی کتابیں لکھی گئیں۔ نیز اللہ تعالیٰ کی رحمت آپ کے اتقیاء و اصفیاء امت پر ہو جو مشارق تجلیات انوار الٰہی اور وارث مقامات و کرامات لامتناہی ہو کر امت محمدی کے ہادی و رہنما ہوئے اور العلماء امتی کاالانبیاء بنی اسرائیل ایک اور جگہ فرمایا الشیخ فی قومہ کاالنبی فی امتہ کے پیارے خطاب سے نوازے گئے۔ بقول شخصے ؎

آنکس کہ کمال اولیاء را نہ شناخت
دین نعمت خاص بے بہا را نہ شناخت

پس شکر نکرد وحب ایشان نگزید
می داں بہ یقین کہ او خدارا نہ شناخت

اس کے بعد مشتاقان دریافت حال اولیاء اللہ و پیران اقوال و افعال عارفان باللہ کی خدمت میں قطرہ ناپاک، مشتے خاک، ذرہ بے مقدار آفتاب بیگ نام المعروف محمد نواب مرزا دہلوی غفراللہ ذنوبہ و ستراللہ عیوبہ حنفی مذہب چشتی نظامی سلیمانی شمسی مشرب عرض کرتا ہے کہ خاکسار کو ابتدائے شعور سے اللہ تعالیٰ نے کتب سلوک دیکھنے کا شوق اپنی قدرت سے دل میں ڈال دیا تھا۔ کسی نے سچ کہا ہے ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند
میل او اندر دلش انداختند

Marfat.com

اور اسی شوق کی وجہ سے باوجود مشغلہ ملازمت سرکار برطانیہ و کثرت کار کے وقت فرصت نکال کر بہت سی کتابوں اور تذکروں و تبصروں حضرات صوفیہ کو وقتاً" فوقتاً" مطالعہ میں رکھا' پھر انہیں جمع کیا اور خیر جلیس فی الزمان کتاب کو مدنظر رکھا لیکن آج تک کوئی ایسی جامع اور باترتیب کتاب دیکھنے میں نہیں آئی کہ جس میں چہار پیر اور چوداں خاندانوں اور ان کی شاخوں اور اس سے اوپر کے طبقوں کا فی الجملہ ضروری حال ترتیب وار آسان اور جلد بغیر تلاش معلوم ہوتا۔ یعنی یہ کہ خانوادہ کے سرمنشاء و سرگروہ اور پیشوا کون حضرات تھے اور ان کے پیر صاحبان کے علی الترتیب کیا اسمائے گرامی تھے۔ اور ان کی تاریخ و جائے ولادت اور اسی طرح تاریخ وفات اور مدفن اور مختصر و ضروری حالات' ان کے نسب و ارادت و نادر و کارآمد اقوال و کلمات طیبات و خرق عادت معلوم ہو جاتے۔ لہٰذا اس خاکسار نے اول درجہ تحصیل داری سے پنشن لینے کے بعد چند سال کاروکالت عدالت ہائے گورنمنٹ انگلینڈ کر کے سفر حجاز کیا اور بعد فراغت حج و زیارات حرمین الشریفین واپس ہو کر اور کار وکالت کو خیرباد کہہ کر خدا سے توفیق و ارواح طیبات بزرگان دین سے امداد لے کر تذکرہ اولیاء کرام حسب صراحت بالا لکھنا شروع کیا۔ اگرچہ یہ اہم و مشکل ترین کام اس خاکسار کی بساط و قدرت سے باہر تھا اور شروع میں بہت مشکلات پیش آئیں اور تلاش و ترتیب مذکورہ بالا حالات میں خصوصاً تازہ حالات کے فراہم کرنے میں جس کی فی زمانہ بڑی ضرورت ہے اور لوگوں کے دلوں میں شوق اور ولولہ رہتا ہے بہت ہی پریشانیاں اٹھانی پڑیں اور جی اکتانے لگا لیکن تائید من اللہ و امداد عارفان باللہ شامل حال تھی' کام کئے گیا ورنہ من آنم کہ من دانم ۔

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

اب خدا کے فضل اور امداد باطنی پاکان دین سے یہ تذکرہ حسب مدعا پورا ہوا جو فی زمانہ طرز خاص کی وجہ سے اپنا نظیر آپ ہے۔ بالخصوص ایسے زمانہ میں جبکہ اہل اللہ نظر نہیں آتے اور جو ہیں وہ بھی مشیت الٰہی اور زمانہ کی تاثیر سے آپ کو ظاہر کرنا نہیں چاہتے۔ بقول شخصے ۔

Marfat.com

صحبت نیکاں ز جہان دور گشت
خوان عسل خانہ زنبور گشت

پس ایسی حالت اور ایسے زمانہ میں جو تیرھویں صدی سے گزر کر چودھویں کے ایک چہارم کو ختم کرنے والا ہے سوائے تذکرہ بزرگان دین اور زیارات مزارات کاملین اور کوئی راستہ یا وسیلہ راہ راست و صلاحیت پر آنے کا نہیں رہا۔ اس لئے یہ کتاب جس کا نام تاریخی "**تحفة الابرار**" یعنی کلیات جدولیہ فی احوال اولیاء اللہ رکھا گیا ہے جو دو سو سے زیادہ مستند کتابوں کا لب لباب ہے۔ یا یوں کہہ لو کہ دریا در کوزہ ہے۔ بڑی جانفشانی اور غور و صحت سے ترتیب دیا ہے ۔

من ز عرفان مغز را برداشتم
آنچہ بود از زایدات انداختم

ناظرین کو اس کتاب کے ملاحظہ سے ان دو سو مستند کتب کے مطالعہ اور خرید کرنے کی یقیناً حاجت نہیں رہے گی۔ اس مجموعہ کو چھ جلدوں میں جدول اول خاندان مصطفویہ ﷺ کے بیان میں اور جدول دوم خانوادہ چشتیہ عشقیہ اہل بہشت میں اور سوم خانوادہ عالیہ قادریہ میں اور چہارم خانوداہ سہروردیہ میں اور پنجم خانوادہ نقشبندیہ میں منقسم کیا ہے اور چھٹی جدول غیر سلسلہ کو حروف تہجی کی ترتیب سے رکھا ہے تاکہ ناظرین کو تلاش میں سہولت رہے۔

مجھے امید ہے کہ اس کتاب کے مطالعہ سے انشاء اللہ ارباب شوق و اصحاب ذوق حظ وافر اٹھائیں گے۔ اور ہر ایک خانوادہ کے سلسلہ کی تلاش اپنے سلسلہ کے سرمنشاء و پیشواؤں کے حالات کو اچھی طرح سے دریافت کر کے پورا پورا فائدہ حاصل کریں گے۔ اور یہ مجموعہ ان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے کافی ہو گا۔ اور توقع ہے کہ اس وقت اس عاصی پر معاصی کی مغفرت و خاتمہ بالخیر کے لئے بھی دریغ نہ فرمائیں گے۔ اور جہاں کہیں اس کتاب میں غلطی پائیں اس کی اول صحت حوالہ جدولہ سے کرلیں۔ اور در صورت غلطی صحیح کرنے میں چشم پوشی نہ فرمائیں کہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ خاکسار نے جو کچھ لکھا ہے مستند و معتبر کتابوں کے حوالہ یا در حوالہ سے لکھا ہے اپنی طرف سے کچھ نہیں لکھا۔

Marfat.com

صرفت العمر فی لہو و لعب
فاہاثم اباثم اہا

احب الصالحین لست منہم
لعل اللہ یرزقنی صلاحا

....

گرچہ ناپاکم و لیکن دل بپاکان بستہ ام
در بہارستان عالم رشتہ گلدستہ ام

اللہ جل شانہ مجیب الدعوات سے لیل و نہار یہی دعا اور التجا بہ ہزار خشوع و خضوع ہے کہ بحرمت سید الکونین رسول الثقلین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے اپنے اور اپنے پیارے حبیب کا عشق و محبت عطا فرما کر راہ معرفت کے بوسیلہ کوئی راہبر کامل دکھا دے اور ان کی کفش برداری نصیب کرے۔

خوشتر از دیر خرابات نباشد جائے
گر بہ پیرا نہ سرم دست دہد ماوائے

اور اسی ذوق و شوق میں حیات مستعار کا خاتمہ کرے اور روز محشر میں اٹھائے انت ولی فی الدنیا والآخرہ توفنی مسلماً والحقنی بالصالحین اور اس تذکرہ صالحین کو درجہ قبولیت فرما کر مولانا جان محمد قدسی رحمتہ اللہ علیہ کے اشعار کی ترمیم حسب مدعا کو میری دستاویز نجات و ذریعہ مغفرت کرے۔

روز قیامت ہر کسے در دست گیر و نامہ
من نیز حاضر میشوم با ذکر پاکان در بغل

"مرزا" ندانم چون شود سودا بہ بازار جزا
او نقد آمرزش بکف، من جنس عصیان در بغل

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : امام الاولیاء حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ، کنیت ابو محمد و ابو سعید، لقب "حسن لولو بن ابی الحسن"

تاریخ و مقام ولادت : ۲۱ ہجری بمقام مدینہ منورہ۔

تاریخ وفات : چاند رات ماہ رجب ۱۱۰ ہجری، عمر ۸۹ برس۔ مادہ تاریخ وفات۔

سال نقلش بدرد و حسرت خوان

قدوہ دین شدہ بہ بصرہ نہاں

مقام مزار شریف : شہر بصرہ سے باہر تقریباً تین کوس کے فاصلہ پر۔

حوالہ کتب : سیرالاقطاب، طبقات حسامیہ، جواہر مودودی، رسالہ فخر الحسن مولانا فخرالدین، احیاء العلوم، اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ، ریحان القلوب فی التوصل الی محبوب۔

آپ کا پدری نسب بقول "سیرالاقطاب" موسیٰ رائی ابن خواجہ اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ملحق ہوتا ہے۔ مگر "طبقات حسامیہ" میں لکھتے ہیں کہ آپ کے والد کا نام یسار تھا۔ جو بقول "جواہر مودودی" فتوحات عراق کے وقت گرفتار ہو کر آئے تھے اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے غلام ہوئے تھے، جن کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۲ ہجری میں مسلمان کیا تھا۔ امیرالمومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں دو برس رہ گئے تھے کہ آپ پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور لے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کی تحنیک یعنی خرما تبرکاً چبا کر آپ کے تالو میں رکھا اور فرمایا سموہ حسنا فانہ حسن الوجہ یعنی آپ کا نام حسن رکھو کہ یہ خوبصورت

Marfat.com

اور خوش چہرہ ہے۔ اس میں بالکل شک نہیں کہ آپ نے بیعت اور خرقہ ارادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے حاصل کیا ہے اور آپ سرسالار و پیشوا پیران چشت اہل بہشت ہیں۔

حضرت مولانا فخرالدین فخر جہان دہلوی اپنے رسالہ "فخرالحسن" میں آپ کی ملاقات و بیعت حضرت امیرالمومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت کرتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ چونکہ چند افراد اہلحدیث برخلاف تھے اس لئے انہی کی کتابوں سے ثابت کیا تو صحیح ہے۔ نیز جنھوں نے ان سے استفادہ کیا ملاقات کرنا اور سننا موصول و مقبول موافق اصول علماء کے پایا۔ اس طرح سے کہ آپ کی پیدائش کے وقت حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں دو برس باقی رہ گئے تھے جو ۲۱ ہجری میں بالاتفاق محدثین مدینہ منورہ میں ہوئی۔ اس وقت سے چودہ برس اور کچھ مہینے کی عمر تک حضرت امیرالمومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت تک آپ مدینہ منورہ میں ہی رہے بعد میں بصرہ تشریف لائے۔ (حافظ مجدالدین ابن اثیر جزری "جامع الاصول" کے فن "اسماء الرجال" میں اور شیخ العلامہ ولی الدین محمد بن عبداللہ محمد خطیب تبریزی صاحب مشکوۃ نے "اسماء الرجال مشکوۃ" میں اور حافظ جمال الدین مزی نے "تہذیب" میں اور حافظ شمس الدین ذہبی نے "تہذیب التہذیب" میں لکھا ہے کہ یوم الدار واقعہ شہادت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں آپ موجود تھے اور اس وقت آپ کی عمر چودہ برس تھی) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آپ کے زمانہ صغر سنی سے لیکر چودہ برس تک مدینہ منورہ میں ہی رہے اور جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے خلافت کی بیعت کی اس وقت بھی آپ وہیں موجود تھے۔ بلکہ اس کے بعد بھی چار پانچ مہینے رہنا ثابت ہے۔

"احیاء العلوم" میں ذکر ہے کہ جن دنوں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بصرہ کی مسجد میں تشریف لے گئے اور تمام واعظین مسجد کو فرمایا کہ میری مجلس میں کچھ بیان نہ کیا کریں۔ ہاں حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو جو اس وقت وعظ کر رہے تھے منع نہیں فرمایا۔ آپ نے ستر بدری اور تین سو صحابہ اور عشرہ مبشرہ سے جو اس وقت موجود تھے کو دیکھا اور فیض پایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ میں تھے آپ بھی وہاں موجود تھے۔ یہ زمانہ مدینہ منورہ کے بعد کا ہے اور واضح رہے کہ سن تمیز کا سماع صحیح و مقبول ہے۔ خواہ سننے والا بلوغ کی حد کو پہنچا ہو یا نہیں۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی نے "اتمام الدرایہ" میں سن تحمل

Marfat.com

کا اور اس کا وقت تمیز بہ نسبت سماع کے پانچ برس کا سن قرار دیا ہے۔ (دیکھو اتحاف الفرقہ بوصل الخرقہ)

باوجود ان واقعات کے کیسے کہا جائے کہ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو نہیں دیکھا' نہ آپ کے ساتھ ملاقات کی اور نہ کچھ سنا۔ حالانکہ آپ چودہ برس تک مدینہ منورہ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ موجود رہے اور پانچ وقت کی نمازیں آپ کے ساتھ پڑھیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا معمول تھا کہ امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو دیکھنے جایا کرتے تھے۔ ان میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔ حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کی والدہ محترمہ مسمات خیرہ ہروقت آپ کے گھر میں رہتی تھیں اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آپ پر انتہائی شفقت تھی بلکہ آپ کی گود میں پرورش پاتے رہے ہیں۔ جب کبھی آپ کی والدہ کوئی کام کر رہی ہوتیں اور آپ دودھ کے لئے روتے تو حضرت موصوفہ جوش محبت میں اپنی چھاتی سے لگا لیا کرتیں تھیں اور فرط محبت کی وجہ سے خدا کی قدرت سے چند قطرات شیر نکل آتے۔ جس کے نوش فرمانے سے ہزارہا برکات و کرامات آپ کی ذات میں پیدا ہوئیں۔ اور حضرت موصوفہ آپ کو صحابہ کرام کے پاس لے جایا کرتی تھیں اور صحابہ کرام آپ کو دعا و برکت دیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لے گئیں' آپ نے دعا فرمائی یااللہ! اس کو دین کا عالم بنا اور لوگوں میں محبوب رکھ چنانچہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور صحابہ کرام کی دعا سے آپ مقتدائے اہل حق ہوئے۔

بیعت کے بارے میں رسالہ "ریحان القلوب فی التوصل الی محبوب" میں لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم کو نہایت ہی آسان اور نہایت ہی قریب راستہ بتایئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف پہنچا دے' جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اور افضل بھی ہو۔ فرمایا اے علی! خلوت اور تنہائی میں اپنے اللہ کے ذکر کی کثرت کیا کرو۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی ہم کس طرح ذکر کریں۔ فرمایا دونوں آنکھوں کو بند کر اور مجھ سے تین مرتبہ سن۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لاالہ الااللہ کو آنکھ بند کر کے بلند آواز سے تین مرتبہ فرمایا اور حضرت علی کرم

Marfat.com

اللہ وجہہ نے سنا۔ پھر اسی طرح حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آنکھ بند کر کے تین مرتبہ باآواز بلند لاالہ الااللہ کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا۔ پھر اس کی تلقین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو فرمائی۔ اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ آپ نے چودہ برس کی عمر سے زیادہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں رہ کر فیض اور دولت بیعت حاصل کی اور خرقہ ارادت و خلافت حاصل کیا تھا۔ اور یہ خرقہ فقر وہی تھا جو شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطا ہوا تھا۔ (حضرت امام حسن ابن علی اور حضرت خواجہ کمیل بن زیاد کے صحبت یافتہ تھے۔)

"تذکرۃ الاولیاء" میں یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بصرہ میں تشریف لائے اور جس جگہ کو باب الطشت کہتے ہیں وہاں آپ کو طہارت صوری و معنوی سکھائی۔ "سیر الاقطاب" میں ہے ریاضت و مجاہدہ میں کوشش بلیغ فرمایا کرتے تھے جیسا کہ تین دن یا پانچ دن یا چھ دن میں روزہ افطار کرتے اور فرماتے اگر سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و متابعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ نہ کروں تو میں ان میں سے نہیں۔ میں نے آپ کا خرقہ پہنا ہے اور ان کی پیروی کرنا مجھ پر فرض ہے۔ ستر سال بغیر ضرورت کے آپ کا وضو نہیں ٹوٹا۔ "فخرالحسن" میں لکھا ہے کہ جب آپ کا تذکرہ حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ہوتا تو فرماتے کہ یہ وہ شخص ہے جس کا کلام پیغمبروں کے کلام سے مشابہ ہے۔

ضمرہ ابن ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عوام بن حوشب سے کہتے سنا کہ حسن اپنی قوم میں نبی کی مانند ہیں۔ آپ کا جذب قلوب اس درجہ تھا کہ اگر کوئی فاسق و فاجر بھی ایک دفعہ آپ کی محفل میں آجاتا تائب ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔ آپ اس درجہ کی کسر نفسی و شکستگی رکھتے تھے کہ تمام مخلوق کو اپنے سے بہتر دیکھتے اور جانتے تھے۔ اور ہر جگہ ظہور حق پاتے تھے، جو کمال درجہ توحید کا ہے۔

اسرار محبت را ہر دل بنود قابل
در نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے

صاحب "اقتباس الانوار" لکھتے ہیں کہ چار شخص ارباب تصوف ہیں جنہوں نے ہر

Marfat.com

چہار امام سے انتساب نسبت حاصل کیا ہے۔

اول : حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے۔

دوم : حضرت ابراھیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

سوم : حضرت بایزید رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

چہارم : حضرت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ کے پانچ خلیفہ تھے حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ ' ابن رزیں رحمتہ اللہ علیہ ' خواجہ حبیب عجمی رحمتہ اللہ علیہ ' حضرت شیخ عتبہ بن علام رحمتہ اللہ علیہ اور شیخ محمد واسع رحمتہ اللہ علیہ لیکن ان سب میں آپ کے وارث حال اور صاحب مقام حضرت عبدالواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

حضرت خواجہ کمیل بن زیاد رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۲ ہجری ' ۹ شعبان ' روز دو شنبہ ۱۱۱ھ

مقام مزار شریف : مکہ مکرمہ ' سعودیہ عربیہ۔

حوالہ کتب : چہل مجلس۔ انوار العارفین۔

آپ نے بھی خرقہ ارادت حضرت امیرالمومنین علی کرم اللہ وجہہ سے پایا تھا۔ آپ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ سے بہت محبت رکھتے تھے۔ رکن الدین' علاء الدولہ سمنانی " چہل مجلس " میں رقم فرماتے ہیں کہ آپ محرم راز و اسرار حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے۔ ایک روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے آپ سے فرمایا اے کمیل ! میرے سینے میں اللہ تعالیٰ نے بہت علم ودیعت کئے ہیں لیکن کسی کو لائق نہیں دیکھتا ہوں۔ لوگ دانائی نہیں رکھتے کہ اس علم کو سمجھیں۔ کیونکہ جس میں دانائی وزیر کی دیکھتا ہوں جانتا ہوں کہ یہ علم کو جال اور بینا و جاہ و مرتبہ کی کریں گے۔ اور جن میں درد دین و ترک جاہ دیکھتا ہوں وہ دانائی وزیر کی نہیں

Marfat.com

رکھتے۔ اور یہ دونوں ایک آدمی میں جمع نہیں پاتا۔ لیکن امید رکھتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس زمین کو ان آدمیوں سے خالی نہیں رکھے گا۔ لیکن وہ بہت تھوڑے ہوں گے۔

آپ تمام غزوات میں ہر وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ رہے۔ اور بعد شہادت آپ کی گوشہ نشین ہو کر مریدان صادق الاخلاص کو ارشاد کرتے رہے۔ اور بہت سے شہبازان طریقت کو اپنے دام ارشاد میں زیر دام کیا۔

حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ ابوالفضل عبدالواحد رحمۃ اللہ علیہ، کنیت ابوالفضل بن زید رحمۃ اللہ علیہ۔

مقام ولادت : بصرہ۔

تاریخ وفات : ۲۷ صفر ۱۷۷ ہجری۔ مادہ تاریخ وفات "امام عبد واحد"

مقام مزار شریف : بصرہ۔ بقول "صراط الصالحین" مکہ مکرمہ جنت المعلیٰ میں روضہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قریب۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ خزینۃ الاصفیاء۔ انوارالعارفین۔ تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیرالمشائخ۔ اقتباس الانوار۔ جواہر مودودی۔

آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور ایک خرقہ آپ نے حضرت خواجہ کمیل رحمتہ اللہ علیہ سے بھی پایا تھا۔ اور فیض صحبت حضرت امام حسن بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور تحصیل علوم حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔ آپ نے ارادت حاصل کرنے سے پہلے چالیس سال بڑے ریاضت اور مجاہدہ کئے ہیں۔ اور ذکر کلمہ شریف لاالٰہ الااللہ کو بہت دوست رکھتے تھے۔ اور جو کچھ دنیا سے آپ کے پاس تھا وہ سب کا سب راہ خدا میں لٹا دیا تھا۔ اگر اتفاقاً درہم یا دینار جو بھی واسطے دینے کسی فقیر کے ہاتھ میں لیتے تو ہاتھ پانی سے اس قدر دھوتے کہ چھل جاتے۔ (آپ صائم رہ کر تیسرے دن افطار کیا کرتے تھے اور تین لقموں سے زیادہ نہیں کھاتے تھے اور اکثر اوقات خوف حق سے رویا کرتے تھے اور خوش آواز نغمہ دلکش کو بہت دوست رکھتے تھے۔)

Marfat.com

جو کچھ آپ زبان سے فرماتے اور جس چیز کی خواہش کرتے وہ فوراً جناب الٰہی سے منظور اور ظہور پذیر ہو جاتی تھی۔ کمالات اور خوارق عادات آپ کے بہت کچھ ہیں مگر اس مختصر کتاب میں ان کی گنجائش نہیں۔ زیادہ شوق دامن گیر ہو تو تذکرہ کی مطولات کو ملاحظہ کریں ؎

یہ دفتر ختم کو پہنچا حکایت ہے ابھی باقی
کہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی

صاحب "سیر الاقطاب" لکھتے ہیں کہ آپ کے تین خلیفہ تھے۔ خلیفہ اعظم خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ و ابوالحسن علی بن زرین رحمۃ اللہ علیہ، ابویعقوب سوسی رحمۃ اللہ علیہ کہ (سلسلہ شیخ اسمٰعیل قیصری کہ وے از اصحاب شیخ ابوالنجیب سہروردیست و شیخ نجم الدین کبریٰ اصل خرقہ از و پوشیدہ است بوئے میرسد)

حضرت خواجہ ابوالفیض فضیل رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ ابوالفیض فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ - کنیت ابوالفیض و ابوعلی۔

مقام ولادت : سمرقند۔ و جائے نشو و نما خراسان۔

تاریخ وفات : یوم جمعہ محرم الحرام ۱۸۷ ہجری بقول "سیر الاقطاب و سفینۃ الاولیاء" ۳ ربیع الاول ۱۸۷ھ مادۂ تاریخ وفات "او قطب جہاں بودہ"

مقام مزار شریف : مکہ مکرمہ، جنت المعلیٰ، متصل روضہ مبارک حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - انوار العارفین - اقتباس الانوار - تذکرۃ المشائخ۔

آپ ابتدائے حال میں ہمیشہ قذاقی و قطاع الطریقی رکھتے تھے، بلکہ ان کے سرغنہ تھے۔ آخرکار اس کام سے توبہ کر کے حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل علم کیا

Marfat.com

اور پھر خدمت میں حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ کے حاضر ہوکر خرقہ ارادت و خلافت پہنا۔ آپ صائم الدہر و قائم اللیل رہا کرتے تھے اور پانچ فاقوں کے بعد روزہ افطار کیا کرتے تھے۔ پانچ سو رکعت نماز اور دو قرآن پاک ہر روز ختم کیا کرتے تھے۔ صاحب سماع و کرامات و عظمت تھے۔ قاری نے سورۂ فاتحہ پڑھی آپ نے نعرہ مارا اور جان بجانان سپرد کر دی۔

از رہ گزر خاک سر کوئے شما بود
ہر ناقہ کہ در دست نسیم سحر افتاد

حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ سلطان ابراہیم بلخی رحمۃ اللہ علیہ، کنیت "ابواسحاق"، لقب "امام الارض بن ادھم۔"

تاریخ و مقام ولادت : ۱۶۰ ہجری - بلخ شہر۔

تاریخ وفات : ماہ شوال یا ۲۶ جمادی الاول ۲۶۱ یا ۲۶۵ یا ۲۸۰ یا ۲۸۱ ہجری شب جمعۃ المبارک ۲۸ جمادی الاول - مادۂ تاریخ وفات "امام الاصفیاء" عمر مبارک ۱۱۰ سال۔

مقام مزار شریف : بغداد شریف، متصل قبر امام احمد حنبل رحمۃ اللہ علیہ بقول شاہجہان لوط علیہ السلام کی قبر ہے۔ بقول مخدوم جلال الدین جہانیاں جنت المعلیٰ، و بقول "صراط السالکین" آخر عمر میں پوشیدہ ہو گئے۔ سمندر کے کسی جزیرے میں انتقال فرمایا جو زیر آب ہے۔ (مکہ مکرمہ میں جو مدفن آپ کا مشہور ہے وہ آپ کے مرشد کا مزار ہے اور مدینہ منورہ میں دوسرے ابراہیم ہیں جو آپ کے ہمعصر تھے۔ اور بغداد میں جو مشہور ہے وہ از "جواہر مودودی" مزار حضرت ممشاد علوی دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جو قریب کا زمانہ تھا۔ از "تذکرۃ العابدین" یعنی تاریخ متقدمین و متاخرین۔)

Marfat.com

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - اقتباس الانوار - تذکرۃ الاولیاء - صراط السالکین -

آپ کے والد ماجد صحیح نسب فاروقی تھے۔ آپ کا نسب چند واسطہ درمیانی حضرت امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ اور آپ کی والدہ ماجدہ بادشاہ بلخ کی بیٹی تھیں۔ آپ کے والد سیر کرتے ہوئے بلخ میں وارد ہوئے اور شہر کے باہر جھونپڑی ڈال کر فقیرانہ زندگی بسر کرنے لگے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ بادشاہ بلخ کی بیٹی فقیر سے منسوب ہوئی۔ یہ قصہ بڑا عجیب ہے۔ اگر تفصیلی دیکھنا ہو تو "اقتباس الانوار" کو ملاحظہ فرمائیں' اس مختصر کتاب میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔ چونکہ بادشاہ کا کوئی فرزند نہ تھا اس لئے اپنے نواسہ سلطان ابراہیم کو اپنا ولی عہد بنایا اور خود عبادت الہی میں مشغول رہا کرتے تھے۔ آپ نے سالہاسال عدل و انصاف کے ساتھ حکمرانی کی۔ لیکن دل ہمیشہ بجانب حق تعالیٰ رہا کرتا تھا۔ اور اسی جستجو میں اہل اللہ کی بہت تعظیم و تکریم کیا کرتے تھے۔ بہرحال دل کی لو جانب حق تعالیٰ رہا کرتی تھی۔

دنیا میں گر ہزار تگ و دو لگی رہے
آصف یہ چاہئے کہ ادھر لو لگی رہے

ایک روز محل شاہی میں استراحت فرما رہے تھے کہ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یکایک محل کی چھت نے جنبش کھائی دریافت کیا چھت پر کون ہے؟ آواز آئی میں مسافر ہوں اور میرا اونٹ گم ہو گیا ہے اس کو تلاش کر رہا ہوں۔ سلطان نے فرمایا بڑا نادان ہے اونٹ کو بام خانہ پر تلاش کرتا ہے۔ اس نے کہا مجھ سے زیادہ نادان تو ہے کہ تخت شاہی پر خدا کا طلبگار ہے۔

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
این خیال است و محال است و جنون

سلطان کو یہ بات تیر بہدف ہو گئی اور علی الصباح فرزند کو اپنی جگہ تخت پر بٹھا کر بصرہ کا رخ کیا اور نیشاپور میں ایک پہاڑ کی غار کے اندر عبادت الہی میں مشغول ہو گئے۔ جمعرات کو غار سے نکلتے اور لکڑیوں کا ایک گٹھا جنگل سے لا کر فروخت کرتے اس کی آدھی قیمت راہ خدا

Marfat.com

میں دیتے اور آدھی اپنے صرف میں لاتے۔ اشارہ غیبی سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔ دور اثناء راہ ہر قدم پر دوگانہ ادا کرتے گئے اور اس طرح چودہ برس میں مکہ مکرمہ پہنچے۔ وہاں آپ کا ایک فرزند آیا' آپ نے شفقت پدری اس پر توجہ فرمائی ہاتف سے آواز آئی دعویٰ ہماری دوستی کا کرتا ہے اور دل فرزند سے لگاتا ہے۔ آپ نے اسی وقت عرض کی الٰہی جو تیرے اور میرے درمیان حجاب ہے اس کو اٹھا لے۔ چنانچہ آپ کا فرزند فوت ہو گیا۔ صاحب " اقتباس الانوار" لکھتے ہیں کہ اس فرزند کے سوا آپ کے اور بھی فرزند ہوئے ہیں چنانچہ ابواسحاق ناصرالدین کہ جد فرخ شاہ کابلی تھے اور فرخ شاہ جد حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کی اولاد بہت ہے۔ دوسرے خواجہ ناصح الدین کہ جن کی اولاد ناصحی مشہور ہے و شیخ مبارک کو ماسوا ناصحی کے خلفائے حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ نسل ناصح الدین موصوف سے ہیں اور اولاد حضرت خواجہ اکثر بلاد ہندوستان میں وزیر ہے۔) آپ وہاں بحضور خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہو کر خلافت کبریٰ سے مشرف ہوئے۔)

حضرت فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ نے " تذکرۃ الاولیاء " میں چند سبب ترک سلطنت لکھتے ہیں۔ صاحب " نفحات الانس " لکھتے ہیں کہ شکار کے دوران ہاتف سے آواز آئی کہ تجھ کو اس کام کے لئے پیدا نہیں کیا۔ متنبہ ہو کر بادشاہی ترک کی۔ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ "لطائف اشرفی" میں فرماتے ہیں کہ حضرت خضر علیہ السلام نے مربی احوال آپ کے ہو کر تربیت کی اور خرقہ خلافت پہنایا اور حضرت الیاس علیہ السلام سے اسم اعظم سیکھا۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اور روحانیت حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی خلافت رکھتے تھے۔ اور شاگرد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ آپ بہت زیادہ مشائخ وقت کو ملے اور ان سے فیض حاصل کیا۔ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ آپ کو " مفاتح العلوم " کے نام سے مخاطب فرماتے تھے۔ آپ کو حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی خلافت حاصل تھی۔

نقل ہے کہ وقت وفات کے ہاتف سے آواز آئی الا ان امان الارض قدمات خلق متحیر رہی کہ یہ کیا آواز ہے۔ وہیں حضرت ابراہیم بلخی رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کی خبر مشہور ہو گئی۔ آپ کے دو اکمل خلیفہ تھے ایک خواجہ حذیفہ المرعشی جن سے سلسلہ چشت چلتا ہے اور

Marfat.com

دوسرے حضرت شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ جن کا ذکر خیر اپنے موقع پر آئے گا جو خانوادۂ خضرویہ کے بانی ہیں۔

حضرت خواجہ سدید الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت خواجہ سدید الدین رحمۃ اللہ علیہ - لقب " حذیفۃ المرعشی "

مقام ولادت : مرعش۔

تاریخ وفات : ۲۴ شوال ۲۵۲ ہجری - مادۂ تاریخ وفات " قطب الزماں بود "

مقام مزار شریف : آپ کا مزار مبارک شام کے ایک قصبہ مرعش میں ہے۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار - انوار العارفین - تذکرۃ المشائخ - سیرالاقطاب - جواہر مودودی -

آپ خلیفہ اعظم حضرت سلطان ابراہیم ادھم بلخی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ ہر نعمت و امانت جو آپ کو حضرت خضر علیہ السلام ' حضرت الیاس علیہ السلام' حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ' حضرت فضیل بن عیاض رحمتہ اللہ علیہ سے پہنچی تھی وہ سب کی سب حضرت سلطان ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو عطا کر دی۔ آپ حقائق و معارف میں اعلیٰ مقام رکھتے تھے اور صاحب تصنیفات تھے۔ تیس سال تک آپ کا وضو سوائے قضائے حاجت کے نہیں ٹوٹا۔ آپ صائم الدھر تھے اور تین' چار یا پانچ چھ روز بعد افطار کرتے تھے اور تین لقمہ سے زیادہ تناول نہیں فرماتے تھے۔ جو کوئی دنیادار ترک دنیا کر کے آتا آپ چالیس روز اس کا منہ نہیں دیکھتے تھے۔ اور چلہ کے بعد اپنے پاس بلا کر بغل گیر ہوتے اور فرماتے اے ولی اللہ' سات برس کی عمر میں حافظ سات قرات تھے اور ہر رات کو ایک ختم فرمایا کرتے تھے۔ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو آپ سے بیعت تھی۔

(" جواہر مودودی " میں ہے کہ ستر برس تک آپ نے سجادہ سے قدم باہر نہ رکھا مگر جب ہر سال حجاج کرام حج کر کے واپس آتے تو کہتے تھے کہ آپ کو خانہ کعبہ میں طواف کرتے ہوئے دیکھا تھا اور بیت المقدس میں زیارت کرتے دیکھا تھا۔ اس پر قطب عالم حضرت شیخ

Marfat.com

عبدالقدوس گنگوہی فرماتے ہیں کہ عارف حق کا قدم مرتبہ وحدت میں ہے۔ اس کے نزدیک ہر جگہ ایک ہے۔ اس سبب سے ہر جگہ دکھائی دیتے ہیں۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس شخص نے اخلاص میں قدرت پائی اس کو نزدیکی اور دوری دشوار نہیں ہر جگہ دیکھا جاسکتا ہے۔)

آپ فرمایا کرتے تھے غذائے اہل دلاں اور قوت روح کلمہ لاالٰہ الااللہ ہے۔ اور آپ کا یہ بھی فرمان ہے کہ جب کسی درویش کو دیکھو تو اس کے سامنے ہرگز نہ بیٹھو کیونکہ ان کے منہ سے جو کچھ نکلتا ہے ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ ایک روز ایک قافلہ آپ کی خدمت اقدس میں آیا اور کہا اے حذیفہ ؒ! اگر تو خدا کے ساتھ مشغول ہے تو ہم تجھ کو شغل سے باز رکھتے ہیں۔ دیکھیں تیرا نفس ہم پر کیا اثر ڈالتا ہے۔ ان میں سے ایک نے آپ کا دست مبارک پکڑ کر رنجیدہ کیا آپ نے تین مرتبہ آہ آہ آہ کی اور آگ کا ایک شعلہ آپ کے منہ سے نکلا اور ان سب کو جلا کر خاکستر کر دیا۔ آپ دائم البکا رہتے۔ کسی نے اس قدر رونے کا سبب دریافت کیا تو فرمایا معلوم نہیں میں روز محشر زمرۂ فریق جنت میں ہوں گا یا فرقہ فریق فی السعیر۔ اس پر کسی نے کہا کہ جب یہ معلوم نہیں کہ تو کس فرقہ میں ہو گا پس بیعت کس واسطے کرتا ہے اور کیوں لوگوں کی راہ مارتا ہے۔ حضرت خواجہ نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے' جب ہوش میں آئے ہاتف نے آواز دی جو اس وقت سب حاضرین نے سنی کہ اے حذیفہ! میں تجھ کو دوست رکھتا ہوں اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بہشت میں داخل کروں گا۔ اس مجلس میں اسی صد کفار حاضر تھے اس کلام کے سنتے ہی سب مسلمان ہو گئے۔

حضرت خواجہ امین الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام' کنیت ولقب : حضرت خواجہ امین الدین رحمتہ اللہ علیہ ' کنیت ابی ہبیرہ البصری' مشہور کنیت سے ہیں۔

تاریخ و مقام ولادت : بصرہ ۱۶۷ ہجری۔

تاریخ وفات : ۷ شوال ۲۸۷ ھ - عمر مبارک ۱۲۰ سال - مادۂ تاریخ " زاہد کریم "

Marfat.com

مقام مزار شریف : بصرہ میں دریائے دجلہ کے کنارے ۔ عراق عرب کا مشہور ملک اور تجارتی منڈی ہے۔ یہ شہر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں آباد ہوا تھا۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار ۔ انوار العارفین ۔ اقتباس الانوار ۔ تذکرۃ المشائخ ۔ وفیات الاخیار۔

آپ نے تیس سال تک مسلسل ریاضات و مجاہدات شاقہ کئے لیکن مقصود نہیں ملا۔ ایک روز بکمال مایوسی اپنی نامرادی پر رو کر کہا الٰہی ھبیرہ بیچارہ باہمہ شکستگی تیرے ساتھ دل بستگی رکھتا ہے اس کو بخش دے۔ ہاتف سے آواز آئی کہ اے ھبیرہ ہم نے تجھ کو بخشا' اب تم حذیفہ کے پاس جاؤ وہاں تمہارا مطلب بر آئے گا۔ آپ بحکم خداوندی حضرت ممدوح کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت موصوف باکمال مہربانی پیش آئے اور آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر ارشاد کیا کہ اے ھبیرہ! تم نے تیس سال مجاہدہ کیا وہ حکم خدا سے نہیں تھا اس لئے مشاہدہ حاصل نہیں ہوا۔ لیکن ہمارا بتایا ہوا مجاہدہ نہایت اثر رکھتا ہے کیونکہ کوئی اپنے آپ مجاہدہ سے مشاہدہ کو نہیں پہنچتا اس لئے کہ وہ کسی کا بتایا ہوا نہیں اور بتائے ہوئے مجاہدہ کا اثر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ مشاہدہ کو پہنچا دیتا ہے۔ چنانچہ آپ کی تعلیم کے بعد مجاہدہ نے آپ کو ایک ہفتہ میں مقام قرب کو پہنچا دیا اور مقصود حاصل ہو گیا۔ جس روز سے آپ نے خرقہ فقیری پہنا اس روز سے گوشت' نمک اور شکر کھانا ترک کر دیا اور طعام تین لقمہ سے زیادہ تناول نہیں فرماتے تھے۔ آپ معرفت میں ہمعصر مشائخ کے درمیان معروف تھے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

اسرار محبت را ہر دل نبود قابل
در نیست بہر دریا زر نیست بہر کانے

آپ کے کمالات اور خوارق عادات بہت ہیں لیکن یہ طائفہ کشف و کرامات کو مقامات سلوک میں نہیں رکھتا اور اسی لئے متروک و مردود کر رکھا ہے۔ (خواجگان چشت کی تصانیف میں پندرہ مقامات مقرر کیئے گئے ہیں۔ منجملہ ان کے اول کے پانچ مقام کشف و کرامت کے ہیں۔

Marfat.com

پس جب تک ان پانچ مقامات کو عبور نہ کیا جائے باقی دس مقامات طے نہیں ہو سکتے۔ سالک کی بلند ہمتی یہ ہے کہ کسی مقام میں نہ ٹھہرے اس وقت ہی فناء مطلق حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ راہ بغیر شوق و عشق میسر نہیں آتی۔ صاحب "اقتباس الانوار" لکھتے ہیں کہ ہمارے پیروں نے تین مقام مقرر کیئے ہیں سالک ان کو طے کرنے سے کمال کو پہنچتا ہے۔ مقام اول' فنا فی شیخ و برزخ صغریٰ ہے۔ دوسرا مقام فنا فی رسول وہ برزخ کبریٰ ہے۔ اس درجہ میں ذات محمدی پیر کی صورت یا دوسری شکل میں طالب کے دل پر پرتو ڈالتی ہے۔ تیسرا مقام فنا فی اللہ وہ برزخ اکبر ہے۔ اس مرتبہ میں محویت ہو جاتی ہے اور علم ربانی اور صفات سبحانی سے اپنے میں اور غیر میں یکساں نمات دکھائی دیتی ہے۔ ان تینوں مقام کا موصل اسم "الظاہر" ہے۔ جس سے مراد تصور شیخ ہے۔ بغیر اس کے اسم "الباطن" یعنی ذات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و خداوند جل علی منکشف نہیں ہوتا۔

حضرت ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت ممشاد علو دینوری - لقب کریم الدین - (واضح ہو کہ ممشاد دینوری اور ممشاد علو دینوری دو جداگانہ حضرات ہیں۔ آپ ممشاد علو دینوری کے نام سے ملقب ہیں۔

تاریخ و مقام ولادت : دینور - جائے نشو و نما بغداد شریف۔

تاریخ وفات : ۱۴ محرم ۲۹۸ یا ۲۹۹ ہجری - مادۂ تاریخ "قدوہ اولیائے حق بودہ"

مقام مزار شریف : بغداد عراق کا مشہور شہر ہے دریائے دجلہ پر کربلائے معلیٰ کو جانے والے اس جگہ کشتی سے اتر کر خشکی کا سفر کرتے ہیں۔

حوالہ کتب : تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیر الاقطاب - مرآۃ الاسرار - اخیار الاخیار - انوار العارفین - اقتباس الانوار۔

آپ حضرت خواجہ ھبیرہ البصری کے اعظم خلیفہ ہیں۔ فہم قرآن حضرت شیخ جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ و بہ صحبت حضرت شیخ معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ رہ کر فیض پایا ہے۔

Marfat.com

آپ مادر زاد ولی تھے۔ زمانہ شیرخواری میں بھی روزمرہ دن کو دودھ نہیں پیا۔ برسوں ریاضت و مجاہدہ میں بسر کیئے۔ ساتویں دن افطار کرتے اور ایک کھجور یا چھوہارہ اور ایک گھونٹ پانی پر اکتفا کرتے۔ حضرت خضر علیہ السلام نے آپ سے فرمایا کہ بلاوسیلہ شیخ کامل کے راہ حق نہیں ملتی اور وصل و شہود کا مرتبہ میسر نہیں ہوتا۔ اس وقت میں حضرت ہبیرہ البصری رحمتہ اللہ علیہ ایسے شیخ ہیں ان کی خدمت میں حاضر ہو۔ چنانچہ آپ حاضر خدمت ہوئے۔

ایک روز آپ کے مرشد نے آپ کا ہاتھ پکڑ کر کہا اے باراللہ علو کو کمال فقہ سے سرفراز فرما۔ ابھی یہ کلام ختم نہ ہونے پایا تھا کہ آپ بے خود ہو گئے' کچھ دیر کے بعد آپ کو ہوش آیا۔ اسی طرح چالیس مرتبہ بیہوش ہو کر ہوش میں آتے رہے۔ حضرت خواجہ ہبیرہ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا لعاب دہن آپ کو دیا جس سے آپ ہوش میں آئے۔ آپ کے مرشد نے پوچھا اے علو! اپنا مطلوب و مقصود دیکھا؟ عرض کی تیس سال مجاہدہ کیا مگر کچھ نہ پایا جو بدولت پیر دستگیر کے طرفتہ العین میں حاصل کیا۔

پس آپ کے مرشد نے وہ گلیم جو بزرگان سے پہنچا تھا عطا کی اور سجادہ پر بٹھایا اور ذکر " لاالہ الااللہ " کی تلقین فرمائی۔ آپ عشق و سماع کے شوقین تھے اور پیروں کے عرس کے دن سماع سنا کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا عرس کے دن سماع سننا کہاں سے آیا ہے؟ فرمایا عرس پر خصوصیت سماع اس واسطے ہے کہ اس روز وصل دوست میسر ہوا ہے۔ (بالکسر زن باشوی و باالضم طعام عروسی و نکاح مجازاً مجلس طعام فاتحہ بزرگان کہ بروز وفات سال کے بعد کرتے ہیں۔ کیونکہ رحلت غم کدۂ دنیا سے عاشقان کے حق میں شادی عروسی یعنی وصل حق ہے۔)

پس میں بھی اپنے پیران کے وصل کی خوشی میں سماع سنتا ہوں تاکہ ان کی برکت اور توجہ سے مجھے بھی مقام وصل میسر ہو۔ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ سماع سے منکر ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ماانکرۃ بشئی یعنی میں اس کی کسی چیز سے منکر نہیں ہوں۔ لیکن اہل سماع سے کہہ دو کہ شروع مجلس تلاوت قرآن پاک سے کریں اور ختم بھی۔ پس اس وقت سے ایسا ہی ہوتا آیا ہے۔

آپ کا فرمودہ ہے کہ جو کوئی دوستان حق کی دوستی سے انکار کرے اس کی سزا یہ ہے

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ کی محبت و دوستی اس کے دل میں پیدا نہیں ہوتی جب تک کہ وہ توبہ نہ کر لے۔ آپ کے تین خلیفہ تھے اول خواجہ ابواسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ، دوم ابوعامر رحمۃ اللہ علیہ، سوم شیخ احمد اسود دینوری رحمۃ اللہ علیہ جو سہروردیوں میں صاحب سلسلہ ہیں۔

حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت خواجہ ابواسحاق شامی رحمتہ اللہ علیہ ۔ لقب " شریف الدین یا شرف الدین "

تاریخ و مقام ولادت : قصبہ چشت بحوالہ " صراط الصالحین "

تاریخ وفات : چودہ ربیع الثانی ۳۴۳ ہجری ۔ مادۂ تاریخ وفات " قطب الواصلین " اس کی رو سے ۳۳۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : شام کے مشہور شہر عکہ میں ۔

حوالہ کتب : جواہر مودودی بحوالہ طبقات حسامیہ ۔ مرآۃ الاسرار ۔ اخبار الاخیار ۔ انوار العارفین بحوالہ لطائف اشرفی ۔ تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیرالمشائخ ۔ اقتباس الانوار ۔ سیرالاقطاب ۔

آپ سادات عظام سے تھے۔ حضرت خواجہ ممشاد علو رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ اوائل میں ریاضات شاقہ اٹھائیں اور مرید ہونے کے لئے چالیس روز متواتر استخارہ کیا۔ غیب سے آواز آئی کہ ممشاد علو دینوری رحمۃ اللہ علیہ کا جاکر مرید ہو کہ وہ ہمارا دوست ہے۔ جب آپ حاضر ہوئے تو پوچھا کیا نام ہے ؟ آپ نے عرض کی ابواسحاق شامی ۔ حضرت موصوف نے فرمایا آج سے تم کو ابواسحاق چشتی کہیں گے۔ اور چشت کے باشندے تم سے ہدایت دین پائیں گے۔ اور جو کوئی تمہارے سلسلہ ارادت میں آئے گا تاقیامت چشتی کہلائے گا۔ پس تربیت کرنے کے بعد آپ کو خرقہ خلافت پہنا کر بلاد چشت بھیجا، اس دن سے خواجگان چشت کہلانے لگے۔

" سیر الاقطاب " میں ہے آپ نے مرید ہونے سے پہلے بھی بہت زیادہ ریاضات و

Marfat.com

مجاہدات کیئے ہیں اور مرید ہونے کے بعد بھی حسب فرمان مرشد سات برس خلوت میں بیٹھ کر نفی و اثبات کے شغل میں مصروف رہے۔ (ذکر نفی اثبات پیشتر معمول مشائخ چشتیہ ہے۔ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب لاالہ کہے تو تصور کرے کہ حق کے سوا جو کچھ دل میں ہے باہر نکال دیا۔ اور الااللہ کہتے وقت لحاظ کرے کہ حق کو ثابت کیا۔ یعنی وقت اثبات تعقل حق کرے و طریق رعایت واسطہ دو ہر ذکر خصوصاً نفی و اثبات میں یہ کہ چہرہ مرشد کو چودہ سالہ کے اعتبار کر کے ضرب کرے یعنی خود را بصورت شیخ کو بسن مذکور خیال کر کے عین اپنا ملاحظہ کرے اور اس ذکر کے بیان تک مداومت کرے کہ قلب ذاکر ہو جائے۔ اور اس کے ذکر کی آواز کان میں آئے۔)

اس عرصہ ساتویں طے کو یعنی اکیسویں دن روٹی کا ٹکڑا اور ایک گھونٹ پانی پر ہاتھ اٹھا لیتے تھے۔ آخرکار غیب سے آواز آئی اے علو! ابواسحاق نے اپنا کام انجام کو پہنچایا اس کو اپنا خرقہ پہنا کر ہمارے حضور میں لا۔ پس انہوں نے ارشاد غیبی پر عمل کیا اور اپنا خلیفہ بنایا۔ آپ سماع بہت سنتے تھے۔ مگر علمائے وقت میں سے کوئی ان پر اعتراض کرنے کی مجال نہیں رکھتا تھا۔ جو کوئی آپ کی مجلس سماع میں حاضر ہوتا اور اس پر آپ کی نظر کیمیا پڑ جاتی پھر وہ کبھی گناہ کا کام نہیں کرتا تھا۔ آپ کے وجد کی تاثیر سے حاضرین مجلس بلکہ در و دیوار میں جنبش پیدا ہو جاتی تھی۔ اور اگر کسی مریض پر نظر پڑتی تو اسے شفا ہو جاتی تھی۔ آپ دنیاداروں کو اپنی مجلس میں گھسنے نہیں دیتے تھے اور اگر کوئی دنیادار شریف ہو بھی جاتا تو پھر تارک الدنیا ہوئے بغیر نہیں رہتا تھا۔

مجلس سماع کے اہتمام سے دو تین دن پہلے ہم جلیسوں کو خبر دی جاتی تھی۔ خود بھی طے کے روزے رکھتے تھے اور قوالوں کو بھی تلقین کرتے تھے۔ ایک بار خشک سالی کی وجہ سے سلطان عصر اور علمائے کرام آپ کی خدمت میں بارش کے لئے التجاء لائے۔ آپ نے سلطان کو واپس کر دیا اور قوالوں کو کہا کہ قوالی شروع کرو۔ بادشاہ نے اس مجلس میں حاضر ہونا چاہا آپ نے فرمایا اگر بادشاہ آئے گا تو ابر رحمت نازل نہیں ہو گا۔ حالت قوالی میں آپ کو وجد اور رونا آیا اور اسی وقت بارش بھی شروع ہو گئی۔

کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ اہل دنیا کو مجلس سماع میں آنے کیوں نہیں دیتے۔

Marfat.com

فرمایا تمام اہل سماع صاحب لطافت اور کل اہل دنیا صاحب کثافت ہیں۔ پس لطافت اور کثافت میں ضد اصلی ہے۔ سماع کے لئے اخوان الصفاء شرط ہے کہ سب کے دل حق کی طرف متوجہ ہوں اور طالب دیدار دوست ہوں۔ اگر ایک کا دل بھی سماع میں منتشر ہو تو سب کا دل منتشر و متفرق ہو جاتا ہے۔ (اس بات کا مطلب یہ ہے کہ سماع میں اسرار الٰہی ظاہر ہوتے ہیں اور دل اہل سماع آئینہ کی طرح مصفاء ہو جاتا ہے اور عکس پذیر ہوتا ہے۔ جس سے اہل سماع روشن ضمیر ہو جاتے ہیں۔ اس وقت اگر اہل دنیا حاضر ہوئے تو اہل سماع کو مدہوش کر دیتا ہے۔ از "تذکرہ المشائخ" آپ اول مراقبہ لاموجود الااللہ فرماتے تھے۔ اصل مشرب عشق و ترک و ایثار ہے۔ جب آپ سفر کرتے سو دو سو آدمی آنکھ بند کرتے اور طرفۃ العین میں منزل مقصود کو پہنچ جایا کرتے تھے۔)

آپ کے مزار پر رحلت کے وقت سے آج تک ہر شام غیب سے ایک چراغ روشن ہو جاتا ہے اور صبح تک روشن رہتا ہے اور کیسی ہی آندھی یا بارش ہو گل نہیں ہوتا۔ کسی عارف نے کیسا حسب حال شعر کہا ہے ؎

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلان ہرگز نہ میرد

صاحب "مرآۃ الاسرار" لکھتے ہیں کہ خواجگان چشت کے طریقہ کار یہ ہیں :

۱ ... شہر یا بستی میں موافق سنت نبوی ﷺ گھر بنا کر رہتے ہیں اور خلق کو حق کی طرف مشغول کرتے ہیں۔

۲ ... صفائے باطن کی کوشش کرتے ہیں اور جو کچھ اپنے پیران کے سلسلہ سے ان تک پہنچا ہے اس پر خوب مستحکم رہتے ہیں۔ وسوسہ کو اس میں آنے نہیں دیتے۔

۳ ... ریاضت کو عزیز رکھتے ہیں۔ فقیری کو تونگری پر فضیلت دیتے ہیں۔

۴ ... مہمان کی خدمت بہت زیادہ کرتے ہیں۔

۵ ... سماع اور اہل سماع کو بہت عزیز رکھتے ہیں۔

۷ ... اپنے پیروں اور بزرگوں کا عرس بہت شوق سے مناتے ہیں۔

Marfat.com

۸ ... ہر فرقہ کو اپنے سے بہتر جانتے ہیں اور ہر گروہ سے صلح کلی رکھتے ہیں۔
۹ ... ہمیشہ ان کی نظر وحدت الوجود کی طرف رہتی ہے یا وصف کثرت میں ہونے کے جمال احدیت کا عین کثرت میں مشاہدہ کرتے ہیں۔
۱۰ ... اول مرید کو لاموجود الااللہ کا مراقبہ کرنے کے واسطے حکم دیتے ہیں تا کہ ایمان حقیقی سے محروم نہ رہیں۔
۱۱ ... جو شغل ' ورد اور عبادت اپنے لئے مقرر کرتے ہیں اسے تا لب گور نہیں چھوڑتے۔
۱۲ ... ہمیشہ مست اور ہوشیار رہتے ہیں۔ بخلاف طیفوری و جنیدیوں کے۔ کیونکہ جنیدی صحو یعنی ہوشیاری کو سکر پر فضیلت دیتے ہیں اور طیفوری مستی کو ہوشیاری پر۔ خواجگان چشت میں دونوں صفتیں جمع ہیں۔ وہ قدم بقدم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چلتے ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں صفتوں پر قادر تھے۔ چنانچہ صفت مستی سے متصف ہو کر لی مع اللہ فرماتے تھے۔ اور کبھی صحو کے رنگ میں آ کر عرفنا حق معرفتک زبان مبارک پر لاتے تھے۔
۱۳ ... خواجگان چشت آداب و تواضع اور اخلاق پسندیدگی کے ایسے خوگر ہیں کہ کسی قوم کو ان سے نفرت نہیں ہوتی۔
۱۴ ... عقل اور بزرگی کو علم پر فضیلت دیتے ہیں۔
۱۵ ... علم لدنی ان کے نزدیک بہت عزیز ہوتا ہے۔
۱۶ ... مرید کے صفائی باطن کی ابتدائی حال میں ایسی کوشش کرتے ہیں کہ جس سے بزرگوں کی صحبت روحانی اور حضوری دل میں پیدا ہو جاتی ہے۔
۱۷ ... تمام کام حکم الہی کے موافق کرتے ہیں۔ امر حال ان کے نزدیک بہت معتبر ہے یعنی انبیاء کو وحی ہوتی ہے اور اولیاء کو الہام ہوتا ہے۔
۱۸ ... حضوری حق ان پر ایسی غالب ہوتی ہے کہ خلقت کے برا بھلا کہنے کی پروا نہیں کرتے۔
۱۹ ... جس کام اور جس طریق سے جمعیت باطنی حاصل ہو وہ کرتے ہیں۔

Marfat.com

۲۰ ... ان کا اصل مشرب عشق و انکساری ہے۔

۲۱ ... مشائخ خواجگان کا اتفاق اس امر پر ہے کہ مرید کو کل مذاہب سے قطع تعلق کرنا اور اپنے پیر کے مذہب کا اتباع کرنا فرض ہے۔ مرید کو اپنے شیخ کے سوا دوسرے مذہب میں ہونا جائز نہیں۔

۲۲ ... محققین نے لکھا ہے کہ چودہ سلسلوں کے کل اولیاء اپنے پیروں کے مذہب میں تھے اگرچہ ظاہر معاملات میں مذہب ابوحنیفہ و شافعی رحمتہ اللہ علیہم کا اقتدا کرتے تھے لیکن عقائد و عبادت میں پیروں کے قدم بقدم چلتے تھے۔ چنانچہ سلطان المشائخ حضرت نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر پیران چشت معاملات میں اکثر امام ابوحنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ کی اقتدا کرتے ہیں۔ لیکن سماع اپنے پیروں کی مشرب کی متابعت میں سنتے۔ اگرچہ امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک سماع مطلق حرام ہے۔

حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمتہ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ ابی احمد ابدال چشتی رحمتہ اللہ علیہ بن سلطان فرسنافہ یا فرشنافہ یا فرشناقہ، آپ کا نام کنیت سے مشہور ہے۔ آپ کا لقب "قدوۃ الدین" ہے۔

تاریخ و مقام ولادت : بلاد چشت، ۲۶ رمضان المبارک ۲۶۰ ہجری۔ ایام خلافت معتصم باللہ۔

تاریخ وفات : جمادی الثانی ۳۵۵ ہجری۔ عمر مبارک ۹۵ سال۔ مادۂ تاریخ وفات "قطب العالمین بود"

مقام مزار شریف : چشت۔ ہرات سے دو منزل دور کوہ میں ایک قصبہ ہے، اس کا دوسرا نام مشاقلات ہے۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ انوار العارفین۔ اقتباس الانوار بحوالہ سیرالاقطاب۔ تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیرالمشائخ۔

آپ کے والد بزرگوار سلطان فرسنامہ شرفاء چشت اور امیران اعلیٰ ولایت سے تھے

Marfat.com

اور سلسلہ نسب آپ کا چند واسطوں سے سادات حسنی سے حضرت حسن مثنیٰ تک پہنچتا ہے۔ آپ خاندان چشت کے سرحلقہ مشائخ ہیں۔ اور آپ حضرت ابواسحاق شامی چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم ہیں۔ آپ بالاتفاق قطب الابدال تھے۔

نقل ہے کہ آپ کے والد کا اپنا خمخانہ تھا۔ ایک روز آپ نے غصہ میں آکر اس خمخانہ کو توڑنا شروع کیا۔ آپ کے والد کو خبر ہوئی تو طیش میں آکر انہوں نے آپ کو مارنے کے لئے بالاخانے سے پتھر پھینکا' اللہ تعالیٰ کی قدرت سے وہ پتھر ہوا میں معلق ہوگیا۔ یہ دیکھ کر آپ کے والد نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی۔

آپ ہر شب کو بعد نماز تہجد دعا کیا کرتے تھے یاالٰہی گنہگار امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخش دے۔ آواز آئی اے احمد ہم نے تیری خاطر امت کے دس ہزار آدمی بخش دیئے اور وہ تیرے ہمراہ بہشت میں جائیں گے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ایسے جنگل میں گئے جہاں ہر طرف کافروں کی بود و باش تھی اور ان کفار کا وطیرہ یہ تھا کہ جو کوئی مسلمان ملتا اس کو آگ میں جلا دیتے تھے۔ وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ مسلمان لاالٰہ الااللہ کے کلمہ پر فخر کرتے ہیں کہ ہم اس کلمہ کے ذریعے آتش دوزخ سے نجات پائیں گے پس جس کو آتش دوزخ سے نجات ہے اس کو یہ آگ کیسے جلائے گی۔ اس بناء پر جو مسلمان ہاتھ لگتا یہ لوگ اسے آگ میں جلا دیتے تھے۔ اسی طرح کفار نے آپ پر بھی قابو پاکر کہا اگر تم مسلمان ہو تو ہم تم کو اپنے ہاتھ سے آگ میں ڈالتے ہیں۔ اگر تم آگ میں سے زندہ نکل آؤ گے اور تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا تو ہم جانیں گے کہ سچے مسلمان ہو۔ اگر ایسا نہ ہوا تو کیوں کہتے ہو کہ کلمہ گو آتش دوزخ سے نجات پائیں گے۔ آپ نے طیش میں آکر فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔ کافر غضب میں آئے اور آگ جلائی اور کہا اگر تم سچے کلمہ گو ہو تو تمہیں آگ کچھ نہیں کہے گی اور ہم سب اس وقت مسلمان ہو جائیں گے۔ آپ اسی وقت جلتی ہوئی آگ میں چلے گئے اور مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنے لگے۔ آگ فوراً سرد ہو گئی' کفار نے ہر چند تیل ڈال کر آگ کو بھڑکانے کی کوشش کی مگر کچھ پیش نہ چلی بلکہ مزید سرد ہوتی چلی گئی۔ یہ کرامت دیکھ کر اسی وقت دس ہزار مرد و زن مسلمان ہو گئے۔ اور انہی میں سے دو سو آدمیوں نے آپ کی خدمت اختیار کی اور ان میں سے ہر ایک ولی اللہ ہوا۔

Marfat.com

آپ سماع کو بہت پسند کرتے تھے۔ نقل ہے کہ شیخ فضیل بن یحییٰ برکی نے سماع کے معاملے میں آپ سے تعرض کیا آپ نے فرمایا اگر وہ ناحق ایسا کہتا ہے تو اپنے کئے کی سزا پائے گا۔ آپ کا یہ فرمانا تھا کہ وہ سخت علیل ہوگیا۔ جس قدر حکیم علاج کرتے مرض اور بڑھتا جاتا تھا۔ ایک روز انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو شفاء مرض کے لئے استدعا کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے فضیل! تو سماع ابواحمد چشتی سے انکار کرتا ہے' اس کا انکار اس کے مشائخ کا انکار ہے اور اس کے مشائخ کا انکار ہمارا انکار ہے۔ جب تک تو توبہ نہ کرے گا' محفل سماع میں حاضر نہ ہوگا صحت نہ پائے گا۔ فضیل خواب سے بیدار ہوکر مجلس سماع میں حاضر ہوا اور دست بستہ کھڑا رہا۔ آپ کی نظر فیض فضیل پر پڑی اور تبسم کر کے فرمایا اے فضیل دیکھا انکار سماع' فضیل نے سر زمین پر رکھ کر عفو تقصیر چاہی' آپ نے دست حق پرست ان کے سر پر رکھا اور فضیل اسی وقت شفایاب ہو گئے۔ آپ کی پیشانی مبارک ایسی نورانی تھی کہ رات کے وقت بغیر چراغ کے قرآن پاک پڑھ لیا کرتے تھے۔ خواجہ اسحاق شامی بعد تربیت و تلقین روم کی طرف تشریف لے گئے' آپ مسند ارشاد پر متمکن ہوکر چشت میں حاجت روائے عالم تازیست رہے۔

حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام' کنیت و لقب : آپ کا نام ناصح الدین رحمۃ اللہ علیہ ہے لیکن مشہور کتب میں خواجہ ابو محمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

تاریخ ولادت : دسویں محرم ۳۳۱ ہجری۔ شب عاشورہ۔

تاریخ وفات : ۴ ربیع الاول ۴۱۱ ہجری۔ بقولے جمادی الثانی۔ بقول غرہ رجب ۴۲۱ ہجری۔ عمر ۷۰ سال مادۂ تاریخ "مطلوب کبریا و امام برحق"

مقام مزار شریف : چشت مذکور الصدر۔

حوالہ کتب : تذکرۃ المشائخ۔ مرآۃ الاسرار۔ سیر الاولیاء۔ انوار العارفین۔ اقتباس الانوار۔ خزینۃ الاصفیاء۔ جواہر مودودی۔

Marfat.com

آپ اپنے والد بزرگوار خواجہ ابواحمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید اور خلیفہ اعظم تھے۔ آپ کے ولی مادر زاد ہونے اور ایام طفولیت سے کرامات ظاہر ہونے کی چند حکایات "تذکرۃ المشائخ" میں درج ہیں۔ وہاں سے ملاحظہ ہوں۔ آپ اکثر اوقات عالم تحیر میں رہتے تھے۔ سالہاسال پہلوئے مبارک زمین سے مس نہ کیا۔ صلوٰۃ معکوس اپنے گھر کے کنویں میں ادا کرتے تھے اور سات روز کے بعد ایک خرما اور ایک گھونٹ پانی پیا کرتے تھے۔ آپ بہ اشارۂ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلطان محمود سبکتگین کی امداد کے لئے گجرات کے جہاد میں شامل ہوئے۔ آپ کے قدم مبارک کی برکت سے سومنات فتح ہوا۔

آپ نے سات برس کی عمر میں خلوت اختیار کی۔ جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا پورا ہو کر رہتا تھا۔ خلیفہ وقت اور خلقت آپ سے بہت اعتقاد رکھتے تھے۔ جس نیت سے جو کوئی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس کی مراد پوری ہوئی۔ اور جو کافر آپ کے حضور آتا وہ مسلمان ہوئے بغیر نہیں جاتا۔ آپ کے تین خلیفہ کامل خواجہ ابویوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد کاکو رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ استاد مردان رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

حضرت خواجہ ناصرالحق رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ ناصرالحق والدین ابویوسف الحسینی الچشتی۔ آپ کا نام کنیت سے مشہور ہے۔ ابن سید محمد سمعان الچشتی۔

تاریخ و مقام ولادت : چشت - ۳۶۲ ہجری -

تاریخ وفات : ۳ رجب ۴۵۹ ہجری - بقولے ۲۶ ربیع الثانی - عمر مبارک ۹۷ سال - مادۂ تاریخ وفات "عارف کامل بود"

مقام مزار شریف : چشت مذکور الصدر -

حوالہ کتب : تذکرۃ المشائخ - مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - انوارالعارفین - اقتباس الانوار - جواہر مودودی -

آپ کا نسب پدری چند واسطہ درمیانی حضرت امام علی نقی ائمہ اہل بیت رضی اللہ

Marfat.com

تعالیٰ عنہ کے دسویں امام تک پہنچتا ہے۔ اور بواسطہ مادری آپ خواہرزادہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے خرقہ خلافت اپنے ماموں صاحب سے زیب تن کیا اور انہوں نے آپ کو اپنی فرزندی میں قبول فرمایا تھا۔ آپ کے مرشد نے مرید کرتے وقت ناصرالدین کے خطاب سے مخاطب کر کے فرمایا' اے ناصرالدین! سات بار میرا نام لے کر آسمان کی طرف نظر کر۔ آپ کا حکم بجالانا تھا کہ معاً عرش تک کوئی حجاب نہ رہا۔ پھر دوسری دفعہ فرمایا سات بار میرا نام لے کر زمین کی طرف دیکھ' دیکھنا ہی تھا کہ تحت الثریٰ تک سب کچھ منکشف ہو گیا۔ بعدازاں اسم اعظم کہ جو حضرت خضر علیہ السلام سے سیکھا تھا عنایت فرمایا اسی وقت علم لدنی اور اسرار ربانی منکشف ہو گیا۔ پس خرقہ پہنایا اور خلافت عطا فرمائی۔

آپ سماع بہت سنا کرتے تھے۔ وقت سماع آپ کی پیشانی سے نور چمکتا تھا اور آسمان تک جاتا تھا۔ مجلس سماع میں سوائے فقراء' علماء و صلحا اور فضلاء و مشائخ کے کسی دوسرے کو دخل نہیں تھا۔ اگر کوئی اہل دنیا حاضر ہوتا تو سماع میں ذوق نہیں ہوتا تھا۔ آپ ایسے لوگوں کو نکال دیتے تھے۔ خواجہ ابوبکر شبلی اکثر آپ کی مجلس میں آیا کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا کہ اگر سماع اسرار الٰہی سے ہے تو حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے کیوں نہیں سنا؟ اور سماع سے کیوں توبہ کی تھی۔ فرمایا شبلی محب اور خلیفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ مجلس سماع میں تو آتے ہیں اور سماع بھی سنتے ہیں۔ حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ نے سماع سننا اپنے اوپر مشکل جانا تو توبہ کرلی۔ پس جس کسی کو احوال سماع حاصل نہ ہوئے اس کو توبہ ہی سزاوار ہے۔ لیکن اگر حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ بھی اس مجلس سماع میں آتے تو ہرگز توبہ نہ کرتے۔

روایت ہے کہ جب آپ کی عمر مبارک پچاس برس کو پہنچی تو آپ نے ایک صومعہ نزدیک مقبرہ خواجہ حاجی مکی خلیفہ شیخ ابو اسحاق شامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ہاتھ سے زیر زمین بنایا۔ بارہ سال اس میں رہے۔ حضرت خواجہ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ اس جگہ آپ سے ملاقات کرنے گئے تھے۔ رجال غیب بھی شب و روز آپ کی مجلس میں رہا کرتے تھے اور جن و پری زاد ہزاروں کی تعداد میں حاضر خدمت گزار ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ دو نفر جنات جو آپ کے مرید تھے جو کہ سانپ کی شکل میں تبدیل ہو کر صومعہ کی دربانی کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : نام مودود - لقب قطب الدین بن خواجہ ناصرالدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : چشت، ۴۳۰ ہجری -

تاریخ وفات : غرہ یعنی چاند رات ماہ رجب ۵۲۷ ہجری بقولے تیسری یا دسویں رجب - عمر ۹۷ سال - مادۂ تاریخ وفات "آں حجت اولیاء بود"

مقام مزار شریف : چشت، پتہ بشرح صدر -

حوالہ کتب : جواہر مودودی بحوالہ بحر الانساب - تذکرۃ المشائخ - سبع سنابل - خزینۃ الاصفیاء - مرآۃ الاسرار بحوالہ سیرالاقطاب - اقتباس الانوار -

آپ صحیح نسب سید حسنی حسینی ہیں۔ جس زمانہ میں حجاج بن یوسف ثقفی نے اکثر سادات ساکنان عرب و عجم اور ان کی اولاد کو قتل کرنا شروع کیا ان میں سے ایک جماعت سادات کی جان بچا کر اس ظالم کے پنجہ سے نکل گئی۔ ان میں سلطان فرسنافہ بھی تھے جن کی اولاد سے آپ ہیں۔ آپ خلیفہ اعظم اور صاحب سجادہ اپنے والد بزرگوار ہیں۔ اور حضرت شیخ احمد جام رحمۃ اللہ علیہ سے بھی آپ کو خلافت حاصل تھی۔ اور اس سلسلہ کو سلسلہ مودود چشتیہ سے موسوم کیا تھا۔ آپ بہ خطاب "شمع صوفیان" و "چراغ چشتیاں" و "محبوب پروردگار" سے مخاطب تھے۔ کہتے ہیں کہ بیت المقدس سے چشت اور بلخ تک دس ہزار خلیفہ رکھتے تھے۔ ان میں سے ایک ہزار خلیفہ نامدار تھے۔ اور جو کوئی مشکل آپ کے مرید کو پیش آتی اس کی عقدہ کشائی فرماتے۔ آپ کو کشف قلوب اور کشف قبور و کشف ارواح حاضر الوقت تھا۔ جو کوئی حاضر خدمت ہوتا اس کے دل کا حال حرف بحرف زبان پر لاتے اور جس قبر پر گزرتے اس کی حالت بیان فرماتے۔ علم ایسا تھا کہ پندرہ برس کی عمر میں کتاب "منہاج العارفین" روش خواجگان چشت میں و اور "خلاصتہ الشریعہ" تصنیف فرمائی تھی۔ جب آپ کو بیت اللہ کی زیارت کا شوق دامن گیر ہوتا تو ہوا میں پرواز کر کے طواف بیت اللہ کر کے واپس آجاتے تھے۔

سماع کا آغاز آپ کی مجلس میں قرآن پاک کی تلاوت سے ہوتا اور ختم بھی تلاوت

Marfat.com

قرآن پاک سے ہوتا۔ حالت سماع میں اکثر اوقات آپ غائب ہو جاتے تھے۔ کہتے ہیں آپ کی وفات کے قریب ایک مرد باہیبت نے پارۂ حریر لکھا ہوا آپ کے ہاتھ میں دیا۔ آپ نے اس کو اپنی آنکھوں پر رکھا اور واصل بحق ہو گئے۔ بعد غسل لوگوں نے چاہاکہ جنازہ لے جائیں لیکن جنازہ نہیں اٹھا۔ لوگ حیران ہو گئے' یکایک ایک سخت آواز آئی اس کے خوف سے لوگ دور ہو گئے۔ مردان غیب آئے اور نماز جنازہ پڑھ کر چلے گئے۔ بعد میں جنات ہزار در ہزار آئے اور نماز جنازہ پڑھی۔ اس کے بعد مخلوق نے نماز جنازہ ادا کی۔ چاہاکہ جنازہ اٹھائیں مگر جنازہ خودبخود ہوا میں اڑتا چلا گیا اور جہاں آپ نے اپنا مدفن قرار دیا ہوا تھا وہاں اتر گیا۔ آپ کی اس کرامت سے اس وقت بہت سے کفار مسلمان ہو گئے۔ اب تک جو شخص تین روز آپ کے مزار پرانوار پر حاضری دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔ آپ کی اولاد میں سے جس کسی کو کوئی مشکل واقعہ ہوتی ہے۔ آپ کا نام لینے سے وہ مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

آپ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان کا ورد کرے اس کی تمام مشکلات حل ہو جاتی ہیں اور ساری حاجتیں پوری ہو جاتی ہیں۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ ورد کے طور پر ایک دفعہ یا تین دفعہ یا پانچ یا سات دفعہ درود خمسہ و سورۂ فاتحہ پڑھنی چاہئے۔ اور اگر کسی حاجت یا مشکل کے واسطے پڑھنا چاہے تو یہ ترکیب ہے کہ ہر روز اکتالیس مرتبہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اور اکتالیس دفعہ ظہر کی سنت اور فرض کے درمیان اور اکتالیس مرتبہ مغرب کے فرض اور سنت کے درمیان چالیس دن تک پڑھے انشاء اللہ حاجت پوری ہو گی۔ حکم کبریت احمر رکھتے ہیں۔ اور تسخیر خلائق کے واسطے اس طرح پڑھے تو جذب قلوب بدرجہ غایت پیدا ہو اور خلقت مسخر ہو جائے۔ اور اگر فاتحہ معکوس کو بھی شروع اور آخر میں پڑھا جائے تو مشرق سے مغرب تک معروف ہو جائے۔ یہاں تک کہ سلاطین اس کی خاک کو آنکھوں کا سرمہ بنائیں۔ اور مریض پر اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کرنا خاصیت کبریت احمر رکھتا ہے۔ وہ ننانوے نام آپ "اقتباس الانوار و جواہر مودودی" میں دیکھ سکتے ہیں یہاں بخوف طوالت نہیں لکھے گئے۔

کتاب " جامع السلاسل " میں لکھا ہے کہ ایک روز مجلس قوالی میں آپ لوگوں کے دیکھتے دیکھتے غائب ہو گئے۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہوئے۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا یہ کیا معاملہ تھا؟ فرمایا کہ خداوند جل شانہ کا ایک مقام نوراسود ہے کوئی سالک وہاں تک نہیں پہنچ

Marfat.com

سکتا مگر سماع کی حالت میں وہاں تک رسائی ہو جاتی ہے۔ اس وقت ظاہر بینوں کی نظر سے غائب ہو جاتا ہے۔ اور دراصل اپنی جگہ پر قائم رہتا ہے جس طرح ستارے آفتاب کی روشنی میں دکھائی نہیں دیتے اسی طرح سے وہ بھی کسی کو بجز محبوب حقیقی یا درویش صاحب کمال کے کسی کو دکھائی نہیں دیتے۔ (واضح رہے وجد سماع کی کئی قسمیں ہیں۔ ابتدائے حال میں نہایت قلق و اضطراب مہجوری مقصود سے صوفی کو ہوتا ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ عروج کے وقت صوفی بے حس و حرکت ہو جاتا ہے۔ تیسرے جب روح کو رقاص دیکھتا ہے تو خود بھی رقص کرنے لگتا ہے۔ چوتھے روح اعظم کے مشاہدہ میں غرق ہو جاتا ہے اس حال میں جسم ظاہری حکم روح پیدا کرتا ہے اور نظروں سے غائب ہو جاتا ہے۔)

اولاد پاک نہاد حضرت خواجہ مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ جو اس موقع پر مودود اول سے موسوم ہیں جیساکہ قصبہ چشت اور اس کے مضافات میں موجود ہیں۔ ویسا ہی ملک ہندوستان کے قریہ براس میں بارہ کوس کرنال سے جانب غرب واقع ہے اور قصبہ سرنائی میں کہ جو پانچ میل پانی پت سے بجانب شمال واقع ہے اور موضع شیخوپورہ برنادہ اور دہلی میں سکونت رکھتے ہیں۔ ان سب کا مجملاً" حال و شجرہ نسب بخوف طوالت حوالۂ قلم ہوتا ہے۔

شجرۂ نسب حضرت خواجہ قطب الدین مودود اول

حضرت خواجہ احمد' حضرت خواجہ بہاء الدین محمود' حضرت خواجہ نظام الدین محمد' حضرت خواجہ نظام الدین احمد' حضرت خواجہ رکن الدین محمد' خواجہ محی الدین علی' نظام الدین احمد' خواجہ قطب الدین محمد' خواجہ ابواحمد ثانی' خواجہ محمد زاہد' خواجہ مودود ثانی' خواجہ علی' شاہ خواجگی' شاہ ابوالعلی یا ابوالاعلی' خواجہ عبدالعلی سجادہ نشین مع برادر۔ رحمتہ اللہ علیہم

حضرت خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت خواجہ قطب الدین مودود اول رحمتہ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔ اور ولایت احمدی سے مریدوں کے دلوں کو صاف کرتے ہیں۔ آپ چھ ماہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر مجاور رہے اور بغداد میں حضرت شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کی۔ چار رمضان ۵۸۵ ہجری کو بعمر ستر برس وفات پائی۔

Marfat.com

خواجہ عبدالعلی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے کچھ اصحاب نے موضع فخرپور عرف شیخوپورہ پرگنہ برنادہ میں اور خواجہ کرم الٰہی مودودی نے دہلی میں تعلق پیدا کیا اور ان سے سید حسن بخش اور خواجہ وارث علی فرزند ہوئے۔ سید وارث علی کے صاحبزادے سید حسن مودودی اور ان کے صاحبزادہ سید احمد حسین مودودی سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔

حضرت خواجہ احمد بن خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۴ رمضان المبارک ۵۷۵ ہجری - بہ عمر ستر برس -

مقام مزار شریف : چشت شریف -

حوالہ کتب : جواہر مودودی -

آپ خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔ آپ حسب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ زیارت روضہ سے مشرف ہوئے۔ اور مجاورت مسجد مقدس اختیار کی۔ اور یہ بہت ورد تھا ؎

تاز میخانہ ومی نام و نشاں خواہد بود

سر ما خاک در پیر مغاں خواہد بود

واپسی کے وقت بغداد شریف میں حضرت شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کی اور آج تک آپ کی اولاد سجادہ نشین ہوتی چلی آئی ہے۔

حضرت خواجہ رکن الدین محمد ابن خواجہ احمد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۵۲۸ ہجری -

تاریخ وفات : یکم رمضان المبارک ۶۰۳ ہجری - عمر ۷۵ سال -

مقام مزار شریف : چشت شریف -

حوالہ کتب : جواہر مودودی -

Marfat.com

آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے۔ آپ بزمانہ یورش چنگیز خان اور ہلاکو خان بہ بشارت اپنے والد بزرگوار کے ملک غور میں تشریف لے گئے۔ جب فتنہ چنگیزخانی سے امن ہوا تو آپ نے خواجہ محی الدین علی اپنے فرزند کو خلعت خلافت عطا فرما کر دہلی روانہ کیا اور آپ مع فرزند نظام الدین احمد چشت تشریف لائے۔

حضرت خواجہ محی الدین علی رحمۃ اللہ علیہ

نام و کنیت : حضرت خواجہ محی الدین علی بن خواجہ رکن الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ -

حوالہ کتب : جواہر مودودی - جواہر ستہ -

آپ اپنے والد بزرگوار سے خلعت خلافت زیب تن فرما کر بعد سلطان شمس الدین التمش دہلی تشریف لائے۔ آپ نے عمر مبارک بہت لمبی پائی تھی۔ چنانچہ غیاث الدین بلبن بادشاہ کے زمانہ تک آپ زندہ رہے اور وہ بادشاہ آپ کا مرید تھا۔ جب آپ کے بھائی نظام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کا چشت میں انتقال ہو گیا تو آپ کے برادرزاد خواجہ قطب الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرض داشت بھیجی کہ ہم لوگ آپ کے دیدار کے مشتاق ہیں اگر آفتاب ہدایت یہاں ہم تیرہ دلوں کو منور کرے تو عین مرحمت و بندہ نوازی ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں لکھا کہ قرب روحانی کو بعد مکانی اور مسافت جسمانی مانع نہیں ہے۔ تمہیں چاہئے کہ اس فقیر کے ساتھ توجہ باطنی رکھو اور آئینہ کا شغل کرو اور نفی و اثبات و اسم ذات کا شغل رکھو۔ فقیر چند وجوہات کی بناء پر وہاں پر نہیں آسکتا۔ واضح ہو کہ یہ شغل آئینہ مخصوص بہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ اس طرح سے ہے۔

اول غسل کر کے اچھے کپڑے پہنے' خوشبو لگائے' بالوں اور داڑھی میں کنگھا کرے اور آئینہ ہاتھ میں لے کر اپنے روبرو رکھے اور اپنی صورت دیکھے اور صفات الٰہی کا تصور کرے۔ دیکھنے والے میں اس وقت جو حرکت پیدا ہو گی وہ آئینہ میں دکھائی دے گی۔ پس اپنی حرکت کو رب الارباب سے اور آئینہ کی حرکت کو رب روح سے تصور کرے۔ تھوڑی ہی مدت میں اسرار غیب اور علوم لاریب منکشف ہونے لگتے ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ اس شکل کی مواظبت

Marfat.com

سے اول شعلہ نوری ظاہر ہوتا ہے اور پھر خوبصورت انسان کی شکل بن جاتی ہے اور جب شاغل کے ساتھ کچھ انسیت ہو جاتی ہے تو متکلم ہوتا ہے اور تمام علوم اولین و آخرین سکھا دیتا ہے۔ کشف قلوب، کشف قبور میں حاضر الوقت ہو جاتا ہے، طرفتہ العین میں عرش سے فرش تک حال معلوم ہوتا ہے۔ اس کا شاغل مشرق سے مغرب تک چشم زدن میں پہنچ جاتا ہے۔ یہ شکل و صورت مثالی کہلاتی ہے اور روح مسافر بھی، اس کو رب روح بھی کہتے ہیں۔ رب الارباب سے فیض حاصل کرتی ہے اور روح حیوانی اور نباتی اور جمادی کو فیض پہنچتا ہے۔

مصنف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کیا کروں اسرار پوشیدہ نہیں رہتے ظاہر ہوئے چلے جاتے ہیں۔ اس رسالۂ شریفہ کے مالک کو چاہئے کہ عوام سے پوشیدہ رکھے۔ شغل آئینہ کو شطاریہ طریقہ میں مراقبہ نظر برقدم و شغل خیال یا صرف خیال کہتے ہیں۔ اول سے مناظرہ چشم اور ثانی سے ملاحظہ دل مراد لیتے ہیں۔ یعنی جو چیز دکھائی دے اس کا دل میں یہ خیال کریں کہ رب الارباب نے روح کی صورت میں جلوہ دکھایا ہے۔ اور حقیقت میں وجود عین مظہر کا ظہور ہے۔ یہ بھی فرمایا کہ کہ ہمیشہ قبلہ وجود کا مجاور بن کر اس کا منتظر رہے کہ بحکم قلوب المومنین بین الاصبعین من اصابع الرحمٰن یقلبہ کیف یشآء حضرت رب الارباب سے کیا فرمان پہنچتا ہے۔ اس کی اطاعت واجب سمجھ کر قبول کرے۔ چاہئے کہ چلتے وقت قدم پر نظر رکھ کر اسم الرافع والخافض کا مشاہدہ کریں۔ صلوٰۃ وسطیٰ کا شغل سلسلہ چشتیہ میں خاص کر حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے ہے۔ واضح ہو کہ یہ صلوٰۃ ایک رکعت اور سیدھی جانب کے ایک سلام کی ہے۔ جو شخص چالیس دن تک اس کو بلاناغہ ادا کرے وہ مقصود حقیقی کو پہنچ جائے گا۔ اس نماز کا مصلّی کو اختیار ہے کہ چاہے کھڑا ہو کر ادا کرے یا بیٹھ کر یا چت لیٹ کر، لیکن بہتر یہ ہے کہ مربع بیٹھ کر خلوت خانہ تنگ و تاریک میں مابین عصر اور مغرب کے ادا کرے۔

اس طریقہ سے کہ پہلے دونوں ہاتھ کے انگوٹھے دونوں کانوں کے سوراخ میں رکھے اور دونوں کلموں کی انگلیوں سے دونوں آنکھیں بند کرے اور بیچ کی دونوں انگلیوں سے ناک کے دونوں نتھنے بند کرے۔ باقی چاروں انگلیوں سے منہ اس طرح بند کرے کہ انگشت ہائے بنصر اوپر کے لب پر اور خنصر نیچے کے لب پر رکھ کر منہ بند کرے۔ پھر دم ناف سے کھینچ کر دماغ تک

Marfat.com

پہنچائے اور صدائے جرس یا شمع نوری کے تصور میں بیٹھے اور یہ جانے کہ اب نیت باندھی ہے۔ جب دم گھٹنے لگے تو چھوڑ دے اور مرشد کی صورت کو حاضر خیال کر کے نو مرتبہ "یا سمیع یا بصیر یا علیم" بطور عروج و نزول کہئے پھر اسی طرح سانس روک کر تصور متذکرہ میں سے ایک کا تصور کرے اور سمجھے کہ قیام میں ہوں اور قرات پڑھتا ہوں جب غیر کا خطرہ ہو یا سانس گھٹنے لگے تو سانس لے کر پھر اسی خیال سے تینوں اسم اسی طرح سے نو دفعہ پڑھے۔ تیسری دفعہ سانس روک کر انہیں دونوں تصویروں میں سے ایک تصور کر کے سمجھے کیہ میں رکوع میں ہوں اور جب دم گھٹنے لگے تو چھوڑ دے اور مرشد کا خیال کر کے وہی اسم نو دفعہ اسی طریقہ سابقہ عروج و نزول کے ساتھ پڑھے۔ پھر چوتھی مرتبہ سانس روک کر اسی طرح تصور کر کے خیال کرے کہ میں قومہ میں ہوں جب دم گھٹنے لگے تو سانس چھوڑ دے اور شیخ کی صورت کے تصور سے نو مرتبہ وہی اسماء مذکور پڑھے پھر اسی طرح سانس روک کر اور صدائے جرس یا شمع نوری کا تصور کر کے خیال کرے کہ میں سجدہ میں ہوں۔ جب تنگی نفس محسوس کرے تو اس کو چھوڑ دے اور اسی طرح سے تینوں اسموں کو نو دفعہ تکرار اسی خیال سے کرے پھر چھٹی دفعہ حبس دم کر کے انہیں تصورات سے جانے کہ بیٹھا ہوں اور جب دم گھٹنے لگے تو شیخ کی صورت کے تصور سے وہی تینوں اسم نو مرتبہ پڑھے پھر حبس دم کر کے انہیں دونوں تصویروں میں سے ایک تصور کر کے خیال کرے کہ دوسرے سجدہ میں ہوں جب دم گھٹنے لگے تو اس کو چھوڑ دے' تینوں اسم شیخ کے ساتھ پڑھے پھر حبس دم کر کے اسی تصور میں سمجھے کہ آکر قعدہ میں ہوں اور جب دم گھٹنے لگے سانس چھوڑ دے تو وہی تصور شیخ کر کے تینوں اسم پڑھے پھر نویں دفعہ حبس دم کرے اور دونوں صورتوں سے ایک تصور کرے اور سمجھے کہ سلام کہتا ہوں اور تنگی نفس کے وقت چھوڑ دے اور سلام سیدھی طرف منہ کر کے کہے۔

جو سالک اس صلوٰۃ کی مواظبت کرے تو حضوری بے غیب اور وصال بے فراق میسر ہو جائے گا۔ درویشوں سے بعض اصحاب فرماتے ہیں کہ یہ شغل مخصوص "سلسلہ قادریہ" کا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ "سلسلہ چشتیہ" کے ساتھ مختص ہے۔ تصور شیخ جس کو مشائخ چشتیہ مراقبہ برزخ اور حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا گروہ چشت القمیس کہتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ مرشد کی صورت کا خیال دل میں کر کے اپنے آپ کو اسی ہیئت میں تصور اس طرح کرے کہ اپنی

Marfat.com

اصلی صورت بھول جائے اور اپنے جسم کو جسم شیخ سمجھے اور جو حرکت اپنے میں پیدا ہو اس کو شیخ کی حرکت تصور کرے اور اس شغل میں ایسا مشغول ہو جائے کہ بالکل شیخ اپنے تئیں سمجھنے لگے اور اس شغل کو مراقبہ چشت القمیس اس وجہ سے کہتے ہیں کہ اتحاد صورتیں حاصل ہو جاتا ہے اور اس تصور سے فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول و فنا فی اللہ ہو جاتا ہے اور ان تینوں میں فرق سالک کے علم پر منحصر ہے ورنہ سب ایک ہی بات ہے۔ جب ذات شیخ میں طالب فنا ہو جاتا ہے پھر رجعت نہیں ہو سکتی اشغال سلسلہ چشتیہ کا مجملا" لکھا گیا۔ اگر مزید تفصیل دیکھنا مقصود ہو تو "جواہر ستہ" ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت : حضرت خواجہ قطب الدین محمد بن خواجہ نظام الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ ولادت : ۵۴۸ ہجری۔

تاریخ وفات : ماہ شعبان ۶۱۱ ہجری۔ عمر مبارک ۶۳ سال۔

مقام مزار شریف : چشت جنت سرشت۔

حوالہ کتب : جواہر مودودی۔

آپ صاحب مقام اور اپنے عم معظم خواجہ محی الدین علی رحمتہ اللہ علیہ کے سجادہ نشین ہیں۔ آپ کے والد محترم خواجہ نظام الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ وفات پا گئے تھے۔ اس لئے اتفاق رائے مشائخ کرام یہ امر قرار پایا کہ اصل وارث سجادہ یعنی خواجہ نظام الدین احمد رحمتہ اللہ علیہ دہلی میں ہے ان کو اطلاع دی جائے وہ جو کچھ فرمائیں گے اس پر عمل کیا جائے گا۔ پس اس مصلحت کے تحت دو خلیفہ صاحبان نعمت خواجہ روز اور خواجہ غور رحمتہ اللہ علیہم کو دہلی روانہ کیا اور خواجہ محی الدین علی رحمتہ اللہ علیہ نے ان بزرگوں کے ساتھ چشت جنت سرشت جانے کا ارادہ کر لیا لیکن سلطان غیاث الدین بلبن نے جو آپ کا مرید تھا نہ جانے دیا۔ اس وجہ سے خواجہ محی الدین علی رحمتہ اللہ علیہ نے بزرگان چشت کو لکھا کہ میں نے جو نعمت اپنے آباء کرام سے پائی تھی سب کی سب ایک آن واحد میں اپنے برادر زادہ خواجہ قطب الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ کو

Marfat.com

بطریق جذبہ و القا کے بخش دی ہے۔ پس یہ مکتوب خواجہ زور اور خواجہ غور لے کر آئے اور سب بزرگوں کے اتفاق رائے سے آپ کو سجادہ پر بٹھایا۔

حضرت خواجہ ابواحمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت : حضرت خواجہ ابواحمد ثانی بن خواجہ قطب الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ ولادت : ۵۸۷ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۶ رجب ۶۴۲ ہجری۔ عمر مبارک ۵۵ برس ۷ ماہ۔

مقام مزار شریف : چشت جنت سرشت۔

حوالہ کتب : جواہر موددی۔

آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد ماجد خواجہ قطب الدین محمد رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ ولایت ابراہیمی رکھتے تھے اور ایثار و قربانی میں قدم بقدم حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے تھے۔

حضرت خواجہ ابویوسف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و کنیت : خواجہ ابویوسف ثانی بن خواجہ ابواحمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ ولادت : ۶۱۱ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۲ ربیع الثانی ۶۷۰ ہجری۔ عمر مبارک ۵۹ سال۔

مقام مزار شریف : چشت جنت سرشت۔

حوالہ کتب : جواہر موددی۔

آپ خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار خواجہ ابواحمد ثانی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ آپ اسم بامسمی ولایت یوسفی کا درجہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ

نام و کنیت : خواجہ محمد زاہد بن خواجہ ابویوسف ثانی رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ وفات : ۱۲ محرم الحرام۔

مقام مزار شریف : چشت شریف۔

حوالہ کتب : جواہر موددی۔

آپ نے خرقہ خلافت اپنے والد ماجد خواجہ ابویوسف ثانی رحمتہ اللہ علیہ سے پہنا تھا۔ آپ احمد آباد گجرات تک تشریف لائے اور وہاں کے لوگوں کو ہدایت و ارشاد کے ذریعے سے کمال تک پہنچایا۔ اس شہر میں اب تک آپ کے ارشاد و ہدایت کا اثر باقی ہے۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا رایت اللہ علی صورۃ امرد حدیث نبوی ﷺ ہے یا قول مشائخ کرام اور اس کے معنی کیا ہیں؟ فرمایا یہ مقولہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے۔ اس کی تشریح میں مولوی جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ نے دو احتمال بیان کئے ہیں۔ ایک تو یہ کہ بایزید بسطامی حق تعالیٰ کو امرد کی صورت میں دیکھتے تھے۔ یا حق تعالیٰ کے خود امرد کی صورت میں بایزید رحمتہ اللہ علیہ کے میل کی وجہ سے مصور ہوتا تھا۔

آپ سے کسی نے سوال کیا "سورۂ والنازعات" کے شروع میں جو آیات کریمہ ہیں اس کا مطلب صوفیہ طریق میں کیا ہے؟ فرمایا ان آیات کریمہ سے حبس دم کی کیفیت معلوم ہوتی ہے اور اس کے معنی گوش بگوش یہی سنتے آئے ہیں کہ والنازعات قسم ہے حبس دم کرنے والوں کی، غرقا" جو بہ سختی و بہ صورت تمام دم کشی کر کے نیچے سے ھو کہہ کر اوپر لے جاتے ہیں۔ والناشطات اور قسم ہے سانس کے چھوڑنے کے وقت دم باہر لے جانے والوں کی۔ نشطاً جو نرمی اور آہستگی کے ساتھ سانس کو منہ سے نکالتے ہیں تاکہ جو گرمی سلوک سے حاصل ہوئی ہے وہ دفعتاً" نہ نکل جائے۔ والسابحات اور تسبیح کرنے والوں کے دم روکنے کے وقت جو اللہ جلدی جلدی کہتے ہیں اور ترقی کرتے کرتے شمار پانچ سو تک پہنچا دیتے ہیں۔ سبحاً (تسبیح

Marfat.com

کرنا) فاالسابقات پس یہ لوگ اس عمل سے سابقات ہو جاتے ہیں اور سبقت طلب کرتے ہیں سبقاً (سبقت طلب کرنا) کہ ہمیشہ سجین سے قصد خلاصی کا کہتے ہیں اور علیین کو پہنچتے ہیں۔ فالمدبرات" اور تدبیر کرتے ہیں "کہ اس روش پر کاموں کو انجام دیں۔

حضرت خواجہ مودود ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ مودود ثانی بن خواجہ محمد زاہد رحمتہ اللہ علیہ لقب "مودود ثانی"

تاریخ وفات : ۶ ذیقعدہ۔

مقام مزار شریف : پشگ متصل بیچ مداک پہاڑ افغانستان، قیامت کے روز گنہگاروں کی بخشش ان کے طفیل سے ہو گی۔ اگر اس کی تفصیل ملاحظہ کرنی ہو تو "جواہر مودودی" دیکھیں۔

حوالہ کتب : جواہر مودودی۔

آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار خواجہ محمد زاہد رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ ہندوستان کی سیر کے ارادے سے اپنے آباء کرام کا وطن چھوڑ کر اپنے دو صاحبزادوں کو ساتھ لے کر خراسان، کرمان، کیچ، مکران اور بلوچستان کی سیر کرتے ہوئے ٹھٹھہ کے راستے سے احمد آباد گجرات آئے اور وہاں سے اجمیر شریف اور دہلی تشریف لے گئے۔ چند روز کے بعد آپ نے واپس چشت جانے کا ارادہ کیا تو صاحبزادہ خواجہ علی کو ہندوستان ٹھہرنے کی اجازت دے دی اور صاحبزادہ ثانی خواجہ احمد کو اپنے ساتھ چلنے کو فرمایا۔ لیکن وہ آپ کے ساتھ جانے کو راضی نہ ہوئے۔ آپ نے رنجیدہ ہو کر فرمایا اگر تو نہ آئے گا تو تیرا تابوت پیچھے آئے گا۔ صاحبزادہ بھی مظہر ولایت پدر تھے ان کی زبان سے نکلا کہ آپ بھی کوہ بیچ بدرک سے آگے نہیں جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ کے کمالات معنوی اور خصائل ظاہری خواجہ مودود اول کے ساتھ بہت مناسبت اور مشابہت رکھتے تھے۔ آپ کا خطاب "مودود ثانی" ہوا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ علی بن خواجہ مودود ثانی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : موضع سرنائی، قصبہ پانی پت سے بفاصلہ چار کوس بجانب شمال۔

حوالہ کتب : جواہر مودودی۔

آپ خلیفہ اعظم اپنے والد بزرگوار کے تھے۔ آپ کو خرقہ خلافت و ارشاد آپ کے والد نے عطا فرما کر ہندوستان میں رہنے کی اجازت دی تو آپ سیرو سیاحت کرتے ہوئے پانی پت پہنچے۔ بادشاہ وقت جو قوم افاغنہ سے تھا اس کی آپ سے ارادت تھی۔ تانباہیڑی کے سادات نے سن کر آپ کی خدمت میں استغاثہ کیا اور پناہ لا کر عرض کیا کہ یہاں سے قریب موضع سرناہی بہت اچھی جگہ ہے اور آپ کی سکونت کے قابل ہے۔ وہاں کفار ناہنجار رہتے ہیں جو ہم کو تکلیف دیتے ہیں اگر حضور بادشاہ سے وہ قریہ لے لیں اور وہاں سکونت اختیار کریں تو ہم لوگ ان کفار کے ظلم و تعدی سے نجات پاجائیں گے۔ آپ نے بھی موضع سرنائی کے مضافات کو دیکھ کر پسند کیا اور دہلی کے بادشاہ سے مل کر فرمایا کہ اس فقیر کا ہندوستان میں رہنے کا ارادہ ہے اور جگہ بھی پسند کر لی ہے وہ مجھے مل جائے اور کفار بھی وہاں سے نکال دیئے جائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ موضع سرنائی تشریف لائے اور سکونت اختیار کر کے سادات موضع تابناہیڑی کو جو ملکے مشہور ہیں اپنی طرف سے تیسرا حصہ تمام گاؤں میں سے عطا فرما کر آباد کیا اور دو حصے اپنی اولاد کے واسطے رکھے۔

حضرت شاہ خواجگی بن خواجہ علی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : سرنائی بشرح صدر۔

حوالہ کتب : جواہر مودودی۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے خلیفہ اور سجادہ نشین تھے۔ آپ کو حضرت خواجہ مودود اول رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کا شوق ہوا اور ایک خادم ملک چالاک نامی کو اپنے ہمراہ لے کر

Marfat.com

قصبہ چشت جنت سرشت میں جا پہنچے۔ وہاں کے خدام نے آزمائش کے لئے کہا کہ اولاد حضرت خواجہ مودود اول رحمتہ اللہ علیہ کی یہ شناخت ہے کہ روضہ مبارک کے دروازہ کا قفل آپ کے فرزند کے ایک سنگریزہ مارنے سے کھل جاتا ہے۔ اور اژدھا جو پتھر ہو گیا ہے اس کی گود میں آجاتا ہے۔ اگر آپ بھی ان کی خاص اولاد سے ہیں تو یہ کام کر سکتے ہیں۔ ورنہ آپ کا دعویٰ جھوٹا ہے۔

آپ نے یہ بات سن کر ملک چالاک سے کہا کہ جا حضرت کے روضہ کے دروازہ کے قفل پر کنکر مار اور سانپ کو جو پتھر ہو گیا ہے بغل میں لے لے۔ اس نے کہا یہ حکم حضرت کی خاص اولاد کے لئے ہے خادم کے واسطے نہیں۔ آپ نے فرمایا میں اپنے جدامجد کے اشارہ سے حکم دیتا ہوں اپنی طرف سے نہیں کہتا۔ پس اس خادم نے حسب ارشاد عمل کیا تو وہ قفل فوراً کھل گیا اور سانپ گود میں آگیا۔ یہ حال دیکھ روضہ اقدس کے سب خادم دنگ رہ گئے اور مسند خواجگی سے اٹھ کر قدم بوس ہوئے اور ان اشعار کے مضمون کے موافق شور و فغاں کرنے لگے ۔

در ہوائے نفس خود را عمر ضائع کردہ ایم
پیش اہل اللہ از اطوار خود شرمندہ ایم
یک نظر بر مخلصان خستہ دل فرما کہ ما
خواجگی را ماندہ اکنوں خواجگی راہ بندہ ایم

شاہ خراسان یہ خبر سن کر قدم بوسی کے لئے آئے اور روضہ متبرکہ حضرت خواجہ مودود اول رحمتہ اللہ علیہ کی کنجی آپ کے سپرد کی اور آپ کو سجادہ نشین بنایا اور نہایت رسوخ و اعتقاد سے اپنی دختر نیک اختر کو آپ کے عقد نکاح میں دیا۔ اس ولیہ عصر سے فرزند ارجمند پیدا ہوا جن کا نام ابوالاعلیٰ رکھا۔

یہ دفتر ختم کو پہنچا حکایت ہے ابھی باقی
کہیں آتی ہے دفتر میں حدیث حال مشتاقی

Marfat.com

حضرت شاہ ابوالاعلیٰ بن حضرت شاہ خواجگی رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے اپنے والد شاہ خواجگی رحمتہ اللہ علیہ اور اپنے دادا خواجہ علی رحمتہ اللہ علیہ سے خرقہ فقر و ارادت حاصل کیا تھا۔ جب آپ کے والد چشت سے ہندوستان تشریف لائے آپ اپنی والدہ ماجدہ کے پاس رہے۔ سن بلوغت کے وقت آپ کے نانا صاحب نے انتقال فرمایا جو اس ولایت کے بادشاہ تھے۔ آپ کی والدہ نے چاہا کہ آپ تخت شاہی پر متمکن ہوں مگر آپ تو موروثی فقر کا تاج سر پر رکھتے تھے' اس لئے راضی نہیں ہوئے۔ اور ہندوستان کا ارادہ کیا اور اپنی والدہ ماجدہ کو بھی اپنے ہمراہ لائے۔ جب تھانیسر پہنچے اتفاقاً شکار کھیلتے ہوئے براس کے جنگل میں جو کرنال سے بارہ کوس غرب کی جانب ہے آئے۔ موضع براس کے مکانات' حوض اور شکار گاہ کو مرغوب پایا۔ اس وقت دل میں آیا کہ دہلی کے بادشاہ سے مل کر اپنے رہنے کے واسطے یہ جگہ لوں گا۔ بعد ازاں سرنائی پہنچ کر اپنے جدامجد اور پدر بزرگوار کے قدم بوس ہوئے اور کچھ عرصہ ہر دو آفتاب ہدایت کی صحبت میں رہ کر نور معرفت اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اس کے بعد شاہ سکندر لودھی بادشاہ دہلی کے ملنے کو روانہ ہوئے لیکن بادشاہ اس وقت راجہ زور سے لڑائی میں مصروف تھا اور قلعہ کا محاصرہ کیا ہوا تھا لیکن فتح نہیں ہوتا تھا۔

آپ بھی اس شاہی لشکر میں پہنچے اور راجہ کو اپنے تیر سے ہلاک کیا وہ قلعہ سے نیچے آ گرا۔ بادشاہ کا لشکر جو گھات میں لگا بیٹھا تھا راجہ کا فوراً سر کاٹ کر بادشاہ کے پاس لے گئے۔ چونکہ تیر پر آپ کا نام بہ عبارت شاہ ابوالاعلی چشتی لکھا ہوا تھا اس نے یقین کر لیا کہ راجہ کے قاتل شاہ ابوالاعلی چشتی ہیں۔ بادشاہ تلاش کے بعد آپ کی قیام گاہ پر آیا اور عرض کی جو کچھ اس ولایت میں پسند خاطر ہو قبول فرمائیے۔ آپ نے پرگنہ سرہند اور قریہ براس پسند کیا بادشاہ نے اسی وقت دونوں محالوں کا فرمان تحریر کر کے بطور نیاز پیش کیا۔ آپ نے پرگنہ سردھنہ اپنے خادموں کو انعام فرمایا اور قریہ براس اپنی اولاد کے واسطے رکھا۔ اور بادشاہ سے رخصت ہو کر بہت سے مریدوں' افغانوں اور ترکوں کے ساتھ براس کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ جب یہاں پہنچے تو بہت بڑا مندر جو پہاڑ سے بھی اونچا تھا اس کو بہادر کالی اور سالی کہتے تھے آپ نے تفاول کے نیت

Marfat.com

سے گائے سلیبہ اس بت خانہ کے نیچے ذبح کی اسی وقت وہ مندر گر پڑا۔ ایک روایت ہے کہ کیردو پانڈو اس مندر کے بانی نے مجاہدہ و کشف کی رو سے دریافت کیا تھا اور ہندی الفاظ میں لکھ دیا تھا کہ ایک کامل اہل اسلام یہاں آ کر گائے سلیبہ ذبح کرے گا اور اسی وقت یہ مندر گر پڑے گا۔ اس بت خانہ کی اینٹ' چونہ اور مصالحہ آپ نے قلعہ' خانقاہ اور مسجد کی تعمیر پر صرف کیا۔ آپ کے بارہ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں تھیں۔

آپ کے خلف اکبر خواجہ عبدالعلی کی اولاد میں سے موضع فخرپور عرف شیخوپورہ پرگنہ برنادہ میں آباد ہو گئے تھے۔ اور مغلیہ خاندان کی سلطنت میں کچھ اراضی اس موضع اور دیگر دیہات میں بطور وجہ معاش ان صاحبان کو مل گئی تھی۔ خواجہ عبدالعلی مودودی رحمۃ اللہ علیہ معروف کی اولاد میں سے سید خواجہ کرم علی رحمۃ اللہ علیہ نے دہلی میں تعلق پیدا کیا تھا اور شاہ محمد امان صاحب جو شیخ زمان اور عارف کامل تھے ان کی صاحبزادی سے نکاح کیا اس سبب سے دہلی میں رہنے کا اتفاق رہتا تھا۔ لیکن بطور وطن و مسکن شیخوپورہ ہی تھا۔ اس ولیہ عصمت سے سید خواجہ کرم الہی کے ہاں ایک دختر نیک اختر اور دو فرزند سید حسن بخش اور خواجہ وارث علی پیدا ہوئے۔ خواجہ حسن بخش عالم شباب ہی سے شیخوپورہ میں رہے گو ودیعت حیات حیدرآباد دکن میں سپرد کی۔

خواجہ وارث علی اپنے والد کی طرح دہلی میں بھی رہتے تھے اور شیخوپورہ میں بھی۔ ان کی شادی دہلی میں خواجہ نقشبند عرف خواجہ تھو رحمۃ اللہ علیہ مشائخ طریقت کی دختر نیک اختر سے جو نواب فیض اللہ بیگ خان بہادر عارف جنگ والئی علاقہ ملک میوات کی نواسی تھی ہو گئی۔ یہ صاحب عصمت بی بی دہلی میں رہیں اور ان کی وجہ سے اولاد شاہ ابوالعلی مودودی چشتی براسوی کی سکونت دہلی میں قرار پائی۔ خواجہ سید وارث علی مودودی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا خلف الصدق خواجہ سید حسن مودودی چھوڑا جو اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین رہ کر راہ نمائے خلق رہے اور قدم بقدم اپنے بزرگان کے نقش قدم پر عرس بزرگاں کرتے تھے۔

کہتے ہیں اولاد خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے صحیح النسب ہونے کی بڑی پہچان یہ تھی کہ دیوانہ کتا یا لومڑی کے کاٹے ہوئے کے زخم پر حضرت کی اولاد خواجہ کی دھن یا کلی لگا دی جائے تو مرہم کا کام دیتی تھی اور دائیں پاؤں کا انگوٹھا دھو کر کسی عورت کو پلا

Marfat.com

دیں تو بلا تکلیف بچہ پیدا ہو جاتا تھا۔ یہ سب اثر آپ میں تھا۔ اب آپ کے صاحبزادہ سید احمد صاحب سجادہ نشین ہیں جنہوں نے اپنے والد بزرگوار کی وفات کے بعد کار وکالت عدالت ہائے سرکار نظام والئی حیدر آباد دکن چھوڑ کر اپنے آبائی کام کو اختیار کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو تادیر سلامت باکرامت رکھے۔ خدا کا شکر ہے کہ مفصل ذکر حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد امجاد کا ختم ہوا۔ اب سلسلہ خانوادہ چشتیہ کی طرف جو بواسطہ حضرت مخدوم حاجی شریف زندنی قلم بند ہوتا ہے۔

حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ

اسم و لقب : حضرت خواجہ مخدوم حاجی شریف زندنی، لقب "منیر الدین"

تاریخ و مقام ولادت : زندنہ - ۴۹۲ ہجری -

تاریخ وفات : دسویں رجب ۶۱۲ ہجری - عمر ۱۲۰ سال - مادۂ تاریخ وفات "حاجی شریف"

مقام مزار شریف : شہر بخارا کے متصل زندنہ ایک قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : سبع سنابل - مرآۃ الاسرار - انوار العارفین - اقتباس الانوار - سیر الاقطاب -

آپ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم و اکمل ہیں۔ آپ کا مقولہ ہے کہ سماع سے آلائش، حسد و کینہ و غلو غش زائل ہو جاتی ہے۔ صاحب "سنابل" فرماتے ہیں کہ آپ طے کا تین روز کا روزہ رکھتے تھے اور تین لقمہ ساگ یا سبزی بے نمک سے افطار کرتے تھے۔ جو کوئی آپ کا جھوٹا کھالیتا مجذوب ہو جاتا۔

"مرآۃ الاسرار" میں ہے کہ سلطان سنجر سلجوقی کو اس کی وفات کے بعد کسی بزرگ نے خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا دنیا میں جو میں نے برا بھلا کیا تھا اس کو میرے سامنے لائے۔ عذاب کے فرشتوں کو حکم عذاب دیا گیا۔ اتنے میں فرمان حق تعالیٰ آگیا کہ فلاں روز اور فلاں وقت اس نے مسجد دمشق میں سعادت

Marfat.com

دست بوسی حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ حاصل کی تھی اس کی برکت سے ہم نے اس کو بخش دیا۔ فقرا کی تعظیم و تکریم اس درجہ کرتے تھے کہ خاک پائے فقرا آنکھوں اور منہ پر ملتے تھے اور فرماتے تھے الہٰی بحرمت فقرا' غربا و مساکین بیچارہ حاجی شریف زندنی کو استقامت بخش۔

اگرچہ صاحب " سیرالاقطاب " لکھتے ہیں اگرچہ آپ کا مرقد شہر قنوج برکنار دریا واقع ہے مگر آپ کا ہندوستان میں تشریف لانا کسی جگہ نہیں پایا جاتا۔ لیکن قنوج میں اور زبانی بزرگان شہرت تمام ہے۔

حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ

نام 'کنیت و لقب : خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ 'کنیت ابو منصور یا ابوالنور -

تاریخ و مقام ولادت : قصبہ ہارون ۵۲۶ ہجری - ملک خراسان میں ہارون' بحوالہ نیشاپور میں قصبہ ہارون ہے وبقولے دیار فرغانہ ملک ماوراء النہر میں -

تاریخ وفات : ۵ یا ۶ شوال ۶۱۷ ہجری - مادۂ تاریخ وفات " تاج الاصفیاء " عمر مبارک ۹۱ سال -

مقام مزار شریف : مکہ مکرمہ مابین کعبہ و جنت المعلیٰ - لیکن بقول مولف شریف مکہ نے اپنے محل کے ساتھ شامل کر لیا ہے۔

حوالہ کتب : تذکرۃ المشائخ - انوارالعارفین - اقتباس الانوار - سیرالاقطاب - سیرالعارفین - مرآۃ الاسرار۔

آپ نے خرقہ خلافت و منصب ارشاد حضرت حاجی شریف زندنی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ آپ کے کمالات ولایت اس جگہ سے قیاس کرنے چاہئیں کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری ہندالولی رحمتہ اللہ علیہ جیسے شہباز آپ کے دام تربیت میں آئے۔ جب آپ بالہام ربانی اپنے پیر کی خدمت میں پہنچ کر قدم بوس ہوئے تو انہوں نے بکمال مہربانی آپ کے سر پر کلاہ چہار ترکی رکھی اور بیعت کی و مقراض چلائی۔ (مقراض چلانے کی رسم

Marfat.com

حضرت شیث علیہ السلام سے ہے۔ صاحب "اوراد چشتیہ" "معدن المعانی" سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ہاں جو فرزند ہوتا تھا اس کو جس کام کے لائق دیکھتے اس میں مشغول کر دیتے تھے۔ حضرت شیث علیہ السلام بچپن ہی سے خلوت پسند تھے، آپ علیہ السلام سوچتے تھے کہ اس کو کس کام پر لگاؤں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا شیث صوفی ہے اور اس کے بعد شیث علیہ السلام خلوت میں رہنے لگے۔ یہاں تک کہ لوگ ان کے پاس آکر مرید ہونے لگے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ایک مقراض آپ کے پاس لائے اور کہا کہ جو کوئی آپ سے تعلق پیدا کرے اس قینچی سے اس کے بال کتر تاکہ تیرے اور اس کے درمیان تعلق پیدا ہو۔ بس مقراض کی اصل یہاں سے لی جاتی ہے۔ از جواہر)

آپ نے فرمایا یہ کلاہ ترکی تمہارے سر پر رکھی گئی ہے۔ اول تمہیں چاہئے کہ دنیا کو ترک کرو اور دنیا سے متنفر رہو۔ دوسرے ہوا و حرص کو ترک رکھو۔ تیسرے جو دل چاہے اس کے برعکس کرو۔ چوتھے رات کو خوب ذکر و عبادت میں مشغول رہو۔ لیکن ہمارے پیروں نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کلاہ چہار ترکی سر پر رکھے وہ ماسوئی اللہ سے دل کو اٹھالے۔ اور جو کچھ غیر حق سے ہے وہ چھوڑ دے۔ اور سب کو اپنے سے اچھا جانے اور تواضع و فروتنی کا پیشہ اختیار کرے۔ اور جو کوئی ایسا نہ کرے اس پر خرقہ پہننا حرام ہے۔ تین سال کی ریاضت شاقہ کے بعد خلافت و اسم اعظم جو پیران کرام سے سینہ بہ سینہ پہنچا تھا مرحمت فرمایا۔

آپ ہر نماز میں امت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے دست بدعا ہوتے تھے۔ آواز آئی کہ تیس ہزار گنہگار امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہم نے تیری خاطر بخش دیا۔ ہر ایک نماز میں یہی دعا کرتے۔ اور ہر بار یہی جواب حضرت باری تعالیٰ سے سنتے۔ اس دن سے خدا واحد و علیم ہی جانتا ہے کہ کتنے گنہگاران امت محمدیہ ﷺ بخشے گئے ہوں گے۔ حق تعالیٰ اس خاکسار کو بھی آپ کے زمرہ میں اٹھائے۔

روایت ہے کہ بحالت مسافرت آپ ایسے مقام پر پہنچے جہاں آتش پرست لوگ تھے۔ انہوں نے ایک بہت بڑا آتش کدہ بنا رکھا تھا۔ اس میں ہر روز بیس عرابہ یعنی چھ کڑے سوختنی جلایا کرتے تھے۔ آپ نے ایک درخت کے نیچے اقامت فرمائی اور فخر الدین نامی خادم کو فرمایا

Marfat.com

کہ آگ لا کر افطار کے لئے روٹی پکائے۔ خادم آگ لینے آتش کدہ گیا مگر پوجاریوں نے آگ دینے سے انکار کیا۔ خادم نے واپس آکر عرض حال کیا۔ آپ کو غیرت احدیت جوش زن ہوئی اور بذات خود نزدیک آتش کدہ جا کر فحیشا نامی آتش کدہ کے نگران سے جو اس وقت ایک ہفت سالہ لڑکا گود میں لئے تختہ چوب پر بیٹھا تھا فرمایا یہ آتش پوجنے سے کیا فائدہ جو پانی سے بجھ جاتی ہے۔ اس قادر مطلق کی پرستش کیوں نہیں کرتے۔ بھلا اس آگ میں ہاتھ تو ڈالو دیکھیں یہ تمہیں نہ جلائے۔ اس نے کہا کہ اس میں بالطبع خاصیت جلانے کی ہے۔ پس خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس بچے کو اس سے لے کر اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آیت کریمہ قلنا یانار کونی بردأ و سلام علٰی ابراھیم پڑھ کر آتش کدے میں چلے گئے اور کامل چار گھنٹے تک آتش کدے میں رہے لیکن آپ پر اور اس بچے پر آگ کا کچھ اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد آپ باہر نکل آئے۔ اس شخص نے بچے سے پوچھا کہ وہاں کیا دیکھا بچے نے جواب دیا کہ وہاں پھول اور باغ کے سوا مجھے کچھ نظر نہیں آیا۔ یہاں سے معلوم ہوا کہ آپ کو ولایت حضرت ابراہیم علیہ السلام حاصل تھی۔ بس یہ کرامت ظاہری دیکھ کر سب کے سب آتش پرست مسلمان ہو گئے اور اس فحیشا نامی نگران کا اسلامی نام عبداللہ اور اس لڑکے کا نام ابراہیم رکھا۔ اور وہاں رہ کر ڈھائی برس تک دونوں کی تربیت فرمائی۔ اور بجائے آتش کدے کے مسجد اور مقبرہ شیخ عبداللہ و ابراہیم بنایا۔

خلیفہ وقت خانوادہ سہروردیہ میں مرید تھا اس نے آپ کو سماع سے منع کیا اور کہا اگر سماع درست ہوتا تو حضرت سید جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سماع کیوں ترک کرتے اور حکم دیا کہ آج کے بعد جو کوئی سماع سنے اس کو سولی پر چڑھا دو اور قوالوں کو قتل کر دو۔ جب یہ ماجرہ آپ کے گوش گزار ہوا تو فرمایا سماع ایک سر ہے اسرار الٰہی سے کہ جس کے درمیان خدا اور بندے کے حجاب نہیں رہتا۔ کس کی طاقت ہے کہ ہم کو سماع سے منع کرے۔ میں امید رکھتا ہوں کہ سماع قیامت تک مریدان اور فرزندان سنیں گے اور کوئی اہل سماع پر فتح نہیں پائے گا۔ البتہ خلیفہ وقت سہروردیوں کا مرید ہے اس کو حرام ہے۔ ہمارے پیروں نے اکثر سماع سنا ہے باوجود اس کے اگر میں سماع سے توبہ کروں تو گنہگار ہوں۔

خلیفہ نے یہ جواب سن کر آپ کو طلب کیا کہ آپ علماء کے ساتھ بحث کریں۔ آپ

Marfat.com

علماء کی مجلس میں تشریف لے گئے اور خلیفہ بھی اس مجلس میں آیا۔ مگر آپ کے جمال جہاں آرا کی تاب نہ لا کر پس پردہ بیٹھ گیا۔ بڑے بڑے علماء صرف آپ کا جمال دیکھ کر ہی لرزنے لگے اور ان کا سب علم لوح دل سے مٹ گیا۔ زبان بستہ دم بخود ہو گئے اور آخر سب نے خلیفہ وقت سے عرض کی کہ ہم نے جمال حضرت عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ دیکھ کر اپنا سب علم بھلا دیا' ہم ان سے مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

حاصل کلام تمام علماء و فقہا و حاضرین بعجز اپنے قصور کا اعتراف کر کے آپ کے قدموں میں گر گئے اور عذر کیا کہ صدقہ اپنے اہل سماع کے ہم پر مہربانی فرمائیں' ہم نے تمام عمر علم پر صرف کی ہے اور وہ سب ہمارا طرفتہ العین میں فراموش ہو گیا اور ہم یقین کرتے ہیں جب تک آپ کی توجہ نہ ہوگی وہ علم ہمارے سینہ میں عود نہیں کرے گا۔ آپ نے فرمایا تم سماع کی قدر کیا جانو سماع کے لئے احوال شرط نہیں۔ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ اگر ہمارے زمانے میں ہوتے تو ہرگز سماع ترک نہ کرتے حالانکہ ہمارے واسطے ترک خواجہ جنید رحمتہ اللہ علیہ حجت نہیں ہے۔ ہمارے پیر سماع سنتے رہے ہیں اور میں ہر طرح سے ان کی مطابقت کرتا ہوں تو میں کس طرح سے ان کی اس سنت کو چھوڑ دوں۔

حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ مرید حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ مجلس حضرت خواجہ ناصرالدین ابی یوسف چشتی رحمتہ اللہ علیہ میں تشریف لاتے تھے اور حالت سماع میں بہت نعمت حاصل کرتے تھے۔ اور فضل برمکی نے نسبت سماع حضرت ابواحمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے تعرض کیا جس کی سزا انہوں نے پائی' اب تم کیا چاہتے ہو۔ سب نے مل کر عفو تقصیر کے لئے عرض کی آپ نے بنظر التفات و کرم ان کی طرف دیکھا جو علم کہ انہوں فراموش کر دیا تھا اسی لحظہ یاد آگیا۔ آپ نے توجہ خاص بھی فرمائی جس کے اثر سے عرش سے لے کر فرش تک کشف ہو گیا اور ان کی خدمت میں رہنا پسند کیا اور صاحب کمال ہوئے۔ خلیفہ نے جب آپ کی یہ عظمت دیکھی تو کہا میں ہرگز خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کو سماع سے منع نہیں کرتا۔ آپ نے واپس آکر سات روز تک مجلس سماع گرم رکھی۔

ایک مرتبہ آدھی رات کے وقت ستر کافروں نے باہم مشورہ کر کے آپ کی آزمائش

Marfat.com

کے لئے دل میں یہ ارادہ کیا کہ ایک شخص ہم سے علیحدہ ہو کر کوئی طعام اپنے لئے نیت کر کے اسی وقت آپ کے حضور جائے۔ آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا اے فرزندان آدم خدا تعالیٰ عالم السر و الخفیات ہے اور جس پر اس کا لطف ہوتا ہے اس کو بھی معلوم کرا دیتا ہے اور اسی وقت خادم کو حکم دیا کہ ان سب کے ہاتھ دھلواؤ اس کے بعد آپ نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھی اور ہر مرتبہ اپنا ہاتھ آسمان کی طرف کیا اور ہر مرتبہ جداگانہ مختلف طعام کا طباق ہر کے کی خواہش کے موافق آپ کے ہاتھ میں آتا گیا اور علی الترتیب ان کے آگے رکھا جاتا رہا۔ چنانچہ سب نے سیر ہو کر وہ طعام غیبی بڑی لذت سے تناول کیا اور عرض کی ہم نے جان لیا کہ آج آپ جیسا کوئی بزرگ صاحب نعمت دنیا میں موجود نہیں ہے۔ اگر ہم بھی حق تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لائیں اور مسلمان ہو جائیں تو کیا ہم کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کی طرح صاحب نعمت کرے گا۔ آپ نے فرمایا میں بیچارہ کیا ہوں اور کس گنتی میں ہوں اگر اس کا لطف ہو جائے تو مجھ سے ہزار مرتبہ زیادہ کر دے۔ یہ سن کر سب اسی وقت مسلمان ہو گئے اور مرید ہو کر بدرجہ اولیائے کامل پہنچے۔

حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میرا ہمسایہ آپ کے مریدوں میں سے تھا' وہ فوت ہو گیا۔ میں چند ساعت اس کی قبر پر رہا اور معلوم کیا کہ عذاب کے فرشتے آئے مگر ان کے ساتھ میرے پیر یعنی حضرت خواجہ عثمان رحمتہ اللہ علیہ بھی موجود تھے اور فرمایا یہ شخص میرے مریدوں میں سے ہے اس کے عذاب سے باز رہو۔ فرشتے آپ کے فرمانے سے چلے گئے اور چند لمحہ کے بعد پھر آئے اور کہا رب العزت سے فرمان ہوا ہے کہ یہ مرید برخلاف اپنے پیر کے کام کرتا رہا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں ! اگرچہ یہ شخص برخلاف رہا ہے مگر ہاتھ اس نے میرے دامن کو لگایا ہے۔ اسی وقت فرمان رب العزت سے حکم آیا اے فرشتو ! اپنا ہاتھ اس شخص کے عذاب سے اٹھا لو کہ میں نے اپنے دوست کے لئے اسے بخش دیا ہے۔

اے مریدان حضرات چشت ! خوش رہو کہ تم سب کو اور تمہارے طفیل اس خاکسار کو حق تعالیٰ عذاب قبر سے بحرمت و طفیل حضرات چشت نجات دے گا اور عافیت بخیر کرے گا۔

آثار قیامت کے بارے میں آپ کی پیشین گوئی مندرجہ " مرآۃ الاسرا " حسب ذیل ہے :

Marfat.com

۱... مکہ مکرمہ حبشی لوگ ویران کریں گے۔
۲... مدینہ منورہ قحط سے ویران ہو گا۔
۳... بصرہ و عراق شراب خوری سے خراب ہو گا۔ بلخ پر آسمان سے آگ برسے گی۔
۴... روم کثرت لواطت سے برباد ہو گا۔
۵... آسمان سے رات کو ایک ہوا چلے گی خلقت سور اور کتوں کی شکلوں میں مسخ ہو جائے گی۔
۶... خراسان و بلخ تاجروں کی خیانت سے خراب ہو جائے گا۔
۷... مسلمان سود خور ہو جائیں گے۔
۸... خوارزم اور چند دیگر شہر اور اس کے مضافات مزامیر سے خراب ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو قتل و ہلاک کریں گے۔
۹... بوستان ویران اور زلزلوں سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے اور یہاں کے لوگ نیست و نابود ہو جائیں گے۔
۱۰... مصر اور دمشق کی خرابی اس طرح ہو گی کہ لوگ عورتوں کو آخر زمانہ میں مار ڈالیں گے اور سولی پر چڑھا دیں گے۔ پس حق تعالیٰ ان سب کو زمین میں دھنسا دے گا۔
۱۱... ویرانی سندھ کی ہند کی وجہ سے اور ہند کی سندھ کی وجہ سے ہو گی۔
۱۲... جب شہر خراب ہو جائیں گے تو اس وقت محمد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ یعنی امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور ہو گا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت دین اسلام عزیز تر ہو گا۔ اس وقت دن بہت چھوٹے یعنی سال مثل مہینہ اور مہینہ مثل ہفتہ اور ہفتہ مثل دن کے اور دن مثل نماز کے وقفہ کے ہوں گے۔

حضرت شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ آپ کی اولاد سے دہلی تشریف لائے تھے اور لاہوری دروازے جہاں اب قصاب پورہ ہے مقیم رہے تھے اور وہیں آپ کا مزار مبارک ہے۔ آپ کے چار خلیفہ

Marfat.com

تھے۔ حضرت خواجہ معین الحق والدین اجمیری، و شیخ نجم الدین صغریٰ، شیخ سعدی گنگوہی و شیخ محمد ترک نارنولی رحمتہ اللہ علیہم۔

حضرت خواجہ معین الحق رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت ولقب : حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری ثم اجمیری بن خواجہ غیاث الدین حسن الحسینی، سنجری، لقب "خواجہ بزرگ"

تاریخ و مقام ولادت : سنجر ملک بجستان یعنی سیستان۔ ۵۲۷ ہجری، نشوونما خراسان۔ (سنجر ایک قصبہ ہے جو عراق سے سات روز کی مسافت رکھتا ہے)

تاریخ وفات : ۶ رجب روز دو شنبہ ۶۳۳ ہجری۔ بعد شمس الدین التمش۔ عمر مبارک ۱۰۶ سال۔ مادۂ تاریخ وفات "آفتاب ملک ہند"

مقام مزار شریف : اجمیر ملک راجپوتانہ کا مشہور شہر ہے۔ (یہ علاقہ اجا نامی راجہ کا تھا جو غزنین تک تصرف رکھتا تھا اس نے اجمیر کو بسایا تھا اور میر، ہندی میں پہاڑ کو کہتے ہیں، چونکہ یہ شہر دامن کوہ میں واقع ہے اس لئے اجامیر کے نام سے نامزد ہوا مگر کثرت استعمال کی وجہ سے اجمیر کے نام سے مشہور ہو گیا اور آجا بہ معنی آفتاب کے ہیں۔)

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ خزینۃ الاصفیاء۔ سیرالعارفین۔ تذکرۃ المشائخ بحوالہ سیرالمشائخ۔ کلمات الصادقین۔ مونس الارواح۔ تحفۃ الزائرین۔ اقتباس الانوار۔ تکملہ سیرالاولیاء۔

آپ صحیح نسب سادات حسینی ہیں اور خرقہ ارادت و فقر آپ نے امام الاولیاء حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ سے زیب تن فرمایا تھا۔ آپ ہی کے قدوم میمنت لزوم سے نوراسلام کفرستان ہندوستان میں چمکا اور ظلمت کفر و شرک دور ہوئی۔ اسی وجہ سے آپ کو ہندالولی کہتے ہیں۔ آپ نے سیروسیاحت بہت کی اور بہت اولیاء اللہ سے فیض حاصل کیا۔ جب

Marfat.com

آپ نے بغداد کی مسجد حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ میں دولت پابوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونی حاصل کی اس وقت بہت سے مشائخ کبار وہاں حاضر تھے۔ آپ کے مرشد نے بہت لطف و مہربانی سے فرمایا کہ اے معین الدین! دوگانہ نماز پڑھو! روبقبلہ ہو اور سورۂ بقرہ پڑھ کر اکیس دفعہ درود شریف پڑھو' اس کے بعد آپ کے مرشد نے منہ آسمان کی طرف کیا اور آپ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا معین الدین تم کو خدا تک پہنچا دیا ہے۔ اس کے بعد حلق سر کیا اور کلاہ چہار ترکی اور گلیم خاص خرقہ آپ کو عطا کیا اور فرمایا کہ ایک رات دن مجاہدہ کرو اور ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھو' ہمارے خانوادہ میں ایک رات کا مجاہدہ ہے۔ حکم بجالانے کے بعد حجاب آپ کی نظر سے دور ہوا اور مقام مشاہدہ میں پہنچ گئے۔ مرشد نے فرمایا اب تمہارا کام تمام ہوا۔ اس وقت ایک اینٹ آگے پڑی تھی فرمایا اس کو اٹھاؤ وہ خشت طلا کی نکلی یا مٹی دینار بن گئی۔ فرمایا اس کو درویشوں کو تقسیم کر دو۔ اس کے بعد آپ تیس سال اپنے پیر کی خدمت میں سفر و حضر میں حاضر رہے۔ اس وقت سفر بستر شب خوابی اپنے مرشد کا خود اٹھا کر لے جاتے تھے۔

آپ اپنے مرشد کے ہمراہ مکہ مکرمہ گئے آپ کے مرشد نے زیر پرنالۂ رحمت آپ کے حق میں دعا کی۔ آواز آئی معین الدین ہمارا دوست ہے ہم نے اس کو قبول اور برگزیدہ کیا۔ ایک روز آپ حرم کعبہ کے طواف میں مشغول تھے آواز آئی اے معین الدین! میں تجھ سے خوش ہوں اور میں نے تجھے بخش دیا۔ اور جو کچھ خواہش رکھتا ہے مانگ میں تجھے عطا کروں گا۔ عرض کی یاالٰہی مریدین معین الدین و مرید مریدین معین الدین جو اس سلسلہ میں داخل ہوں بخش۔ درگاہ رب العزت سے آواز اجابت پہنچی۔ اکثر اوقات خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ جو مرید میرا اور مرید میرے مریدوں کا قیامت تک از روئے شجرہ میرے پاس پہنچے گا معین الدین بہشت میں قدم نہیں رکھے گا جب تک اس کو اپنے ہمراہ نہیں لے جائے گا۔ اسی طرح مدینہ منورہ میں آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا معین الدین سلام کرو' آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب المشائخ۔

آپ کے پیر و مرشد بغداد شریف میں آکر معتکف ہوئے اور آپ کو مسافرت کے لئے رخصت کیا اور فرمایا معین الدین ہمارا محبوب رب العالمین ہے اور اس کی مریدی سے ہم کو

Marfat.com

فخر ہے۔ آپ نے پانچ مہینے سات روز شہر جیلان میں اقامت فرمائی' حجرہ بنایا' اعتکاف اور چلہ میں رہے۔ چنانچہ اب تک وہ حجرہ خاص جیلان میں موجود ہے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے ہمشیرزادہ اور بعض کے نزدیک خالہ زاد بھائی ہیں۔ کہتے ہیں جب آپ مرشد سے رخصت ہوئے اور سفر اختیار کیا اس وقت آپ کی عمر مبارک باون برس کی تھی۔ بغداد میں پہنچ کر آپ نے حضرت شیخ ضیاء الدین ابوالنجیب سہروردی اور شیخ اوحد رحمتہ اللہ علیہم سے فیض صحبت اٹھایا اور ہمدان میں حضرت شیخ یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات فرمائی۔ پھر تبریز میں حضرت شیخ ابوسعید تبریزی رحمتہ اللہ علیہ سے اور پھر اصفہان میں شیخ محمود اصفہانی رحمتہ اللہ علیہ کو دریافت کیا اور وہیں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ آپ کے مرید ہوئے۔ وہاں سے دونوں صاحبان مل کر ہرات پہنچے۔ وہاں کا حاکم محمد یار مذہب شیعہ امامیہ رکھتا تھا اور سب اصحاب کبار کو برا بھلا کہا کرتا تھا۔ یہاں تک کہ جب کوئی اپنی اولاد کا نام ابوبکر' عمر یا عثمان رکھتا اس کو فوراً قتل کرا دیتا تھا۔ آپ کی نظر فیض اثر سے وہ بھی عقیدہ مذہب شیعہ سے تائب ہوا اور مع اراکین خود مرید ہوا بلکہ درجہ خلافت پایا۔

آپ چند روز بلخ میں اقامت فرما کر شیخ احمد حضرویہ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں رہے اور وہاں سے غزنی میں صحبت شمس العارفین میں کچھ دن رہ کر لاہور تشریف لائے اور مزار پرانوار حضرت مخدوم علی ہجویری المشہور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ دو مہینے تک معتکف رہے۔ آپ کا حجرہ چلہ اب تک موجود ہے اور زیارت گاہ خلائق ہے۔ آپ وہاں سے روانہ ہو کر دہلی پہنچے اور دہلی میں قیام کے دوران جہاں قبر مبارک شیخ رشید تکی بنی ہے وہاں آپ نے قیام فرمایا۔ دسویں محرم ۵۶۱ ہجری رونق افروز اجمیر شریف ہوئے۔

اگرچہ صاحب "مرآۃ الاسرار" لکھتے ہیں کہ پہلے پہل میر سید حسین مشہدی خنگ سوار کہ (اول مذہب ان کا شیعہ تھا) اور بعد میں تائب ہو کر آپ کے مرید ہوئے مگر دوسرے شواہد کی روشنی میں ہم اس روایت کو درست تسلیم نہیں کرتے کہ وہ شہید تھے اور آپ کی حیات میں معرکہ آرائی کفار میں شہید ہوئے۔ ان کی نماز جنازہ خود خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ نے پڑھائی تھی۔

Marfat.com

"سیر الاقطاب" میں ہے آپ حسب الحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ سے بایمائے اس کے کہ ہندوستان میں ایک مقام اجمیر ہے وہاں فرزند ہمارے سے سید حسین نامی بہ نیت جہاد گیا تھا اور وہ کفار کے ہاتھوں شہید ہو گیا ہے اب تم جاؤ کہ تمہارے سبب سے وہاں اسلام آشکار ہو گا اور کافر مقہور ہوں گے۔ ایک انار خواجہ کے ہاتھ میں دیا اور کہا کہ اس میں دیکھو کہ تم کو کہاں جانا ہے۔ آپ نے غور سے انار کو دیکھا تو شرق سے غرب تک سب کچھ نظر آگیا اور شہر اجمیر اور کوہ وغیرہ کو بخوبی شناخت کر لیا۔

الغرض آپ نے اجمیر شریف آکر اناساگر پر قیام فرمایا۔ کسی نے عرض کیا کہ یہ وہی مقام ہے کہ سید حسین خنگ سوار جب اس دیار کے لئے آئے تھے تو یہاں ان کا قیام رہا تھا۔ اور اس اناساگر کو حوض مرتضوی سے منسوب کیا تھا۔ آپ نے فرمایا الحمدللہ کہ اپنے بھائی کے ملک پر متصرف ہوں پھر آپ نے اناساگر تالاب پر قیام رکھا۔ قصہ شادی و جے پال جوگی پڑھنے کے قابل ہے اگر شوق ہو تو تفصیلات دوسرے تذکروں میں دیکھ سکتے ہیں۔

اس وقت دہلی کا راجہ رائے پتھورا قوم کا چوہان تھا جس کے ماتحت اجمیر تھا۔ ایک روز آپ کا گزر بت کدہ کفار میں ہوا وہاں سات جوان بت پرستی میں مشغول تھے۔ آپ کو دیکھتے ہی خود رفتہ ہو کر مسلمان ہو گئے۔ شیخ حمید الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ان سات جوانوں میں سے ایک تھے۔ آپ ہی کی دعا سے معزالدین سام یعنی شہاب الدین غوری نے غزنی سے یہاں آکر رائے پتھورا کو زندہ گرفتار اور ہلاک کیا تھا اور اسی دن سے ہندوستان میں اسلام کا سورج طلوع ہوا اور دہلی پایہ تخت سلاطین اسلام ۵۸۹ ہجری میں بنا۔ بعض دوسرے سلسلوں کے بزرگ جن کی ہندوستان میں بڑی شہرت تھی وہ بھی فیض ولایت معنوی آپ سے تصرف کرتے ہیں۔ جیسا کہ حضرت سالار مسعود غازی و حضرت بدیع الدین ملقب بہ شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہم کے حالات میں لکھا ہے۔ ان کا ذکر اپنی جگہ پر آئے گا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طیبات

ا... عاشق کا دل محبت کا آتش کدہ ہے جو کچھ اس میں پڑے گا جل جائے۔

Marfat.com

۲ ... جس شخص میں یہ خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو دوست رکھے گا۔ اول، سخاوت مثل سخاوت دریا۔ دوم، شفقت مثل آفتاب، سوم، تواضع مثل تواضع زمین۔

۳ ... عارف کامل ایک مرتبہ ہے جب انسان اس مقام پر پہنچتا ہے تمام عالم اور جو کچھ اس میں ہے اپنی دو انگشت کے درمیان دیکھتا ہے۔

۴ ... عارف وہ ہے جو کوئی کچھ بھی دل میں ارادہ کرے وہ اس پر ظاہر ہو جائے یا جو کوئی سوال کرے فوراً اس کو جواب مل جائے۔

۵ ... کمترین درجہ عارف یہ ہے کہ صفات حق اس میں ظاہر ہوں۔

۶ ... فاضل ترین اوقات وہ ہیں جس وقت دل میں کوئی وسوسہ نہ ہو۔

۷ ... گناہ اتنا ضرر نہیں رکھتا جتنا اپنے مسلمان بھائی کو خوار کرنا۔

۸ ... جب تک غیر کی ہستی درمیان سے نہ اٹھے بندہ واصل نہیں ہو سکتا۔

۹ ... چار چیزیں گوہر نفس ہیں۔ اول، درویشی کہ تونگری کہلائے۔ دوم، گرسنگی کہ یسری ظاہر کرے۔ سوم، اندوہ گینی کہ خرمی کا پیرایہ رکھتی ہو۔ چہارم، یہ کہ دشمن کے ساتھ دوستی کرے۔

۱۰ ... مومن وہ ہے کہ تین چیزیں دوست رکھے۔ اول، فقر و فاقہ۔ دوم، بیماری۔ سوم، موت۔

۱۱ ... آدمی قرب حاصل نہیں کر سکتا مگر اہتمام نماز سے کیونکہ نماز مومن کے لئے معراج ہے۔

۱۲ ... عارف وہ ہے کہ ہر روز اس پر ہزار تجلیات نازل ہوں اور وہ ایک شمہ بھی ظاہر نہ کرے۔

۱۳ ... عاشق و معشوق و عشق عالم توحید میں ایک ہیں۔

۱۴ ... حجاج کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں اور بہشت چاہتے ہیں عارفان قلوب کے گرد عرش و حجاب عصمت کا طواف کرتے ہیں۔

۱۵ ... درحقیقت متوکل وہ ہے کہ محبت خلق سے اٹھا لے اور قرار پکڑنے کیلئے اس راہ

Marfat.com

میں دو چیزیں ہیں ایک ادب عبودیت' دوم تعظیم حق تعالیٰ۔ "از مونس الارواح"

آپ ہمیشہ نماز نفل دوگانہ خالق یگانہ پڑھا کرتے تھے۔ اور کھانا کھانے کے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اکثر یہ مصرعہ زبان سے فرمایا کرتے تھے ۔

خوبرویان چوپردہ می گیرند
عاشقان پیش شان چنیں میرند

" صحبت نیکان بہ از طاعت بود "

" تکملہ سیرالاولیاء " سے منقول ہے کہ ہر سائل جو آپ کے آستانہ معلیٰ میں زیارت سے مشرف ہوتا ہے وہ خالی نہیں آتا۔ پژمردہ حال پرملال سے تبدیلی پاتا ہے۔ جس رات کو آپ نے انتقال فرمایا بعد نماز عشاء حجرہ خاص کا دروازہ بند کر دیا تھا اور اصحاب خواص کو آمد و رفت حجرہ سے منع فرما دیا تھا۔ محرمان درگاہ دروازہ حجرہ پر کھڑے ہو کر تمام رات صدائے پائے کوبی سنتے رہے جیسا کہ کوئی وجد کرتا ہے۔ آخر شب صدا بند ہو گئی۔ وقت نماز فجر ہر چند دستک دی' آوازی دی مگر کوئی جواب نہیں آیا تو ناچار دروازہ کھولا دیکھا کہ خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ برحمت حق پہنچ گئے ہیں ۔

در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

اسی رات کو چند اولیاء اللہ نے حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں میں استقبال کو محبوب اللہ معین الدین کے آیا ہوں۔ اور پیشانی مبارک پر بہ خط سبز یہ کلمہ " حبیب اللہ مات فی حب اللہ " لکھا پایا۔ آپ کی قبر پہلے سادہ اینٹ سے تعمیر ہوئی تھی۔ بعد میں پہلی عمارت قبر کو اسی طرح بحال رکھ کر اوپر سنگ مرمر کا صندوق بنوایا گیا اسی وجہ سے قبر زیادہ بلند ہے۔

آپ کا مقبرہ اول خواجہ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے بنوایا تھا اور عمارت درگاہ شریف محمود بن خان جہاں وزیر ہوشنگ بادشاہ نے بنوائی تھی اور سو من کی یا نو من کھانے کی دیگ جہانگیر

Marfat.com

بادشاہ نے چڑھائی تھی جو اب تک موجود ہے۔ اور جانب غرب روضہ مبارک کے ایک عالیشان مسجد تمام و کمال سنگ مرمر کی شاہجہان بادشاہ ہند نے بنوائی جو قابل دیدار بے نظیر ہے۔ زمانہ حال میں ایک بڑا عالیشان مجلس خانہ مع آلات شیشہ' جھاڑ' فانوس وغیرہ اراکین سلطنت نظام حیدر آباد دکن نے تعمیر کرایا ہے۔

یوں تو آپ کے خلیفہ بہت ہیں لیکن چند نامور خلفاء کے نام تحریر کئے جاتے ہیں۔ خلفائے عظام سے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ' خواجہ فخرالدین آپ کے فرزند' شیخ حمیدالدین ناگوری' شیخ وجیہہ الدین' شیخ حمیدالدین صوفی' برہان الدین عرب بدھو' شیخ احمد' شیخ محسن' شیخ سلیمان غازی' شیخ شمس الدین' خواجہ حسن خیاط' جیال جوگی جس کا دوسرا نام عبداللہ ہوا اور جس نے آپ کی دعا سے عمر جاودانی پائی اور خضر بیابانی کا خطاب پایا ہے اور کہتے ہیں وہ پہاڑ اجمیر میں ہے اور بعض آدمیوں سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔ ایسی صورت میں کہ کوئی شناخت نہ کرے۔ بی بی حافظہ جمال صبیہ سعیدہ آنحضرت' شیخ محمد ترک نارنولی' شیخ علی سنجری' خواجہ یادگار نہروانی' خواجہ عبداللہ بیابانی' شیخ مٹھا جن کے لئے آپ نے دعائے اکرام کی تھی اور آپ کی دعا کے اثر سے لوگوں کے دلوں میں اس قدر عزیز و محترم ہوئے کہ مخلوق ان کا بول و براز تک بطور تبرک لے جاتی کہ اس کی خوشبو مشک و عنبر سے بھی زیادہ تھی۔ شیخ وحید برادر شیخ احمد' سلطان مسعود غازی رحمتہ اللہ علیہم اجمعین وغیرہ۔

" مناقب محبوبین " بحوالہ فخرالاولیاء و اقتباس الانوار و مدائن المعین از زبدۃ الحقائق' من تصنیف خواجہ قطب الدین بختیار رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ایک خرقہ خلافت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف سے بھی پہنچا ہے۔ لیکن سلسلہ چشتیہ نظامیہ ہمارا بواسطہ خواجہ قطب الدین خواجہ بزرگ پہنچتا ہے۔ (دیکھو مناقب المحبوبین) مطبع حسنی۔

اولاد امجاد حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

از مناقب المحبوبین بحوالہ مناقب الحبیب' آپ کی دو بیویوں سے تین بیٹے اور ایک

Marfat.com

بیٹی پیدا ہوئی۔ سب سے بڑے فرزند سید فخرالدین جو درجہ خلافت پا کر بیس سال سجادہ نشین رہے اور جن کی اولاد یکے بعد دیگرے آج تک بہ عہدہ سجادگی بہ ملقب دیوان ہوتی چلی آئی ہے۔ دوسرے ابوسعید ضیاء الدین رحمۃ اللہ علیہ، تیسرے حسام الدین ابدال رحمۃ اللہ علیہ جو غائب ہو کر بہ صحبت ابدال مل گئے تھے۔ بی بی حافظہ جمال دختر کہ جن کا مزار پرانوار بیرون روضہ مبارک آپ کی زیارت گاہ خلائق ہے۔ (اقتباس الانوار)

مجاوران آستانہ عالیہ کی اولاد سید فخرالدین ساکن قصبہ کرہ کہلاتے ہیں اور ان کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ سادات عالی نسب قصبہ مذکور سے ہیں۔ بہ سبب محبت و روحانیت پاک حضرت خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ وطن سے جدا ہو کر اجمیر شریف میں سکونت اختیار کر لی تھی چنانچہ انہیں میں سے آج تک یکے بعد دیگرے خدمت آستانہ متبرکہ کرتے چلے آتے ہیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ، لقب "کمال الدین احمد بن سید موسیٰ اوشی رحمتہ اللہ علیہ"

تاریخ و مقام ولادت : وقت شب اوش ۔ اوش ولایت فرغانہ کا ایک قصبہ ہے۔ ولایت فرغانہ میں فرغانہ مابین سمرقند واند جان کے ہے۔

تاریخ وفات : ۲۴ ربیع الاول ۶۳۴ ہجری ۔ مادۂ تاریخ وفات "خواجہ جیو یا اوخواجہ بود" عمر مبارک ۵۲ سال ۔

مقام مزار شریف : قصبہ مہرولی معروف قطب صاحب تحصیل بلب گڑھ ضلع دہلی۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار ۔ خزینۃ الاصفیاء ۔ انوار العارفین ۔ اقتباس الانوار ۔ تذکرۃ المشائخ ۔ روضۃ الاقطاب بحوالہ فوائد السالکین ۔ آداب السالکین ۔ غرابت نگار ۔

آپ صحیح النسب سید حسینی ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب بہ چند واسطہ درمیانی حضرت

Marfat.com

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے ولی مادر زاد ہونے کی حکایات کتب مطولہ میں درج ہیں۔ آپ اعظم و اکمل خلفائے حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ چار سال چار مہینے کے ہوئے تو بحکم خدا قاضی حمید الدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ آپ کے استاد بنے اور آپ نے چار روز میں قرآن پاک ختم کیا۔ پھر قاضی صاحب دہلی چلے آئے۔ آپ نے تھوڑی مدت میں تحصیل علوم کر لی۔ پھر جذبہ الٰہی نے کشش کی اور بغداد پہنچے اور مسجد امام ابواللیث سمرقندی میں حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات سے مشرف ہوئے۔ آپ نے سترہ سال کی عمر میں خرقہ خلافت پایا۔ اور حسب ارشاد پیر روشن ضمیر کے بہ قطبیت دہلی مقرر ہوئے۔ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کی دہلی تشریف آوری کی بشارت پا کر آپ کو اپنے گھر میں بڑی تعظیم و تکریم سے لائے۔ باوجودیکہ قاضی صاحب نسبت استادی رکھتے تھے۔ لیکن ادب اور خدمت گزاری میں اس قدر کوشش کرتے تھے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ قطب المشائخ ہے۔ آخرالامر ان کے استاد قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ نے باوجودیکہ آپ خلیفہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ ہے نعمت خلافت آپ سے بھی پائی۔

آپ شان عظیم اور رتبہ رفیع رکھتے تھے اور مستجاب الدعوات تھے جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا تھا وہ ہو کر رہتا تھا۔ اور جو کوئی آپ کی صحبت میں رہتا صاحب ولایت ہوتا۔ اور جس پر آپ کی نظر کرم ہوتی عرش سے تحت الثریٰ تک اسی وقت کشف ہو جاتا۔ اہل قصبہ آپ کی سماع میں مخالفت کرتے۔ قاضی صادق و قاضی عماد تو آپ کے سخت خلاف تھے اور اس کی پاداش میں ان کے فوت ہونے کا واقعہ "سیر الاقطاب" میں ملاحظہ کریں۔

نیز سماع در ہوا معلق کی دو نقل "رونتہ الاقطاب" میں ان کے درج ہیں۔ بخوف طوالت یہاں انہی الفاظ پر اکتفا کیا گیا۔ ایک روز قوالوں نے یہ بیت پڑھا اور خوش الحانی سے الاپا ؎

سرود چیست کہ چندین فسون عشق در وست
سرود محرم عشق ست و عشق محرم او

Marfat.com

آپ سات دن شبانہ روز بیہوش رہے مگر وقت نماز ہوش میں آجاتے تھے اور نماز فوت نہیں ہوتی تھی۔ مشغولی پیران چشت کے دو رکن ہیں۔ ایک رکن نماز اور دوسرا سماع ہے۔ نماز میں ہوش باخود اور سماع میں بے خود۔ آپ کے انتقال کی کیفیت اس طرح ہے۔ ایک روز ہنگام سماع خانقاہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ میں گرم تھا اور قوال یہ بیت کہہ رہے تھے ۔

عاشق رویت کجا بیند بکس
بستہ مویت کجا یابد خلاص

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو وجد ہوا اور قوالوں کو اپنے پاس طلب کیا کہ اسی اثنا میں صلاح الدین و نصیر الدین نے احمد جام رحمتہ اللہ علیہ کا یہ شعر شروع کیا ۔

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زمان از غیب جان دیگر است

اس شعر کے سنتے ہی آپ کی ایسی حالت ہوئی کہ ایک جست میں بقدر دس گز کے فاصلہ پر اوپر سے زمین پر آئے۔ اول مصرعہ کے پڑھنے پر آپ بیدم محض ہو جاتے اور دوسرے کے پڑھنے سے زندہ اسی طرح تین روز تک یہ ہی حالت و نقشہ رہا اور استخوان جسم مبارک اپنی جگہ نہیں رہے تھے تو تیسرے روز قاضی حمید الدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ و شیخ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے التماس کی کہ خلفا سے آپ کا قائم مقام کون ہو گا آپ نے فرمایا فرید الدین مسعود اور جو خرقہ و نعلین و مصلی خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ سے مجھے پہنچا ہے وہ ان کو پہنچا دینا۔ آخرکار قوالوں کو دوسرا مصرعہ پڑھنے سے روکا اور آپ نے جان عزیز جان جاناں کے سپرد کی۔ حضرت شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو غسل دیا اور نماز جنازہ پڑھی۔ میر حسن دہلوی نے جو ایک غزل اسی زمین میں کہی ہے اور اشارہ اسی قصہ سے ہے ۔

Marfat.com

جان بریں یک بیت دادست آں بزرگ
آرے آن گوہر ز کانے دیگر است

کیفیت مزار مبارک

آپ کا مزار حسب وصیت پر فضا اور کشادہ ہے جس کو روضۃ من ریاض الجنت کہنا بجا ہے۔ کہتے ہیں کہ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ آپ کے خلیفہ اعظم تالاب شمسی سے مٹی کی ٹوکریاں عصر اور مغرب کے درمیان اٹھا کر مزار مبارک پر ڈالتے تھے جو مزار مبارک پر جوں کی توں پڑی ہیں اور اس پر غلاف پوشش پڑا رہتا ہے۔ شمالی دروازہ درگاہ کا اسلام شاہ کے عہد میں ۱۵۹۱ء میں یوسف خان نے بنوایا اور غربی دروازہ شاہ عالم کے وقت میں شاکر خان نے تعمیر کرایا۔ مزار مبارک کے گرد سنگ مرمر کا کیرا جالی دار محی الدین شمس الامرا امیر کبیر خورشید جاہ رکن سلطنت نظام حیدر آباد دکن نے بست و یکم صفر ۱۳۰۰ ہجری میں غلام حسین سنگ تراش کے اہتمام سے بنوایا اور ہر چہار گوشہ مزار شریف پر محمد اکرام اللہ خان رئیس دہلی نے چار ستون سنگ مرمر نصب کرائے۔

ذکر فرزندان

آپ کے فرزند شیخ احمد جن کو خواجہ احمد تماجی بھی کہتے ہیں آپ بزرگ عصر و وحید دہر بڑے فرزند خواجہ قطب صاحب رحمتہ اللہ علیہ ہیں بعد وفات اپنے والد بزرگوار کے ۶۳۵ ہجری بعہد ملکہ رضیہ سلطانہ دختر شمس الدین التمش کے وفات پائی اور تازمانہ حضرت سلطان المشائخ زندہ تھے۔ دوم فرزند آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ شیخ محمد طفولیت ہی میں بحق واصل ہوئے بقول حضرت سلطان المشائخ وہ دونوں بھائی توام یعنی جوڑواں ہوئے تھے۔ (از شواہد نظامی)

حضرت شیخ حمید الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ حمید الدین رحمۃ اللہ علیہ صوفی السیوانی - کنیت' ابواحمد - لقب' "سلطان التارکین"

Marfat.com

مقام ولادت : سوال موضع ہے دو فرسنگ اجمیر شریف سے ضلع ناگور، انڈیا۔

تاریخ وفات : ۲۹ ربیع الثانی ۶۷۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : ناگور۔ جنوبی ہند میں مشہور شہر ہے تیر اور تبرک۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔ مونس الارواح۔

آپ اولاد سعد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ جو عشرہ مبشرہ سے تھے۔ آپ خلفائے اعظم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین سنجری سے متقدمین مشائخ ہند کے ہیں۔ عمر طویل رکھتے تھے چنانچہ ابتدائے ولایت حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ بہ قید حیات رہے۔ رسالہ "عشقیہ" آپ کی تصانیف سے ہے۔ آپ ہی نے سب سے پہلے ہندوستان میں حقائق و معارف لکھنے کی ابتدا کی۔ "التارک من الدنیا و الفارغ من العقبیٰ و الموصول الی اللہ" حضرت خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ نے حمیدالدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ کو "سلطان التارکین" کا لقب عطا کیا تھا۔ آپ کی اور حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کی باہم دربارہ بحث فقر و غنا خط و کتابت بہت ہوتی رہی اور حضرت شیخ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے ہر چند جواب تحریر کرنے میں بہت کوشش کی لیکن عہدہ برا نہیں ہوئے۔

کلمات طیبات

کلمات طیبات از "مونس الارواح" اہل شبہہ کی مانند حق تعالیٰ کا طالب نہ ہو اور معطلوں کی مانند ترک طلب نہ کر۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی جہت میں نہیں ہے کہ تو اس طرف ڈھونڈے اور کسی مکان میں نہیں کہ تو جستجو کرے۔ وہ آنے والا نہیں کہ کوئی اس کو بلائے۔ وہ دور نہیں کہ کوئی اس کے نزدیک ہو۔ گم شدہ نہیں کہ کوئی اس کی تلاش کرے۔ وہ زمانی نہیں کہ زمانہ کا منتظر ہو۔ یہ سب طلب کی نفی ہے۔ پس اثبات یہ ہونا چاہئے کہ اپنے اوصاف کی نفی کرے کہ بشریت سے گزر جائے اور ہر چیز علیحدہ پائے۔ طلب یہ نہیں کہ اس کا اثبات کرے، طلب یہ ہے کہ اپنی ہستی کو مٹا دے۔ طلب وہ نہیں کہ اس کی طرف دوڑے، طلب یہ ہے کہ اپنے آپ کو اس میں فنا کرے۔ طلب وہ نہیں کہ تو اس کو ڈھونڈے۔ طلب یہ ہے کہ تو خود گم ہو جائے۔ آئینہ کو صاف کر جب صاف ہوا ضروری الوجود ہے۔

Marfat.com

فرمایا سلوک کا پہلا مرتبہ یہ ہے کہ دو جہان سے فارغ ہو اور مقصود یہ ہے کہ خود نہ رہے۔ ایک راہ درپیش ہے تاریک اور دراز اور تجھ کو عمر دی ہے بے ثبات اور کوتاہ اس تاریکی میں تیرے واسطے مطلع عنایت سے ایک چاند طالع کیا ہے اٹھ اور دوڑ اور اس ماہ منیر کو غنیمت جان اور اس عمر کو گزرا ہوا پہچان اور اپنے کو مردہ سمجھ۔ آپ سے پوچھا گیا شریعت و طریقت کو کس طرح ایک جانیں؟ فرمایا جس طرح تم جان و تن کو ایک جانتے ہو اسی طرح طریقت جان شریعت کی ہے اہل شرع کی راہ نفس اور مال سے باہر آنا اور ذات حق کی طرف متوجہ ہونا اور سالکان طریقت کا راستہ جان و دل سے اختیار کرنا اور وحدت میں قدم رکھنا۔

کسی نے سوال کیا کہ خدا کہاں ہے کہ ہم اس کی طرف توجہ کریں؟ فرمایا کونسی جگہ ہے جہاں وہ نہیں ہے اینما تولوا فثم وجہ اللہ پھر پوچھا کہ کسی نے اس کو دیکھا ہے کہ ہمیں دکھائے کیا اس نے دیکھا ہے کہ جس کی آنکھیں ہیں بلکہ اس نے دیکھا ہے جس کی آنکھیں نہیں۔ فرمایا فقر امر عدمی نہیں اور عدم کے ساتھ فخر کرنا مذموم ہے اور اس کے وجود کے ساتھ فکر کرنا محمود ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الفقر فخری (فقر میرا فخر ہے)۔

حضرت شیخ عبدالعزیز علی بن شیخ حمیدالدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۸۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : ناگور، ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء بحوالہ اخبار الاخیار - سیر الاولیاء۔

آپ خلفائے اعظم حضرت شیخ حمیدالدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ و پدر خود ہیں۔ آپ نے عین عالم شباب میں بحالت سماع جان بجاناں سپرد کی۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایک روز صوفیوں کی مجلس سماع گرم تھی اور قوال اس بیت کو پڑھ رہے تھے ؎

فائدہ در گفتن بسیار چیست
جاں بدہ و جاں بدہ و جاں بدہ

Marfat.com

جب آپ نے یہ شعر سماعت فرمایا تو ایک نعرہ مار کر فرمایا دارم دارم اور جان بحق تسلیم کی۔

حضرت شیخ فرید الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ فرید الدین بن عزیز الدین یا عبدالعزیز صوفی مشہور بہ بچاک پران۔

مقام ولادت : ناگور، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۷۵۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ بجانب جنوب بجے سنڈل۔

حوالہ کتب : روضتہ الاقطاب۔

آپ نبیرہ و خلیفہ اپنے جد امجد حضرت شیخ حمید الدین سلطان التارکین رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اور کتاب " سرور الصدر " ملفوظات شیخ حمید الدین رحمتہ اللہ علیہ آپ کی جمع کی ہوئی ہے۔ آپ کے مزار مبارک کے قریب ایک گول پتھر مانند خراس یعنی چکی کے پڑا ہے کہتے ہیں کہ شیخ حالت سماع میں اپنی گردن میں ڈال لیا کرتے تھے اور حالت وجد میں اس پتھر کو گلے میں ڈال کر ناگور سے دہلی تشریف لائے۔

حضرت میر سید حسین خنگ سوار رحمۃ اللہ علیہ

نام و کنیت : میر سید حسین خنگ سوار رحمۃ اللہ علیہ آپ کو سید حسین مشہدی بھی کہتے ہیں۔

تاریخ وفات : ۶۰۷ ہجری بقولے ۶۱۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : بالائے کوہ تاراگڑھ، اجمیر شریف۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ کی نسبت ارادت بسلسلہ آباؤ اجداد خود ائمہ اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

Marfat.com

تھی۔ واسطے ستر حال بلباس اہل دنیا و بہ صحبت اغنیا رہا کرتے تھے۔ اور کمالات سیکھتے تھے۔ موافق سنت اجداد بہ نیت جہاد ہمراہ شہاب الدین غوری ہندوستان میں آئے تھے اور شہاب الدین غوری آپ کو قطب الدین ایبک کی رفاقت میں چھوڑ گئے تھے۔ اور انہوں نے آپ کو حکومت اجمیر شریف کہ اس وقت پائے تخت راجہ رائے پتھورا تھا مقرر کیا۔ میر موصوف کو حضرت خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ سے ارادت اور محبت تھی۔ گر کفار آپ سے تخت دینی عداوت رکھتے تھے اور اس وقت کے انتظار میں تھے کہ کب قطب الدین ایبک کی وفات کی خبر پہنچے اسی وقت اہل لشکر اکثر اکناف و اطراف اجمیر شریف گئے ہوئے تھے اور آپ معدودے چند اوپر قلعہ اجمیر کے اس کو ہنسلی کہتے ہیں قیام پذیر تھے۔ اس وقت مشرک کفار نے قابو پاکر ہر چہار طرف سے مثل مور و ملخ آن پڑے اور آپ کو مع ہمرائیان اندھیری رات میں شہید کر کے اپنے اپنے مسکن کو چل دیئے۔ جب خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ نے بر سر قلعہ تشریف لے جا کر نماز جنازہ ادا کی اور بر سر کوہ دفن کیا وہ جگہ نہایت پرفیض اور غایت فرح بخش ہو گئی۔

مولف بھی اس جگہ سے فیض یاب ہوا ہے ایسی جگہ پر فضا و دلربا کم دیکھنے میں آتی ہیں۔ آپ کے مزار پرانوار سے اب بھی شہادت کی شان ٹپکتی ہے۔ حضرت عبدالرحمان مؤلف "مرآۃ الاسرار" فرماتے ہیں کہ وقت زیارت مرقد اقدس حجاب وجود عنصری درمیان سے اٹھ گیا تھا اور روحانیت حضرت مسعود غازی اس جگہ حاضر پایا تھا اور عجب احوال و اسرار رونما ہوا تھا۔ و بموجب اشارت آپ کے رات کو آپ کے روضہ مبارک پر رہا حق تعالیٰ نے بوجہ روحانیت حضرت موصوف حقیقت عالم ارواح پیش از وجود عنصری و حقیقت بہشت و دوزخ باجمیع مراتب منکشف کر دیئے تھے۔

حضرت شیخ حمید الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۴۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی۔ جائے قبر معلوم نہیں۔

حوالہ کتب : رسالہ حبیب۔

Marfat.com

آپ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ سے مشرف باسلام و مرید ہوئے۔ یہ وہ وقت تھا جبکہ ہندوستان پر معزالدین سام کا تسلط ہوا اور راجہ پتھورا مارا گیا۔ فتح دہلی حاصل ہوئی۔ خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ غزنی سے دہلی تشریف لائے۔ ایک روز آپ نے سات آدمیوں کو بت کدہ میں مشغول بت پرستی دیکھ کر ان کو اپنے کلام ہدایت بخش سے مسرور کیا کہ وہ سب اسی وقت مشرف باسلام ہو گئے۔ آپ نے ان میں سے ایک کو جو سب کا سردار تھا حمیدالدین کے لقب سے ملقب کیا اور دوسروں کے لئے کچھ اور نام تجویز کئے۔ انہوں نے عرض کی کہ ہم نے کفر و اسلام میں دامن شرک ہاتھ سے نہیں دیا۔ اب ہمیں چاہئے کہ اسلام لانے کے بعد بھی شریک رہیں۔ خواجہ صاحب نے اس وقت ان سب کو لقب حمیدالدین سے ملقب فرمایا لیکن آپ نے دہلی میں قیام فرما کر شہرت حاصل کی تھی۔

حضرت شیخ نظام الدین ابوالموید رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۷۲ ہجری ' بعہد غیاث الدین بلبن۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ مگر "تذکرۃ العابدین" میں ہے کہ مزار کویل میں ہے جس کو علی گڑھ کہتے ہیں۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ خلفائے اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں۔ خزینۃ الاصفیاء رقم طراز ہیں کہ پیر طریقت آپ کے شیخ عبدالواحد غزنوی رحمتہ اللہ علیہ تھے جو بہ شمس العارفین مشہور تھے۔ جب آپ دہلی تشریف لائے اور صحبت خواجہ صاحب موصوف میں رہے اور فیض صحبت اٹھایا تو پیران چشت میں شمار ہونے لگے اور یہی خطاب شمس العارفین آپ کے شیخ نے آپ کو بھی عطا کیا۔ اور شیخ جمال کویلی اکابر اولیاء سے گزرے ہیں جن کا مقبرہ کوئل میں ہے آپ کی اولاد میں سے ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۵۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی ' پایان مزار حضرت خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - مناقب المحبوبین۔

آپ خلفائے اعظم حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کو سماع میں بہت غلو تھا۔ جملہ مشائخ وقت آپ کی بزرگی کے معترف تھے۔ سالہاسال خادم پیر خود رہے اور نہایت ضعیف پیرانہ سالی میں جبکہ طاقت چلنے پھرنے کی نہیں رکھتے تھے لیکن سماع میں طفل دس سالہ لڑکے کی طرح وجد و رقص کرتے تھے۔ کسی نے پوچھا اس عالم پیری میں کس طرح رقص کرتے ہو؟ آپ نے جواب دیا میں رقص نہیں کرتا عشق رقص کرتا ہے۔

"من اگر پیر شدم عشق جوان ست"

"مناقب المحبوبین" میں ہے آپ کے خلیفہ عماد الدین ابدال رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلیفہ شہاب الدین عاشق رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلیفہ شاہ برہان چشتی رحمۃ اللہ علیہ ' بلدہ تالہ ڈھولہ میں آسودہ ہیں۔ نیز ایک سلسلہ قلندریہ از شاہ حقیر قلندر رومی آپ کے خلیفہ سے ہی جاری ہوا۔

حضرت قاضی حمیدالدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

نام 'کنیت و لقب : حضرت قاضی حمیدالدین ناگوری سہروردی ثم چشتی نام محمد عطاء اللہ محمود البخاری رحمتہ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : شب پنجم ماہ رمضان المبارک ۶۴۳ ہجری - ۶۷۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ پائین مزار خواجہ قطب صاحب بلند چبوترہ دہلی سے گیارہ میل کے فاصلہ پر۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء - مرآۃ الاسرار - اقتباس الانوار - شواہد نظامی بحوالہ سیرالاولیاء - اقتباس الانوار۔

Marfat.com

آپ تین سال قاضی ناگور رہے۔ ایک رات حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ ان کو اپنی طرف بلاتے ہیں۔ علی الصبح قضاہ سے دستبردار ہوگئے اور ترک و تجرید اختیار کر کے بغداد پہنچے اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں شرف ملازمت اختیار کر کے مرید ہوئے۔ ایک سال تک حاضر خدمت رہ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ انہی دنوں میں خواجہ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ بھی بغداد میں تھے۔ آپ میں اور خواجہ قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ میں بدرجہ غایت محبت و اخلاص ہو گیا۔ اور بعد زیارت حرمین شریفین دہلی میں بہ صحبت حضرت قطب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ حیات و ممات میں رہے اور کبھی جدا نہیں ہوئے۔ حضرت موصوف سے خرقہ خلافت حاصل کیا اور صاحب سماع وجد و ذوق ہوئے۔

آپ کی تصانیف معارف و حقائق میں بہت ہیں۔ ازاں جملہ "طوالع الشموس" جس میں ہر جگہ موج موج اسرار حقیقت اور فوج فوج معانی طریقت درج ہیں۔ آپ نے صرف تین اشخاص کو مرید کیا تھا اور ان کو کمال تک پہنچایا۔ شیخ احمد نہروانی، عین الدین قصاب اور شیخ حسن رسن تاب آپ کے مریدان خاص تھے۔

صاحب "اقتباس الانوار" لکھتے ہیں سماع کی ابتداء ہندوستان میں آپ ہی سے ہوئی اور پیشین گوئی حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ پوری ہوئی۔ آپ نے فرمایا ہندوستان میں ایک ایسا شخص پیدا ہوگا جس کا نام محمد لقب قاضی حمیدالدین ناگوری اور وہ سہروردی ہوگا۔ چنانچہ منع سماع سہروردیان سے ہے اور بناء سماع بھی انہیں سے ہوگی تاکہ چشتیوں کی قدر جانیں۔

"شواہد نظامی بحوالہ سیرالاولیاء" قاضی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جس کو سماع میں بے ضرب و بے اصول دیکھتے اپنی مجلس سے باہر کر دیتے تھے۔ صاحب سماع کو چاہئے کہ رقص و تواجد بے ضرب و اصول نہ کرے۔ یعنی تال و مول میں قوالوں کے ساتھ موافقت کرے تاکہ سرور کی رونق جاتی نہ رہے اور لذت قائم رہے۔ آپ نے بعد نماز تراویح و نماز وتر کے سرمبارک سجدہ میں رکھا اور جان بمشاہدہ حق کی۔

Marfat.com

در کوئے تو عاشقان چناں جاں بدہند
کانجا ملک الموت نیابد جائے

آپ کے صاحبزادہ ناصح الدین آپ کے سجادہ نشین ہوئے۔ بڑے بزرگ مصدر کرامات و مظہر خوارق تھے۔ ۷۰۰ ہجری میں وفات پائی اور جوار پدر مدفون ہوئے۔

حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۴۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : بدایوں میں جو مشہور شہر ہے بندیل کھنڈ میں۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ اخبار الاخیار۔ خیرالمجالس۔

آپ خاندان چشت اہل بہشت سے ہیں۔ خرقہ خلافت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ سے پایا تھا۔ بعض مشائخ نے آپ کو خانوادہ سہروردیہ میں شمار کیا ہے۔ اگرچہ آپ مرید شیخ ابوسعید تبریزی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے لیکن جب شیخ ممدوح کی وفات ہوگئی تو بحضور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ رہ کر کمال کو پہنچے۔ اس کے بعد کچھ مدت حضرت خواجہ معین الدین چشتی و خواجہ قطب الدین اوشی رحمتہ اللہ علیہم کی صحبت میں رہ کر فیض صحبت اٹھایا۔ یہاں تک کہ خلفائے طریقہ چشتیہ میں نامور ہوئے۔ جب آپ دہلی تشریف لائے تو سلطان شمس الدین التمش نے بہت تعظیم و تکریم کے ساتھ آپ کا استقبال کیا اور کہا اس وقت حضرت شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام سے بادشاہ کا اس طرح تعظیم سے پیش آنا ناگوار ہوا اور کئی موقع پر ناحق متہم کیا اور ندامت اٹھائی۔ بادشاہ نے عہدہ شیخ الاسلامی سے معزول کیا آپ بدایوں چلے آئے اور سکونت اختیار کی۔

ایک روز آپ اصحاب کے ساتھ کنارہ لب آب بیٹھے ہوئے تھے وہاں سے اٹھ کر تجدید وضو کی اور کہا اے درویشو تیار ہو کہ نماز جنازہ شیخ نجم الدین صغریٰ ادا کرنے کے لئے صفیں درست کرلو۔ ان کا جنازہ میری آنکھوں کے سامنے ہے کہ اس نے اس وقت دہلی میں

Marfat.com

انتقال کیا ہے اور بعد ادائے جنازہ فرمایا کہ اگرچہ میں اس کے تہمت لگانے سے دہلی سے چلا آیا تھا تو وہ بھی میرے پیران کبار کی غیرت سے اس جہان سے بدر ہو گیا۔

حضرت خواجہ علی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلفاء میں سے تھے جنہوں نے دستار فضیلت اپنے ہاتھ سے حضرت سلطان المشائخ کو باندھی تھی جو قبولیت عظیم رکھتی تھی۔ جو کوئی آپ کو دیکھتا یقین رکھتا کہ مرد خدا ہے۔ اسی طرح مولانا علاء الدین اصولی بدایونی آپ کے منظور نظر حضرت جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ استاد حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ تھے اور نہایت درجہ کے بزرگ و کامل تھے۔ " خیرالمجالس " میں تحریر ہے کہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ سے قدوری سبقا" پڑھی تھی۔ حضرت نصیرالدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ کو فاقہ تھا آپ کنجارہ کھا رہے تھے کہ اتنے میں حجام آگیا واسطے ستر حال کے وہ کنجارہ شیخ نے اپنی دستار میں چھپا لیا۔ حجام داڑھی کا خط بنا چکا تو آپ نے دستار حجامت کے لئے اتاری وہ کنجارہ زمین پر گر پڑا۔ ایک روز اس حجام نے یہ ذکر کسی بزرگ ہمعصر سے کیا اس بزرگ نے کئی من میدہ اور چند سیر روغن زرد آپ کے خدمت میں ارسال کئے آپ نے قبول نہیں فرمائے اور حجام کو ملامت کی اور کہا اب میرے پاس نہ آنا۔ حجام نے چند مریدوں کی سفارش سے خطا معاف کرائی۔

حضرت خواجہ محمود موینہ دوز رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۵۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : جوار روضہ قطب الاسلام بیرون دروازہ بجانب حوض شمسی۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ اخبار الاخیار۔

آپ مصاحبان و معتقدان خواجہ قطب الاسلام تھے جس کسی کو کوئی مشکل پیش آتی ہے کوئی ٹکڑہ پتھر یا اینٹ آپ کی قبر مبارک سے اٹھا کر لے جاتا ہے اور حفاظت سے رکھ لیتا ہے اور جب اس کی مراد پوری ہو جاتی ہے تو اس پتھر کے ہم وزن شکر آپ کے مزار شریف پر لا کر تقسیم کرتا ہے اور پتھر لا کر مزار پر رکھ دیتا ہے۔

Marfat.com

حضرت سلطان شمس الدین التمش رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۰ شعبان ۶۳۴ ہجری بقول مرآۃ ہند ۶۳۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : قطب صاحب عقب مسجد قوت الاسلام۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ خزینۃ الاصفیاء۔ حجج کرامتہ فی اثار قیامہ۔ سیر العارفین بحوالہ طبقات ناصری۔

آپ دارالسلطنت دہلی ہند کے بادشاہ بڑے رحم دل اور صوفی مشرب تھے اور خلفائے نامدار و مریدان باوقار حضرت خواجہ قطب الاسلام و محبوب و منظور نظر حضرت خواجہ معین الدین سنجری رحمتہ اللہ علیہ بھی تھے۔ اگرچہ بظاہر تعلق بادشاہی سے رکھتے تھے لیکن دل سے فقیر دوست، کم کھاتے، کم سوتے، راتوں کو جاگتے لیکن اپنے کاموں میں رات کے وقت غلاموں اور نوکروں کو تکلیف نہیں دیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب راتوں کو جاگتے کنویں سے پانی خود ہی نکالتے اور خود ہی وضو کر لیا کرتے تھے۔ علماء، فضلا، صلحا و اصفیاء کو گنج فراواں بخشتے تھے۔ اس طریقہ سے کہ برتن میں زر خالص بھر کر اس کے اوپر گندم کے دانے ڈال دیا کرتے تھے تاکہ سخاوت درپردہ رہے اور داخل ریا نہ ہو۔

آپ بزرگ زادگان ترکستان تھے۔ بسبب حوادث روزگار بحالت گرفتاری وطن سے ہندوستان آئے اور صدر جہاں نے آپ کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ شہاب الدین غوری کے مملوک ہو گئے۔ جس وقت سلطان قطب الدین ایبک (یہ بھی سلطان شہاب الدین غوری کے مملوک تھے) تخت دہلی پر متمکن ہوئے تو آپ کو حکومت نے شہر بدایون پر مامور کیا۔ یہاں تک کہ قطب الدین ایبک گھوڑے پر سے گر کر لاہور میں فوت ہو گئے تو ان کا بیٹا آرام شاہ فرمانروا ہوا۔ مگر اسمٰعیل سپہ سالار اور امیرداد دیلمی رکن سلطنت نے آرام شاہ سے ناراض ہو کر آپ کو بدایوں سے بلوا کر تخت دہلی پر بٹھایا اور آپ بادشاہ ہندوستان بن گئے۔ بہت فتوحات کیں۔ گوالیار پر قبضہ کیا، اوجین کو فتح کیا اور بت خانہ مہاکل کو جو بارہ سو سال سے آباد تھا ۶۰۷ ہجری میں ویران کیا اور بت صورت بکرماجیت کو وہاں سے دہلی لا کر توڑا اور زیر دروازہ مسجد قوت

Marfat.com

اسلام پھینک دیا۔ فخرالملک، بغدادی اور نظام الملک وزرائے عالیشان بادشاہ کے تھے۔

"سیر العارفین بحوالہ طبقات ناصری" لکھتے ہیں انقلاب زمانہ سے آپ قید میں تھے آپ کو خواجہ جمال الدین نے خریدا اور غزنی لائے۔ وہاں کوئی خریدار نہیں ملا تو بخارا لے گئے اور وہاں سے تجارت کے لئے ہندوستان آئے۔ اثنائے راہ کارواں کا ایک سرائے میں قیام ہوا اور سلطان کو طعام لانے کے لئے بازار بھیجا۔ اتفاقاً آپ کا گزر خانقاہ شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ پر ہوا۔ اس وقت اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں موجود تھے۔ سلطان نے چند پیسہ شیخ کے نذر پیش کئے اور التماس دعا کی۔ شیخ نے فرمایا میں اس شخص کے چہرے سے انوار سلطنت پاتا ہوں۔ اوحدالدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ کی برکت سے سلطنت دنیوی میں اس کا دین سلامت رہے گا۔ "فوائد الفواد" میں حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ سلطان شمس الدین التمش منظور و مقبول ان ہر دو بزرگان کے ہیں۔ آپ نے تقریباً ۲۷ سال حکومت کی۔

حضرت سلطان ناصرالدین محمود غازی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت سلطان ناصرالدین محمود غازی بن حضرت حضرت شمس الدین التمش رحمتہ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۱۷ ذیقعد ۶۶۴ ہجری یا ۶۷۲ ہجری۔ مادۂ تاریخ وفات "سلطان زمانہ شاہ عادل"

مقام مزار شریف : قطب صاحب سے بجانب جنوب بفاصلہ دو ڈھائی میل۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ طبقات ناصری۔

آپ سلطان شمس الدین التمش رحمتہ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادہ ہیں۔ آپ کو ارادت حضرت فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ پہلے آپ حاکم بہراج رہے لیکن علاء الدین مسعود برادر زادۂ خود کی گرفتاری کے بعد تخت نشین دہلی ہوئے۔ تاریخ طبقات ناصری مولانا سراج صاحب منہاج آپ ہی کے نام سے ہے۔ آپ بادشاہ تھے مگر نہایت ہی حلیم طبع،

Marfat.com

زاہد و پارسا تھے اور اپنی معاش کتابت مصحف سے کرتے تھے۔

نقل ہے کہ ایک روز ایک قیدی نے آپ کے مکتوبہ قرآن شریف میں ایک جگہ غلط کتابت کا اشارہ کیا' آپ نے اس پر نشان کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لفظ صحیح تھا۔ فرمایا مجھے اس کا صحیح ہونا یقینی تھا لیکن میں نے بپاس خاطر امیر مذکور کے نشان کر دیا تھا۔ سبحان اللہ کیا حلیم الطبع تھے۔ سوائے ایک بیوی کے دوسری نہیں رکھتے تھے جو اپنے ہاتھ سے کھانا پکایا کرتی تھی۔ ایک روز آپ کی بیوی نے درخواست خادمہ کی' آپ نے منظور نہیں فرمایا۔ بادشاہ ہندوستان ہو کر ایسا محتاط ہونا آپ ہی کے حصہ میں تھا۔ آپ نے بیس سال اور کئی ماہ حکومت کی۔ چونکہ آپ کے بعد کوئی وارث نہیں تھا اس لئے الف خان وزیر بادشاہ ہوا اور اپنا خطاب غیاث الدین بلبن مشہور کیا۔ مولف ان دونوں بادشاہوں کا حال صلحاء کے ساتھ اس لئے لکھا ہے کہ انہوں نے بادشاہت دینی بھی حاصل کی تھی۔

حضرت خواجہ فرید الحق گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

نام' کنیت و لقب : حضرت خواجہ فرید الحق والدین مسعود گنج شکر اجودھنی الفاروقی بن قاضی جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب ۔ نام آپ کا مسعود ہے رحمتہ اللہ علیہم اور لقب " فریدالدین گنج شکر " اور " قطب الموحدین و قطب الزاہدین "

تاریخ و مقام ولادت : قصبہ کھوتوال جس کو چاولی مشائخ کہتے ہیں۔ متصل مہار شریف مضافات ملتان' ۵۶۴ ہجری۔

تاریخ وفات : پانچویں محرم سہ شنبہ ۶۶۴ ہجری ۔ بقول شواہد نظامی بحوالہ فوائد الفواد و راحت القلوب ۶۵۹ ہجری ۔ مادۂ تاریخ وفات بلفظ " مخدوم عمر " عمر مبارک ۹۵ سال' واضح رہے کہ ۹۵ سال کی عمر سے سن وفات ۶۵۹ ہجری بنتا ہے۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : اجودھن جس کو آج کل پاک پتن کہتے ہیں۔ پنجاب ضلع ساہیوال میں واقع ہے۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - تذکرۃ المشائخ - سیرالاقطاب - جواہر فریدی - سیرالعارفین - سیرالاولیاء- آثار الاولیاء - تذکرۃ العابدین -

آپ کا سلسلہ نسب چند واسطہ درمیانی بفرخ شاہ بادشاہ کابل اور وہاں سے چند واسطہ سے حضرت سلطان ابراہیم ادھم بلخی رحمتہ اللہ علیہ اور وہاں سے بہ چند واسطہ فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے والد ماجد خواہر زادہ محمود غزنوی تھے۔ جو بعد سلطان شہاب الدین غوری کابل سے لاہور میں اور وہاں سے کچھ دنوں قصور میں سکونت رکھی اور حسب الحکم بادشاہ ہند ملتان تشریف لے گئے اور وہاں مولانا وجیہ الدین نجندی کی دختر سے شادی کر لی۔ آپ محبوب ترین خلیفہ و قائم مقام حضرت شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ بہ خطاب قطب الموحدین و قطب الزاہدین و گنج شکر کے ملقب ہوئے۔ آپ کو خواجہ معین الدین سنجری رحمتہ اللہ علیہ سے بھی فیض حاصل ہوا ہے۔

ایک روز آپ ملتان کی مسجد منہاج الدین میں کتاب نافع پڑھ رہے تھے کہ حسن اتفاق سے حضرت خواجہ قطب صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے مسجد مذکور میں پہنچ کر آپ سے پوچھا اے لڑکے کیا پڑھتا ہے۔ عرض کی نافع - آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا انشاء اللہ نافع ہو گا۔ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے یہ بول آپ کے دل پر اس قدر اثرانداز ہوئے کہ آپ کے مرید ہو گئے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تحصیل علم کی کوشش کرو کہ زاہد بے علم مسخرہ شیطان ہوتا ہے۔

آپ بعد تحصیل علم کے بغداد پہنچے اور شرف صحبت حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی، سیف الدین باخرزی، سعدی حمودی، مباد الدین حموی، شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی، شیخ اوحد الدین کرمانی، شیخ فریدالدین محمد نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہم رہ کر مستفیض ہوئے اور اس کے بعد دہلی پہنچ کر حضور مرشد خود ہوئے۔ حضرت صاحب موصوف نے آپ کی تکمیل و تربیت میں

Marfat.com

سعی بلیغ فرمائی۔ اور خرقہ خلافت عطا فرمایا اور حسب فرمان مرشد خود مسجد جامع حاج مقام اوچ شریف میں چالیس رات نماز معکوس ادا کی۔

کہتے ہیں کہ جب آپ کے مرشد کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے خرقہ و عصا و نعلین چوبی بطور امانت حوالہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کر کے وصیت کی کہ یہ امانت فریدالدین مسعود کو دے دینا۔ چنانچہ جس روز آپ کا انتقال ہوا کشف سے معلوم کر کے اسی وقت دہلی روانہ ہوئے اور موافق وصیت مرشد سجادہ نشین و قائم مقام اپنے مرشد ہوئے۔ اور خرقہ عطیہ زیب تن کیا جس وقت ہجوم خلقت بہت ہونے لگا تو آپ ہانسی چلے گئے اور وہاں شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کو مشرف ارادت کیا اور آخر وقت میں اجودھن میں تشریف لے گئے۔ یہ مقام غیر مشہور تھا اور مقصود یہ تھا کہ کسی کو اطلاع نہ ہو اور ہجوم خلقت مخل عبادت نہ ہوں۔

حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس روز گھر میں ڈیلہ یا گل پکتے ہم سیر ہو کر کھاتے تھے۔ وہ دن ہمارے لئے عید کا ہوتا تھا۔ ایک دن خادم نے ایک درم کا نمک قرض لے کر کھانے میں ڈالا جب افطار کے وقت طعام آپ کے آگے آیا آپ نے فرمایا اس کھانے میں مجھے بوئے اسراف آتی ہے اس کا کھانا میرے لئے روا نہیں۔

کلمات طیبات

آپ کا مقولہ ہے کہ نظام الدین جان' علاء الدین صابر صبر' جمال الدین جمال اور بدرالدین ہمارے ہاتھ ہیں۔ (تذکرۃ العارفین)

۱... گریختن از خود رسیدن بحق۔

۲... نادان را زندہ مدان و از نادان و انانما حذر کن۔

۳... نان از ہر کس مخور و لیکن نان ہمہ کس رابدہ۔

۴... دل را بازیچہ دیو مساز۔

۵... پنہاں خویش را بہتر از آشکارا بدان۔

۶... نفس را برائے جاہ بے قدر مکن۔

Marfat.com

۷ ... ہرچہ دل بہ بدی آن گواہی دہد روز از شران برخیز۔

۸ ... از ہیچ دشمن اگرچہ از تو خوش باشد ایمن مباش ہرکہ از تو تبرسد از و تو تبرس۔

۹ ... بوقت شہوت خواہش داری از ہمہ وقت زیادت کن۔

۱۰ ... چوں رحمت حق تعالیٰ روبتو آر داز و بگیر اگر آسودگی خواہی حسد مکن۔

۱۱ ... ہمیشہ دران کوش کہ بمرگ زندہ شوی۔

۱۲ ... زکوٰۃ تین قسم ہے اول زکوٰۃ شریعت کہ دو بست درہم سے پانچ درہم مستحقین کو دیئے جائیں۔ دوسرے زکوٰۃ طریقت کہ دو بست درہم سے پانچ درہم الگ رکھے جائیں اور باقی راہ حق میں ایثار کر دیئے جائیں۔ تیسرے زکوٰۃ حقیقت وہ یہ ہے کہ ہر دو بست درہم راہ خدا میں دے دیئے جائیں۔ حضرت شیخ بہاء الدین اسحاق خلیفہ خاص و داماد آپ کے نے عرض کیا کہ اسراف کیا ہے ؟ فرمایا جو کوئی بے نیت دے یا واسطے خدا کے دے اسراف ہے اگر تمام عالم اس کو دیں اور وہ راہ خدا میں دے دیں اسراف نہیں ہے۔

۱۳ ... درویشی پردہ پوشی ہے۔ درویش کو چار چیز لازم ہیں اول آنکھ بند رکھے تاکہ کسی کا عیب نہ دیکھے۔ دوم کان بہرے رکھے تاکہ سننے والی بات بھی نہ سنے۔ سوم زبان گنگ رکھے تاکہ کوئی بات کہنے کی نہ کہے۔ چہارم پائے لنگ تاکہ بخواہش نفس کسی جگہ نہ جائے۔ اس راہ کی حضوری دل ہے اور حضوری دل اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ لقمہ حرام سے پرہیز کرے اور دنیا سے پرہیز رکھے اور اہل دنیا کی صحبت میں نہ رہے۔

روایت ہے کہ شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ نے شیخ جمال ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کو چند روز کے لئے اپنے پاس رہنے کو طلب کیا۔ آپ نے فرمایا اے برادر کوئی جمال اپنا کسی کو دیتا ہے لیکن شیخ موصوف نے شیخ جمال الدین ہانسوی کو بجذب باطن اپنی طرف کھینچا کہ اس سے خودبخود شیخ جمال الدین نے آپ کے حضور میں عرض کی کہ اگر حکم ہو تو میں چند روز کے لئے شیخ بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہوں۔ دو بار اور تیسری بار کہنا آپ کو پسند نہ آیا اور غصہ میں فرمایا جا اور اپنا منہ کالا کر۔ معاً اس طرح کہنے سے تمام نعمتیں سلب ہو گئیں اور جنگل و بیابان میں پریشان و سرگرداں پھرنے لگے۔ چہرے کا رنگ دگرگوں ہو گیا اور جسم میں زخم ہو گئے

Marfat.com

اور خون و پیپ جاری ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ آئندہ کوئی ہم سے شیخ جمال کا ذکر نہ کرے۔ اتفاقاً ایک سوداگر جو آپ کا مرید تھا اس نے شیخ جمال کے حال پر ملال کو دیکھ کر سخت افسوس اور حیرانی ظاہر کی اور حاضر حضور ہو کر حال زار شیخ جمال الدین کا بیان کیا۔ آپ نے رحم فرما کر کہا کہ اس کو لکھو کہ وہ حاضر ہو۔ اور فرمایا کہ یہ رباعی لکھ بھیجو ۔

رو گرد جہان بگرد پا آبلہ کن
گر ہمچو منے یابی مارابلہ کن
یک صبح باخلاص بیابر درما
گر کارتو برنیاید آنگہ گلہ کن

شیخ بمجرد اس سرفراز نامہ کے ملتے ہی حاضر حضور ہوئے اور قدموں پر سر رکھا۔ دیر تک روتے رہے آپ نے مہربانی کر توجہ خاص فرمائی اور جس طرح پہلے قرب و منزلت حاصل تھی اس سے زیادہ سرفراز فرمایا اور ارشاد ہوا کہ " جمال ما قطب عالم ست " دیگر شیخ بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ کو عالم غیب سے بشارت ہوئی کہ جو کوئی آج کے دن تیرا چہرہ دیکھے گا اس پر آتش دوزخ حرام ہوگی۔ آپ نے اس فیض کو عام کرنے کے نیت سے بسواری چنڈول ہر کوچہ و بازار میں اپنے پھرنے کے لئے تجویز کی تا کہ ہر کوئی میرا منہ دیکھ لے۔ میاں بھورا خادم حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے بازار میں یہ شور سن کر جس وقت چنڈول ان کے قریب تر آیا بجائے منہ دیکھنے کے اس طرف پشت کر لی اور کہا اگر کفش برداری حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ سے دوزخ حرام نہ ہوئی تو شیخ زکریا کے منہ دیکھنے سے دوزخ اختیار ہے۔ آپ نے یہ ماجرہ سن کر فرمایا کہ جو کوئی مرید میرا اور مرید میرے مرید کا قیامت تک ہو گا اور میرے شجرہ میں آئے گا انشاء اللہ اس پر آتش دوزخ حرام ہو گی۔

ایک روز آپ سیستان میں اوحد الدین کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گئے اور اسی موقع پر چند دیگر صاحب کرامت لوگ پہنچ گئے۔ اتفاقاً کرامت کا ذکر چلا اور انہوں نے کہا اوحد الدین کرمانی صاحب ولایت ہیں پہلے وہ کرامت دکھائیں۔ انہوں نے فرمایا اس شہر کا حاکم مجھ پر عقیدہ نہیں رکھتا اور ازار پہنچاتا رہتا ہے عجب ہے کہ آج میدان مرواں سے سلامت لوٹے۔ یہ فرمانا

Marfat.com

تھا کہ اسی وقت ایک شخص نے آ کر آپ کو خبر دی کہ والی اس شہر کا اس وقت میدان میں گیند بازی کر رہا تھا کہ گھوڑے پر سے گر کر مر گیا۔ اس کے بعد اشخاص مذکور نے آپ کی طرف دیکھا آپ نے مراقبہ میں جا کر فرمایا کہ آنکھ سامنے کرو سب نے آنکھیں سامنے کیں سب کو مع اپنے بیت اللہ میں کھڑا پایا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد پھر اپنے مقام پر پایا۔ پھر ان مردمان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم بھی کچھ دکھاؤ۔ فی الفور تمام درویشوں نے اپنا اپنا سر اپنے خرقہ میں کر لیا اور غائب ہو گئے اور خرقے خالی پڑے رہ گئے۔

آپ کے مزار پر انوار کا جنوبی دروازہ بہشتی دروازہ کے نام سے مشہور ہے اور وہ دروازہ ہر سال پانچویں محرم کو بعد از نماز مغرب کھلتا ہے اور صبح کی نماز تک کھلا رہتا ہے۔ اس دروازہ سے ساری رات ہزاروں لوگ آپ کے مزار مبارک میں داخل ہوتے ہیں، بعض کو تو نصیب سے اس قدر موقع ملتا ہے کہ طواف کر کے اور اگر بلاطواف ہی کثرت ہجوم کی وجہ سے دوسرے دروازہ سے نکل جاتے ہیں۔ اور رات بھر حق فرید حق فرید کی آوازیں گونجتی رہتی ہیں۔

مولف مذکور بھی ایک مرتبہ زیارت سے مشرف ہوا تھا۔ اس وقت مخدوم دیوان پیراللہ جوایا صاحب سجادہ نشین تھے۔ وجہ تسمیہ بہشتی دروازہ کی صاحب "خزینۃ الاصفیاء" نے یوں لکھی ہے۔ کہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے مزار پرانوار پر حاضر ہو کر واقعہ میں دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درمیان دروازہ مذکور تشریف رکھتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے نظام الدین! من دخل فی ھذہ الباب کان آمنا یعنی جو کوئی اس دروازہ میں داخل ہوا وہ امان میں ہے۔ پس اس روز سے یہ دروازہ "بہشتی دروازہ" کے نام سے مشہور ہے۔

یہ بھی روایت ہے کہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے روضہ کی ایک ایک اینٹ پر ختم قرآن پاک کر کے روضہ بنوایا تھا۔ صاحب "تذکرۃ المشائخ" لکھتے ہیں کہ آپ کے سب سے بڑے فرزند شیخ شہاب الدین تھے جن کے پانچ صاجزادے ہوئے۔ دوسرے بدرالدین سلیمان ان کے چھ فرزند اور پانچ دختر ہوئیں۔ (ان کی اولاد قریہ تاج سرور میں جہاں خانقاہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ہے) اور شیخ تاج الدین سرور صاجزادہ بدرالدین سلیمان

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے بھی وہیں آسودہ ہیں۔ تیسرے فرزند شیخ نظام الدین آپ کے دو فرزند ہوئے۔ چوتھے سب سے چھوٹے فرزند شیخ یعقوب تھے جن کے دو فرزند اور دو بیٹیاں تھیں۔ پانچویں نصیرالدین گیلڑیا پچھلگ ام کلثوم کے بطن سے تھے۔ منجملہ آپ کی اولاد کے حضرت بدرالدین سلیمان اور ان کی اولاد و احفاد آج تک پاک پتن میں نسل در نسل سجادہ نشین بنام دیوان حسب ذیل ہوتے چلے آئے ہیں۔

(نوٹ) پاک پتن کا پہلا نام اجودھن تھا۔ جس وقت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے وہاں استقامت فرمائی اور وہیں انتقال فرمایا اکثر مردان مشائخ دیار دور دراز سے دریا عبور کر کے زیارت کے لئے آتے تھے۔ اور پتن بزبان پنجابی دریا کی گزرگاہ کو کہتے ہیں۔ اس لئے پاک پتن کے نام سے مشہور ہوا۔

وجہ تسمیہ گنج شکر چند وجہ سے ہے۔ اول آپ کے مرشد نے روزے طے رکھنے کا ارشاد فرمایا بعد تین روز افطار کے لئے ایک شخص کھانا لایا جو کھانے کے ساتھ ہی نکل گیا۔ آپ کے مرشد نے فرمایا وہ طعام مشتبہ تھا اور ایک شراب فروش کے گھر کا تھا۔ آئندہ جو چیز غیب سے پہنچے اس کے ساتھ روزہ افطار کرنا۔ تین روز گزر گئے کچھ نہ آیا یہاں تک کہ چھ روز گزر گئے کھانے کو کچھ نہ پہنچا آخر شدت بھوک سے بیتاب ہو کر چند سنگریزے اٹھا کر منہ میں ڈال لئے جو شکر ہو گئے۔ آپ نے یہ خطرہ شیطانی جانا اور منہ سے نکال باہر پھینک دیئے۔ بوقت نیم شب اسی طرح سنگریزے شکر کے ہو گئے آپ نے خیال کیا یہ مواہب الٰہی ہے۔ مرشد نے فرمایا تھا جو غیب سے آئے وہ بے عیب ہے۔ گنج شکر بار بار شکرخور کے لقب سے فرمایا۔

دوسری وجہ سوداگر کے بار شکر کا نمک ہو جانا اور پھر نمک کا آپ کے زبان کی تاثیر سے شکر ہو جانا۔ محمد بہرام خان اس قصہ کو نظم میں اس طرح بیان فرماتے ہیں ۔

کان نمک جہان شکر شیخ بحر و بر
آن کز شکر نمک کند وز شکر نمک

کان نمک و گنج شکر شیخ فرید
کز گنج شکر کان نمک کرد پدید

Marfat.com

وز کان نمک کرد نظر گشت شکر
شیریں تر ازین کرامتے کس نشیند

تیسری وجہ یہ ہے کہ ایک بار کیچڑ میں آپ کا پاؤں پھسلا اور نعلین پا سے قدرے کیچڑ آپ کے منہ میں چلی گئی اور شکر ہو گئی۔ چوتھی وجہ آپ کو طفولیت میں شوق شیریں کھانے کا تھا آپ کی والدہ رات کو تھوڑی شکر تکئے کے نیچے رکھ دیا کرتی تھیں اور صبح کو آپ نکال کر کھالیا کرتے تھے۔ ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ شکر رکھنی بھول گئیں آپ نے حسب عادت صبح اٹھ کر دیکھا تو روزانہ سے زیادہ شکر موجود پائی۔

کلمات از "اسرار الاولیاء" طاقیہ دو قسم کا ہے اول طاقیہ جس کو لاطیہ کہتے ہیں جو سر کے ساتھ لگا رہتا ہے۔ دوم طاقیہ جو سر کے ساتھ لگا ہوا نہ ہو یعنی سر سے بلند اور اٹھا ہوا ہو اس کو ناشنزہ کہتے ہیں جو سیاہ ہوتا ہے۔ کلا چار پر کالہ یعنی چار پلڑی یا ترکی یہ کلاہ سر پر وہ رکھتا ہے جو دنیا و مافیہا سے حظ بیزاری دے۔ اور صحبت اغنیا سے اجتناب کرے ورنہ رسوا اور خراب ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ جو کوئی چہار عالم کو نگاہ رکھے اس کو طاقیہ رکھنا واجب نہیں۔ اول عالم چشم ہے کہ اس کو تمام دیکھنے سے باز رکھے۔ دوم عالم گوش کہ اس کو تمام باتوں سے جو ناشنیدنی ہیں باز رکھے۔ سوم زبان تمام ناگفتنی سے باز رکھے۔ چہارم ہاتھ کو تمام چیزوں ناگزیر سے باز رکھے۔ جو کوئی دست مشائخ تعظیم کے ساتھ چومے حق تعالیٰ اس کو گناہ سے اس طرح پاک کرتا ہے گویا اسی وقت پیدا ہوا ہے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ قیامت کے دن کتنے ہی گنہگار بزرگان دین کے ہاتھ چومنے کی برکت سے بخشے جائیں گے۔ "آثار اولیاء" میں ہے دست مشائخ دست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے جس نے دست مشائخ پکڑا اس نے گویا دست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پکڑا۔

حضرت شیخ بدر الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ بدر الدین، لقب سلیمان بن خواجہ فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۴ شعبان ۶۶۹ ہجری از گلزار فریدی۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : پاک پتن، پہلوئے بابا فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : اخبار الاخیار۔ گلزار فریدی۔

آپ خلف الرشید و سجادہ نشین پدر بزرگوار حضرت فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ خواجہ غور و خواجہ زور خلفائے خواجگان چشت سے تھے۔ بصدر حیات حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ اجودھن میں تشریف لائے تھے۔ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے تبرکا" مولانا شہاب الدین و شیخ بدرالدین ہردو صاحبزادوں کو کلاہ ارادت خواجگان موصوف سے دلائی تھی اور مرید کرایا تھا۔

حضرت دیوان علاء الدین بن شیخ بدرالدین سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۲۰ ہجری۔ از وفیات

مقام مزار شریف : جوار حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ بہ گنبد عالی۔

حوالہ کتب : شواہد نظامی۔

آپ سب نبیرگان حضرت فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے ممتاز و سرفراز تھے اور بعد وفات اپنے والد کے ۱۶ برس کی عمر میں سجادہ نشین ہوئے اور چون سال حق سجادہ نشینی ادا کی۔ چنانچہ رسم سجادہ نشینی یکے بعد دیگرے جاری ہے۔ سلطان محمد تغلق نے آپ کے مزار پر گنبد تعمیر کرایا تھا۔

حضرت دیوان معزالدین بن دیوان مخدوم علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

سجادہ نشینی : تاریخ جلوس سجادہ نشینی یکم شوال ۷۳۳ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۳ محرم الحرام ۷۴۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن شریف گنبد کلاں میں۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ سجادہ نشین حضرت خواجہ علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ پدر خود ہیں۔ احمد آباد گجرات میں کفار

Marfat.com

کے ہاتھ سے جام شہادت نوش فرمایا تھا۔ صاحب وجد و حال بزرگ تھے۔ ہر وقت سماع میں رہتے تھے۔ سیر و سیاحت کا بڑا شوق تھا۔ ۱۶ برس سجادہ پر جلوہ افروز رہ کر رہنمائے خلق رہے۔

حضرت دیوان فضل الدین بن مخدوم معزالدین رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : ۷۵۶ ہجری ۔ اندورون گنبد کلاں پہلوئے والد رحمۃ اللہ علیہ ۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی ۔

آپ اپنے والد کے حین حیات میں سجادہ نشین ہوئے ۔ صاحب کشف و کرامات علم و حلم تھے۔ جو شخص آپ کی مجلس سماع میں داخل ہوتا فوراً خواہشات دنیاوی سے تارک ہو جاتا۔

حضرت دیوان منور شاہ بن دیوان فضل الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ سجادہ نشینی : تاریخ جلوس سجادہ نشینی یکم شوال ۷۵۲ ہجری ۔

تاریخ وفات : ۳ صفر ۸۰۶ ہجری ۔

مقام مزار شریف : اندرون گنبد کلاں ۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی ۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہو کر رہنمائے خلق رہے۔ صاحب فضیلت و ریاضت و کشف و کرامت تھے۔

حضرت دیوان نورالدین بن دیوان منور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۳ صفر ۸۰۶ ہجری ۔

تاریخ وفات : ۲۷ رمضان المبارک ۸۲۴ ہجری ۔

مقام مزار شریف : پاک پتن ۔

Marfat.com

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے اور صاحب حال و قال اور قدم بقدم پیران چشت اہل بہشت چلتے رہے۔

حضرت دیوان بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۲۷ رمضان المبارک ۸۲۴ ہجری۔

تاریخ وفات : ۷ رجب ۸۴۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : پاک پتن۔ گلزار فریدی۔

آپ اپنے برادر دیوان نور الدین کے بجائے سجادہ نشین ہوئے۔ آپ ہر وقت یاد الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ صاحب علم و حلم و سماع تھے۔

حضرت دیوان یونس بن دیوان بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۷ رجب ۸۴۲ ہجری۔

تاریخ وفات : ۷ ربیع الاول ۸۵۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ بڑے فیاض اور صاحب کرامت و عظمت تھے۔

Marfat.com

حضرت دیوان احمد شاہ بن دیوان یونس رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۷ ربیع الاول ۸۵۶ ہجری۔

تاریخ وفات : ۸ ذیقعد ۸۷۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ سجادہ نشین اپنے والد ماجد ہو کر رہنمائے خلق رہے۔ صاحب کشف و کرامت تھے۔ بوقت عشاء گھر میں جو کچھ غلہ و پارچہ و نقد ضروریات سے زیادہ رہ جاتا وہ سب کا سب راہ خدا میں صرف کر دیا کرتے تھے۔ تب نماز عشاء ادا کیا کرتے تھے۔

حضرت دیوان عطاء اللہ بن دیوان احمد شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۸ ذیقعد ۸۷۷ ہجری۔

تاریخ وفات : ۷ جمادی الاول ۸۹۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن' پاکستان۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین مسند خلافت تھے اور زہد و ریاضت میں بدرجہ کمال رکھتے تھے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت دیوان شیخ محمد بن دیوان عطاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۷ جمادی الاول ۸۹۵ ہجری۔

تاریخ وفات : ۴ شوال ۹۱۷ ہجری

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

Marfat.com

آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین مسند ارشاد رہے۔ آپ ولی زمانہ اور صاحب صفا تھے۔ جو شخص آپ کے روبرو ہوتا اس کے ضمیر سے آگاہ کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ بابر بادشاہ مع دو امیروں کے قلندرانہ لباس پہنے ہوئے آگیا آپ نے بعد ملاقات طعام منگوایا اور ان کے ہمراہ کھانا شروع کیا اور فرمایا کہ سبحان اللہ اس وقت بادشاہ دسترخوان درویشاں کے کھانا کھا رہا ہے۔ بادشاہ نے آداب بجا لا کر قدم بوسی کی اور عرض کی حضور میں تو باغیوں کے ظلم سے جلاوطن ہو کر آیا ہوں، حضور دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ تم کو اور تمہاری اولاد کو ہندوستان کی بادشاہی مبارک ہو۔ اور ایک چادر پارچہ بچھا کر اس کے اوپر بابر کو بٹھایا کہ یہ تخت ہندوستان کا تم کو سلامت رہے گا۔

حضرت دیوان ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت دیوان ابراہیم معروف شیخ برہم اکبر فرید ثانی بن شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ ولادت : ۴ شوال ۹۱۷ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۱ رجب ۹۵۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے جائے نشین مسند ارشاد ہوئے۔ آپ سے فیض مثل حضرت فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ جاری ہوا ہے، اس لئے آپ فرید ثانی کے لقب سے ملقب ہیں۔ بابا نانک سے جو قوم سکھان کے گرو تھے ملاقات اور گفتگو ہوئی تھی جو بابائے موصوف نے اپنی پوتھی گرنتھ صاحب میں درج کی ہے۔

حضرت دیوان تاج الدین محمود بن دیوان ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۲۱ رجب ۹۵۹ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۷ صفر ۱۰۲۲ ہجری۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین تھے اور بہت خلفائے نامدار رکھتے تھے۔ اور صاحب کشف و کرامات تھے۔

حضرت دیوان فیض اللہ بن دیوان تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۵ ذالحجہ ۱۰۱۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ کو دیوان تاج محمود نے اپنی حیات میں سجادہ نشین کیا تھا۔ لیکن صرف دو سال سجادہ نشین رہ کر حین حیات اپنے والد بزرگوار کے رحلت فرمائی۔

حضرت دیوان ابراہیم اصغر بن دیوان فیض اللہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۲۵ ذالحجہ ۱۰۱۵ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۸ محرم ۱۰۳۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہوئے اور بعد وفات حضرت دیوان فیض اللہ کے حضرت تاج محمود نے اپنی حیات میں آپ کو مسند خلافت پر بٹھایا تھا۔ غایت درجہ کے اولیائے کاملین سے تھے۔

Marfat.com

حضرت دیوان شیخ محمد بن دیوان ابراہیم اصغر رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۸ محرم ۱۰۳۱ ہجری۔

تاریخ وفات : ۵ صفر ۱۰۸۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین ہوئے۔ صاحب حقائق و معارف تھے اور کتاب "جواہر فریدی و مخزن چشت" آپ ہی کی تالیف ہیں۔

حضرت دیوان محمد اشرف بن دیوان شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۵ صفر ۱۰۸۳ ہجری۔

تاریخ وفات : ۵ ذیقعد ۱۱۲۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ اپنے والد ماجد کے سجادہ نشین ہوئے اور بعہد محمد شاہ بادشاہ دہلی تشریف لے گئے تھے۔ مگر بادشاہ سے ملاقات نہیں کی۔ چونکہ آپ اکثر سماع میں رہتے تھے۔ بادشاہ نے حجت سماع اٹھا کر آپ کو گرفتار کر لیا اور برج گلیر پر چڑھا کر زینہ چوبی نیچے کھینچ لیا۔ چند روز آپ اس جگہ رہے۔ حضرت کو جب ضرورت غسل یا وضو کی ہوتی قدرت الٰہی سے برج زمین کے برابر ہو جاتا اور نزدیک ایک کنواں تھا اس کی گادی پر پارچہ بدن رکھ دیتے وہ چلنے لگتا بعد غسل اور وضو کے پارچہ مذکورہ اٹھا لیتے اور پھر بدستور برج پر چلے جاتے۔ ایک روز بعد غسل اور وضو پارچہ اٹھانا آپ کو یاد نہ رہا اور برج پر جا کر تہجد اور وظائف میں مشغول ہو گئے صبح لوگوں نے دیکھا کنواں خود بخود چل رہا ہے۔ یہ خبر دہلی میں پھیل گئی اور بادشاہ تک پہنچی۔ بادشاہ نے خود جا کر

Marfat.com

دیکھا۔ جب لباس اٹھایا تو کنواں چلنے سے رک گیا۔ بادشاہ آکر قدم بوس ہوا اور نقد و پارچہ جات و سواری پیش نذر کیا مگر آپ نے قبول نہیں کیا۔ کہتے ہیں رائے الیاس خان جگرانوالہ جو آپ کا مرید تھا ان کی نذر و نیاز و سواری منظور فرما کر روانہ ہوئے۔

حضرت دیوان محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : یکم شوال ۱۱۵۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ ہمشیر زادۂ و داماد حضرت دیوان محمد اشرف تھے۔ انہوں نے اپنی حین حیات میں آپ کو اپنا سجادہ نشین کیا تھا۔

حضرت دیوان محمد یوسف بن دیوان محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : یکم شوال ۱۱۵۰ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۰ جمادی الثانی ۱۱۶۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ سجادہ نشین و خلیفہ اپنے والد بزرگوار ہو کر مسند ارشاد پر متمکن ہوئے۔

حضرت دیوان عبد السبحان معروف دیوان شہید رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۰ جمادی الثانی ۱۱۶۵ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۱۸۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

Marfat.com

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ برادر خورد دیوان محمد یوسف تھے اور قبل سجادگی اپنے برادر موصوف کے شاہان دہلی کی جانب سے اسی ہزار روپیہ کی جاگیر بنام اولاد حضرت بابا فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ علاوہ لواحقین تھے۔ باوجود اس کثیر آمدنی کے طریقہ درویشانہ رکھتے تھے۔ اور تمام آمدنی راہ خدا میں خرچ کر دیا کرتے تھے۔ مگر آپ کے زمانہ میں سلطنت دہلی زوال پذیر ہوئی اور طوائف الملوکی اور جابجا خود سر پیدا ہو گئے اور ملک پر جابجا قابض ہونے لگے تو آپ نے بھی جمعیت فوج و پیادہ و سوار و بندوق و توپ خانہ تیار کر کے تمام علاقہ اردگرد کو بزور شمشیر اپنے قبضہ میں کر لیا تھا۔ چنانچہ بھاول خان کو بھی ملک آنزدی دریائے ستلج فتح کر کے اپنی طرف سے دیا جس کا ثبوت کاغذات و دستاویزات قدیمہ سے چلتا ہے۔ بلکہ تازمانہ عہد دیوان شرف الدین موضع ہائے آنروے آب سے حصہ مقرر تھا۔ اس زمانہ میں یہ قوم داؤد پوتے چنداں قوت نہیں رکھتے تھے۔ اور ملک غیر سے تھے۔ محض رفاقت و اقبال حضرت دیوان عبدالسبحان سے ریاست و حکومت اس ملک کی حاصل ہوئی۔ آپ نے بہت کفار کو تہ تیغ کیا۔ راجہ بیکانیر کو مار کر اس کا علاقہ فتح کیا۔ رات کے وقت راجہ مذکور کی بیوی اپنے خورد سال لڑکے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہماری گزر اوقات اور خورد سال لڑکیوں کے واسطے کچھ عطا فرمائیں۔ حضرت نے رحم فرما کر بیکانیر پھر اس کو عطا کر دیا۔ اور تا سن بلوغت اس لڑکے کے آپ ہی خبرگیر رہے۔ شہر پناہ پاک پتن شریف آپ کے عہد میں از سر نو تعمیر ہوئی۔

روایت ہے افغان قصوریہ و سیدان حجرہ شاہ مقیم آپ کے رسالہ میں ملازم تھے۔ ان دونوں فریق میں کسی وجہ سے عداوت پیدا ہو گئی اور افغان سیدون کے مارنے کے لئے مستعد ہوئے۔ شاہ دین و صدرالدین سیدان نے استغاثہ کیا آپ ان کے ہمراہ رات کے وقت پہلے سیدان کے گھوڑے کو آگے کیا اور پیچھے اپنا گھوڑا رکھا۔ خبردار نے افغانان کو خبر دی کہ سید پہلے ہیں اور آپ پیچھے ہیں۔ لیکن اتفاق سے گھوڑا دیوان صاحب آگے ہو گیا اور سیدوں کے گھوڑے پیچھے۔ افغانوں اور ان کے ہمراہیوں' ماہی گیروں نے بندوقیں چلائیں اور دیوان صاحب موصوف کو شہادت حاصل ہوئی۔ آپ کے اولاد نرینہ نہیں تھی۔

Marfat.com

حضرت دیوان غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۱۸۰ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۲۲۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

جب دیوان عبدالسبحان بلا اولاد نرینہ فوت ہو گئے اور دختر دیوان محمد یوسف عقد نکاح دیوان غلام رسول میں گئی تو اس ذریعہ سے خرقہ خلافت و دستار دیوان غلام رسول کو حاصل ہوا۔ دیوان غلام رسول دیوان تاج محمود سجادہ نشین کی اولاد ہیں۔ اور تمام اقتدار دیوان عبدالسبحان کا آپ کو حاصل ہوا۔ آپ نہایت درجہ کے قبیلہ پرور تھے۔

روایت ہے کہ بعد شہادت دیوان عبدالسحان کے بعض مردان برادری اولاد دیوان فیض آمد کے دہرے نے فساد کیا اور حاکمان وقت کے پاس تنازع برپا کیا۔ یہاں تک کہ آپ کو چند عرصہ تک قلعہ رہتاس میں زیر حراست کرا دیا۔ اس وقت ایک خدمت گار اداہا نامی گداگری کر کے واسطے افطار کے کچھ لاتا اور آپ اس میں سے افطار فرماتے۔ بابا غلام فرید و محمد پناہ سفارش کے لئے آئے الغرض حاکم وقت نے خواب میں دیکھا کہ ایک لشکر عظیم ہے اگر امان چاہتا ہے تو غلام رسول سجادہ نشین سے خطا معاف کرا اس خواب سے بیدار ہو کر حکام مذکور نے قدم بوسی حضرت مع نذر و نیاز ماحضر حاصل کی اور اس وقت حضرت کو پالکی میں سوار کرا کے فوج کے ساتھ پاک پتن میں پہنچا دیا۔

حضرت دیوان محمد یار بن دیوان غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۲۳۴ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۲۴۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

Marfat.com

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ نے خرقہ خلافت و دستار اپنے والد بزرگوار دیوان غلام رسول رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا۔ اس زمانہ میں شروع عملداری مہاراجہ رنجیت سنگھ کی ہوئی تھی۔ آپ بڑے عالم و زاہد تھے۔ ریاست سے دستبردار ہو کر ریاست کا انتظام آپ نے خود رنجیت سنگھ کے حوالے کر دیا اور مہاراجہ نے آخرکار جاگیر واسطے خرچ لنگر کے اور کچھ نقدی اور کچھ مواضعات مع پاک پتن شریف مقرر کر دیا جو اب تک قائم ہے۔ اور کچھ جاگیر نواب بہاول خان کی طرف سے نقد و مواضعات اور کچھ نواب حیدر آباد کی جانب سے مقرر ہے۔ آپ نے بلا اولاد نرینہ وفات پائی۔

حضرت دیوان شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۲۴۴ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۹ رمضان المبارک ۱۲۶۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ دختر زادہ دیوان محمد یار کے ہیں اور انہوں نے اپنا سجادہ نشین بنایا۔ آپ بڑے سخی مرد تھے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت پیر اسد جوایا رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۲۶۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : پاک پتن۔

حوالہ کتب : گلزار فریدی۔

آپ نے اپنے برادر کلاں شرف الدین سے خرقہ خلافت و دستار حاصل کیا تھا۔ آپ

Marfat.com

کے عہد میں مسجد و خانقاہ بابا صاحب گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ و برج نظامی و کل حجرہ ہائے کچہری و خانقاہ کی مرمت تجدید ہوئی۔ مولف نے بھی آپ کی دولت قدم بوسی حاصل کی۔

حضرت سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

آپ دختر زادہ دیوان پیر اللہ جوایا ہیں جن کو پیر اللہ جوایا نے اپنا متبنٰی بنایا تھا اور پر عبدالرحمٰن چچا پیر اللہ جوایا سے مقدمات گدی نشینی تا پریوی کونسل ہوتے رہے۔ آخر عدالت پریوی کونسل سے دیوان سید محمد گدی نشین مقرر ہوئے۔ آپ کا مدفن بھی پاک پتن میں ہے۔ (گلزار فریدی فریدی)

حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے خلفائے کرام

کہتے ہیں کہ آپ کے خلفا کی تعداد تقریباً ستر ہزار کے قریب تھی۔ لیکن "جواہر فریدی" میں پچاس ہزار آٹھ سو بیالیس لکھے ہیں۔ مگر چند خلفائے عظیم الشان و کل اولیاء کے نام اس جگہ اور بعض اپنے اپنے موقع پر درج ہوئے ہیں۔

(۱) حضرت شیخ جمال الدین قطب ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

(۳) حضرت علاء الدین احمد صابر کلیری رحمۃ اللہ علیہ

(۴) حضرت بدر الدین اسحاق غزنوی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ

(۶) شیخ عارف سیستانی رحمۃ اللہ علیہ

(۷) شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ

(۸) شیخ ضیاء الدین نخشبی رحمۃ اللہ علیہ '

(۹) شیخ دواؤد پالہی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۰) سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ '

(۱۱) خواجہ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ '

Marfat.com

لیکن سب سے بڑے اور مشہور دو سلسلہ ایک چشتیہ نظامیہ جو منسوب بہ حضرت سلطان نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ سے ہے اور دوسرا چشتیہ صابریہ منسوب بہ حضرت علی احمد صابر کلیئری رحمتہ اللہ علیہ ہے۔

حضرت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۷۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ' بیرون دروازہ مندوا' متصل مقبرہ بی بی زلیخا' انڈیا۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ رسالہ حبیب

آپ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے برادر حقیقی اور خلیفہ راستین تھے۔ ستر برس دہلی میں رہے مگر اس عرصہ میں کسی دنیادار کے گھر میں نہیں گئے۔ دولت مند اور غریب سب آپ کے حضور یکساں آتے تھے۔ نقل ہے کہ بداؤں میں ایک درویش صاحب دل مسمی وجیہ الدین رحمتہ اللہ علیہ سے ملاقات کو گئے دیکھا کہ وہ ایک بوریا پر بیٹھے ہیں۔ آپ بھی جوتی اتار کر اس بوریا پر جا بیٹھے۔ شیخ کو رنج ہوا اور آپ کی تعظیم نہیں کی اور نہ کچھ کلام کیا۔ بوریا پر ایک کتاب رکھی ہوئی تھی آپ نے اسے کھول کر دیکھا اس کتاب میں غیب سے سطور اول میں لکھے دیکھا آخر زمانہ میں درویش متکبر پیدا ہوں گے اگر احیاناً کوئی صالح ان کے نزدیک بوریا یا مصلیٰ پر جوتے اتار کر بیٹھے گا تو وہ درویش آتش تکبر سے جل جائے گا اور اس کے درپے ایذا ہو گا۔ آپ نے اس کتاب کو شیخ کے ہاتھ میں دے کر کہا اس کو پڑھو اس کا مضمون تمہارے حال کے مطابق ہے۔ شیخ نے پڑھا اور بہت افسردہ ہوئے۔ آپ اٹھ کر چلے گئے۔ درختان راک یعنی پیلو انبوہ کے ساتھ آپ کے مزار کو اس طرح سے سایہ فگن کئے ہیں کہ جو شخص زیارت کو جائے ممکن نہیں وہ بغیر پشت جھکائے اور رکوع کئے بغیر جا سکے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ ابو حفص حداد رحمۃ اللہ علیہ

بحوالہ " رسالہ حبیب " آپ برادر و خلیفہ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ستر برس دہلی میں رہے مگر کوئی گاؤں یا معافی یا وظیفہ قبول نہیں کیا۔ متعلقین سمیت توکل پر گزر کرتے تھے اور عیش و آرام کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ دنیا کے حالات کی کچھ خبر نہیں تھی۔ یہ بھی معلوم نہ تھا کہ آج کونسا دن ہے اور کونسا مہینہ ہے اور یہ درہم یا روپیہ کیا ہے۔ آپ کا مقولہ ہے جو کچھ آئے دے دو اور جو جائے نگاہ نہ رکھ کہ نہ پائے۔ یعنی ہرچہ می آید بدہ کہ کم نیاید و چوں میرود نگاہ مدار کہ نیابد۔

حضرت داؤد پالہی بن محمود رحمۃ اللہ علیہ

بقول " خزینۃ الاصفیا " آپ عظمائے خلفائے حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں۔ آپ بعد نماز فجر گھر سے باہر جنگل کو چلے جایا کرتے تھے اور سارا دن عبادت حق میں مشغول رہتے تھے۔ جب آپ کے ذکر کی آواز جنگل میں بلند ہوتی تھی تو ہرن اور صحرائی جانور آپ کے گرد جمع ہو جاتے۔ آپ کی وفات ۶۸۰ ہجری میں ہوئی۔

حضرت شیخ سید امام علی لاحق رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ سید امام علی لاحق سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ - لقب " لاحق "

تاریخ وفات : ۶۸۶ ہجری -

مقام مزار شریف : سیالکوٹ، پاکستان -

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء بحوالہ معارج الولایت -

آپ اعظم و کبرائے اصحاب حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ بعد تربیت و تکمیل اور عطائے خرقہ و خلافت کے سیالکوٹ بھیجے گئے تھے۔ آپ نے وہاں ہزارہا مخلوق کو باخدا کیا۔

Marfat.com

صاحب " معارج الولایت " لکھتے ہیں کہ جس وقت آپ پیر کے حضور حاضر ہوئے اس وقت دو علی یعنی حضرت علی احمد صابر اور علی بہاری مرید ہوئے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ علی بھی ان دو علی کے ساتھ (ملحق) مل کر ذکر و شغل کیا کرے۔ اس روز سے آپ کا لقب علی لاحق ہو گیا۔

حضرت شیخ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ بدرالدین بن علی بن اسحاق سید بخاری ثم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۹۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : صحن جامع مسجد (اجودھن) پاک پتن ضلع ساہیوال۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ اخبار الاخیار۔

آپ خلفائے اعظم حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کو نسبت دامادی بھی حاصل تھی۔ ملک شرف الدین حاکم دیوپالن پور حصول ارادت کے لئے حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا۔ اس کو ارشاد فرمایا کہ شیخ بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوں۔ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے وفات کے بعد آپ بہ قید حیات تھے۔ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی عظمت و احترام کی وجہ سے کسی کو بیعت نہیں فرماتے تھے۔ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں در حالت تنگی پہلے حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو یاد کرتا اور پھر حضرت شیخ بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کو بہ حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ شفیع لاتا تھا۔ آپ غایت درجہ کے سریع البکا تھے۔ کسی وقت بھی آپ کی آنکھ آنسوؤں سے خالی نہیں رہتی تھی۔ کتاب " اسرار الاولیاء " آپ ہی کی تصنیف ہے۔

حضرت سید محمد بن سید محمود کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : سید محمد بن سید محمود کرمانی رحمۃ اللہ علیہ مگر " مرآۃ الاسرار " میں میر سید محمد بن کمال الدین احمد بن سید محمد کرمانی لکھا ہے۔ بقولے سید محمد بن سید مبارک بن سید محمد کرمانی۔

Marfat.com

تاریخ وفات : شب جمعۃ المبارک ۷۱۱ ہجری ۔ از شجرہ چشتیہ ۷۷۰ ہجری، بعہد فیروز شاہ تغلق۔

مقام مزار شریف : دہلی درگاہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ بر چبوترہ یاران۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ سادات کرمان سے ہیں۔ سوداگری کے لئے لاہور اور دہلی آتے تھے اور بحضور حضرت بابا گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ اعتقاد صادق کے ساتھ پاک پتن میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ آپ مرید و اجل احباب حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اور حضرت بابا گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے بعد حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے خدمت میں رہ کر تکمیل کو پہنچے تھے۔ آپ کے یاران اعلیٰ میں داخل تھے۔ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سے آپ کا اخلاص بہت زیادہ تھا۔ اسی وجہ سے حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ تم دونوں ایک جگہ رہو اور تم دونوں کے درمیان مواخات رہے۔ آپ مصنف " سیرالاولیاء " حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ (اس نام کی دوسری کتاب ملفوظ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ حضرت بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ کی بھی ہے۔)

حضرت شہاب الدین نخشبی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۵۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : بداؤں قریب روضہ بدرالدین صاحب ولایت۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ کو ارادت و خلافت حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ نبیرہ و جانشین سلطان التارکین شیخ حمیدالدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے ہمعصر تھے۔ آپ کی تصنیفات اکثر ہیں۔ چنانچہ " سلک السلوک، عشرۂ مبشرہ، کلیات و جزویات، طوطی نامہ " مشرب ملامتیہ رندانہ اختیار کیا ہوا تھا۔

Marfat.com

حضرت شیخ جلال الدین احمد ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۵۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : ہانسی ضلع حصار' انڈیا۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ خزینۃ الاصفیاء۔ سیرالاقطاب۔

آپ کا سلسلہ نسب حضرت امام ابو حنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ کو پہنچتا ہے۔ آپ مرید اور خلیفہ اعظم حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں بارہ سال رہے ہیں۔ آپ کا خطاب " خلیب اور قطب " تھا۔ آپ کے مرشد علیہ الرحمہ اکثر فرماتے کہ شیخ جمال میرا جمال ہے اور جب کسی کو خلافت نامہ دیتے تو ارشاد ہوتا کہ پہلے جمال الدین کو ملاحظہ کراؤ۔ چنانچہ حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ قصبہ اجودھن (پاک پتن) سے قصبہ ہانسی پالکی پر سوار ہو کر خانقاہ شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ علیہ میں آئے' آپ نے دروازہ خانقاہ پر آکر استقبال کیا اور باعزاز و اکرام مسند پر بٹھایا۔ بعد فراغت نماز مغرب حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے مثال قطب کر مہر کرنے کے لئے آپ کے روبرو پیش کیا۔ اتفاقاً چراغ گل ہو گیا' حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت اپنے دم کی پھونک سے چراغ کو روشن کر دیا۔ جب شیخ جمال رحمۃ اللہ علیہ نے یہ حال دیکھا تو مثال ان کے ہاتھ سے لے کر چاک کر ڈالی اور کہا دہلی بیچاری تمہارے دم آتشیں کی تاب نہیں رکھتی۔ اس حرکت سے حضرت علی صابر رحمۃ اللہ علیہ نے غصہ میں آکر فرمایا کہ تم نے میری مثال کو پارہ پارہ کیا ہے میں نے تمہارے سلسلہ کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔ آپ نے فرمایا اول سے یا آخر سے حضرت علی احمد صابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اول سے۔

حضرت موصوف نے پاک پتن واپس آکر تمام سرگذشت کو عرض کیا۔ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا " پارہ کردہ جمال را فرید نتوان دوخت " یعنی جمال الدین کا پارہ کیا ہوا فرید نہیں جوڑ سکتا۔ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ آپ کو تمام خلفا سے زیادہ دوست رکھتے تھے۔ کئی بار حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت ممدوح سے آپ کو طلب کیا۔

Marfat.com

حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے ہر بار یہی جواب ملا " جمال الدین جمال ماست " کوئی شخص اپنے جمال کو دوسرے کو نہیں دیتا۔ جب یہ جواب ملا تو حضرت شیخ بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ نے ناامید ہو کر آپ کو جذب باطن سے اپنی طرف کھینچا یہاں تک کہ آپ نے خود حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس جانے کی درخواست پیش کی۔ جب عرض کی تکرار ہوئی تو حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے ازراہ غضب فرمایا۔ " برو و روے خود سیاہ کن " فی الفور آپ کی تمام نعمت سلب ہو گئی اور منہ سیاہ کر کے آپ کو خانقاہ سے نکال دیا۔ آپ حیران و پریشان سر برہنہ جنگل میں پھرتے رہتے تھے۔ اتفاقاً ایک سوداگر جو حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کا مرید تھا ملتان سے آیا اور راستے میں آپ کا یہ حال دیکھ کر سخت افسوس کیا اور اقرار کیا کہ میں حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تمہارے لئے روئے شفاعت زمین پر رکھوں گا۔ غرضیکہ سوداگر مذکور نے اثناء ملاقات حالات دیگر آپ کی خستہ حالی و پریشانی کو حضور میں بیان کیا۔ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا شیخ جمال نے بہت وبال و تکلیف اٹھائی اور اپنے اعمال کی سزا پالی ہے۔ فرمایا ان کو ایک رقعہ دو حرفہ یعنی صرف یہ رباعی لکھ بھیجو ۔

رو گرد جہاں بگرد و پا آبلہ کن
گر ہمچو منی یابی و مارا یلہ کن

یک صبح باخلاص بیا بر درما
گرکار تو برنیاید آنگہ گلہ کن

شیخ جمال رقعہ ملاحظہ فرما کر حاضر حضور رحمۃ اللہ علیہ ہوئے اور سر زمین پر رکھ کر بہت روئے۔ شیخ نے از راہ عنایت سر زمین سے اٹھا کر بغل گیر کیا اور تقرب و مرتبہ پہلے سے زیادہ تر کیا اور فرمایا جمال قطب عالم ہے بلکہ قطب الاقطاب ہے کہ جس کو چاہئے درجہ قطبیت کو پہنچا دے اور اس روز سے جس کسی کو خرقہ خلافت حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ عطا فرماتے تھے آپ کی مہر کے بغیر وہ موثر نہیں ہوتا تھا۔

Marfat.com

حضرت شیخ برہان الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ

نام و کنیت : شیخ برہان الدین صوفی بن شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ۔

مقام مزار شریف : ہانسی' انڈیا۔

حوالہ کتب : اخبار الاخیار۔

جس وقت شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ نے دنیا سے رحلت فرمائی اس وقت آپ سفر میں تھے۔ آپ کو حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مہربانی فرمائی اور خلافت نامہ اور مصلیٰ و عصا مع ان نعمتوں کے جو آپ کے والد ماجد کو عطا ہوئی تھی آپ کو بھی مرحمت فرمائی اور حضرت ممدوح نے آپ کے بارے میں حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کو وصیت فرمائی۔ آپ ہر سال حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر تربیت پاتے اور جب تک سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ حیات رہے آپ نے کسی کو مرید نہیں کیا۔ حضرت جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بیٹا جس کا نام دانشمند تھا جو بظاہر دیوانہ تھا اور کبھی کبھی ہوش میں آجاتا تھا اور دانشورانہ کلام کرتا تھا۔ چنانچہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک روز اس کی زبان سے سنا کہ العلم حجاب الاکبر میں نے جانا کہ یہ مجذوب حقیقی ہے۔ بیان اس کلام العلم حجاب الاکبر کا ان سے پوچھا کہا علم دون حق ست و ہرچہ دون حق ست حجاب حق ست۔

حضرت خواجہ محبوب الہٰی نظام الدین محمد اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت سلطان المشائخ' محبوب الہٰی نظام الدین محمد اولیاء۔ نام محمد لقب سلطان المشائخ اور نظام الدین اولیاء و خطاب محبوب الہٰی از جناب کبریا بن خواجہ احمد دانیال بن خواجہ علی البخاری۔

تاریخ و مقام ولادت : ۲۷ ماہ صفر ۶۳۴ ہجری' آخری چہار شنبہ' مقام بدایون' انڈیا۔

Marfat.com

تاریخ وفات : ۷۲۵ ہجری ۱۸ ربیع الثانی روز چہار شنبہ بعد طلوع آفتاب۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ یعنی دہلی شاہجہان آباد سے بفاصلہ تین میل۔

H حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - تذکرۃ العاشقین - اخبارالاولیاء تذکرۃ المشائخ - شواہد نظامی - اقتباس الانوار - بحرالمعانی - سیرالعارفین - تکملہ سیرالاولیاء - مواہب نظامیہ - عطیات نظامی بحوالہ شواہد نظامیہ - فتوحات عینی - سوانح عمری کلاں بحوالہ سبع سنابل - سیرالاولیاء - معدن معانی۔

آپ نجیب الطرفین سید حسینی ہیں۔ آپ کے جد پدری خواجہ علی و جد مادری خواجہ عرب بخارا سے پہلے لاہور اور پھر وہاں سے بدایون تشریف لائے تھے۔ اور خواجہ عرب نے اپنی دختر نیک اختر رابعہ عصر حضرت بی بی زلیخا کو خواجہ احمد بن خواجہ علی کے ساتھ منسوب کر دیا تھا۔ بی بی صاحبہ ممدوحہ سے آپ تولد ہوئے۔ آپ نے بہ عمر دوازدہ سال فارغ التحصیل ہو کر سر پر دستار فضیلت باندھی۔ و بہ عمر بست سالگی بشرف صحبت شیخ نجیب الدین متوکل رحمتہ اللہ علیہ برادر حقیقی حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہو کر ان کے وسیلہ سے بحضور حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ پاک پتن میں حاضر ہوئے۔

کہتے ہیں جس وقت آپ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے حضور پہنچے ہیں تو حضرت موصوف نے دیکھتے ہی یہ شعر فرمایا ؎

اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ
سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ

آپ کی غیر موجودگی میں کسی نے حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے یہ شعر پڑھنے کا مطلب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا ہمارے خانوادہ میں بہت عرصہ سے ایک محبوب الہی کے لئے مشائخ میں ایک دوسرے سے بشارت چلی آرہی ہے مجھے اس شان محبوبیت کا جلوہ اس شخص کی پیشانی میں چمکتا ہوا نظر آتا ہے ؎

Marfat.com

بالائے سرت ز ہوش مندی
می تافت ستارۂ بلندی

اس اجمال کی کیفیت مشائخ سلسلہ سے یوں مذکور ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابراہیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ کسی بیابان ریگستان میں مراقبہ میں بیٹھے تھے اتفاقیہ آندھی آئی اور اس سے جہاں حضرت بیٹھے ہوئے تھے اس قدر ریت کا تودہ چڑھا کہ وہ ریت میں پوشیدہ ہو گئے۔ آپ کو حالت مراقبہ میں کچھ خبر نہیں رہی۔ حسن اتفاق کچھ عرصہ کے بعد ایک سوار کا وہاں سے گزر ہوا۔ اور اس نے گھوڑا کھڑا کر کے اپنے نیزہ کو زمین میں گاڑ دیا اور جس کام کے لئے ٹھہرا تھا اس سے فارغ ہو کر گھوڑے پر سوار ہوا اور نیزہ کو زمین سے نکالا نیزہ کا پھل زمین کے اندر سے خون آلود دیکھ کر تعجب میں ہوا۔ گھوڑے سے اتر کر اس نے اس جگہ سے ریت کو ہٹایا تو اس جگہ حضرت ابراہیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ کو بیٹھا پایا اور دیکھا کہ نیزہ کی پوری آپ کی ران میں گھس گئی تھی۔ وہ بہت ڈرا اور آپ کو ہوش میں لا کر اپنے قصور کی معافی چاہی۔ آپ نے اس کے باطن پر جو نظر ڈالی تو اس کو مقہور بہ قہر ربانی پایا آپ نے اس کے حق میں دعا مانگی اور التجا کی مگر پذیرائی نہیں ہوئی۔ جب بہت التجا سے دعا کی تو حکم الہی ہوا کہ تیری دعا قبول نہیں ہو گی البتہ تیرے سلسلہ میں ایک ہمارا محبوب ہو گا اگر وہ دعا کرے گا تو ہم اس کی روح کو عذاب سے نجات دیں گے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم بن ادھم رحمتہ اللہ علیہ نے اس حکم کو یاد رکھا اور تمام مشائخ کرام میں یہ خوشخبری یکے بعد دیگرے چلی آئی یہاں تک کہ جس وقت حضرت محبوب الہی رحمتہ اللہ علیہ پر شان محبوبیت کا ظہور ہوا تو حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے اس قصہ کو آپ سے نقل فرمایا اور اس شخص کے واسطے آپ سے دعا کرائی اور اس شخص کی روح کو عذاب الہی سے نجات دلائی۔

آپ جس روز حاضر حضور رحمتہ اللہ علیہ ہوئے اسی روز کلاہ چہار ترکی اپنے سر سے اتار کر آپ کے سر پر رکھی اور خرقہ و نعلین چوبی عطا فرمائی اور فرمایا میں نے تم کو ولایت ہندوستان عطا کی اور اپنا صاحب سجادہ کیا۔ آپ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے محبوب ترین خلفا سے ہیں

Marfat.com

اور سر سالار خانوادہ چشتیہ نظامیہ ہیں۔ آپ نے کل مقامات غوثی اور قطبی و فردانیت کے طے کر کے محبویت کا درجہ پایا تھا اور ملقب بہ "محبوب الٰہی" اور "سلطان المشائخ" ممتاز تھے۔ آپ بحکم مرشد دہلی میں تشریف لائے اور بالہام غیبی غیاث پور میں سکونت اختیار کی۔ یہاں اسباب معیشت بہت تنگ تھا۔ یار خاص جو ہمراہ تھے وہ تین چار روز کے بعد نان زنبیل گدائی کر کے لاتے تھے اس سے افطار ہوتی تھی یا جنگل کے پتوں پر قناعت تھی۔

یہ سلطان معز الدین کیقباد بادشاہ کا زمانہ تھا۔ صاحب "تذکرۃ العاشقین" لکھتے ہیں کہ خلقت کے رجوع کی کثرت سے تنگ ہو کر آپ نے ارادۂ نقل مکان پختہ کر لیا تھا کہ ناگاہ ایک جوان دروازے سے آیا اور یہ شعر پڑھا ۔

روزے کہ تو مہ شدی نمی دانستے
انگشت نما عالمے خواہد شد

امروز کہ ز الفت دل خلقے بربود
در گوشہ نشستنت نہ می دارد سود

کہا خلق سے گوشہ پکڑنا سہل ہے لیکن کار مردانگی یہ ہے کہ باوجود انبوہ خلق کے خلوت در انجمن ہو اور مشغولی حق میں خلل نہ آئے۔ "اخبار الاولیاء" میں منقول ہے کہ جب سلطان علاء الدین خلجی فوت ہوئے تو سلطان قطب الدین مبارک شاہ تخت نشین ہوا۔ فرزند علاء الدین نے خضر خان کو جو کہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید تھا اور عمارت عالی برج کلاں مسجد درگاہ بنوائی تھی، شہید کیا اسی وجہ سے بادشاہ خود مرید ضیاء الدین رومی ہوا اور آپ سے عداوت رکھ کر قدم بے ثبات کو بہ آزار حضرت رحمۃ اللہ علیہ رکھا۔ اس نے آپ کو دربار کی حاضری کے لئے طلب کیا مگر آپ نے حاضر ہونا روا نہ رکھا اور فرمایا بادشاہ مجھ پر ظفر نہیں پائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بادشاہ مذکور کئی ہزار ستون پر بنی ہوئی عمارت میں سویا ہوا تھا۔ خسرو خان نے جو کہ (اس کا پروردۂ نمک و خاک برکشیدہ تھا) رات کو آ کر بادشاہ کو قتل کر دیا۔ اس وقت آپ اپنی خانقاہ میں گلگشت فرما رہے تھے اور یہ بیت پڑھ رہے تھے ۔

Marfat.com

اے رو بہک چرانہ نشستی بجائے خویش
باشیر پنجہ کردی و دیدی سزائے خویش

غیاث الدین تغلق کے تخت پر بیٹھنے کے بعد اس نے بھی مخالفت شروع کر دی اتفاقاً لکھنؤتی کی طرف سے کچھ خلل واقع ہوا بادشاہ ادھر گئے اور جاتے وقت کہا کہ واپس آکر سلطان نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ کو دہلی سے باہر کروں گا۔ یہ بات آپ نے بھی سنی اور فرمایا "ہنوز دہلی دور است" واپس آنے کے ساتھ ہی اس پر بجلی گری اور بادشاہ ہلاک ہوا۔ اس کی جگہ اس کا بیٹا غیاث الدین بلبن تخت پر متمکن ہوا۔ وہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کا بڑا معتقد تھا اور اسی بادشاہ کے بیٹے سلطان محمد عادل بادشاہ نے ایک عالیشان گنبد آپ کی قبر مطہر پر بنوایا تھا بعد اس کے سلاطین و خوانین دہلی نے گنبدہائے مسجد و حجرات بنوائے اور کار چشمہ پائیں کو بانصرام پہنچایا جس کا مفصل ذکر آئندہ آئے گا۔

ایک روز آپ کے مرشد علیہ الرحمہ نے فرمایا کچھ کھانے کو لاؤ۔ آپ نے اپنی دستار مبارک رہن رکھ کر کچھ لوبیا خریدا اور ابال کر نمک ڈال کر حاضر خدمت کیا۔ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے تناول فرمایا اور ارشاد کیا کہ خوش نمکین پکا ہے۔ اور خدا سے میں نے چاہا ہے کہ ہر روز ہفتہا دو سہ من نمک تمہارے باورچی خانہ میں صرف ہوا کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ہر روز ستر من نمک اور چند قطار اونٹ کی باورچی خانہ سے پوست و پیاز کے نکلتے تھے۔ آپ کی ازار پھٹی ہوئی تھی حضرت پیرو مرشد کی نظر پڑی اور اپنی ازار عنایت فرمائی آپ جلدی سے اپنی ازار پردہ ازار پہننے لگے تو جلدی میں ازار بند ہاتھ سے چھوٹ گیا اور ازار پاؤں پر گر پڑی۔ فرمایا ازاربند ایسی مضبوط کر کے باندھو کہ تاروز قیامت نہ کھلے۔ اگر کھلے تو حوران بہشتی کے لئے۔ آپ نے عرض کی ان شاء اللہ ایسا ہی ہو گا اور اسی وجہ سے آپ نے تمام عمر نکاح نہیں کیا اور عورت سے سخت متنفر رہے۔

صاحب " تکملہ سیرالاولیاء بحوالہ بحرالمعانی " لکھتے ہیں کہ ایک روز حضرت سید محمد بن جعفر مکی مصنف " بحر المعانی " کشتی میں حضرت خضر علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ذکر شاہدان لایزالی کا چھڑ گیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی و

Marfat.com

حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہم مقام معشوقی میں تھے۔ ان کی مانند کسی نے درجہ نہیں پایا۔

حضرت شیخ نصرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سے کہ وقت سماع ابتداء سرود کے حضرت امیرخسرو غزل پڑھتے اور امیر کے دہنی طرف میرحسن اور بائیں طرف خواجہ مبشرغلام زر خرید آپ کے ہوتے جو لحن داؤدی حسن صوت میں رکھتے تھے اور دو بست قوال کہ ادائے سرود و غنا سے پرندے ہوا سے اتار لیتے تھے۔ علوفہ خوار رہا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کو ان دو بیت حدیقہ حکیم سنائی سے بہت وجد ہوا ۔

بیش منما جمال جہان امروز
ور نمودی برو سہندی سوز

وان جمال تو چیست ہستی تو
وان سپندی تو چیست ہستی تو

از رسالہ " مواہب نظامیہ بحوالہ شواہد نظامیہ " حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلطان المشائخ کی نسبت یوں پیشین گوئی فرمائی ہے واشوقا الی اخوانی وھم یکون بعدی وھم کالانبیاء و بمنزلتی و یکون فی امتی رجل اسمہ محمد و لقبہ نظام الدین اولیاء و ھو من اصفیاء امتی فاذا یلاقی احد منکم فاقراء منی السلام (ترجمہ) میں بہت مشتاق ہوں طرف اپنے بھائیوں کے اور وہ میرے بعد ہوں گے اور وہ مانند انبیاء بنی اسرائیل ہوں گے اور میرے مرتبہ کے اور ہوگا میری امت میں ایک شخص نام اس کا محمد ہوگا اور لقب اس کا "نظام الدین اولیاء" ہوگا اور وہ میری امت کے اصفیاء میں سے ہوگا پس جس وقت تم میں سے کوئی اس کو ملے تو میرا سلام کہے۔

" معدن معانی " سے نقل ہے کسی نے حضرت شیخ یحیٰی منیری فردوسی بہاری رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کا حال و نشان و مقام دریافت کیا۔ فرمایا ان کا مقام الطف ہے اور یہ محض لطف رب ہے کس کو نصیب ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ کی خواب اور بیداری یکساں تھی۔ آپ کا یہ مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا تھا۔

Marfat.com

حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اپنی " تفسیر عزیزی " کے صفحہ ۲۲۹ تفسیر الم نشرح کے بارھویں نشیمن میں شان محبوب الہٰی کو اس عبارت میں رقم فرمایا ہے " محبوب نازنینی ماہ جبینی بلکہ کعبہ مثالی کہ تجلی الہٰی بدن اورا آشیانہ خودساختہ و طور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الہٰی در و جلوہ گر شدہ صید دلہا بجاذبہ محبت می کند و ہزاران ہزار عاشق حسن ازلی دیوانہ وار بتوقع منفعت و استفادہ کمال از دور دست بجاذبہ یکند او و دیدہ می آید - الخ

" شواہد بحوالہ منشور سعادت " میں ہے جس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رویت چاہی فرمان ہوا لن ترانی پھر درخواست کی حکم ہوا کہ ہنوز ظہور سلطان المشائخ نظام الدین بدایونی کا نہیں ہوا۔ عرض کیا وہ کون ہے ؟ حکم آیا وہ حبیب میرا محبوب ہو گا اور میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت سے ہو گا۔ حضرت موسیٰ نے جمال محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جمال امت محمد دیکھ کر فرمایا اللھم اجعلنی من امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

" فتوحات غیبی " میں ہے کہ عرب و عجم کے تمام مشائخ آپ کی فضیلت پر اتفاق رکھتے ہیں اور آپ کے جمال جہاں آرا کے مشتاق تھے۔ اور دربارہ تعظیم و تکریم آپ کے کلی اعتراف تھا۔ چنانچہ قطب مشائخ زمان حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ باوصف کمال منصب محبوبیت کے مشتاقان و اصنان آنجناب سے تھے۔ اور آپ کے وجود باجود سے خبر دی اور آپ کو بہ لقب امام محبوبان و امام صدیقان یاد فرما کر ایک اکابر ہند سے فرمایا کہ حق تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے قریب ہے کہ صحبت میں ایک محبوبان حق کی پہنچو کہ نام ان کا محمد اور لقب نظام الدین ہے اور ظہور ان کا ساتویں ہجری میں ہو گا ان کو میرا سلام کہنا۔

از " شواہد نظامی " منقول از حضرت سید علیم الدین ہمشیرزادہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ ایک روز حضرت امیرخسرو سیر کرتے ہوئے حضرت بو علی قلندر عاشق الہٰی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے' قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے فرمایا کہ اے خسرو میں اکثر محفل قدس منزل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام اولیاء کا مشاہدہ کرتا ہوں کیا سبب ہے کہ آپ کے پیرو مرشد حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ کو محفل میں نہیں دیکھتا۔ امیرخسرو نے

Marfat.com

حاضر ہو کر اپنے حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا۔ فرمایا خسرو دوبارہ ان کی ملاقات کو جاؤ اور انہیں کہو کہ اگر اب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محفل میں جاؤ تو جس جگہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف رکھتے ہیں آپ ﷺ کی پشت کی جانب ایک پردہ ہے اس پردہ کے اندر اس فقیر کو تلاش کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا' امیر خسرو نے جا کر قلندر صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے کہا انہوں نے کہا خسرو آؤ ہم اور تم مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو کر حضرت نظام الدین کو دیکھیں۔ پس ہر دو افراد محفل قدس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے اور تمام اولیاء کو کھڑا دیکھا۔ امیر خسرو بھی اس جگہ کھڑے رہے اور حضرت قلندر صاحب رحمتہ اللہ علیہ اس پردہ کی طرف گئے اور چاہا کہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھیں لیکن ادب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آگے نہ جاسکے اور ذوق و شوق دیدار محبوب الٰہی کا جوش آیا تب ایک نعرہ آواز بلند مارا اور یہ بیت دوہرہ اس جوش و خروش کی حالت میں پڑھا ۔

پردہ بردار کہ تا عارض زیبا نگریم
ورنہ از آہ جگر پردۂ عالم بدریم

دوہرہ ۔

گھونگھٹ کھول بدن سے موکھ و یکھن دے موہ
ناتر نارہ مار ہوں جو سب جگ دیکھے توہ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قلندر عاشق الٰہی کی طرف دیکھا اور پوچھا اے شرف الدین مست کیا چاہتا ہے ؟ کیا محبوب نظام الدین کو دیکھنا چاہتا ہے عرض کیا ہاں ! فرمایا دیکھ لو حجرۂ محبوبی میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ عاشق الٰہی لب ادب سے زمین خدمت چوم کر حجرہ کی طرف گئے اور حضرت محبوب الٰہی سفید مصلیٰ پر مقام معشوقی میں نہایت ناز و ادا کے ساتھ تشریف رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ عاشق الٰہی کو محبوب الٰہی کی زیارت مقام محبوبی میں کس تمنا و شوق سے حاصل ہوئی۔

از " عطیات نظامی " حضرت مخدوم جہانیاں سید جلال بخاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے

Marfat.com

ہیں کہ آپ کو دس قطب کی طاقت حاصل تھی اور قطب ہر زمانہ میں ایک ہوتا ہے۔ جس کو غوث کہتے ہیں۔ آپ نہایت درجہ محبوبی اور اعلیٰ درجہ کی معشوقیت میں تھے۔

نقل از " شواہد نظامی " سلطان قطب الدین خلجی آپ سے حسد رکھتا تھا حکم دیا کہ میرے لشکر سے کوئی شخص حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں نہ جائے اور ایک پیسہ نذر کا نہ دے پھر دیکھیں گے کہ شیخ کا یہ دسترخوان اور لنگر کہاں سے جاری رہتا ہے۔ آپ نے یہ سن کر دسترخوان اور لنگر کا خرچ دو چند کر دیا۔ بادشاہ کو یہ خبر سن کر سخت تعجب ہوا۔ کتاب " چشتیہ بہشتیہ" میں لکھا ہے کہ بادشاہ نے ضد میں آکر منادی کرائی کہ کوئی دوکاندار بلکہ ترکاری و سبزی فروش تک خادمان سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نہ کرے۔ آپ نے سن کر فرمایا جو کچھ ہمارے باورچی خانہ میں درکار ہو وہ شہر نظام آباد سے لائیں۔ خادمان نے عرض کی شہر کیا اس نام کا تو گاؤں بھی یہاں نہیں ہے۔ فرمایا دریائے جمنا سے تھوڑی دور جاؤ شہر نظام آباد میں جا پہنچو گے۔ خادمان گئے شہر دیکھا نہایت آباد اور تحفہ و تحائف سے بھرا ہوا ہے اور طرح طرح کی اجناس خوردنی وغیرہ سے بھرا ہوا تھا۔ پس جو کچھ ضرورت تھی خرید کیا' قیمت دینے کے وقت دکانداروں نے معذرت کی اور کہا حق تعالیٰ نے اس شہر کو حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے نام سے آباد کیا ہے اور جو کچھ اس شہر میں ہے وہ حضرت ہی کا ہے۔ ہم قیمت نہیں لیتے جو کچھ چاہئے بلاقیمت لے جاؤ۔ چنانچہ مدت تک خادمان اس شہر سے اشیائے مطلوبہ لاتے رہے۔ جب سلطان وقت نے اس واقعہ سے اطلاع پائی تو اپنے کیے ہوئے پر پشیمان ہوا۔

اسی طرح روز عرس حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سلطان مذکور نے منادی کرائی کہ کوئی شخص دکاندار خادمان سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کوئی چیز فروخت نہ کرے۔ جب حضرت ممدوح رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کا دن آیا آپ نے بدستور یاروں کو دعوت دی اور مجلس سماع آراستہ کرائی۔ لوگوں کو حیرت تھی کہ حال طعام کا مجلس کے واسطے کیا ہو گا۔ الغرض جس وقت مجلس اختتام پذیر ہوئی اور سماع تمام ہوا چند کشتی لبالب قابوں بلوریں سے کہ جس میں طعام طرح طرح کے بھرے ہوئے تھے دریائے جمنا میں آپ کی خانقاہ کے قریب نمودار ہوئیں اور خودبخود کنارے پر پہنچ گئیں۔ آپ نے خواجہ اقبال میر خانساماں کو فرمایا لاؤ اور اس کھانے کو تقسیم کرو۔ انہوں نے کھانا مجلس میں تقسیم کیا اور چند قاب کھانے کی بادشاہ کے لئے بھی بھیجیں بادشاہ یہ

Marfat.com

طرح طرح کے لذیز اور گرما گرم کھانے دیکھ کر حیران ہو گیا اور سخت پشیمان ہوا۔

کلمات طیبات از " شواہد نظامی "

۱... فرمایا حکما کا قول ہے تین چیزیں خود کرنی چاہئیں اور دوسرے کو سکھانی چاہئیں ایک ہمیشہ حلق یعنی سرمنڈانا۔ دوم پہلے کھانے سے شوربا کھانا۔ سوم کف پائے کو چرب کرنا۔ لیکن درویش کو چاہئے کہ جو کلمہ نفع کا ہو اسے خلق کو پہنچانے میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔

۲... مرد میں تین چیز سے کمالیت پیدا ہوتی ہے' قلت الطعام و قلت النوم و قلت الصحبت مع الانام۔

۳... طاعت دو طرح پر ہے طاعت لازمی اور طاعت متعدی' لازمی وہ ہے کہ نفع اس کا بذات خاص طاعت کنندہ کو ہو اور وہ نماز روزہ اور جو متعلق اس کے ہے لیکن طاعت متعدی وہ ہے کہ اس سے راحت دوسروں کو پہنچے اور وہ زکوٰۃ' صدقہ و خیرات' اس میں فیض عمیم اور اجر عظیم ہے۔ لیکن طاعت لازمی میں اخلاص چاہئے طاعت متعدی جس طرح کرے داخل ثواب ہے۔

۴... خطرہ و عزیمت کے بارے میں فرمایا اول خطرہ ہے یعنی جو کچھ دل میں آئے بعد اس کے عزیمت ہے یعنی عمل میں لانا اس خطرہ کا۔ لیکن خواص کو خطہ سے مواخذہ ہے اور عوام کو جب تک گناہ فعل میں نہ آئے مواخذہ نہیں ہے۔ درویش کو چاہئے کہ ان تینوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنی چاہئے اور کلمہ لاحول پڑھے۔

ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ آج تک کوئی خطرہ میرے دل میں نہیں آیا ہے کہ اس کے فعل کے ساتھ متہم نہ ہوا ہوں اگرچہ اس کو عمل میں نہ لایا تھا۔ چنانچہ اسی معنی میں حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک وقت خانقاہ شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ پر ایک درویش کامل گئے۔ شیخ نے جوان کا کمال دیکھا اپنی دختر کو فرمایا کہ وقت افطار پانی سے بھرا ایک کوزہ ان کے روبرو لے جائے۔ اگرچہ دختر خورد سال تھی لیکن بڑے ادب سے کوزہ پیش کیا۔ ابوسعید کو یہ ادا پسند آئی اور دل میں گزرا کہ کون نیک بخت انسان ہو گا جس کے نکاح میں

Marfat.com

یہ دختر آئے گی۔ معاً اس خطرہ کے آپ نے حسن موذن کو بازار میں بھیجا اور فرمایا کہ بازار کی خبر لاؤ کہ شہر میں کیا شہرت ہے۔ اس نے واپس آکر کہا دو مرد آپس میں کہہ رہے تھے کہ شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی دختر کا نکاح کسی کو گھر داماد رکھ کر کرنا چاہتے ہیں۔ شیخ نے ہنس کر فرمایا کہ وہی خطرہ میرا پکڑا گیا اور متہم مواخذہ کیا۔

فرمایا جو کچھ خدا کی راہ میں صرف کرے وہ اسراف نہیں ہے مگر اپنے نفس کے لئے ایک درہم بھی داخل اسراف ہے۔ چنانچہ ایک بخیل نے روبروئے شیخ ابوسعید ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ آکر یہ حدیث پڑھی لا خیر فی الاسراف شیخ ابوسعید رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا لا سراف فی الخیر فرمایا یہ مقولہ حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کا ہے لااعتبار فی الخرقة انما الاعتبار بالخرقة یعنی خرقہ میں کچھ اعتبار نہیں ہے' اعتبار اس کا ہے جو حق خرقہ بجا لائے اور گناہوں سے پاک رکھے اور آتش عشق الٰہی میں خود کو جلا دے۔

آداب پیر

از " سوانح عمری کلاں " حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ بحوالہ " سبع سنابل و سیرالاولیاء " کسی نے آپ سے سوال کیا جو مرید زاہد و عابد ہو لیکن پیر کی محبت اس کے دل میں تھوڑی ہو اور دوسرا مرید جو سوائے روزہ نماز کے کچھ عبادت نہ کرتا ہو لیکن اعتقاد و اخلاص میں اپنے مرشد کے ثابت قدم ہو ان دونوں سے کون بہتر ہے۔ فرمایا وہ شخص جو محب و معتقد اپنے شیخ کا ہے کہ ایک وقت اخلاص کا اس کا بسبب اعتقاد کے کل اوقات پر شرف رکھتا ہے۔ ادب مرید کو ہی چاہئے جو پیر فرمائے ۔

بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ و رسم منزلہا

اور جو شخص کسی بزرگ کے پیوند کرتا ہے اور ارادت لاتا ہے اس کو تحکیم کہتے ہیں۔ یعنی اس کو اپنے اوپر حاکم کرتا ہے اگر مرید قول و فعل سے انکار کرے مرید نہ ہو گا۔ نعوذباللہ روبروئے پیر کے نوافل و تسبیح و اوراد میں مشغول نہ ہو کہ کوئی شغل بالاتر مشاہدہ پیر سے نہیں ہے۔ مرید کو چاہئے کہ پیر کی طرف پشت نہ کرے اور روبرو سے پیچھے چلے تا کہ پشت

Marfat.com

اس کی پیر کے منہ کی طرف نہ ہو نظر سے غائب ہو کر سیدھا چلے اگر پیر یا استاد یا بزرگ راستہ میں ملیں نعلین یا کفش نکال کر ملاقات کرے۔ اگر کسی پیر یا بزرگ کا جوٹھا پانی ملے تو کھڑا ہو کر پیئے اس طرح کھڑے ہو کر جس طرح آب زمزم و بقیہ آب وضو پینا چاہئے۔ جتنی مرتبہ خرقہ یا کلاہ یا پیرہن پیر سے پائے پہنے اور دوگانہ ادا کرے۔ اور بعدازاں کچھ شکرانہ آگے پیر کے لے جائے کر عرض قبولیت کرے اور بعد قبولیت پابوس اور تسلیمات بجا لائے۔

آداب زیارت

جس وقت روضہ مبارک پیر یا استاد یا کسی اور بزرگ کے جائے تو کچھ پھول، شیرنی یا نقد ضرور لے کر جائے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو سبزہ ہی کافی ہے۔ خالی ہاتھ نہیں جانا چاہئے اور قبر مبارک کے بائیں طرف سے آئے۔ اور بالمقابل منہ یعنی مزار مبارک کے داہنی طرف کھڑا ہو کر کہے علیکم السلام یا اہل القبور لاالہ الا اللہ پس گل یا سبزہ اپنے ہاتھ سے دہنی طرف مرقد نزدیک منہ میت کے آہستہ رکھے اور بیٹھے، اور شیرنی اور نقد کو اپنے آگے رکھے اور چند آیات قرآن پاک سے بھی پڑھے۔ اور اس کا ثواب نذر کرے۔ اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھائے درود شریف و فاتحہ و آیت الکرسی و اذازلزلت الارض و الھکم التکاثر ایک ایک بار پڑھے۔ سورۂ اخلاص گیارہ بار لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و ھو حی لایموت ابداً ابداً ذالجلال والاکرام بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شئی قدیر پڑھے اور کہے کہ قراۃ القرآن وجعلت ثوابھا بروح فلاں بن فلان بعدازاں انگلی کلمہ شہادت کو مزار شریف پر رکھے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھے اور جو حاجت ہو عرض کرے۔ اور شیرنی و نقد ان بزرگوں کے وارثوں کو یا خادموں کو دے اور خود رخصت ہو جائے۔ جب زیارت مزار مبارک سے واپس آئے تو کسی مریض کو دیکھنے نہ جائے کہ اس کی صحت کی امید نہ ہو اور اگر جانا ضروری ہو تو پہلے مسجد یا گھر میں ٹھہر کر دوگانہ نماز ادا کرے پھر وہاں سے بہ نیت عیادت مریض کے جائے۔

اگر کوئی شخص اسم مبارک "یاسلام" کو ایک سو گیارہ بار پڑھے اور مریض کو دم کرے تو ان شاء اللہ مریض صحت پائے۔ اور اگر کوئی شخص واسطہ شفا مریض غائب کے لفظ

Marfat.com

" یاسلام " کو پڑھے اور اس کی طرف پھونکے امید ہے شفا پائے۔ مجرب ہے۔ فرمایا ولایت ایمانی و عرفانی کو زوال جائز ہے۔ ولایت احسانی کو زوال نہیں۔ فرمایا مجھ کو واقعہ میں ایک کتاب دی اس میں لکھا ہوا تھا کہ جہاں تک تجھ سے ہو سکے دل کو راحت پہنچا اس لئے کہ دل مومن کا ظہور ربوبیت کی جگہ ہے۔ فرمایا قیامت کے دن کسی سامان کو ایسا رواج نہ ہو گا جیسا کہ دریافت دلوں کا ہو گا۔

ایک نکتہ : از " تذکرۃ العابدین " ایک شخص نے دریافت کیا کہ آپ میں اور حضرت محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ میں کیا فرق ہے ؟ فرمایا وہ بیاہے تھے اور میں آنکھ لگا ہوں۔ معمولات آنحضرت رحمتہ اللہ علیہ سے ہے کہ جس کسی کو کوئی مشکل پیش آئے تو اسے چاہئے کہ دعا کی مقبولیت کے لئے ان تین شرائط کو یاد رکھے۔ اول دل جو دعا کرے واسطے اللہ تعالیٰ کے کرے۔ دوم واسطے دعا کرنے کے ایک جگہ مخصوص کر لے جہاں عورتوں کا گزر نہ ہو تا کہ اس کا دل شیطانی خطرات سے محفوظ رہے۔ سوم دعاء سے پہلے حسب مقدور صدقہ دے تا کہ دعا درجہ قبولیت کو جلد پہنچے اور دعا کی قبولیت کے بعد درویشوں کو صدقہ دے تا کہ اس کی دیگر دعائیں بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہوں۔

حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جو کوئی اپنی حاجت کے لئے بادشاہوں کے دربار میں جاتا ہے تو بادشاہ کے دربانوں کو انعامات دے کر خوش کرتا ہے۔ درویش بھی دربانان الٰہی ہیں تو جو کوئی بھی اپنی حاجت کے برآنے کے لئے ان کی نذر ایصال ثواب کرے اس کی حاجت ہرگز رد نہ ہو گی۔ آپ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ وقت دعا جو گناہ اس نے کئے ہیں ان کو ہرگز دل میں نہ لائے کہ وہ دعا کی قبولیت کے یقین میں سستی پیدا کریں گے۔ نیز جو عبادت کی ہے یاد نہ کرے کہ عجب پیدا ہو گا۔ اس وقت نظر خاص محض رحمت الٰہی پر چاہئے کہ وہ اجابت دعا کے واسطے کافی ہے۔ اور دعا کے وقت اپنے ہاتھ متصل اور خاصے بلند رکھے اور منتظر رہے کہ اسی وقت کوئی چیز آسمان سے میری طرف پہنچے گی۔

عمل قضائے حاجات

جو شخص اس آیت کریمہ کو ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث

Marfat.com

لایحتسب ○ ہمیشہ پڑھے اس کا جو کام، مطلب یا مشکل ہو گی فوراً حل ہو گی اور کشائش رزق کے لئے جس کے رزق میں تنگی آجائے ہر شب سورۂ جمعہ پڑھے جلدی کشائش ہو جائے گی اور فتح نصیب ہو گی۔ اور اگر ہر شب نہ پڑھ سکے تو شب جمعہ کو پڑھنا ہی کافی ہے۔ ایک مرتبہ ایک قیدی کو شیر کے آگے ڈالا گیا یہاں تک کہ سات روز تک وہ شیر کے آگے پڑا رہا مگر شیر نے اس پر حملہ نہیں کیا اس وجہ سے کہ وہ دعائے ذیل اپنے پاس رکھتا تھا۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا دائم بلا فنا یا قائم بلا زوال یا شیر بلا وزیرا و یا صانع بلا نصیر نیز اس دعا کو ہر نماز کے بعد جو کوئی ایک سو بار پڑھے دشمن کے شر سے محفوظ رہے۔ اور ہر دشمن اس کا دوست ہو جائے۔ جس کسی کو کوئی غم یا الم پیش آئے چاہئے کہ اس آیت کریمہ کو پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو جلدی رنج و الم سے رہائی بخشے گا۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ○

برائے دفع آزار دشمن و ظالم اس آیت کریمہ کو پڑھے حسبی اللہ و نعم الوکیل نعم المولیٰ و نعم النصیر بہت زیادہ پڑھے جلد دشمن اور ظالم کے شر سے رہائی پائے گا۔ برائے شرف قبولیت اعمال ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ برائے روشنی دل ربنا لا تزغ قلوبنا وھب لنا من الدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔ برائے تولد فرزند صالح رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعآء حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ اس دعا کو بہت زیادہ پڑھا کرتے تھے۔ یا دائم الفرد والبقا یا ذوالجلال والجود والعطایا یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم بحق ایاک نعبدو ایاک نستعین آپ فرمایا کرتے تھے مجھے جو کچھ ملا ہے اس دعا سے ملا ہے۔

تعویذ باندھنے کا طریقہ

فرمایا جو کوئی ان تین کلموں اللہ شافی - اللہ کافی - اللہ مافی - مریض کے بازو یا گلے میں ڈالے جلد شفا پائے۔ آپ کا ارشاد گرامی ہے تعویذ کو بازو یا گلے میں سخت باندھنا چاہئے۔ تعویز کو آویزاں کرنا یا لٹکانا منع ہے۔ بہتر تو یہ ہے کہ بازو پر باندھے۔

ایک رو سیاہ کے اعتراض پر آپ نے فرمایا جو امر پیشتر اس کے فرض تھا اگر اب اس

Marfat.com

...فرضیت اٹھ گئی پس استجباب اس کا باقی رہا۔ چنانچہ روزہائے ایام بیض اور عاشورہ کی فرضیت ...ت ماضیہ پر فرض تھی جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مسعود میں ماہ ...ضان کے روزے فرض ہوئے تو فرضیت ایام بیض اور عاشورہ کی اٹھ گئی اور استجباب باقی ...۔ پہلے کی امتوں میں رعیت بادشاہ کو، شاگرد استاد کو اور امتی پیغمبر کو سجدۂ تعظیمی بھی ...تے تھے مگر اب اس کا استجباب بھی جاتا اب حرمت باقی رہی۔

" شواہد نظامی بحوالہ تذکرۃ الاتقیاء - چشتیہ بہشتیہ " حضرت سلطان المشائخ ...ۃ اللہ علیہ کو پردہ پوربی بہت ہی پسند تھا جب اس کا سوال کیا آپ نے فرمایا میں نے یوم ...ناق کی آواز " الست بربکم " اسی پردہ سے سنی تھی اور آج تک اس کا مزہ میرے دل اور ...ں میں موجود ہے۔ اکثر فرماتے تھے کہ میں پیر ہوا لیکن پوربی پیر نہیں ہوئے۔

ایک روز حضرت شیخ الشیوخ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے دستار مبارک اپنے سر سے ...ری اور اپنے دست مبارک سے آپ کے سر پر باندھی وہ دستار سات پیچ کی تھی۔ باندھتے ...ت فرمایا اے نظام الدین! آج کے روز انتظام سات اقلیم کا ان سات پیچ دستار تمہاری سے ...ھ دیا گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک مجلس میں دستار مبارک کا ایک پیچ سماع کے حالت میں کھل ...ا آپ نے جلدی سے خبردار ہو کر پیچ درست کر لیا بعد سماع ایک شخص نے اس طرح جلدی ...، پیچ درست کرنے کے متعلق دریافت کیا۔ فرمایا بہت مدت سے باری تعالیٰ نے انتظام ہفت ...یم کا ان سات پیچ دستار کے ساتھ منضبط کر رکھا ہے اس لئے ڈرتا ہوں کہ مبادا کوئی پیچ درہم ...م ہوا تو اس اقلیم کا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔

...ئدہ سماع

" آداب السالکین " میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ ...سلم اپنے یاروں کے ساتھ اپنے دولت خانہ میں تشریف فرما تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آیت ...مت لائے۔ آپ کو تفریح حاصل ہوئی۔ یاروں نے ایک شعر کو باآواز موزوں پڑھنا شروع کیا، ...پ کو تواجد واقع ہوا آپ ﷺ اٹھے اس وقت آپ ﷺ کے تقریباً ایک صد یاران مجلس میں ...جود تھے آپ ﷺ نے اپنی ردائے مبارک کے سو ٹکڑے کئے اور ہر ایک صحابی کو ایک ایک

Marfat.com

ٹکڑہ تقسیم ہوا۔ یہاں سے ثابت ہے کہ جو کچھ حالت سماع میں صوفی کے پاس سے گر جائے وہ حق قوالوں کا ہے۔

ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم حق تعالیٰ کا حکم ہے کہ آپ کی امت کے فقراء اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بشارت سے بہت خوش ہوئے' فرمایا کوئی ہے اس وقت ایک شخص غریب بدو حاضر تھا اس کو کچھ کہنے کو ارشاد ہوا اس نے ایک شعر آواز خوش لحن سے پڑھا اور تواجد فرمایا۔ صوفیائے چشت کے نزدیک یہ واقع سماع سننے کے لئے حجت ہے۔ مشائخ کرام نے فرمایا اس کام میں درد ہے اور جس کسی کو درد نہیں وہ لذت سماع سے محروم ہے۔ عشق ایک مرغ ہے جو سوائے دل دردناک کے دانہ نہیں چنتا اور بغیر جان مشتاقان کے آشیانہ نہیں بناتا۔

"سیرالاولیاء" میں لکھا ہے ایک صوفی کو خواب میں دیکھا کہ بہشت میں بہت غمگین بیٹھا ہے۔ پوچھا کہ یہ غم کس سبب سے ہے کہا کہ جو شوق ذوق اس عالم سماع میں رکھتا تھا بہشت میں نہیں ہے۔ پس جو راحت اور جو حظ صوفیوں کو سماع میں ہوتا ہے اس کے مقابل بہشت کی لذتیں انہیں پسند نہیں آتیں۔ آپ نے فرمایا سماع فوری کسوٹی ان مردوں کے واسطے ہے جو اس کے اہل ہیں اور صاحب ذوق ہیں۔ اگر وہ ایک بیت بھی سنیں تو دل میں ذوق و شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ چاہے مزامیر ہوں یا نہ ہوں اور جو لوگ عالم عشق سے بے خبر ہیں ان کو مزامیر سے بھی کچھ فائدہ و اثر نہیں ہوتا کیونکہ کام درد دل پر موقوف ہے۔ فرمایا ایک دفعہ قوالوں نے یہ بیت پڑھا ؎

مخرام بدین صفت مبادا
کز چشم بدت رسد گزندے

اس وقت مجھے حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے اوصاف یاد آئے اور اس شعر کا معنی ان کے تصور سے کیا اور اس سے مجھے ذوق و شوق ہوا اس موقع پر امیرحسن علائی سنجری نے عرض کیا

Marfat.com

اگر علماء ارباب سماع میں بحث کریں اور اس کی حرمت میں فتویٰ دیں تو درست ہے۔ لیکن فقیروں کو نفی سماع نہیں کرنا چاہئے اور جو لوگ مشکوک جانیں سماع نہ سنیں۔ لیکن دوسروں کے ساتھ خصوصیت جائز نہ رکھیں کہ خصوصیت صفت درویشوں کی نہیں ہے اور بندہ اس گروہ کو جو منکر سماع ہیں خوب جانتا ہے اور ان کے مزاج پر وقوف کلی رکھتا ہے۔ اگر بالفرض یہ سب سماع کو حلال جانتے تب بھی نہیں سنتے۔ آپ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور کہا ہاں جب ان کے دل میں درد نہیں تو کیوں سنتے ہیں اس کام کا تعلق دل سے ہے اور اسی معنی میں یہ رباعی زبان مبارک پر لائے ۔

دنیا طلبا ! جہاں بکامت بادا
ایں جیفہ مردار بد امت بادا
گفتی کہ "بہ نزد من حرام است سماع"
گر بر تو حرام است حرامت بادا

وصیت وفات

آپ نے حالت مرض موت میں حضرت شیخ شہاب الدین امام و خلیفہ خاص کو وصیت فرمائی کہ تین روز تک میرے جنازہ پر سماع کر کے چوتھے روز دفن کرنا۔ انہوں نے بموجب وصیت قوالوں کو حاضر کیا لیکن حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح رحمتہ اللہ علیہ نے سماع کو منع کیا۔ "سبع سنابل" میں ہے کہ جب جنازہ اٹھا کر لے چلے اور تمام قوالوں نے جمع ہو کر شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ غزل خوش آوازی سے شروع کی ۔

سرو سمینیا بصحرا می روی
نیک بد عہدی کہ بے ما می روی
کس بایں شوخی و رعنائی نرفت
خود چنینی یا بہ عمدا می روی

Marfat.com

جب اس شعر پر پہنچے ۔

اے تماشا گاہ عالم روئے تو
تو کجا بہر تماشا می روی

تو شوق سماع نے حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ پر غلبہ کیا اور اپنے ہاتھ کفن سے اٹھائے اور چاہا کہ حرکت میں آئیں حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح رحمتہ اللہ علیہ نے امتناع سماع فرمایا اور آپ نے ہاتھ نیچے کر لئے۔ بعض کتب میں درج ہے کہ آپ نے جب ہاتھ کفن سے اٹھایا اور متحرک ہونے لگے تو حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح التماس کی "شیخا شیخا باش و دست درکش کہ قدم سید درمیان ست" نماز جنازہ کی امامت شیخ رکن الدین ابوالفتح رحمتہ اللہ علیہ نے ادا کی۔ وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک جب ۹۱ برس ہوئی تو آٹھ روز تک بول و براز بند رہا اور آٹھویں روز خواجہ اقبال میر خانساماں کو فرمایا کہ جو کچھ اسباب و نقود موجود ہے حاضر کرو تاکہ اس کو غریبوں تقسیم کروں۔ عرض کی کہ جو فتوح یا اسباب آتا ہے دوسرے روز تک نہیں رہتا۔ مگر کئی ہزار من غلہ موجود ہے جو لنگر میں ہر روز خرچ کیا جاتا ہے۔ فرمایا آج سارا غلہ نکال کر مستحقین میں تقسیم کر دو۔ پھر آپ نے صندوق جامہائے خاص طلب کیا اور اس صندوق سے ایک دستار خاص و پیراہن و مصلیٰ و شال برائے خلافت مولانا برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ کو عطا کیا اور انہیں بجانب دکھن رخصت کیا۔ ایک دستار و پیراہن شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا اور اسی طرح تمام پوشاک اپنی ہر ایک خلیفہ کو تقسیم فرمائی بعد اس کے حضرت نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس بلوا کر خرقہ و مصلیٰ و تسبیح و کاسہ چوبیں جو حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے آپ کو عطا ہوا تھا مرحمت فرمایا۔

"مطلوب الطالبین" خواجہ محمد بلاق میں لکھا ہے اصلی خرقہ چشتی کو بموجب وصیت قبر میں جسم مبارک پر ڈالا گیا اس کے بعد خود بخود بلا تحریک شخصے مخدوم العالمین خواجہ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کے زیب تن ہو گیا۔ آپ نے نماز عصر ادا کی اور غروب آفتاب سے پہلے پردہ کل نفس ذائقة الموت میں مستور ہوئے۔ یوں تو آپ کے خلفاء بہت ہیں لیکن ان میں سے منتخب و برگزیدہ عشرہ مبشرہ کے نام سے مشہور ہیں جن کا ذکر خیر آگے آئے گا۔

Marfat.com

ذکر خانقاہ شریف

درگاہ شریف سلطان غیاث الدین بلبن یا ان کے فرزند سلطان محمد عادل بادشاہ نے آپ کی قبر مطہر پر ایک گنبد عالیشان بنوایا ۹۷۰ ہجری میں بعہد سلطنت اکبر شاہ اول سید فریدوں خاں نے مزار شریف کے گرد سنگ مرمر کے ستون لگا کر اور بارہ در بنوا کر اس پر پتھر اور چونا کا گنبد بنوایا اور اس میں سنگ مرمر کی جالیاں لگوائیں اور گنبد کے اندر مزار شریف کے سرہانے ایک پتھر کی لوح پر اشعار ذیل کنندہ کر کے لگوا دی ۔

شکر کہ در روضہ حضرت غوث الانام
از پئے تعمیر شد خاں فلک احتشام

مہر نسب را شرف اوج شرف را شہاب
سید عالی نسب میر فلک احترام

بانی او ہاشمی سائی او ہاشمی
انکہ بدوران شاہ ہست سخن را نظام

۱۰۱۷ ہجری بعہد حضرت نورالدین جہانگیر بادشاہ کے نواب فرید خان معروف مرتضیٰ خان آباد کنندہ قصبہ فرید آباد نے ایک شش پہلو آبنوسی سیپ سے عمدہ دستکاری کا آپ کے مزار مبارک پر چڑھایا۔ جس میں سیپ کی پچی کاری سے اشعار ذیل تحریر ہیں ۔

شیخ دہلی نظام را دو فرید | کار دنیا و دین مہیا کرد
یک فریدش مقام فانی داد | یک فریدش مقام احیا کرد
مرتضیٰ خان مزار مرقد او | قبہ چوں سپہر برپا کرد
ابر فیروزی از جہان برخاست | در یک دانہ در صدف جا کرد
بر جہاں کعبہ مربع او | چار در از چہار حد وا کرد
عرشہ مرقد مبارک او | برزمین کار عرش اعلیٰ کرد

Marfat.com

عرش در پائے چار قایمہ اش — چار تکبیر بے محاباز د

ہر کہ رخ از مقام او تابید — پشت بر کعبہ معلّٰی کرد

انکہ رو در سجود او آورد — رخ چو آئینہ مصفا کرد

خاکروب مقامش ارباشی — می تواں کار صد مسیحا کرد

سال تاریخ این بنا جستم — "قبہ شیخ عقل القا کرد"

قدر بانی او رفیع کناد

آنکہ این ہفت سقف خضرا کرد

۱۰۶۳ ہجری بعد شاہجہان بادشاہ نواب خلیل اللہ خان حاکم شاہجہان آباد یعنی دہلی نے آپ کے مزار کے گرد سنگ سرخ کی غلام گردش بنوائی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصد کر کے کہ غلام گردش سنگ سرخ کی بجائے سنگ مرمر کی بنائی جائے سنگ مرمر کے ستون خرید کئے مگر آپ کا یہ مقصد پورا نہیں ہوا تھا کہ ۱۱۹۹ ہجری میں آپ کا انتقال ہو گیا۔ ۱۲۳۳ ہجری کے قریب نواب احمد بخش خان والئی فیروز پور جھرکہ نے وہ ستون سنگ مرمر کے نصب کرائے اور خانقاہ کی چار دیواری از سرنو مرمت کرائی اور باؤلی کے رخ کے دروازہ پر یہ مصرعہ تحریر کرا دیا۔

"شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا"

۱۲۳۶ ہجری میں نواب فیض اللہ خان بنگش نے غلام گردش کی چھت پر جو سنگ سرخ کی تھی تانبے کی چادروں سے جڑوا کر سنہری و لاجوردی کام سے رونق دوبالا کر دی۔ ۱۲۳۸ ہجری میں حضرت اکبر شاہ ثانی دہلی نے آپ کے مزار شریف کے گنبد کو جو چونہ کا تھا سنگ مرمر کا بنوا دیا اور ایک سنہری کلس اس پر مزین کرا دیا جس سے درگاہ شریف کی عظمت اور خوشنمائی پہلے کی بہ نسبت بدرجہ زیادہ ہو گئی اور مصداق اس شعر کے بن گئے ؎

بے ادب پامنہ اینجا کہ عجب درگاہست

سجدہ گاہ ملک و روضہ شہنشاہست

Marfat.com

مسجد عالی درگاہ شریف

اس مسجد کا بیچ کا بڑا درجہ جس کے عالیشان گنبد میں ایک کٹورہ معلوم نہیں کہ وہ کس دھات کا ہے لٹکا ہوا ہے۔ جس پر کسی وقت سرکش جاٹوں نے اس خیال سے کہ سونے کا ہے گولیاں ماری تھیں۔ خضر خان ابن سلطان علاء الدین خلجی کا بنایا ہوا ہے جو حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ سے نہایت عقیدت رکھتا تھا۔ یہ درجہ حضرت کی حیات میں ۷۱۲ ہجری کے قریب تعمیر ہوا تھا اس گنبد کے دونوں پہلوؤں کے درجہ سلطان محمد تغلق شاہ ابن سلطان غیاث الدین تغلق شاہ نے حضرت کے وصال کے بعد ۷۲۵ ہجری میں بنوائی تھی۔ اس مسجد کے دروں کی پیشانی پر خط نسخ اور خط کوفی سے آیات قرآنی کندہ ہیں اور ایک دیوار پر حضرت محبوب الٰہیؒ رحمتہ اللہ علیہ کا تاریخ وصال حسب ذیل کندہ ہے ؂

نظام دو گیتی شہ ما و طین
سراج دو عالم شدہ بالیقین
چو تاریخ فوتش بجستم ز غیب
ندا داد ہاتف "شہنشاہ دین"

درگاہ شریف امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

آپ کا مزار پائیں طرف مزار حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کے رانی چبوترہ پر ہے۔ ایک عرصہ تک بلا گنبد و مجر رہا۔ ۱۰۱۴ ہجری بعہد سلطنت نورالدین جہانگیر کے طاہر محمد عمادالدین حسن نے آپ کے مزار مبارک پر مجر اور سنگ مرمر کا برج بشکل مستطیل محدب نہایت نفیس و خوبصورت تعمیر کرایا اور برج کے اندر دیوار کے پیشانی پر یہ تاریخ کندہ کرائی ؂

اے خسرو بے نظیر عالم　باروضہ تو مرا نیاز است
تعمیر نمود طاہر آنرا　فیض ازلی ہمیشہ بازست
تاریخ بنایش عقل گفتہ
باروضہ بگو کہ جائے بازست

Marfat.com

قابل ایں کلام و بانئ ایں مقام طاہر محمد عمادالدین حسن بن سلطان علی سبزواری ۱۰۱۴ ہجری غفرذنوبہ و ستر عیوبہ۔

برج کے اندر نبیرہ حضرت شیخ فرید گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے دو قطعہ جو حضرت امیرخسرو رحمۃ اللہ علیہ کے فیض نظام سے ہیں اپنی قلم سے تحریر کر دیئے ہیں۔ وہ یہ ہیں ؎

اے شربت عاشقی بجامت وز دوست زمان زمان پیام ست
شد سلک فرید از تو منظوم زان ست کہ شد لقب نظامت
جاوید بقاست "بندہ خسرو" چوں شد بہزار جان غلامت
مرا نام نیک ست خواجہ عظیم دو شین و دو قاف و دو لام و دو جیم
اگر نام یابی درین حرفہا
بدانم کہ ہستی تو مردے فہیم

(کاتب مذکور نبیرہ شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ)

مزار کی شمالی جالیوں میں ایک سنگ مرمر کی لوح لگی ہوئی ہے جس پر آپکے انتقال کی تاریخ وغیرہ کندہ ہے۔ اس لوح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ عمارت موجودہ سے پہلے مہدی خواجہ نے بعہد بابر بادشاہ کچھ عمارت مختصر مع اس لوح کے آپکے مزار پر تعمیر کرائی تھی مگر وہ عمارت تو نہ رہی لیکن لوح مذکورہ رہ گئی۔ عبارت لوح مذکورہ یوں ہے... لاالٰہ الااللہ محمد رسول اللہ۔

زمیں را ازیں لوح شد سرفرازی بدوران بابر شہنشاہ غازی
میرخسرو، خسرو ملک سخن آن محیط فضل و دریائے کمال
نژاد دل کش تر ازماء معین نظم او صافی تر از آب زلال
بلبل دستان سرائے بے قرین طوطی شکر مقال بے مثال
از پئے تاریخ سال فوت او چوں نہادم سر بزانوئے خیال

Marfat.com

شد عدیم المثل یک تاریخ او دیگرے شد طوطی شکر مقال
مہدی خواجہ سید باجاہ و جلال شدبانی این اساس بے شبہہ و مثال
گفتم سعی جمیل مہدی خواجہ
تاریخ بنائے این چو گردد سوال

(حررہ شہاب الدین المعمائی الہروی و مجر جہان آرا بیگم بنت شاہجہان بادشاہ)

یہ مجر سر سے لے کر پاؤں تک تمام سنگ مرمر کا ہے اور اس میں نہایت خوبصورت سنگ مرمر کی جالیاں لگی ہوئی ہیں۔ یہ مجر بیگم موصوفہ نے اپنی زندگی میں خدام درگاہ شریف سے زمین خرید کر تیار کرایا تھا۔ اس محجر میں چار قبریں ہیں ایک جہان آرا بیگم کی اور تین اور بیگمات کی۔ جہان آرا بیگم کے مزار کی لوح پر یہ عبارت لکھی ہے ھوالحی القیوم

بغیر سبزہ پنو شد کسے مزار مرا
کہ قبر پوش غریبان ہمیں گیاہ

بس است الفقیر الفانیہ جہان آرا بیگم مرید۔ خواجگان چشت بنت شاہجہان بادشاہ غازی اناء اللہ برھانہ'

۱۰۹۳ ہجری مجر محمد شاہ بادشاہ جہان آرا بیگم کے مجر کے پاس مجر محمد شاہ بادشاہ کا ہے یہ مجر زیادہ خوشنما و نفیس ساخت کا ہے اس مجر میں سوائے قبر محمد شاہ کے چھ اور بھی قبریں ہیں یہ حجرہ ۱۰۹۳ ہجری کے بعد بنایا گیا تھا۔ حجرہ مرزا جہانگیر بالمقابل حجرہ محمد شاہ کے ہے جو فوقی الجملہ مطابق حجرہ محمد شاہ ہے جو مرزا جہانگیر اکبر شاہ بادشاہ ثانی کے بیٹے تھے جنہوں نے سیٹن صاحب رزیڈنٹ دہلی پر طمانچہ مارا تھا اور اس وجہ سے نظربند ہو کر الہ آباد بھیج دیئے گئے۔ وہاں ہی انتقال ہوا مگر ان کی والدہ ممتاز محل نے ان کی نعش الہ آباد سے منگوا کر یہاں دفن کرائی۔ ۱۲۴۸ ہجری میں یہ حجرہ تیار ہوا تھا۔

Marfat.com

باؤلی درگاہ شریف

یہ باؤلی نہایت دلکش و خوشنما بنی ہوئی ہے۔ یہ حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کے حین حیات تیار ہوئی تھی۔ اس میں چاروں طرف سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں جو زیر آب پوشیدہ رہتی ہیں۔ اس کا پانی تبرکاً ہر ایک امر میں مستعمل ہوتا ہے۔ باؤلی میں ہر قسم کے مریض کو غسل کرنا شفا کا حکم رکھتا ہے۔ باؤلی کے اوپر یعنی شمال کی جانب ایک کتبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ معروف نے ۷۸۱ ہجری میں یہ باؤلی تعمیر کرائی تھی۔ ایام عرس میں تیراک لوگ بلند تر عمارت سے اس میں چھلانگ لگاتے ہیں جو باعث دلچسپی اور فرحت تماشائیاں ہوتا ہے۔

حضرت شیخ سراج الدین عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت شیخ سراج الدین عثمانی بداونی مشہور بہ اخی سراج رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۷۵۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : لکھنوتی ملک بنگال۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔ شواہد نظامی۔

آپ مشاہیر خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ ہیں۔ اور جو سلاسل مریدان خانوادۂ چشت اہل بہشت اس ملک میں مشہور ہیں۔ وہ حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ اور آپ ہی کے سلسلہ کے ہیں۔ آپ بمقام لکھنوتی ملک بنگالہ مامور ہو کر بھیجے گئے تھے۔ آپ کو بارہا آپ کے مرشد نے "آئینہ ہندوستان" فرمایا ہے۔ "شواہد نظامی" سے نقل ہے جب آپ کی وفات کا وقت قریب آیا تو جو ملبوسات حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو عطا کئے تھے ان سب کو ایک جگہ دفن کیا اور اس کے پایان میں دنیا چھوڑ کر آرام فرمایا۔

Marfat.com

حضرت شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ قطب الدین منور بن شیخ برہان الدین بن جمال الدین قطب ہانسوی رحمتہ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۷۶۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : ہانسی اندر گنبد جد امجد شیخ جمال الدین رحمتہ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - سیرالاولیاء - شواہد نظامی - روضتہ الاولیاء۔

آپ بھی خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں۔ درمیان یاروں کے ممتاز تھے۔ آپ کو اور حضرت خواجہ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ہی روز خلافت عطا ہوئی تھی اور فرمایا تھا کہ تم دونوں پیر بھائی ہو بغلگیر ہو۔ نقل ہے کہ ایک وقت سلطان محمد تغلق نے موضع بنسی متصل ہانسی نزول کیا۔ نظام الدین عرب مخلص الملک کو ہانسی کے نواح دیکھنے کو بھیجا وہ جب آپ کے زیر خانہ پہنچے پوچھا یہ مکان کس کا ہے؟ لوگوں نے کہا قطب الدین کا۔ کہا تعجب ہے کہ بادشاہ وقت لشکر سمیت یہاں آئے اور خلیفہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ اس کے دیکھنے کو نہ جائے' اس نے یہ حال جا کر بادشاہ سے کہا۔ بادشاہ نے حسن سر برہنہ کو بہ طلب شیخ بھیجا آپ نے فرمایا کہ اس طلب میں مجھے کچھ اختیار ہے یا نہیں۔ حسن نے کہا نہیں' بلکہ حکم ہے کہ جس طرح ہو آپ کو طوعاً" و کرہاً" حاضر کروں۔ فرمایا الحمدللہ کہ میں اپنے اختیار سے بادشاہ کے پاس نہیں جاتا' یہ کہہ کر مردمان خانہ کو سپرد خدا کیا اور مصلیٰ کندھے پر ڈال کر پیدل روانہ ہو گئے اور جس وقت نزدیک مقبرہ شیخ جمال الدین و برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ باپ دادا کے پہنچے بلند آواز سے کہا کہ میں خلوت سے باختیار خود نہیں جارہا اور چند نفر بندگان خدا کو گوشہ تنہائی میں بلا خرچ چھوڑ کر جارہا ہوں اس کے تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک شخص غیب سے نمودار ہوا اور کچھ روپیہ خرچ کے لئے پیش کیا۔ فرمایا میرے گھر پہنچا دو۔ جب لشکر میں پہنچے بادشاہ نے جان بوجھ کر انہیں اپنے پاس نہیں بلایا اور دہلی روانہ ہو گیا۔ دہلی پہنچ کر آپ کو بلایا' جب شیخ کے پہنچنے کی خبر لگی تیراندازی

Marfat.com

میں مشغول ہو گیا مگر شیخ کو دیکھ کر بہ تعظیم تمام پیش آیا اور مصافحہ کیا۔ شیخ نے بادشاہ کا ہاتھ مضبوط پکڑا بادشاہ نے کہا ہم آپ کے دیار میں گئے آپ ہماری ملاقات کو نہیں آئے۔ فرمایا درویش گوشہ فقر خانہ میں بدعا گوئی کافہ اسلام معذور رہتا ہے اسے معذور رکھنا چاہئے تھا۔ بادشاہ نے سن کر کہا جو مرضی شیخ کی اگر کوئی خدمت لائق میرے ہے تو فرمائیں کہا یہی ہے کہ مجھ کو رخصت کر دو بادشاہ نے رخصت کیا اور شیخ فیروز ضیاء برنی کے ہاتھ ایک لاکھ سکہ شیخ کی نذر کو بھیجا آپ نے قبول نہیں کیا واپس کر دیا۔ آخر کئی مرتبہ کے اصرار پر ایک ہزار سکہ قبول کیا اور اسی جگہ کھڑے کھڑے مستحقین میں تقسیم کر دیا۔

حضرت شیخ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب :	حضرت شیخ برہان الدین غریب بن محمد ناصر۔ لقب "غریب" (آپ ہانسی سے دہلی آکر غریبانہ بسراوقات رکھتے تھے اس لئے غریب کے نام سے ملقب ہوئے۔)
تاریخ وفات :	۷۴۱ ہجری و بقول "روضتہ الاولیاء" ۱۵ صفر ۷۳۸ ہجری۔
مقام مزار شریف :	دیوگیر یعنی دولت آباد وسط حصار، انڈیا۔
حوالہ کتب :	خزینۃ الاصفیاء۔ روضۃ الاولیاء۔

آپ خواہر زادہ شیخ جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں اور مشاہیر خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ میں شمار ہوتا ہے۔ صاحب ذوق و شوق و عشق و محبت و سماع و وجد تھے۔ آپ کو حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ بایزید بسطامی فرمایا کرتے تھے۔ شہر برہان پور آپ ہی کے نام سے آباد ہے۔ آپ باجازت پیرو مرشد خود دولت آباد تشریف لے گئے تھے۔ شیخ زین الدین داؤد شیرازی آپ کا آوازۂ کرامت و بزرگی سن کر شیراز سے دولت آباد پہنچے۔ یہاں آکر سنا کہ شیخ سماع کے متعلق غلو رکھتے ہیں اور اکثر لوگ آپ کو سجدہ کرتے ہیں۔ یہ حال سن کر زین الدین متردد ہوئے۔ آپ نے ان کے خطرہ سے بروئے کشف واقف ہو

Marfat.com

کر کہلا بھیجا توقف کرنا کار خردمندی نہیں ہے۔ اگر خطرہ یا وسواس شیطانی مانع ہے تو ہمارے پاس آکر دریافت کریں۔ انشاء اللہ رفع ہو جائیں گے۔

شیخ زین الدین حاضر خدمت ہوئے آپ اس وقت مجلس سماع میں بیٹھے ہوئے تھے، بے اختیار زین الدین اندر آئے اور سماع میں آکر وجد کیا خطرات جو دل میں تھے یکسر رفع ہوئے اسی وقت مرید ہوئے اور تھوڑے ہی دنوں میں کامل ترین اولیاء سے ہوئے۔ چنانچہ شیخ زین الدین شیرازی و شیخ فریدالدین و شیخ کمال الدین کاشانی و شیخ رکن الدین حمام کاشانی رحمتہ اللہ علیہم آپ کے خلفاء کاملین سے ہیں۔ "شمائل الاتقیا" بڑی ضخیم کتاب ہے رکن عماد دبیر مرید خاص الخاص کی تصنیف ہے جو اقوال اتقیاء پر مشتمل ہے۔ شیخ رکن الدین بن عماد کاشانی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ملفوظات جمع کر کے کتاب "انفاس الانفاس" لکھی، تاوقت رحلت آپ کے اور شیخ حماد بھائی حقیقی شیخ بدرالدین نے کتاب ملفوظات مسمی "باحسن الاقوال" اور تیسرے بھائی مجدالدین نے دو رسالہ خوارق شیخ میں "غریب الکرامات" اور دیگر بقیہ "الغرائب" مرتب کئے۔

ارشادات عالیہ خواجہ غریب رحمۃ اللہ علیہ

جس نے دنیا کو پشت دی وہ مثل سایہ کے اس کے پیچھے آتی ہے اور جس نے اس کی طرف منہ کیا وہ مثل سایہ کے پشت اس کی طرف کرتی ہے۔ فرمایا شرق سے لے کر غرب تک عالم نظر درویش میں ایسا ہے جیسا کہ بیضہ ہتھیلی پر۔

یک لحظہ عنایتے تو اے بندہ نواز
بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

فرمایا جس پیر کو معلوم نہ ہو کہ عاقبت کار مرید کیا ہے تو پیر کو ہاتھ پکڑنا حرام ہے۔ جب تک مرید پیر کے آگے بیٹھا رہے اس کو کوئی مشغولی اس سے بہتر نہیں کہ پیر کا مشاہدہ کرے۔

Marfat.com

حضرت مولانا فخر الدین زرادی یا رازی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۴۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : دوران سفر حج سمندر میں انتقال ہوا۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کی سکونت غیاث پورہ میں تھی۔ اکثر اوقات سفر میں رہا کرتے تھے۔ پہاڑوں اور جنگلات میں آپ کا بسیرا تھا۔ حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو کچھ مجھے ایک ماہ میں منکشف ہوتا تھا آپ کو ایک ساعت میں۔ جس وقت سکنائے دہلی بحکم بادشاہ محمد تغلق دہلی سے جلاوطن ہو کر دیوگر یعنی دولت آباد آئے آپ بھی ان کے ساتھ چلے گئے تھے اور وہاں سے بیت اللہ شریف روانہ ہو گئے۔ بعد ادائے مناسک حج و زیارت مدینہ منورہ کے بغداد گئے اور علمائے عصر سے علم حدیث میں بحث کی۔ وہاں سے کشتی میں سوار ہو کر ہندوستان کی طرف مراجعت فرمائی۔ اتفاق سے کشتی مذکور غرق بحر ہوئی اس میں آپ بھی غریق رحمت الٰہی ہوئے۔

حضرت مولانا وجیہ الدین یوسف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : مولانا وجیہ الدین یوسف ثانی کلاکھڑی و چندیریوال بھی کہتے ہیں۔

تاریخ وفات : ۷۲۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی قریب درگاہ حضرت نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ بہ چبوترۂ یاراں۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔

آپ اعظم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ جس وقت آپ شیخ کے حضور آتے تو آپ کے دل میں خطرہ پیدا ہوتا کہ خدمت پیر و مرشد میں قدموں سے کس طرح جاؤں' اس لئے تعظیم کے واسطے سر کو پیر بنا کر سر کے بل حاضر حضور ہوتے۔ سر

Marfat.com

زمین پر اور دونوں ہاتھوں سے رفتار کرتے تھے۔ آخر ان کو پیر و مرشد کی دعا سے قوت طیران یعنی قوت پرواز حاصل ہوئی۔ بوقت حاضری ہوا میں پرواز کر کے حاضر خدمت ہوتے۔ بعد تکمیل واسطہ ہدایت خلق کے چندیری میں مامور کئے گئے تھے۔

حضرت شیخ شمس الدین یحیٰی اودھی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۴۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : بشرح صدر پہلوئے علاء الدین نیلی رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔

آپ عظیم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اکثر علمائے ہندوستان آپ کی شاگردی پر فخر کرتے تھے۔ آپ تحصیل علم کے واسطے اودھ سے دہلی آئے تھے۔ آپ سے کسی عالم کو علم فقہ و حدیث و تفسیر وغیرہ میں مقابلہ کی تاب نہیں تھی۔ بوسیلہ شیخ صدرالدین کے حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے حضور میں حاضر ہوئے اور خلافت کے درجہ کو پہنچے اور تمام عمر اپنے پیر و مرشد کی سنت پر تجرید و تفرید میں کاٹی۔

حضرت مولانا علاء الدین نیلی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۶۲ ہجری۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔

آپ بھی خلفائے عظام عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اگرچہ پیر و مرشد سے مجاز و ماذون تھے لیکن آپ نے عمر بھر ایک بھی مرید نہیں کیا' اور بارہا فرماتے تھے کہ اگر حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ زندہ ہوتے تو میں خلافت نامہ واپس کر کے عرض کرتا کہ مجھ ہیچ کارہ سے یہ کار عظیم بر نہیں آسکتا۔ کتاب "فوائد الفواد" میر حسن ہر وقت اپنے پاس رکھتے تھے باوجودیکہ دیگر کتب تصوف وغیرہ آپ کے پاس تھیں لیکن فرماتے تھے کہ تمام جہان گو کتب سلوک سے بھرا

Marfat.com

ہوا ہے مگر ملفوظ روح افزا پیرو مرشد کچھ اور ہی چیز ہے۔

حضرت شاہ منتخب الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت شاہ منتخب الدین رحمۃ اللہ علیہ معروف بہ "زری زر بخش"

تاریخ وفات : ۷ ربیع الاول ۶۹۷ ہجری بقول "روضتہ الاولیاء" ۷۰۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : دولت آباد دکن' بیرون حصار' انڈیا۔

حوالہ کتب : تاریخ الاولیاء مطبوعہ ۱۸۷۸ء۔ خزینۃ الاصفیاء۔

آپ برادر خورد حضرت شیخ برہان الدین غریب رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ اور آپ کے بھائی دونوں ایک ساتھ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہو کر مرید ہوئے تھے۔ پہلے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے خلافت و مصلّی و عصا اور خلعت آپ کو عطا فرما کر اہل دکھن کی رہنمائی کے لئے مقرر فرمایا۔ اور بروایت مشہور اپنے سات سو مریدوں کو جن میں بعض پالکی سوار تھے ان کے ہمراہ کیا۔ اس وقت آپ نے ان لوگوں کے خرچ کی طرف متفکر ہو کر عرض کیا ان سب کے صرف کے لئے ایک ریاست چاہئے اور میں یہ حالت نہیں رکھتا۔ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے تھوڑی دیر مراقبہ کر کے فرمایا ان لوگوں کا خرچ ہر شب وقت نماز تہجد تم کو پہنچا کرے گا۔

غرضیکہ آپ زمین بوس ہو کر دکھن کی طرف روانہ ہوئے اور دولت آباد پہنچ کر سکونت اختیار کی۔ آخر عمر تک ہر شب نماز تہجد کے وقت ایک درج زریں غیب سے آتا اور آپ علی الصباح اس کو فروخت کر کے درویشوں پر خرچ کیا کرتے تھے۔ اس سبب سے آپ کا لقب زری زر بخش ہوا۔ جس وقت آپ فوت ہوئے ہیں اسی روز حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے بذریعہ کشف معلوم کر کے ان کے بھائی برہان الدین سے پوچھا تھا کہ تمہارے بھائی کی کیا عمر تھی۔ شیخ برہان الدین اسی وقت سمجھ گئے کہ میرے بھائی کا انتقال ہو گیا ہے اور اسی وقت مکان پر جا کر بھائی کے ماتم میں بیٹھے۔ دوسرے دن حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تشریف لائے اور اپنے انتقال سے تھوڑے دن پہلے شیخ برہان الدین کو خرقہ خلافت دے کر دکھن

Marfat.com

کی طرف رخصت کیا۔

صاحب "خزینۃ الاصفیاء" رقم فرماتے ہیں کہ جن لوگوں نے حضرت منتخب الدین رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت سے انکار کیا تھا اور برخلاف تھے شیخ برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ نے ان کے حق میں بددعا کی یہاں تک کہ بہت سے آدمیوں کے چہرے مسخ ہو گئے چنانچہ تاحال صورتیں مسخ شدہ پتھر بنی دیوگری میں پائی جاتی ہیں۔

حضرت شیخ شہاب الدین امام رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ بجوار خانہ خود موضع لاڈوسرا۔

حوالہ کتب : شواہد نظامی۔

آپ خلیفہ نہم عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور امامت میں حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کا دل خوش الحانی سے جیت لیا کرتے تھے۔ آپ پر مرشد کی بہت زیادہ نظر شفقت تھی اور لباس خاص سے مشرف ہوا کرتے تھے۔ بعد وفات حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ ایک مدت تک زندہ رہ کر خلق دہلی کو دست بیعت اور ارشاد کرتے رہے۔ وفات کے بعد آپ کو ان کے گھر میں ہی دفن کیا گیا تھا۔ آپ کی اولاد زیر دیوار قلعہ شیرشاہ دہلی جدید میں قیام پذیر ہے۔ شیخ رکن الدین آپ کے خلف الرشید و سجادہ نشین ہوئے کہ جن کے دام ارادت میں خواجہ مسعود بک جیسے شاہباز آئے تھے اور مرتبہ کمال کو پہنچے تھے۔

حضرت قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۵ ربیع الاول ۷۲۵ ہجری بقولے وفیات ۷۱۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ 'ہندوستان۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

Marfat.com

آپ بھی مریدان اجل حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ مشاہیر علماء شہر سے تھے۔ درمیان یاران اعلیٰ کے معظم و مکرم تھے۔ بہ تجدید مشرف ہوئے تھے۔ باعث تجدید بیعت مطولات سے دریافت ہو سکتا ہے۔ آپ نے حضرت پیر و مرشد سے دریافت کیا کہ مرید کو مراقبہ حضرت عزت باری تعالیٰ اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و شیخ خود ہر ایک کا علیحدہ چاہئے یا اکٹھا بھی۔ فرمایا کہ جمع بھی ممکن ہے اور جداگانہ بھی مفید ہے۔ جب کوئی مراقبہ جمع کرنا چاہے تو صاحب مراقبہ یہ خیال کرے کہ میں بین یداللہ حاضر ہوں اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بریمین اور شیخ بریسار ہیں۔

حضرت خواجہ فخرالدین مزوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۳۶ ہجری بعہد تغلق شاہ۔

مقام مزار شریف : دہلی درگاہ سلطان نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ بہ پہلوئے شیخ شمس الدین یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ مرید و مصاحب باصفا حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے اور حافظ کلام ربانی ہفت قرات بکمال تقویٰ و ورع آراستہ ہمیشہ کتابت کلام مجید سے روزی کماتے۔ آپ کے حضرت نے ایک رقعہ بدستخط مبارک آپ کی طرف اس مضمون کا لکھا۔ کہ اہم مطلوب و اعظم مقصود پیدا کرنے خلقت کا محب رب العالمین ہے اور وہ دو طرح کی ہے' محبت ذات و محبت صفات لیکن محبت ذات مواہب سے ہے اور محبت صفات مکاسب سے۔ طریقہ اکتساب محبت دوام ذکر ہے مع "تخلیہ القلب عماسواہ" اس کو فراغ شرط ہے اور فراغ کو چار چیزیں مانع ہیں اور جو مانع شرط ہیں وہ مانع مشروط ہیں۔ خلق و دنیا و نفس و شیطان و طریق دفع خلق عزلت و گوشہ نشینی اور طریق دفع دنیا قناعت اور طریق دفع نفس شیطان التجا کرنا حق تعالیٰ سے ہر ساعت اور مشہور یہ ہے کہ طریق دفعہ شیطان ذکر و طریقہ دفع نفس التجا بحق ہے۔

Marfat.com

حضرت حسام الدین ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۳۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : پتن جس کو پیران پتن بھی کہتے ہیں متعلقہ احمد آباد گجرات' انڈیا۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔

آپ اعظم خلفائے عشرہ مبشرہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ حضرت موصوف آپ کے حق میں فرمایا کرتے تھے کہ شہر دہلی آپ کی حمایت میں ہے جس زمانہ میں سلطان محمد تغلق نے دہلی کو ویران کیا تھا اور سکنائے دہلی کو دیوگر بھیجا تھا آپ بھی اسی وقت دہلی سے نکل کر گجرات احمد آباد تشریف لے گئے تھے۔ آپ صاحب ولایت اس دیار کے ہیں۔

حضرت شیخ حمید قلندر رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶۶۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید راسخ الاعتقاد حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے اور ان کے خلفائے اعظم سے بہت فیض حاصل کیا تھا۔ چنانچہ اول صحبت مولانا برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ اور پھر بہ صحبت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے بعد دیگر خلفا کے ہم صحبت رہے۔ اور ملفوظ حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سے ایک کتاب موسوم "خیرالمجالس" لکھی۔ شاعر بے دل تھے' آپ کا مقولہ ہے صرف مجاہدہ سے کچھ حاصل نہیں۔ صرف القلب من الالتفات الی غیر اللہ والاستغراق فی طاعت اللہ یعنی حاصل مشاہدہ گردانیدن دل ست از غیر خدا بسوئے استغراق و اطاعت خدا۔ بعدہ فرمایا این سر لاالہ الا اللہ ست صرف القلب من غیر اللہ نفی ست والاستغراق فی طاعت اللہ اثبات تست۔

Marfat.com

حضرت عزیز الدین صوفی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ عزیز الدین صوفی بن خواجہ ابراہیم بن خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ ۔

تاریخ وفات : ۷۴۱ ہجری ۔

مقام مزار شریف : پایان روضہ سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء ۔ مرآۃ الاسرار ۔ شواہد نظامی ۔

آپ مرید خاص حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے اور نواسہ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ۔ آپ کے فضائل و لطائف بیشمار ہیں ۔ کتاب " تحفۃ الاسرار " ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ آپ ہی کی تصنیف ہے۔ قاضی محی الدین کاشانی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے استاد تھے۔ آپ کتاب مذکور میں لکھتے ہیں کہ ایک روز میں حاضر بحضور ہوا دیکھا کہ حضرت موصوف تنہا رو بہ قبلہ بیٹھے ہیں اور آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی ہیں اور استغراق بہ جمال حق ہیں۔ میں ایک ساعت عالم تحیر میں کھڑا رہا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے خود کو چڑیا کی مانند جھاڑا اور عالم صحو میں آکر فرمایا کون ہے میں نے عرض کی عزیز۔ فرمایا انشاء اللہ عزیز ہو گا۔

حضرت مولانا ضیاء الدین برنی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۳۸ ہجری ۔

مقام مزار شریف : جوار روضہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ پایان قبر والد خود۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیا ۔ شواہد نظامی ۔

آپ مرید و محبوب و مقبول حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ مورد عنایات و مصدر عطایات پیر خود مجموعہ لطائف و ظرائف اکثر اوقات حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں حکایات و کلمات خوش بیان کرتے۔ خواجہ امیر خسرو اور میر حسن علامئی صحبت رکھتے تھے اور صاحب

Marfat.com

تصنیف تھے۔ چنانچہ ثنائے محمدی، صلوٰۃ کبیر، عنایت نامہ الٰہی، تاثیر سادات، تاریخ فیروز شاہی جو بحکم سلطان جلال الدین فیروز شاہ لکھی تھی۔

آپ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے دل میں خیال آیا کہ مشائخ سلف مریدوں کے بیعت کرنے میں بہت احتیاط کرتے ہیں لیکن ہمارے شیخ بہ لطف کرم خاص و عام کو بلااحتیاط دست بیعت دے دیتے ہیں، اس میں کیا حکمت ہے۔ آپ نے بمجرد اس خطرہ کے فرمایا میں بہ متابعت پیران عظام اپنے کے بیعت کرنے میں احتیاط نہیں کرتا اس میں چند طرح کے فوائد ہیں۔ اول میں سنتا ہوں کہ اس عمل بیعت سے بہت مرید تقصیروں سے باز رہتے ہیں اور نماز باجماعت پڑھتے ہیں اور اوراد و نوافل میں مشغول رہتے ہیں۔ دوم میں دیکھتا ہوں یہ لوگ میرے پاس عجز و اضطرار سے آتے ہیں اور کہتے ہیں تمام گناہوں سے توبہ کی۔ میں بہ نیت اس کے کہ ان کی بات درست ہوگی بیعت کرتا ہوں۔ اور خاص کر اس جہت سے جبکہ میں سنتا ہوں کہ ارادت مرد اہل بیعت گناہ سے باز رکھتی ہے۔ تیسرا قوی تر سبب یہ ہے ایک روز میرے پیر روشن ضمیر نے قلم دوات میرے سامنے رکھ کر فرمایا کہ تعویذ لکھو اور حاجت مندوں کو دو۔ میں اس کام سے دل میں تنگ ہوا ارشاد کیا کہ نظام الدین اسی وقت ملول ہو گیا جس وقت حاجت مند تیرے دروازہ پر ہجوم کریں گے تو اس وقت تیرا کیا حال ہو گا۔ غرضیکہ حضور نے مجھ کو بہ عزت خلافت ممتاز کیا۔

میں فقیر ہوں اختلاط خلق سے متنفر اور یہ کام خلافت کا بہت بڑا ہے۔ اس کا سرانجام مجھ بیچارہ کی قوت سے باہر ہے۔ آپ نے یعنی حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے سن کر فرمایا نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ جان لو کہ قیامت کے دن درگاہ بے نیاز میں آبرو میری ہوگی یا نہیں۔ اگر ہو گی تو میں تمہارے ساتھ عہد کرتا ہوں کہ اپنا قدم بہشت میں نہیں رکھوں گا جب تک کہ ان لوگوں کو جن کو تم نے بیعت کیا ہے اپنے ساتھ بہشت میں نہ لے جاؤں۔ بس اس وجہ سے اکثر لوگوں کو دست بیعت دیتا ہوں کہ خلق خدا گنہگار ہے اور توفیق نیکی میں کمتر۔ پس جس قدر بوسیلہ جمیلہ پیر دستگیر آتش دوزخ سے خلاصی پائیں غنیمت ہے۔

Marfat.com

حضرت مولانا وجیہ الدین پائلی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : مہرولی قطب صاحب کنارہ حوض شمسی حظیرہ کمال الدین صدر جہاں۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ شواہد نظامی۔

آپ مرید خاص حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ زہد و تقویٰ، مجاہدہ و ترک و تجرید میں ممتاز تھے۔ آپ حضرت خضر علیہ السلام کے اشارہ پر حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ارادت لائے اور مرید ہوئے۔ ایک مرتبہ زیارت حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کے واسطے اجودھن گئے روضہ مبارک سے آواز آئی خوش آمدید اے ابو حنیفہ پایلی۔

حضرت موئد الدین کڑی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۲۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : کڑہ پایان روضہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ میان یاران۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ شواہد نظامی۔

آپ خلفائے حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ابتدا میں آپ حاکم کڑہ صاحب ثروت و جاہ تھے مگر بارادت حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے آ کر بے اختیار دنیا سے خیال اٹھا لیا۔ جب سلطان علاء الدین تخت پر بیٹھے تو آپ کو یاد کیا اور طلب کا پیغام بھیجا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کو دیگر مصروفیات درپیش ہیں اور اس کی انجام دہی میں مصروف ہیں۔ ظاہری کاموں سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔ سلطان اس جواب سے رنجیدہ ہوا اور کہلا بھیجا کہ مخدوم آپ چاہتے ہیں کہ سب کو اپنی مانند بنا دیں فرمایا چاہتا ہوں کہ مجھ سے بہتر ہوں۔ سلطان نے جب یہ کلام سنا تو مولانا سے دستبردار ہو گئے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ سالار رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : پرگنہ معین۔
مقام مزار شریف : حظیرہ یاران حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ۔
حوالہ کتب : شواہد نظامی۔

آپ مرید فنا فی الشیخ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ایک روز مجلس سماع گرم تھی۔ قوال یہ بیت الاپ رہے تھے۔

از سر زلف حسینان چمن دست بدار
بسر زلف اگر دست رسد بادصبا را

کمال وجد و ذوق میں رہے اور چند روز بیمار عشق بن کر عالم بقا کو سدھار گئے۔

حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت امیر خسرو۔ نام اصلی ابوالحسن یمین الدین۔ تخلص خسرو خطاب محمد۔ کاسہ لیس ترک اللہ بن امیر سیف الدین ترک قوم لاچین۔
مقام ولادت : قصبہ موہن آباد عرف پٹیالہ کنارۂ گنگا پر، نشوونما دہلی میں پائی۔
تاریخ وفات : روز چہار شنبہ ۱۸ شوال ۷۲۵ ہجری۔
مقام مزار شریف : دہلی کہنہ قریب مزار مبارک حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ۔
حوالہ کتب : مرآۃ الاسرا۔ خزینۃ الاصفیاء۔ شواہد نظامی۔ سیرالعارفین۔ سبع سنابل از میر سید عبدالواحد بلگرامی۔

آپ محبوب ترین مریدان خاص حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آٹھ برس کی عمر میں آپ کے والد ماجد نے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید کرایا تھا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے

Marfat.com

ساتھ بہت محبت تھی۔ آپ یہاں تک فرمایا کرتے تھے میں سب سے بلکہ اپنی ذات سے بھی بعض وقت تنگ آجاتا ہوں مگر امیر خسرو سے نہیں۔ آپ کو محمد کاسہ لیس ترک اللہ کے نام سے حسب ندائے غیب خطاب فرمایا ہے۔ آپ کی تصانیف و نثر ننانوے ہیں۔ اور اشعار چار لاکھ سے زیادہ ہیں۔ اکثر حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ آپ کے حق میں فرماتے ؎

گر برائے ترک ترکم ارہ برتارک نہند
ترک تارگ گیرم و ہرگز نگیرم ترک ترک

وقت انتقال حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ آپ ہمراہ تغلق شاہ لکھنوتی میں تھے۔ آپ نے بھی حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات کے چھ ماہ بعد انتقال فرمایا۔ مخدوم شیخ رکن الدین ابوالفتح رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے یاروں سے کہا چلو امیر خسرو کو اپنے سامنے تجہیز و تکفین کر دیں اور دعائے مغفرت کریں کہ وہ مداح بادشاہوں کے تھے۔ آپ کے جنازہ پر پہنچنے کے ساتھ ہی امیر صاحب اٹھ بیٹھے اور یہ بیت پڑھی ؎

مابنعمت ہائے پیر خود پسندہ کردہ ایم
نیست مارا حاجت آمرزش آمرزگار

یہ بیت پڑھ کر آپ پھر پہلے جیسے مردہ تھے ویسے ہی ہو گئے۔

حضرت امیر حسن علای سنجری رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : دہلی کہنہ۔

تاریخ وفات : ۷۳۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : دولت آباد دکن جوار مرقد حضرت برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ ۔ مادۂ تاریخ "مخدوم اولیاء"

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔ شواہد نظامی۔ روضتہ الاولیاء۔

آپ مریدان حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ میں تقریب و امتیاز رکھتے تھے۔ اور

Marfat.com

علمائے عصر اور فضلائے دہر میں آپ کی عزت و شان تھی۔ شعر گوئی میں آپ شعرائے عصر سے سبقت لے گئے تھے۔ آپ بہ عمر ۳۷ سال پہنچ کر اور توبہ تائب ہو کر مرید ہوئے تھے اور حسب الحکم سلطان محمد تغلق ہمراہ دیگر رعایائے دہلی کے دیوگڑھ یعنی دولت آباد تشریف لے گئے تھے۔ حسن معاملہ و صفائی سیرت میں یگانہ روزگار تھے۔

کتاب " فوائد الفواد " ملفوظات حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ میں بے بہا تصنیف ہے۔ امیر خسرو کا مقولہ ہے کاش کہ میری تمام تصنیف بنام حسن ہوتی اور کتاب " فوائد الفواد " میرے نام ہوتی۔ قریب وفات آپ نے نظم فرمائی ہے جو " روضتہ الاولیاء " سے نقل کی جاتی ہے ؎

اے ماہ خوباں یک شبے باخویش مہمان کن مرا
وز آفتاب روئے خود چون صبح خندان کن مرا
دارم دلے آتش کدہ آخر خلیل من توئی
برمن فروزاں یک دمے آتش گلستان کن مرا
افگند زلف کافرت اشکالہا در دین من
زاں مے کہ چشمت ست شد امروز غلطان کن مرا
در کنج فرقت سالہا داؤد ساں نالیدہ ام
بر تخت وصلت اے پری یک شب سلیمان کن مرا
گاہ ناز گاہے عربدہ چندیں چہ زارم مے کشی
لب بر لب من بندہ نہ جان کندن آسان کن مرا
مسکین حسن میگویدت اے وقت عشاق تو خوش
گر من ز ایشان نیستم درکار ایشان کن مرا

نواح دولت آباد میں آپ کو حسن شیر کے نام سے مشہور ہیں۔

Marfat.com

حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت : حضرت خواجہ شمس الدین ماہرو خواہر زادہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۲۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ پایان قبر امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیا - شواہد نظامی - مرآۃ الاسرار۔

آپ مریدان و عاشقان جانباز حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے اور بے دیکھے جمال حضرت پیر رحمۃ اللہ علیہ کے آسودہ نہیں ہوتے تھے۔ وقت ادائے نماز فریضہ کے جب تک کے روئے مبارک حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نہیں دیکھ لیتے تحریمہ نہیں باندھا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ شعر حسب حال ہے ؎

در اثناء نماز اے جان نظر بر قامت دارم
مگر از قامت خوبت قبول افتد نماز من

در عین خواب عشق و محبت حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ میں واصل بحق ہوئے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت کریم الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : کریم الدین سمرقندی امام بہ بیانہ بن خواجہ کمال الدین سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : ستگانو، ہندوستان۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - شواہد نظامی۔

آپ مرید و بہ خلعت خاص حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سے مفخر ہوئے تھے۔ اخلاق میں شہرۂ آفاق ظاہر و باطن اہل تصوف سے آراستہ تھے۔ فاضل تبحر طبع لطیف اور علق و فراست بدرجہ غایت رکھتے تھے۔ دختر خواجہ محمد بن شیخ بدرالدین اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نواسہ حضرت

Marfat.com

گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ بحکم اشارت حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ آپ کے نکاح میں آئی تھی اور اس نسبت قرابت سے حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ آپ پر بہت زیادہ توجہ فرماتے تھے۔ بعد وفات حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے بموجب درخواست سلطان محمد شاہ مخاطب شیخ الاسلام کے مخاطب ہوئے اور حکومت پرگنہ ستگانوں آپ کو ملی اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی اکثر اولاد پاک نہاد ستگانو میں سکونت رکھتے ہیں۔

حضرت میر سید حسین بن سید محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۱ شعبان ۷۵۲ ہجری۔

آپ محبوب ترین مریدان حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے ایام طفولیت سے بنظر رحمت حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ پرورش پائی تھی اور بشرف پسر خواندگی عزت حاصل تھی۔ آپ جمیع فضائل انسانی سے آراستہ تھے۔ علم و طہارت و لطافت و ظرافت و عقل و فراست میں اور حسن و نزاکت میں اپنی نظیر نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ ملک کریم الدین آپ کے وصف میں کہتے ہیں ۔

صفات ذات وے اندر جہان ہمیں نہ بس ست
کہ شیخ خواندنش فرزند خود چہ در سر است

آپ کے جمال پر جس کی نظر پڑتی بے تکلف دل خوش ہو جاتا۔ علماء و مشائخ و امراء و ملوک بعد قدم بوسی سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ آپ کے پاس آتے اور جمال یوسفی بہ برکت نظر سلطان المشائخ ہویدا تھا ۔

راحت دلہا ست دیدن روئے تو
فرحت جانہا ست جاناں روئے تو
گرد کویت اہل دل گرداں مرام
خانہ اہل دلاں شد کوئے تو

Marfat.com

حضرت شیخ نظام الدین مولی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : منیر قصبہ صوبہ بہار میں ہے۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار بحوالہ مناقب الاصفیاء۔

آپ یاران حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ ملک بہار میں مشہور تھے اور وہاں آپ کے بہت طالب تھے۔ شیخ شرف الدین یحیٰ منیری رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی محبت میں جنگل چھوڑ کر بہار میں سکونت اختیار کی تھی۔ آپ نے حاکم شہر کو طلب کر کے پختہ عمارت بنانے کے لئے روپیہ شیخ شرف الدین منیری رحمتہ اللہ علیہ کے دیا۔ آپ کے کمالات و خوارق و عادات بہت ہیں لیکن جگہ کی کمی کے سبب اس کے متحمل نہیں ہوسکتے۔

حضرت شیخ نظام الدین شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۱۸ ہجری ' از شجرہ چشتیہ۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - شواہد نظامی۔

آپ مرید حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے تھے اور جمیع اوصاف تصوف سے آراستہ تھے۔ تقریر دلپذیر اور شیفتہ سماع تھے۔ بنظر عاشقانہ رقص کرتے تھے۔ قوالوں کو لباس خاص سے عطا فرماتے۔ دور دراز ملک سے سفر کر کے دہلی آئے اور سکونت اختیار کی اور وہیں واصل بحق ہوئے۔

حضرت خواجہ تاج الدین داؤدی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ بہ چبوترہ یاران حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - شواہد نظامی۔

Marfat.com

ابتدائے حال میں دنیا سے تعلق رکھتے تھے۔ تائید الٰہی سے حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔ تجرید و ترک و مجاہدہ اپنا شعار کر لیا۔ جس وقت اپنے شیخ کا نام مبارک سنتے بے اختیار دونوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ سماع میں بہت زیادہ غلو رکھتے تھے۔

حضرت شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ شرف الدین بوعلی قلندر بن سالار فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ و مقام ولادت : پانی پت، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۹ رمضان المبارک، ۷۲۴ ہجری۔ بقولے ۱۲ ماہ مذکور و ۳ ماہ مذکور۔

مقام مزار شریف : قصبہ پانی پت ضلع کرنال قسمت دہلی۔

حوالہ کتب : معارج الولایت۔ اخبار الاخیار۔ شواہد نظامی۔ جامع گلشن اولیاء۔ غرابت نگار۔

آپ اولیاء نامدار و مجاذیب باوقار و مشائخ صاحب اسرار خاندان چشت اہل بہشت سے اولاد حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں۔ صاحب " معارج الولایت " فرماتے ہیں کہ آپ خلیفہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ اور تعلیم یافتہ حضرت شیخ شہاب الدین عاشق پیربھائی اپنے کے تھے۔

کتاب " اخبار الاخیار " میں ہے آپ خواجہ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ پھر حضرت نجم الدین قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے ہوئے۔ " مناقب فریدی " میں ہے کہ آپ مرید شیخ شہاب الدین رحمتہ اللہ علیہ عاشق خدا اور وہ مرید شیخ عمادالدین ابدال رحمۃ اللہ علیہ اور وہ مرید خواجہ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اور وہ مرید خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ اکثر کا قول بلکہ روایت قوی یہی ہے کہ آپ سلطان المشائخ کے مرید ہیں۔

" جامع گلشن اولیاء " نے حضرت نورقطب عالم پنڈوی سے دریافت کیا کہ حضرت شرف الدین پانی پتی مرید کس کے تھے؟ آپ نے فرمایا حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

کے۔ حقیقت اس کی آپ نے یوں فرمائی ایک وقت خاطر شریف حضرت شیخ شرف الدین کے یہ خیال آیا کہ میں ایسے شیخ کا مرید ہوں گا کہ جو آسمانوں پر بھی اپنا تصرف رکھتے ہوں۔ آخرالامر اسی ارادے سے آپ نے اول آسمان پر عروج کیا۔ وہاں دیکھا کہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے ہیں۔ اسی طرح دوسرے روز آسمان دوم پر اور علی ہذا القیاس آسمان ہفتم پر بھی نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔ ایک روز آپ سب آسمانوں سے اوپر عالم بالا پر پہنچے تو ستر ہزار حجابات ظلماتی و نورانی پیش آئے جس میں سے پچاس ہزار ظلماتی آپ نے طے کئے ہر ایک حجاب میں دیکھا کہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سفید مصلیٰ پر کھڑے نماز ادا کر رہے ہیں۔ اس کے بعد بیس ہزار حجاب نورانی بھی طے کرنا چاہتے تھے تب ان کو یہ ندا ہوئی کہ یہ حجاب نورانی بغیر وسیلہ پیر کے طے نہیں ہوں گے۔ آخرکار اپنا حقیقت حال حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے حضور میں عرض کر کے درخواست ارادت کی۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ تم نے تو خود ہی عروج کر کے یہ منزلیں طے کر لی ہیں اب تم کو کیا حاجت ہے کسی سے مرید ہونے کی۔ حضرت شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی کہ وہ بیس ہزار حجاب نورانی بے وسیلہ پیر کے طے ہونے دشوار ہیں۔ اس وقت حضرت سلطان المشائخ امام الصدیقین' سلطان المحبوبین' رحمتہ للعالمین خواجہ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عصر کے وقت برلب دریائے جمنا تم کو بیعت کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کو وہاں بیعت کیا۔

آپ حضرت شیخ شمس الدین ترک پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ کے ہمعصر ہیں۔ آپ کو کچھ دن کلیر سے پانی پت میں آئے ہوئے تھے کہ آپ کا خادم بطرف مسکن حضرت شیخ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے گزرا اور آپ کو بشکل شیر متمثل ہوئے بیٹھے دیکھا۔ وہ ڈرا اور اپنے شیخ کے حضور میں حاضر ہو کر سارا ماجرہ عرض کیا۔ فرمایا واپس جاؤ اور شیخ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کو پھر اسی شکل میں دیکھو تو کہو کہ شیر جنگل میں ہوتا ہے آبادی میں شیر کی جگہ نہیں ہے۔ خادم اسی طرح حکم بجالایا اس وقت قلندر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح شیر کی شکل میں شہر کے باہر چلے گئے اور شہر سے دور جا کر اپنا قیام فرمایا۔ چنانچہ اب وہ مقام بنام باگھوتی مشہور ہے اور بھاگ ہندی میں شیر کو کہتے ہیں۔ تاحال وہ مقام زیارت گاہ خلق ہے۔ چند سال وہاں رہ کر آپ بمقام بڈھا کھیڑہ جو ایک موضع مضافات کرنال سے ہے تشریف لے جا کر سکونت اختیار کی۔ آپ کے ایک مرید مبارک خان راسخ

Marfat.com

الاعتقاد تھے اور آپ کے محبوب و منظور نظر تھے۔ خلق خدا واسطے کشود کار خود ان کی طرف رجوع رکھتی تھی اور وہ بخدمت شیخ عرض کر کے مہمات خلائق کو بکفایت پہنچاتا تھا۔

آپ نے دراصل ۹ رمضان المبارک کو رحلت فرمائی' دسویں کو کرنال میں خبر ہوئی' گیارہویں کو اہل کرنال جنازہ لینے گئے اسی اثناء میں آپ کے برادر زادے شیخ احمد پہنچ گئے اور بعد بحث و گفتگو کے آخر جنازہ آپ کا پانی پت لا کر دفن کیا۔ آپ نے اپنی حیات ہی میں مزار و گنبد مدفن کا خود سلطان وقت دہلی سے تعمیر کرا لیا تھا جو تاحال موجود ہے۔ بقول غرابت نگار ۶۹۵ ہجری میں حصر خان و شادی خاں بن سلطان علاء الدین غوری نے آپ کی درگاہ بنوائی تھی۔ اس میں سہ دری پتھر کسوٹی کی ستون کی نہات عمدہ رزق اللہ خان بن نواب مقرب خان نے تعمیر کرائی ہے۔ آپ کی تصنیفات عشق و محبت و عوارف و حقائق و توحید و ترک میں و محبت مولیٰ میں بہت ہیں۔ مکتوبات بنام اختیار الدین مرید خود تحریر کئے۔ ایک کتاب " جامع العلوم " ہے توحدین و دیگر رسالہ موسوم حکم نامہ شیخ شرف الدین وغیرہ و مثنوی مختصر کہ مخزن امور توحید و معارف ہے۔ علاوہ اس کے اشعار و غزلیں و رباعیات ہیں۔ آپ کے خلفا و مرید بہت ہیں۔ علاء الدین و جلال الدین بادشاہان دہلی حلقہ ارادت آپ کا اپنی گردن میں رکھتے تھے۔

حضرت خواجہ نصیرالدین محمود اودھی رحمۃ اللہ علیہ

نام' کنیت و لقب : حضرت خواجہ نصیرالدین محمود اودھی رحمۃ اللہ علیہ لقب " چراغ دہلی " مخاطب بخطاب گنج معانی یا محمود گنج بن شیخ یحیٰی بن شیخ عبداللطیف یزدی رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ و مقام ولادت : ۶۷۷ ہجری۔ اودھ جس کو فیض آباد کہتے ہیں۔

تاریخ وفات : شب جمعہ ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ ہجری بقولے ۱۳ ماہ رمضان بعہد سلطان فیروز شاہ تغلق۔ مادۂ تاریخ وفات " شمع جمع صوفیان " دیگر "گل بہشت "

Marfat.com

مقام مزار شریف : چراغ دہلی شاہجہان آباد سے جانب جنوب بفاصلہ پانچ کوس ۔ عمر مبارک ۷۰ سال۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار ۔ مرآۃ الاسرار بحوالہ سیرالعارفین ۔ تاریخ الاولیاء۔ خزینۃ الاصفیاء۔ آداب الطالبین۔ شواہد نظامی ۔ مناقب محبوبین ۔ تذکرۃ المشائخ ۔ فردوسیہ قدسیہ ۔ تکملہ سیرالاولیاء ۔ تذکرۃ العابدین ۔ اخبار الاخیار ۔

صاحب " اقتباس الانوار " اور صاحب " فردوسیہ قدسیہ " آپ کا سلسلہ نسب حضرت امیرالمومنین امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ لیکن صاحب " مرآۃ الاسرار " آپ کو خالدی بتاتے ہیں۔ اور بعض چند واسطہ درمیانی آپ کو اولاد امیرالمومنین حضرت عمربن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو مشابہ نسبت حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ہوتا ہے اور فرخ شاہ کابلی تک پہنچتا ہے۔ صاحب " مناقب المحبوبین " لکھتے ہیں آخری روایت کو ترجیح دیتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب ۔

آپ کے جد امجد حضرت شیخ عبداللطیف بزدی رحمتہ اللہ علیہ ولایت سے آکر لاہور میں متوطن ہوئے اور وہاں آپ کے والد گرامی شیخ یحییٰ پیدا ہوئے۔ آپ کا تولد فیض آباد میں ہوا۔ جس کو اودھ بھی کہتے ہیں۔ آپ کی عمر ابھی نو برس تھی آپ کے والد ماجد کا انتقال ہو گیا۔ مولانا عبدالکریم شیروانی سے اور ان کے بعد مولانا افتخار الدین گیلانی سے تحصیل علم کی۔ بچپن کے زمانہ ہی سے نشان ترک و تجرید' محاسن و اخلاق و مجاہدہ نفس آپ کی پیشانی سے عیاں تھا۔ روزہ رکھتے اور اکثر اوقات درخت سنبھالو کے پتوں سے افطار کرتے۔ چالیس برس کی عمر میں اودھ سے دہلی تشریف لائے اور حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر مرید ہوئے۔ آپ علوم ظاہری و باطنی سے اس قدر مالامال تھے کہ " گنج معانی " اور " محمود گنج " کے لقب سے ملقب تھے۔ آپ نے عرصہ تک حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہ کر درجہ خلافت حاصل کیا۔ آپ اعظم و اکمل خلفائے راستین عشرہ مبشرہ سے ہیں اور قائم مقام اور سجادہ نشین حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ کے عرصہ ۳۲ سال تک رہے اور کسی دوسرے کے دروازہ پر نہیں

Marfat.com

گئے۔

آپ کے علو درجہ ہونے کی روایت

" مناقب المحبوبین بحوالہ خیرالاذکار " حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ کو الہام ہوا کہ اس سلسلہ چشتیہ میں ایک شخص پیدا ہو گا کہ اس کا وجود مسعود باعث نجات اولین و آخرین اس سلسلہ کا ہو گا اور استغراق کی حالت میں اس پر ایسی ایسی حالت طاری ہوگی ۔ پس حضرت رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے منتظر رہے مگر آپ کے مریدین میں سے کسی پر یہ حالت ظہور پذیر نہیں ہوئی۔ آپ نے اپنے خلیفہ اعظم حضرت خواجہ بزرگ معین الدین رحمتہ اللہ علیہ کو وصیت فرمائی کہ اگر وہ اپنے مریدین میں سے کسی میں یہ علامتیں پائیں تو اس سے دعائے اخیر حسن خاتمہ تمام اہل سلسلہ کی درخواست کریں۔ انہوں نے بھی اپنے مریدین میں یہ علامتیں نہیں پائیں۔ انہوں نے پھراسی طرح وصیت اپنے خلیفہ حضرت قطب الدین بختار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کو کی اور اسی طرح یہ وصیت سینہ بہ سینہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچی۔ حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ اسی انتظار میں رہتے تھے ایک روز حضرت خواجہ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کنارہ حوض پر بیٹھے تھے۔ اور دونوں پاؤں آپ کے پانی میں تھے اور عالم استغراق میں وہی علامات پیشین گوئی آپ پر ظاہر ہوئیں۔ اتفاقاً حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کا گزر اس طرف ہوا۔ آپ یہ حالت دیکھ کر فوراً حوض کے دوسرے کنارے سے مع جامہ تن پوشی حوض میں داخل ہو کر آپ کے پاؤں پکڑ لئے جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپ نے پاؤں کھینچ کر اپنے پیر کے پاؤں مس دست کرنے سے اندوگین ہوئے۔ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے یہ سب کچھ اپنی طرف سے نہیں کیا بلکہ مجھ کو پیران چشت سے وصیت چلی آتی ہے۔ اور میں نہیں چھوڑوں گا جب تک داخلان اس سلسلہ چشتیہ کے اول سے آخر تک جو قیامت تک بیعت ہوتے چلے آئیں گے دعائے حسن خاتمہ و نجات اخروی نہ کرو گے۔ اس وقت آپ نے دعا فرمائی اور متوسلان اس فرقہ کو امید نجات ارزانی ہوئی۔

صاحب " مناقب المحبوبین " فرماتے ہیں کہ میں نے اس رسالہ میں اس طرح لکھا

Marfat.com

دیکھا ہے جب اس امر کی وصیت حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو پہنچی آپ نے حضرت رب العزت میں عرض کی الٰہی کون شخص ہمارے میں سے اور کس کے مریدوں میں سے ہو گا۔ فرمایا وہ شخص نظام الدین بدایونی رحمتہ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے ہو گا۔ پس جس وقت حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے خلافت دے کر آپ کو دہلی روانہ کیا تھا اس وقت یہ وصیت بھی فرمائی تھی اور حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے بحالت مستی اور بحالت خلوت آپ کو ازروئے کشف معلوم کر کے پاؤں پکڑ لئے تھے۔ آپ نے فرمایا کون ہے حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا نظام الدین' فرمایا نظام کا اس وقت کیا کام' حضرت سلطان المشائخ نے فرمایا سلسلہ چشتیہ کو بخش دو کہا بخش دیا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

" تکملہ سیرالاولیاء " میں منقول ہے حضرت قاضی محمد عاقل خلیفہ اعظم حضرت خواجہ نور محمد صاحب مہاروی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تک لقب پیران خاندان چشت کا خواجہ ہے اور مشہور ہے کہ خواجگان بست ودو ہیں از جناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم تا حضرت چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بست ویک خواجہ ہوتے ہیں۔ اور وہ ایک جس کے ساتھ مل کر بست ودو ہوتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ بعد اس کے لقب شیخ المشائخ ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طیبات

لباس درویشی حق نگاہ رکھو تاکہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرمندہ نہ ہو۔ وفا کرو جفا نہ کرو اور گندم نما جو فروش نہ بنو۔ (از تذکرۃ العابدین)

ایک عزیز نے آپ سے پوچھا جو حال درویشوں کا ہوتا ہے کہاں سے ہے اور کیونکر ہے۔ فرمایا حال نتیجہ ہے صحت اعمال کا اور عمل دو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو جوارح یعنی اعضا سے اور وہ معلوم ہے۔ اور دوسرا عمل دل کا ہے اس کو مراقبہ کہتے ہیں۔ المراقبۃ ان تلازم قلبک بان اللہ ناظر الیک دل میں اس بات کا علم لازم کرے کہ اللہ تعالیٰ میری طرف دیکھ رہا

Marfat.com

ہے۔ فرمایا اگر درویش رات کو بھوکا سو جائے اور آخر رات کو جاگے اور مشغول ہو اور باطن کا کسی چیز سے تعلق نہ ہو تو نزول انوار کا ارواح پر مشاہدہ کرے۔ غیر کو دل سے نفی کر کے بیٹھانا چاہئے۔ وجاھدوا فی اللہ حق جھادہ قدر مطلوب کو نہیں جانتے اس لئے مجاہدہ اختیار نہیں کرتے۔ فرمایا قبول اعمال کا جذبہ پر موقوف ہے جس وقت جذبہ ہو گا تو جو عمل کرے گا وہ قبول ہو گا۔ جذبہ عوام کا توفیق پاتا ہے۔ اعمال میں جذبہ خواص کا توجہ قلب کی ہے طرف حق کے بانقطاع باسوی' آپ کا طریقہ صبر و شکر' فقر و فاقہ و رضا و تسلیم تھا۔ نماز باجماعت آپ کی کبھی قضا نہیں ہوئی۔ آپ کی مجلس سماع میں مزامیر نہیں ہوتے تھے۔ کوئی صاحب ولایت آپ کے مقابلے پر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ یہ اشعار آپ کی شان میں مشہور ہیں ؎

غلام بخت بلندش ایاز مقصود است
کسے کہ بخت دے چون نصیر محمود است

شب حصول وصول خدا بہ معراجش
کمینہ منزل اوادنیٰ مقام محمود است

روایت ہے کہ ایک روز حجرۂ خاص میں آپ بیاد الٰہی میں مشغول تھے عین استغراق میں ایک قلندر تراب نے کچھ مانگا' آپ نے اشارے سے دو تین مرتبہ بیٹھنے کو فرمایا۔ اس نے طیش میں آکر چاقو سے گیارہ زخم کاری ایسے لگائے کہ خون بہہ نکلا۔ قلندر نے سمجھا کہ شیخ کا کام تمام ہو گیا۔ حجرہ سے باہر نکلا خادموں نے گرفتار کر لیا اور بعد فراغت مشغولی قلندر کو آپ کے حضور پیش کیا اور سزا دینی چاہی آپ نے منع کیا اور اسے ازدست گھوڑا اور پچاس روپیہ دے کر فرمایا کہ ابھی اس شہر سے چلا جا تاکہ کوئی تجھ سے مزاحم نہ ہو۔

آپ قطب مدار سے بدرجہ فردانیت پہنچے ہوئے تھے۔ جب آپ کے انتقال کا وقت قریب آیا ہر دو خواہر زادہ حضرت شیخ زین الدین اور شیخ کمال الدین کو وصیت فرمائی کہ جس وقت مجھے گور میں رکھیں اس وقت خرقہ پیر کا میرے سینہ پر اور کاسہ چوبی بجائے خشت زیر سر اور تسبیح انگشت میں لپیٹ کر نعلین اور عصا کو برابر میرے گور میں رکھیں چنانچہ اسی طرح عمل کیا

Marfat.com

گیا۔ آپ کی درگاہ شریف فیروز شاہ تغلق کی بنائی ہوئی ہے۔ اور قلعہ آپ کے مزار کے گرد بعد محمد شاہ حافظ خدمت گار خواجہ نے بنوایا تھا۔

از " اخبار الاخیار " حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ ایک مرتبہ آدھی رات کو کعبہ میں گئے کعبہ آپ کو نظر نہیں آیا ندا آئی کہ کعبہ نصیرالدین رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھنے گیا ہے۔ آپ نے نیت کی کہ میں بھی اس کا طواف کروں گا جن کو کعبہ دیکھنے گیا ہے۔ آپ دہلی کی طرف یہ تین نیت کر کے چلے۔ اول یہ کہ طواف کروں گا۔ دوسرے یہ کہ وضو کا بچا ہوا پانی پیوں گا۔ تیسرے چنڈول آپ کا اپنے کندھے پر رکھوں گا۔ جب آپ دہلی حضرت ممدوح کے پیش ہوئے تو آپ قبلہ رو بیٹھے وضو کر رہے تھے جب آپ وضو سے فارغ ہو کر داڑھی مبارک میں کنگھی کرنے لگے اور نماز سے فارغ ہو کر فرمایا اے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف کی نیت کی تھی وہ حاصل ہوئی۔ بچا ہوا پانی پی لو اور چنڈول کے بانس میں کندھا لگا لو۔

وجہ تسمیہ چراغ دہلی

شیخ عبداللہ یافعی نے مکہ مکرمہ میں حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ سے فرمایا تھا کہ تمام مشائخ دہلی جان بحق تسلیم ہو چکے ہیں صرف شیخ نصیرالدین محمود چراغ رحمتہ اللہ علیہ دہلی میں باقی ہیں تب سے آپ کا لقب " چراغ دہلی " ہوا۔ دوسری توجیہہ سلطان محمد بن تغلق نے سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے عرس کے روز بسبب بغض و حسن روغن فروشاں کو منع کیا۔ آپ نے شب عرس چراغوں کو پانی ڈال کر روشن کرایا۔ تیسری وجہ از " رسالہ حبیب " ایک روز آپ مجلس سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ میں حاضر ہو کر کھڑے رہے۔ حضرت شیخ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا بیٹھ جاؤ، عرض کیا کہ درویشوں کی طرف پست ہوتی ہے۔ فرمایا چراغ کا پیشت و روخ یکساں ہے۔

(نوٹ) قطب مدار قطب عالم کا ہوتا ہے اور قطب کو مقام قطب سے معزول کر سکتا ہے اور احکام لوح محفوظ کو بھی حق تعالیٰ اس کے اختیار میں کر دیتا ہے اور عرش و کرسی تصرف قطب مدار میں ہوتے ہیں۔ قطب مدار سے اوپر فردانیت کا درجہ ہے اس درجہ میں تصرف محو ہو جاتا

Marfat.com

ہے اور اس کو مراد نہیں ہوتی اور اس کے کل مراد حضرت عزت ہوتی ہے۔

حضرت قاضی شیخ عبدالمقتدر بن رکن الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۸ محرم ۷۹۱ ہجری از معارج الولایت بقول ۲۶ محرم الحرام ۷۸۹ ہجری۔ عمر ۸۸ سال ۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ جانب جنوب حوض شمسی خانقاہ شیخ عبدالصمد بن شیخ ابوالفتح جونپوری۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار ۔ خزینۃ الاصفیاء ۔ رسالہ حبیب ۔

آپ اعظم خلفائے حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں۔ کتاب " مناقب الصدیقین " اپنے پیرو مرشد کے مناقب میں آپ نے تالیف کی ہے۔ قاضی شہاب الدین کہ اجل علماء متقدمین سے ہیں آپ کے شاگرد اور شیخ حسام الدین فتح پوری آپ کے اکمل خلفاء سے ہیں۔ شیخ عبدالصمد اکابر بعہد سلطان سکندر تھے جنہوں نے جونپور آکر اپنے بزرگان کا مقبرہ بنوایا تھا۔

حضرت قاضی شادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۰۱ ہجری ۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار ۔ خزینۃ الاصفیاء ۔ رسالہ حبیب ۔

آپ خلیفہ نامدار حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں اور بہت لوگ آپ کی توجہ سے خدا رسیدہ ہوئے چنانچہ خواجہ اختیارالدین عمر ایرجی آپ کے خلفائے کاملین سے تھے۔

Marfat.com

حضرت شیخ توکل کنتوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۲۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصبہ کنتور مضافات بھرائچ۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - رسالہ حبیب۔

آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ نقل ہے ایک روز بھرائچ اپنے حجرہ میں مشغول بیاد خدا تھے، حجرہ کا دروازہ بند تھا۔ آپ نے دیکھا ایک جوگی گوشہ حجرہ میں بیٹھا ہے سوچا کہ اپنے تصرف سے چلا آیا ہے آپ بدستور مشغول رہے۔ آخرکار جوگی نے سلام کیا، شیخ نے اس کا جواب دیا۔ جوگی نے مصافحہ کیا اور باتیں شروع کیں اس وقت جس طرف حجرہ کے شیخ نگاہ کرتے تھے حجرہ کے در و دیوار زر و زرین سے پر نظر آتے تھے۔ شیخ نے پھر بھی کچھ التفات نہیں کیا۔ جوگی نے معلوم کیا کہ شیخ مستغنی ہے اس نے آپ کے قدموں پر سر رکھ کر کہا میں تو آپ کو آزماتا تھا اور مرید ہو گیا۔ شیخ نے فرمایا اس طلسم کو پھر کرو ہر چند جوگی نے کوشش کی کچھ نہیں ہوا۔ نکتہ از "سیرالاولیاء" انوار و اسرار الٰہیہ کے واسطے وسیع حوصلہ چاہئے تاکہ اس میں اسرار دوست مسکن کریں اور ہر تجلی اس پر وارد ہو۔ ظاہر نہ کرے اور اگر کرے تو وہ تجلیات پھر وارد نہیں ہوتیں۔

حضرت شیخ سعداللہ کیسہ دار رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت شیخ سعداللہ کیسہ دار بن شیخ متوکل رحمۃ اللہ علیہ لقب "کیسہ دار"

تاریخ وفات : ۸۰۶ ہجری۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - رسالہ حبیب۔

آپ کبرائے خلفاء و عظمائے اصحاب حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ کہتے ہیں آپ کو حضرت خضر علیہ السلام نے ایک کیسہ عطا کیا تھا کہ ہمیشہ درہم و دینار سے بھرا رہتا تھا۔ اور شیخ اس میں سے جس قدر چاہتے خرچ کرتے مگر وہ کیسہ کبھی خالی نہیں ہوتا۔ اس

Marfat.com

سبب سے سعد اللہ کیسہ دار کے لقب سے آپ کی شہرت ہوئی۔ آپ نے میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی خرقہ حاصل کیا تھا۔

حضرت مخدوم شیخ سلیمان ردولی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : ردولی ضلع بارہ بنکی اودھ کا نامی قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - رسالہ حبیب -

آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ خوارق و عادات مثل احیاء و اموات آپ سے صادر ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا خواجہ خواجگی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۱۹ ہجری -

مقام مزار شریف : کالپی بیرون شہر ضلع جالون دریا جمنا پر -

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء - رسالہ حبیب -

آپ اعظم و اکمل خلفائے حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ و شاگرد مولانا معین الدین عمرانی و استاد قاضی شہاب الدین تھے۔ مولانا معین الدین کے دل میں کچھ نقیض حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے تھی وہ آپ کا حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونا پسند نہیں کرتے تھے۔ اتفاقاً مولانا کو مرض سرفہ و ضیق النفس لاحق ہوا یہاں تک کے اطباء وقت نے جواب دے دیا۔ مولانا خواجگی نے ان سے کہا کہ مناسب یہ ہے کہ ایک بار استمداد دعا مردان خدا سے کے اطباء امراض دل ہیں کی جائے اور اس وقت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ اولیائے مستجاب الدعوات ہیں اگر ان کی خدمت میں قدم رنجا فرمائیں تو امید ہے کہ حضرت موصوف کی دعا سے صحت حاصل ہو۔ اگرچہ مولانا کا دل نہیں چاہتا تھا لیکن بسبب اضطرار و تکالیف کے جانا منظور کیا۔ مولانا مذکور کا حضرت شیخ استقبال کر کے خانقاہ میں لے گئے اور اعزاز کے ساتھ بٹھایا۔ دسترخوان واسطے تناول طعام کے بچھایا گیا اور قاب طعام برنج خشکہ و

Marfat.com

جغرات کہ ظاہراً مخالف مرض سرفہ ضیق النفس تھے مولانا کے کھانے کے لئے آگے رکھے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا بسم اللہ کرو اور کھاؤ مولانا نے طوعاً" و کرہاً" چند لقمہ اس سے کھائے جب دسترخوان اٹھ گیا مرض نے سخت زور کیا اور قے کرنے کی نوبت پہنچی۔ اسی وقت چلمچی حاضر کی جو کچھ مادہ و مواد سرفہ و ضیق بلغم تھا تمام و کمال نکل گیا اور اسی وقت اچھے ہو گئے اور صحت یاب ہو کر اپنے گھر کو واپس گئے۔

حضرت سید محمد بن جعفر المکی الحسنی الچشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۹۱ ہجری بعہد سلطان بہلول شاہ لودھی۔

مقام مزار شریف : سرہند دہلی، ہندوستان۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء بحوالہ بحرالمعانی و بحرالانساب۔

آپ اعظم و اکمل خلفائے حضرت خواجہ نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں۔ توحید و تفرید میں مقام عالی رکھتے تھے اور جو کچھ آپ نے احوال ظاہر و باطن لکھا ہے عقل اس سے حیران ہوتی ہے۔ آپ کی تصنیفات اعلیٰ درجہ اور بڑے پایہ کی مستند کتابیں ہیں۔ چنانچہ "بحرالمعانی و قایق المعانی رسالہ اسرار روح" کے بیان میں رسالہ دیگر موسومہ بہ "پنج نکات و بحرالانساب" کہ اس میں ذکر اہل بیت و رسالت کیا ہے اور اپنے آباؤ اجداد کا حال بھی لکھا ہے اور جو کچھ انہوں نے اپنے احوال میں لکھا کی تحقیق ہوا ہے کہ دعویٰ ان کا حق ہے۔ آپ نے بڑی طویل عمر پائی۔ چنانچہ ابتدائے سلطنت تعلقیہ تازمان سلطان بہلول لودھی زندہ رہے۔ آپ کی عمر مبارک تقریباً دو برس تھی۔ آپ کے آبائے کرام شرفائے مکہ مکرمہ سے تھے۔ اس کے بعد دہلی آئے اور سرہند میں سکونت اختیار کی۔

آپ لکھتے ہیں کہ میں نے تین سو اسی (۳۸۰) بزرگوں کو دیکھا ہے۔ اور صفوان بن قصی برادر عبدمناف کو کہ بحضور حضرت رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف باسلام ہوا تھا۔ وہ ایک غار میں مشغول بحق تھا جس روز میں نے اس سے ملاقات کی اس وقت نو سو بانوے ہجری تھا۔ انہوں نے فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے حق میں

Marfat.com

درازی عمر کی دعا کی تھی۔ یہ قصہ صفوان عجب ہے اور کالی از غرابت نہیں یا کتب احادیث و سیر موافق نہیں واللہ اعلم بالصواب۔

آپ فرماتے ہیں کہ شیخ ابن عربی کتاب " فصوص الحکم " میں لکھتے ہیں کہ منصور حلاج کو تجلی ذاتی تھی اور مقام افراد کا۔ لیکن فقیر کہتا ہے کہ اگر منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ کو تجلی ذاتی ہوتی تو وہ ہرگز اناالحق نہیں کہتا اور دیگر سبحانی ما اعظم شانی زبان سے نہیں نکالتے کیونکہ تجلی ذات میں محویت ہے وہ کیا جانے کہ میں کون ہوں اور کہاں ہوں۔ اور کون سبحانی و اناالحق کہے من عرف اللہ کل لسانہ تجلی ذات میں ہے۔ اور طال لسانہ تجلی صفات میں استغراق چاہیے۔ پس آپ کو بکمال صفتے از صنفات اس کے دیکھے یعنی ذات جائز الوجود صفات واجب الوجود میں مستغرق نور جمال صفات ہو جاتی ہے اور وہ صفت واجب الوجود برین ربودہ کلام آتی ہے اور کہتا ہے سبحانی و اناالحق وان اللہ ینطق علی لسان میں کیا کہوں ابن عربی اس وقت زندہ نہیں ورنہ جو کہنا تھا ان کو کہتا۔ اور وہ سنتے کہ جو کچھ مجھے یقین ہے۔ جبکہ بدولت فرد حقیقت حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ ترقی ہوئی اور تجلی صفات سے تجلی ذات کہ مقام فردانیت ہے نزول کیا۔

حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ کو میں نے واقعہ میں دیکھا کہ ذکر خفی فرما رہے ہیں۔ میں نے اپنا روئے نیاز خاک پر ملا۔ آپ نے فرمایا اے شہباز میدان لاہوت اور اے پاک آمدۂ جبروت اور اے باز یافتہ عالم ملکوت و ناسوت اس کے بعد ایک سلائی میری آنکھوں میں پھیری اور فرمایا یہ سلائی نور جمال ذات سے ہے۔ یہ واقعہ ۸۱۱ ہجری میں ہوا رات کو میں نے ہوا میں پرواز کی اور ختلان سے مصر پہنچا اور پائے بوس حضرت اوحد سمنانی رحمتہ اللہ علیہ ہوا جو اپنے وقت کے قطب عالم تھے۔ انہوں نے اپنے حجرہ میں مجھے ایک گوشہ دیا۔ نماز عشاء میں ہمراہ شیخ اوحد سمنانی رحمۃ اللہ علیہ پڑھی اور تین روز دو ثلث رات تک تین قرآن پاک ختم کئے۔ تیرہ سپارے مزید اس کے بعد پڑھے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ میرا قالب نور ہر کر محیط عرش عظیم ہوا اور دیکھا عرش عظیم میری آنکھ میں مثل خردل ہو گیا ہے۔ بعدہ در خود نظر کی دیکھا کہ تمام بال وجود کی صورت بن گئے ہیں اور تمام صورتیں اپنی صورت میں دیکھتا ہوں۔ بعدہ وہ

Marfat.com

صورتیں محو ہونی شروع ہو گئیں بلکہ کل عالم اور افلاک اور انفس بلاکیفیت ہو گئے اور کل تجلیات صفات و افعال و اسماء و آثار محو ہو گئیں اور طرفتہ العین میں ستر ہزار عالم تجلیات کے میں نے سیر کر لی اور کلام بے واسطہ سنا فرمان آیا :

یا عبدی جلالی حجاب جمالی انوار جلالی وانت بین الجلال والجمال

بعدہ کلام تجلی ذات سے مشرف ہوا کہ کیفیت اس کی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے اور اس تاریک میں مقام لاہوت میں کہ مقام فردانیت ہے میں نے نزول کیا بعد از تجلی ذات کے سترھویں روز عالم صحو میں آیا بیہوشی کے ایام میں شیخ اوحد سمنانی رحمتہ اللہ علیہ میرے حجرہ میں آتے رہتے تھے اور میری پیشانی پر بوسہ دے کر چلے جاتے تھے۔ اگر شیخ میرے حال سے مطلع نہ ہوتے تو مصاحبان حجرہ مجھے مردہ جان کر دفن کر دیتے اب جس طرف نظر میں کرتا ہوں نور دیکھتا ہوں کہ فقیر کے ساتھ متصل ہے اور یہ مقام فردانیت کا ہے۔

واقعہ دیکھا کہ مسجد قبا میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع کل اصحاب کرام و اولیاء عظام و امیرالمومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم تا حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ موجود ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بزبان فارسی مجھ سے فرمایا اے فرزند مست حضرت لم یزل ولایزال بحرمعانی رابیاء اسی وقت میں ۳۵ مکتوب حضور میں لے گیا اور حضور ﷺ کے دست مبارک میں دیئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسرعت نبوت تمام کو پڑھا کہ اے یاران مصنف بحرعامی ایک مرد ہے کہ تمام کلام مجید کے معانی حقیقت بیان کرتا ہے اور اگر علم روئے زمین فرض کرو کہ محو اور معدوم ہو جائے اور یہ شخص قلم ہاتھ میں لے تو کل علم کو از بر لکھ دے گا۔ پھر فرمایا اے فرزند آئندہ اسرار حقیقت کو صحرا و جنگل میں مت رکھ کہ امور شریعت جہان میں قصور پکڑتے ہیں۔ میں نے قبول کیا اور بحرالمعانی کو چھبیس ویں مکتوب پر ختم کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بحرالمعانی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دی اور انہوں نے بعد مطالعہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو اور اسی طرح دست بدست بہ جمیع مشائخ سلسلہ کو پہنچ کر حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ میں پہنچی۔

Marfat.com

حضرت شیخ دانیال رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت شیخ دانیال رحمتہ اللہ علیہ ملقب بہ "مولانا عود"

تاریخ وفات : ۷۴۸ ہجری -

مقام مزار شریف : سترکہ ضلع بارہ بنکی اودھ میں پرانا قصبہ ہے-

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء-

آپ اعظم خلفائے حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب بہ چند واسطہ درمیانی حضرت عباس بن علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک پہنچتا ہے۔ بعد خلافت آپ کو وطن جانے کی اجازت ہوئی۔ جب آپ لکھنؤ سے گزر کر قریب قصبہ سترکہ پہنچے تو راہزنوں نے آپ کو شہید کر دیا اور پھر چاہا کہ عیال و اطفال شیخ کو بھی قتل کر ڈالیں اور مال و متاع کو لوٹ لیں ناگاہ ایک آواز مہیب شیخ کے جسم بے سر سے نکلی اور اسی وقت تمام راہزن نابینا ہو گئے اور راہ گزر نہ دیکھی آخر بدست حکام ماخوذ ہو گئی اور بعد میں قتل ہوئے۔ شیخ کے مقتول ہونے کے بعد آپ کے خادمان نے آپ کو سترکہ میں دفن کیا۔

حضرت شیخ صدرالدین حکیم رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : شیخ صدر الدین حکیم رحمۃ اللہ علیہ ملقب بہ "طبیب دلہا"

تاریخ وفات : ۷۷۹ ہجری از شجرۂ چشتیہ -

مقام مزار شریف : بیرون قلعہ طلائی دہلی کہنہ -

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - خزینۃ الاصفیاء- تکملہ سیرالاولیاء -

آپ اکمل خلفاء حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں اور منظور نظر حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ کے والد سوداگر حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ بوڑھے ہو گئے تھے اور اولاد سے محروم تھے اس وجہ سے اکثر رنجیدہ رہتے

Marfat.com

تھے۔ ایک روز بحالت وجد اپنے شیخ سے حصول اولاد کے لئے عرض کی۔ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی پشت ان کی پشت کے ساتھ ملی اور بتولد پسر بلند اختر بشارت دی۔ اسی رات کو آپ کی منکوحہ بہ عمر پیری حاملہ ہو گئیں' آپ پیدا ہوئے اور آپ کے والد نے بحضور شیخ رحمۃ اللہ علیہ حاضر کیا۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو گود میں لیا اور اپنے جبہ مبارک سے کپڑا پھاڑ کر اپنے دست مبارک سے خرقہ بنایا اور پہنایا اور گودی میں شیخ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ کے دے کر فرمایا کہ ان کی تربیت ظاہری و باطنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرنا۔

آپ کی تصانیف بہت فصیح و متین اور معارف و حقائق پر مشتمل ہیں۔ آپ علم طب میں ید بیضاء رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے آپ کو شیخ صدرالدین طبیب دلہا کہتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ کو کوہ قاف کی پریاں بواسطے علاج ایک بیمار کے اٹھا کر لے گئیں تھیں اور آپ کے علاج سے بیمار صحت یاب ہو گیا تھا۔ انہوں نے آپ کو بہت سی رقم دی مگر آپ نے لینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے آپ کو ایک خط لکھ کر دیا اور کہا کہ فلاں کوچہ میں ایک کتا اس صورت و رنگ ملے گا اس کو خط دکھانا۔ پس شیخ نے ویسا ہی کیا۔ پس جب اس کتے نے وہ خط دیکھا تو آپ کے آگے چل پڑا اور آپ کو ایک جگہ لے گیا اور کھڑا ہو کر اس جگہ کو کھودنے لگا۔ اس جگہ سے خزانہ برآمد ہوا۔ شیخ نے اس کو نکال کر راہ خدا میں صرف کر دیا۔ شیخ فتح اللہ اودھی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مخدوم شیخ احمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے خلفائے اکمل سے ہیں۔

حضرت میر سید علاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : سندیلہ ضلع ہردوئی اودھ کا مشہور قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ حضرت مخدوم جہانیاں جہان گشت رحمتہ اللہ علیہ کے قرابت دار ہیں اور خلفاء حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو سندیلہ رخصت فرمایا تھا۔ اور تین سو بیگھہ اراضی موضع سندیلہ سے واسطے خرچ خانقاہ ایک ٹکڑہ سفال یعنی ٹھیکری پر لکھ دی تھی جو آپ کو وہاں کے حکام وقت سے مل گئی تھی۔ اور وہ تین سو بیگھہ زمین ہے۔

Marfat.com

کہتے ہیں یہ زمین آج تک آپ کی اولاد کے حق میں بحال ہے اور آج تک کوئی مزاحم نہیں ہوا۔

حضرت شیخ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۷۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینہ الاصفیاء۔

آپ مریدان پاک نہاد اور خلفائے نیک اعتقاد حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ ایک کتاب موسومہ بہ " تحفۃ النصائح نظم میں آپ کی ہے جس میں بہت احکام شرع و فرائض و سنن و آداب درج کئے گئے ہیں اور اس میں یہ صفت ہے کہ اس کا ہر ایک شعر رائے مہملہ پر ختم ہوتا ہے۔ کتاب کے آخر میں اپنے پیر رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں فرماتے ہیں ؂

شیخ معظم پیر ما محمود آن صاحب قران
چوں او نباشد ہیچ کس ہم محتشم ہم معتبر

عالم بعالم مثل او ہرگز ندیدہ مرد ے
اندر کرامت مثل او خیزد کجا دور قمر

حضرت مولانا شیخ احمد تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۲۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : کالپی ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید پاک اعتقاد اور خلفائے حق یاد حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ جس زمانہ میں امیر تیمور گورگانی کی فوجیں دہلی میں آئیں اور دہلی کو لوٹا اس وقت مولانا

Marfat.com

مع متعلقین دہلی میں قید سلطانی ہو گئے اور فساد فرو ہونے کے بعد رہا ہو کر مع عیال و اطفال شہر کالپی میں پہنچے اور چونکہ طریقہ مواخات مولانا خواجگی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رکھتے تھے اس لئے اسی جگہ سکونت اختیار کی اور اسی جگہ دفن ہوئے۔ آپ کا مزار پرانوار محل اجابت دعا ہے اور مشہور ہے کہ جو کوئی صدق دل سے چالیس روز متواتر آپ کے مزار مبارک پر حاضر ہوتا ہے وہ اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔ آپ کا عرس وہاں بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔

حضرت بندہ نواز سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ بندہ نواز سید محمد گیسو دراز بن سید یوسف حسینی عرف سید راجا المشہور راجو قتال رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ و مقام ولادت : ۴ رجب ۷۲۰ ہجری، دہلی۔

تاریخ وفات : ۱۶ ذیقعد وقت چاشت روز دو شنبہ ۸۲۵ ہجری۔ عمر ۱۰۵ سال ۴ ماہ ۱۲ یوم۔ مادۂ تاریخ وفات "مخدوم دین و دنیا"

سنش عادل تولد وارث جود
وفاتش دان کہ تاج المرسلین بود

مقام مزار شریف : گلبرگہ ریاست حیدر آباد دکھن کا مشہور شہر ہے۔ دوسرا نام حسن آباد حسن کانکوی بہمنی۔ بانی خاندان بہمنیہ کے نام ہے۔

حوالہ کتب : لمعات الاسرار۔ سوانح بندہ نواز۔ ارمغان سلطانی۔ روضتہ الاولیاء بحوالہ سیر محمدی۔ محمد علی سامانی۔ جامع الکلم۔

آپ سادات حسینی سے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب اٹھارہ واسطے سے جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔ آپ کے آبائے کرام ملک عرب سے علاء الدین مسعود شاہ کے عہد سلطنت میں متمکن دہلی ہوئے اور مناصب شاہی سے ممتاز ہوتے ہوتے آپ

Marfat.com

کے والد ماجد امرائے سلطان غیاث الدین تغلق میں داخل ہوئے۔ آپ نے سولھویں سال ماہ رجب ۷۳۶ ہجری میں حضرت نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل فرما کر ریاضت و مجاہدہ میں مشغول ہوئے اور سید شرف الدین کیتھلی و مولانا تاج الدین و قاضی عبدالمقتدر وغیرہ حضرات سے تحصیل و تکمیل علوم ظاہری بھی فرماتے رہے اور ابتدائے بیعت سے تا انقراض زمانہ حیات مرشد اکیس برس تین مہینے کمال ریاضات و مجاہدات سے مبادی سلوک کو انتہائے وصول تک پہنچاتے رہے۔

آپ درمیان مشائخ چشت کے مشرب خاص و بیان اسرار حقیقت میں طریقہ مخصوص رکھتے تھے۔ بعد از وفات پیر روشن ضمیر کے دکھن تشریف لے گئے اور وہاں بہت بڑا درجہ قبولیت حاصل کیا۔ لقب گیسودراز کی وجہ تسمیہ صاحب "ارمغان سلطانی" یوں لکھتے ہیں۔ خواجہ احمد دبیر قاضی راجہ نے آپ سے وجہ تسمیہ لقب گیسودراز دریافت کی' فرمایا جب میں پہلے پہل اپنے پیرو مرشد کے پاس حصول ارادت کے لئے گیا تھا اس وقت حضرت ممدوح بالاخانہ پر تشریف رکھتے تھے۔ میں دیر تک نیچے کھڑا رہا۔ بعد میں حضرت ممدوح نے خادم کو بھیجا کہ سید محمد کو بلاؤ' خادم نے جا کر دیکھا تو اس نام کے کئی آدمی موجود تھے۔ خادم نے واپس جا کر حضرت شیخ سے دریافت کیا' آپ نے فرمایا سید محمد گیسودراز کو بلاؤ چنانچہ ان میں سے خادم آپ کو شناخت کر کے لے گیا۔ اس وقت سے میرا لقب گیسودراز پڑ گیا۔

دوسری روایت "تکملہ ذکر الاصفیاء" میں بحوالہ سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ یہ لکھی ہے کہ سادات گیسودراز غایت عالی نسب و عالیشان ولایت میں ہیں اور نسب آپ کا ان کے ساتھ منتہی ہوتا ہے۔

تیسری وجہ ایک روز آپ نے دیگر مریدان کے ساتھ مل کر چوڈول یعنی پالکی سواری حضرت شیخ کو کندھے پر رکھا اور چوڈول اٹھاتے وقت آپ کے دراز گیسو چوڈول کے ڈنڈے میں پھنس گئے لیکن بپاس ادب و استغراق کے گیسوؤں کو نکالنا مناسب نہ سمجھا اور اسی حالت میں مسافت بعیدہ کو طے کیا۔ جب شیخ نے آپ کا یہ حال سنا تو خوش ہوئے اور آپ کی صدق عقیدت پر آفرین کی اور یہ شعر فرمایا ؎

Marfat.com

ہرکہ مرید سید گیسودراز شد
واللہ خلاف نیست کہ او عشق بازشد

چوتھی وجہ از "رونتہ الاولیاء" مولانا علاء الدین کو مرتے وقت حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا تھا کہ تم کو میرے ساتھ صحبت رکھنی ناممکن ہے اور کچھ کہہ سن نہیں سکتے بہتر ہے کہ تم ایک کو یاران سے اختیار کرلو۔ مولانا نے سوچ کر عرض کیا وہ سید نامعلوم الاسم جو دراز گیسو رکھتا ہے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی وقت آپ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ سید گیسودراز (بیاد ملک زادہ را در صحبت خود نگاہ دار) اور جو کچھ میں نے تم کو تلقین کیا ہے اس کو بھی اسی میں سے پہنچا۔ پس اسی روز سے آپ کا لقب گیسودراز پڑ گیا۔

آپ اپنے شیخ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تین دن بعد اپنے شیخ کے سجادہ نشین ہوئے اور بہ تکلیف والدہ ماجدہ متاہل ہوئے اور بہ عمر ہشتاد سال کہ وقت طوائف الملوکی اور واقعہ تیمور کے دہلی مالوفہ سے ہجرت اختیار کی اور ساتویں ربیع الثانی ۸۰۱ ہجری کو دہلی سے دولت آباد روانہ ہوئے۔ اس وقت سلطان فیروز شاہ بہمنی فرمانروا تھا۔ اس کے حکم اور اس کی طرف سے عضدالملک حاکم دولت آباد بڑی تعظیم اور تواضع سے پیش آیا۔ وہاں سے آپ گلبرگہ شریف روانہ ہوئے۔ سلطان فیروز شاہ آپ کی تشریف آوری کی خبر سن کر فیروز آباد سے آپ کی پیشوائی کے لئے مع اولاد و ارکان گلبرگہ آیا اور بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو شہر میں داخل کیا۔ اس کے بعد سلطان احمد شاہ بہمنی نے تخت پر بیٹھ کر چند دیہات آپ کی نذر کئے اور خلائق دکن کا آپ کی طرف بڑا رجوع ہوا۔

آپ کے کلمات طیبات

کشاد کار من بیشتر تلاوت قرآن پاک و سماع تھا۔ ذکر کرو یہاں تک کہ دل ذاکر ہو جائے۔ جب دل ذاکر ہو جائے تو زبان کو باز رکھ الذکر باللسان لقلقة جب سیر ذکر دل میں آئے تو دل کو باز رکھو کیونکہ الذکر بالقلب وسوسة والذکر بالسر معانیة اور چاہئے "راہ دل بقوت زندیا محافظت دم چنانچہ دل در گداز آید و دھان بکشاید و چون فتح شد مقصود حاصل

Marfat.com

گشت لاہجرت بعد الفتح "آپ کا مقولہ ہے اگر ایک ساعت لطیف میں دل بحق تعالیٰ حاضر ہو وہ بہشت ہے بلکہ اس پر ہزار بہشت قربان ؎

بفراغ دل زمانے نظرے بماہ روئے
بہ از آنکہ چتر شاہی ہمہ عمرہا وہوئے

آپ کے ایک مرید شیخ محمد نے کتاب "جوامع الکلم" میں آپ کے کلمات طیبات سے لکھا ہے کہ ہر چیز کے لئے کچھ نہ کچھ آفت ہے لیکن عشق کے لئے دو آفتیں ہیں۔ ایک آفت ابتداء کی اور دوسری آفت انتہاء کی۔ ابتداء کی آفت وہ ہے کہ اس پر درد عشق و غم طلب معشوق چھا جائے اور محیط ہو جائے اور ایک مدت تک اس طرح رہے تاکہ اس کو لذت کامل حاصل ہو۔ مگر کوئی راہ وصول محبوب اس پر نہ کھلے اور یہ سمجھے کہ سوائے درد و غم کے اور کچھ حاصل نہیں ہے اور اسی میں رہے۔ بعد کچھ مدت کے درد و غم اس کی طبیعت میں ہو جائے اور عادت بن جائے اور ذوق و فرقت جاتا رہے اور لذت وصول میسر نہ ہو اور اسی طرح ٹھنڈا پڑ جائے اور اپنی جگہ رہ جائے اور کچھ اس کے یاد نہ رہے عاقبت اس کی حامان و خسران ہو۔

دوم آفت انتہا وہ ہے کہ جب وصال معشوق حاصل ہو جائے اور مشغول بلذت وصول ہو جائے اور حرقت فراق و الم ہجراں اس سے چلی جائے اور کچھ مدت کے بعد وصال عادت اور طبیعت اس کی بن جائے اور ذوق وصال چلا جائے مطلوب ان دونوں حالتوں سے ذوق و خوشی اور راحت نہیں رہتی۔ پس وصال بے ذوق اور فراق بے لذت' الم اس کا کس کام کا ہے جو سرد ہو جاتا ہے اور کچھ اس سے اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ عشق چلا جاتا ہے اور محروم ذوق جمال محبوب سے ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وصال ہوتا ہے مگر محبت ذوق کہاں کہ اس سے راحت ہو۔ صرف وصال کیا فائدہ مند ہے۔

لیکن برخوردار عشق وہ ہے کہ ابتدائی حالت میں مشغول بالذت فراق و ذوق و الم و حرقت ہجراں ہو۔ دور انتہا ہرچند کہ وصال اس کو زیادہ ہو ذوق اس کو زیادہ تر ہو اور طلب

Marfat.com

زیادہ اور درد او پر درد زیادہ ہو اور اس میں ذوق پیدا ہو۔ اس عاشق کو کہتے ہیں کہ عاقبت اس کی بخیر ہوئی اور عشق سے برخوردار ہوا۔ اور کامل حظ حاصل کیا۔ " عوارف " میں لکھا ہے کامل کو ذوق سماع نہیں ہوتا لیکن یہ کامل ایسا ہے کہ آفت انتہائے عشق کی اس کو پہنچی اور اس کو اس سے سرد کیا اور عادت وصال پکڑی اور اس کو ذوق بعد انتہا چلا گیا اور ٹھنڈا ہو گیا۔ انتہائے ممدوح کہ آفت اس کو نہ پہنچی وہ ہے جس کا اس میں اشارہ ہے ۔

عجبے نیست کہ سرگشتہ شود طالب دوست
عجب ایںست کہ من واصل و سرگردانم

تصانیف

ملتقط تفسیر قرآن در قالب سلوک - تفسیر ثانی بطریق کشاف - حواشی کشاف۔ اشارت المشارق - رسالہ در بیان رایت ربی فی احسن صورت، شجرہ نسب جو ستر سے زیادہ سالوں کا مطالعہ فرما کر لکھا ہے۔ شرح رسالہ قشیری (فارسی) عوارف (جس کو عوارف و المعارف کہتے ہیں)۔ شرح فصوص الحکم - خلافت نامہ - رسالہ در بیان بود ہست - ترجمہ رسالہ شیخ محی الدین ابن عربی - استقامت الشریعت بطریق الحقیقت - حظائر القدس (جس کو عشق نار کہتے ہیں)۔ شرح تمہیدات عین القضاۃ - ملفوظ اول - ملفوظ ثانی - وجود العاشقین - تلاوت الوجود - درالاسرار - رسالہ عروج نزول - رسالہ رویت - رسالہ سبیل المحققین والمجذوبین - ترجمہ مشارق الانوار - سیرالنبی ﷺ - اوراد نامہ جو خاص مخدوم زادہ بزرگ کے لئے تحریر فرمایا تھا۔ شرح فقہ اکبر (فارسی) شرح قصیدہ امالی - شرح عقیدہ حافظہ بافضائل خلفائے راشدین - ضرب الامثال - حواشی قوت القلوب - شرح رسالہ قیشریہ - شرح آداب المریدین (ایک عربی اور تین فارسی) اسماء الاسرار - حدائق الانس - خاتمہ رسالہ قیشریہ - رسالہ آداب سلوک ظاہر۔ رسالہ در بیان اشارت محبان حق - رسالہ بیان ذکر و مراقبہ (فارسی) در بیان معرفت حضرت رب العزت - رسالہ در ایام سفر - مکتوبات حضرت خواجہ بندہ نواز - دیوان (جس کو مولانا ابوالغیاث المعروف قاضی نورالدین خادم خانقاہ نے ترتیب دیا تھا)۔ کتاب الاسماء (اس میں آپ

Marfat.com

نے تصوف کے اسرار و غوامض خاص ڈھنگ کے ساتھ کوٹ کوٹ کر بھرے ہیں جس کے صاحب معارف نے دو صفحات درج کئے ہیں دیکھنا ہو تو اس کو ملاحظہ کریں)۔ آپ شاعر بھی تھے چند اشعار نمونے کے طور پر درج ہیں ۔

غزل

دولت عشق را نہایت نیست
عاشقاں را بجز ہدایت نیست
ہر کہ را حل شد است مشکل عشق
او ہدایت کہ جز ہدایت نیست

عشق را ابوحنیفہ درس نگفت
شافعی را درو روایت نیست
عشق حسنے ست از برون بشر
آب و گل را درو کفایت نیست

بوالعجب صورتے ست صورت عشق
چار مصحف رزو یک آیت نیست

رباعی

مرا من بے پدید آمد ہم از من ہرچہ می جستم
کنون در عین ایں معنی حسنے کیست حیرانم
مرا یاریست در خاطر اگر گویم کدام است او
جہان مبتلا گردد بلائے خاص و عام است او

....

یارے دارم کہ جسم و جان صورت اوست
چہ جسم و چہ جان جملہ جہان صورت اوست

Marfat.com

ہر معنی خوب صورت پاکیزہ
اندر نظر تو آید آن صورت اوست

ابیات

دوئی را نیست راہ در حضرت تو
ہمہ عالم توئی و قدرت تو

....

گر یار نمی کند قبولت
خود را بستم بزلف او بند

حالات صاحبزادگان

حضرت سید شاہ حسین محمد الحسنی الحسینی معروف سید محمد اکبر جن کو "میاں بڑے" بھی کہتے ہیں آپ کے خلف اکبر تھے۔ صاحب کشف و کرامات تھے۔ ابھی آپ کی عمر سولہ برس کی ہو گی کہ آپ زیارت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے گئے اور تمام رات حضرت خواجہ کی قبر پر توجہ کے لئے بیٹھے رہے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ قبر مبارک سے باہر نکل کر رو بہ قبلہ بیٹھے اس وقت آپ نے بہت سے نعمتیں حاصل کیں۔ وقت رخصت حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ماشاء اللہ بہت مضبوط لڑکا ہے۔ حضرت بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے اپنی عمر میں محمد اکبرؒ سا صوفی نہیں دیکھا اور نہ کوئی مرید اپنے پیر سے بہتر ہوا۔ بجز دو شخصوں کے ایک شیخ الاسلام قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر سے دوسرے محمد اکبر میرے سے۔ آپ نے اپنی والدہ کے حین حیات ۱۵ ربیع الاول ۸۱۲ ہجری میں وفات پائی۔ حضرت بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ نے خود آپ کو غسل دیا تھا۔

آپ بڑے عالم فاضل اور صاحب تصنیف تھے۔ چنانچہ معارف عربی در علم نحو۔ شرح ملتقط رسالہ اباحت سماع ۔ رسالہ اباحت پوشیدن کفش در مسجد ۔ مقامات صوفیا (عربی) تصریف مالکی شرح موانع ۔ شرح مسئلہ ۔ رسالہ فارسی در علم صرف جوامع الکلم۔

Marfat.com

حالات فرزند اصغر : نام سید یوسف المعروف سید محمد اصغر حسینی جن کو میاں لہرا بھی کہتے ہیں۔ آپ صاجزادہ خورد اور خلیفہ بندہ نواز تھے۔ آپ بھی بڑے صاحب کشف و کرامات ہوئے۔ آپ کا وصال ۲۱ محرم ۸۲۸ ہجری میں ہوا۔ مزار آپ کا خواجہ بندہ نواز رحمۃ اللہ علیہ سے بائیں طرف ہے۔

آپ کے تیسرے صاجزادہ شاہ یداللہ بن محمد اصغر تھے۔ سلطان احمد شاہ بہمنی نے اپنا دارالخلافہ بجائے گلبرگہ کے محمد آباد کو قرار دیا اور خواجہ بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ سے چند بزرگوں کو وہاں لے جانے کے واسطے درخواست کی چنانچہ آپ نے بہت لوگوں کو روانہ کیا جن کو بادشاہ نے بڑے بڑے عہدہ اور رتبہ دیئے اور حضرت بندہ نواز نے اپنے صاجزادہ شاہ یداللہ کو بھی جانے کے لئے دریافت کیا انہوں نے مودبانہ کھڑے ہو کر یہ رباعی پڑھی ؎

پائے من از در تو بر در دیگر نردد
گر مرا سر برد و عشق تو از سر نردد

سرمن گرچہ کہ پامال شود پیش درت
نقش پیشانی من ہرگز ازین در نرور

حضرت بندہ نواز رحمتہ اللہ علیہ یہ رباعی سن کر بہت خوش ہوئے اور اس روز آپ کو " قبولا " کے خطاب سے نوازا۔ از " ارمغان سلطانی " " اخبار الاخیار " لکھتے ہیں آپ کو ایک عورت حسینہ جمیلہ سے محبت ہوگئی آخر اس کو اپنے نکاح میں لائے۔ وقت سحر موافق رسم ہندوستان عروس کو جلوہ دیا۔ بمجرد اس کے کہ نگاہ آپ کی اس عورت کے جمال پر پڑی ایک ذوق و حالت حقیقی نے مکھ دکھلایا آہ نکالی اور جان عزیز بہ معشوق حقیقی کے سپرد کر دی۔ بعد وفات عروس نے بھی آپ کو بغل میں لے کر جان بجان آفرین کے سپرد کر دی۔ ہر دو عاشقاں حقیقی کو پہلوئے یک دیگر میں قبر کے اندر رکھ دیا۔

Marfat.com

حضرت شیخ زین الدین رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : کہنہ دہلی۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ خواہر زادۂ خلیفہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ تھے اور صحبت یافتہ حضرت برہان الدین رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ کہتے ہیں نصیر خان فاروقی والئی خاندیس نے قلعہ الیسر کو فتح کیا اور آپ کو جاگیر دینے کی تمنا کی مگر آپ نے قبول نہیں فرمائی۔ اور فرمایا ایک شہر بنام میرے مرشد برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ کے جہاں تم فروکش ہو آباد کرو اور ایک شہر بنام میرے جہاں میں مقیم ہوں بنوا دو چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت مسعود بک رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : آپ کا اصلی نام شیر خان تھا۔

تاریخ وفات : ۸۳۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی' لاڈو سرائے مقبرہ پیران۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔ خزینۃ الاصفیاء۔ تکملہ سیرالاولیاء۔

آپ اقرباء حضرت فیروز شاہ دہلی سے ہیں۔ آپ کو اچانک جذبہ حق بیدار ہوا اور دل کو کل خواہشات دنیوی سے سرد کر دیا۔ اگرچہ آپ مرید حضرت شیخ المشائخ رکن الدین بن شیخ شہاب الدین امام و خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ تھے لیکن استفادہ آپ نے حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سے کیا تھا اور دیوان اشعار باجازت حضرت موصوف آپ نے لکھا ہے۔ اور ہر قسم کے سخن لطیف اس میں درج کئے ہیں۔ آپ " مرآۃ العارفین " کے مصنف ہیں۔ اور یہ بیت شعر کمالات اشعار آپ سے ہے ؎

رفت ز مسعود بک جملہ صفات بشر
چونکہ ہمان ذات بود باز ہمان ذات شد

Marfat.com

کتاب " التمہید " میں بر طبق تمہیدات عین القضاۃ ہمدانی دام الصحائف و یوسف زلیخا و مرآۃ العارفین نہایت مرغوب الطبع تصنیفات ہیں۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت مسعود بک رحمۃ اللہ علیہ نعلین شیخ کے لئے جاتے تھے۔ ایک عالم دین آپ کو راستہ میں ملے اور کہا یہ نعلین کس کی اٹھائے لئے جاتے ہو ؟ فرمایا کفش حق تعالیٰ ۔ اس پر علماء ظاہر نے متفق ہو کر بعد فیروز شاہ آپ کے اعضاء مبارک کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے زیر قلعہ فیروز آباد کنارے دریائے جمنا پھینک دیا۔ بعد وقوع اس کے ہر چند آپ کے معتقدوں نے جال وغیرہ ڈال کر میت کو نکالنا چاہا مگر دستیاب نہیں ہوئے بعد تردد و جستجو کے معلوم کیا کہ کل اعضاء آپ کے جمع ہو کر بصورت مجسم حجرہ خاص حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے لوگڈھی میں ہیں وہاں سے اٹھا کر مقبرہ پیران لاڈو سرائے آپ کو دفن کیا۔ جب اس واقعہ کی خبر حضرت شیخ کو ہوئی فرمایا کس مسئلہ پر اس کو شہید کیا ؟ قاضی نے کہا کہ اس نے حق تعالیٰ کا پاپوش ثابت کیا تھا۔ حضرت موصوف نے فرمایا کہ اضافت برائے ادنی مابست درست ہے پوچھنا چاہئے تھا کہ کفش کفش خدائے تعالیٰ واسطے ملکیت حق تعالیٰ کہتا تھا کہ للہ مافی السموات والارض یا حق تعالیٰ کو لابس کفش کہتا تھا۔ قاضی جواب سے عاری ہوا۔ پس آپ کو جوش آیا اور فرمایا اے رو سیاہ ! اسی وقت قاضی کا منہ سیاہ اور حال تباہ ہو گیا۔

حضرت میر سید جلال الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ

نام ، کنیت و لقب : حضرت میر سید جلال الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ ، لقب " مخدوم جہانیاں جہاں گشت " بخاری بن سید احمد کبیر بن سید حسین جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہم ۔

تاریخ ولادت : ۱۴ شعبان ، شب برات ۷۰۷ ہجری ۔

تاریخ وفات : دسویں ذوالحجہ روز عید الضحیٰ ۷۸۸ ہجری ۔ از " معارج الولایت " بعہد سلطان فیروز شاہ

مقام مزار شریف : اوچ شریف ، پاکستان ۔ عمر مبارک ۸۱ سال

Marfat.com

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء - تذکرۃ العابدین - سیر العارفین -

آپ صحیح النسب سادات بخاری ہیں۔ ہر چہاردہ خانوادہ کے خلیفہ ہیں۔ ہر خانوادہ میں اپنے اپنے موقع پر انشاء اللہ آپ کا ذکر آئے گا۔ آپ نے دو بار سیر ربع سکوں کی ہے۔ آپ کو مکہ مکرمہ میں حضرت شیخ عبداللہ یافعی رحمتہ اللہ علیہ سے بہت صحبت رہی۔ ایک روز امام موصوف نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا اگرچہ اس وقت دہلی میں درویشان دل وفات پاچکے ہیں لیکن ان کا اثر اور برکت تمام نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ میں موجود ہے اور وہ چراغ دہلی ہیں۔ آپ کی صحبت میں جانا چاہئے۔ اسی وقت حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ عازم دہلی ہوئے اور بعد قطع مسافت حضور میں حاضر ہوئے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا کہ آپ کو بواسطہ ارشاد حضرت عبداللہ یافعی رحمۃ اللہ علیہ کے حسن ظن فقیر پر ہوا ہے جو اس فقیر پر نوازش فرمائی۔ مخدوم نے جواب دیا خدا کی رحمت امام پر ہو کہ جنہوں نے مجھے اس درگاہ ملک پائیگاہ میں حصول دولت اعظمٰی کے لئے بھیجا ہے۔ آخرکار حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو خرقہ خلافت چشتیہ بھی عطا فرمایا۔

(نوٹ) سید جلال الدین سرخ رحمۃ اللہ علیہ آپ کے جد امجد کا سلسلہ نسب بہ چند واسطہ درمیانی حضرت امام تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ شہر بخارہ سے ملتان آکر متاہل ہوئے۔ آپ نے پہلے اپنے والد سید احمد کبیر رحمتہ اللہ علیہ سے ارادت حاصل کی پھر شیخ رکن الدین ابوالفتح ملتانی رحمتہ اللہ علیہ سے خرقہ خلافت سہروردیہ حاصل کیا۔ پھر زیارت حرمین شریفین کر کے کلاہ ارادت و خرقہ تبرک شیخ الاسلام شیخ عفیف الدین بن عبداللہ المطہر رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور دو سال آپ کے پاس رہ کر کتاب عوارف و دیگر کتب سلوک ان سے پڑھیں اور تقریباً تین سو مشائخ صاحب ارشاد سے نعمت حاصل کی۔

حضرت شیخ صدرالدین راجو رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ صدرالدین راجو المعروف راجن قتال بن سید احمد کبیر بخاری رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ وفات : شب شنبہ ۱۶ جمادی الثانی ۸۲۷ ہجری۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : ضلع ملتان کے مشہور قصبہ اوچ شریف میں ہے۔

حوالہ کتب : تکملہ سیرالاولیاء - سیرالعارفین -

اگرچہ آپ خرقہ خلافت اپنے پدر بزرگوار حضرت سید احمد کبیر رحمتہ اللہ علیہ سے رکھتے تھے لیکن سلسلہ چشتیہ میں آپ کو ارادت اپنے بھائی حضرت مخدوم جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ کی کرامات و خرق عادات مشہور و کمالات اظہر من الشمس ہیں۔ اب بھی اگر کوئی آپ کے مزار مبارک پر طلب حاجت کے لئے چند روز متواتر جائے تو جلد ہی اس کی مراد پوری ہو جاتی ہے۔ اور مراد بر آنے پر کڑاہی کہ عبارت روغن زرد و دلیہ گندم و قند سرخ مساوی الوزن سے ہے مشہور و مجرب ہے۔ نیز قطعہ چوب کنار و بید کہ باہم آمیختہ آپ کی خانقاہ پر موجود ہیں واسطے تپ غب حکم اکسیر رکھتے ہیں۔ آپ کی زبان مبارک سے جو کچھ قہر یا لطف سے گزرتا وہ ہو کر رہتا تھا۔ چنانچہ ایک روز آپ کے صاحبزادہ نے کسی بے گناہ شخص کی ریش ترشوا دی' اس نے آپ کے حضور استغاثہ کیا۔ آپ کی زبان سے نکلا کہ وہ (آپ کا صاحبزادہ) اپنی داڑھی کو خود مونڈھوا لے گا۔ چنانچہ صاحبزادہ پر فوراً ایک حالت وارد ہوئی اور اسی وقت حجام کو بلوایا اور کہا داڑھی مونڈھ دو' وہ ڈر گیا اور بہانہ کر کے کہیں جا کر چھپ گیا آپ نے آئینہ سامنے رکھ کر اپنی داڑھی کا خود صفایا کر دیا۔

حضرت مخدوم شیخ اخی راجگری رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت مخدوم شیخ اخی راجگری رحمۃ اللہ علیہ - نام جمشید - لقب "اخی"

مقام ولادت : زہرا مضافات پرگنہ دریا باد ملک اودھ ' انڈیا -

تاریخ وفات : روز چہار شنبہ ' ۱۱ شوال ۸۰۱ ہجری -

مقام مزار شریف : موضع راجگر ' برلب دریائے گنگ متصل قنوج ' انڈیا -

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار -

آپ کا سلسلہ نسب انبیاء بنی اسرائیل تک پہنچتا ہے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت مخدوم

Marfat.com

جلال الدین جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ پر شیخ کی کمال مہربانی تھی اس لئے آپ کو اخی کے نام سے یاد کرتے تھے۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے نعمت خلافت دے کر بولایت قنوج باجازت الہامی رخصت فرمایا تھا مگر آب و ہوا وہاں کی ناموافق ہوئی اس لئے موضع راجگر برلب دریائے گنگ سکونت اختیار کی۔ آپ قرب حق تعالیٰ سے اس قدر ممتاز تھے کہ حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ آپ سے دعا کی درخواست کیا کرتے تھے۔ اور آپ انکسار و عجز سے التماس کرتے تھے کہ بندہ کی کیا مجال ہے حضور ہی دست بدعا ہوں۔ جب مخدوم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت زیاد کہتے تو آپ ناچار ہو کر عرض کرتے کہ حضرت مخدوم رحمۃ اللہ علیہ دعا کریں اور بندہ آمین کہے گا۔ ایک دفعہ آپ ایام ہولی میں ہندوان قنوج کے ساتھ رہے اور غلبہ شوق میں مستانہ تھے۔ یہاں تک کہ بعض مشائخ طالب تعذیر شرعی ہوئے مگر کوشش سید احمد سے باز رہے۔ جو نہایت درجہ کے معظم خلفائے اکابر علماء میں بعد سلطان سکندر لودھی ممتاز تھے۔ بعد ان کے صاحبزادہ عبدالغفار اکابر عالیشان ہوئے یہ ثمرہ دعا شیخ اخی راجگر رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔

حضرت قاضی شیخ قوام الدین چشتی سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : قاضی شیخ قوام الدین چشتی سہروردی بن ظہیرالدین عباسی رحمۃ اللہ علیہ۔

مقام ولادت : دہلی، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۲۰ شعبان ۸۴۰ ہجری از شجرہ چشتیہ۔ بقول اخبار الاخیار ۹۰۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : لکھنؤ قرب امام باڑہ نواب آصف الدولہ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔ فوائد سعدیہ۔ اخبار الاخیار۔ تذکرۃ العارفین۔

آپ مرید حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ تھے بعد وفات مرشد خود بحضور سید جلال الدین مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کے حاضر ہو کر تکمیل کو پہنچے اور درجہ خلافت حاصل کیا۔ مذکور ہے جب وقت وفات حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نزدیک ہوا تو انہوں نے مصلحتاً آپ سے دریافت کیا کہ نعمت سجادہ و امانت پیراں کس کو دوں آپ نے فرمایا سید

Marfat.com

صدرالدین راجن قتال برادر خورد کو دینی چاہئے کہ ان سے بہتر اور کوئی نہیں ہے۔ آپ نے ایسا ہی کیا اور ایک خرقہ تبرکا" سید ناصرالدین محمود فرزند کو بھی عطا فرمایا۔ علاوہ اس کے " تذکرہ العابدین " میں لکھا ہے کہ آپ کے خلفاء یہ بھی ہیں، قاضی سید عبدالملک عرف سید اجمل بھڑایچی آپ کے اور شاہ مدار حضرت بدیع الدین کے خلفاء ہیں ان کی وفات ۲۵ رمضان ۸۶۴ ہجری کو ہوئی مزار بھڑائچ میں ہے۔ سید بڈھن بھڑایچی آپ کے خلیفہ سید اجمل بھڑایچی و پیر شیخ درویش محمد بن محمد قاسم اودھی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کی وفات ۸ شوال ۸۸۰ ہجری کو مقام بھڑائچ میں ہوئی۔

حضرت مخدوم حسام الدین فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۰۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : فتح پور ہسوہ متصل الہ آباد، انڈیا۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے خلفا کے خلفا اکمل قاضی عبدالمقتدر رحمۃ اللہ علیہ سے تھے آپ کی ہدایت سے باخدا ہوئے۔ حضرت شیخ بڈھن رحمۃ اللہ علیہ جیسے آپ کے خلفاء سے ہیں۔

حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ لقب " جہانگیر "

تاریخ ولادت : ۶۸۸ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۷ محرم ۸۰۸ ہجری۔ عمر مبارک ۱۲۰ سال۔

مقام مزار شریف : جونپور مقام کچھوچھہ ضلع فیض آباد، انڈیا۔

حوالہ کتب : معارج الولایت بحوالہ لطائف اشرفی۔ مرآۃ الاسرار۔

آپ کے پدر عالی قدر سلطان ابراہیم سمنان کے بادشاہ تھے اور مرید و خلیفہ اعظم شیخ

Marfat.com

علاء الحق والدین بنگالی رحمۃ اللہ علیہ اور فیض یافتہ ہر چہار پیران خانوادہ فقر تھے۔ آپ ولی مادرزاد اور عظماء اولیاء و کبریٰ اتقیا خطہ ہندوستان سے ہیں۔ آپ نے بعمر سات سال قرآن پاک سات قرات میں حفظ کیا اور چودہ سال کی عمر میں علوم معقولی و منقولی سے فارغ ہو گئے۔ آپ کے والد کی وفات کے بعد ارکان سلطنت نے آپ کو تخت سلطنت سمنان پر متمکن کیا مگر آپ بعد فراغت امور سلطنت کے اکثر اوقات بہ صحبت حضرت شیخ رکن الدین علاء الدولہ سمنانی اور دیگر مشائخ وقت رہا کرتے تھے۔ ایک روز حسن اتفاق سے حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی' انہوں نے فرمایا اگرچہ تم کو امور سلطنت سے فراغت نہیں ہے الابر سبیل اجمال ملاحظہ معانی نقش اسم اللہ بے واسطہ زبان دل صنوبری میں کرتے رہو اور واقف انفاس بھی رہنا چاہئے۔ ہرگز اس کام سے غافل نہ رہنا۔ آپ نے حسب الحکم ایسا ہی عمل کیا اور فائدہ عظیم اٹھایا۔ اس کے بعد حضرت خواجہ اویس کرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خواب میں دیکھا انہوں نے آپ کا اذکار اویسیہ تلقین فرمائے۔ سات سال اذکار اویسیہ میں مشغول رہے۔ بعد از حضرت خضر علیہ السلام نے تشریف لا کر فرمایا ۔

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

اور فرمایا اگر طلب خدا درکار ہے تو سلطنت سے دستبردار ہو کر ہندوستان میں حضرت شیخ عطاء الدین بنگالی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔ آپ بموجب ارشاد امور سلطنت اپنے بھائی سلطان محمود یا محمد کو سپرد کر کے واسطے حصول اجازت و ترخیص والد ماجد کی خدمت میں گئے۔ آپ کی والدہ نے فرمایا کہ اے فرزند تمہارے پیدا ہونے سے پہلے حضرت خواجہ احمد بسوی رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے ارشاہ کیا تھا کہ تیرے ہاں ایک فرزند ہو گا کہ جس کے نور ولایت سے تمام دنیا روشن ہو گی۔ الحمدللہ کہ وہ وقت آن پہنچا ہے' مبارک ہو' بیٹے میں تم کو اپنا حق بخشتی ہوں اور تم کو اپنے حق سے نکال کر حق کے سپرد کرتی ہوں۔

آپ رخصت ہو کر بمقام اوچ شریف بحضور حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہوئے اور نعمت بے غایت بانوید مقام قطبی و غوثی حاصل کی اور پھر زیارات

Marfat.com

حضرات دہلی سے مشرف ہو کر حضرت شیخ عطاء الدین بنگالی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت شیخ علاء الدین رحمتہ اللہ علیہ نے بنور باطن اور حضرت خضر علیہ السلام سے آپ کے آنے کی اطلاع پاکر جمیع اصحاب کے ساتھ استقبال کے واسطے آئے۔ اور ازراہ مہربانی اپنے سکھپال پر سوار کیا اور آپ دوسرے سکھپال پر سوار ہو کر خانقاہ میں آئے اور اسی روز بشرف بیعت مشرف کیا اور تھوڑی مدت میں تکمیل کو پہنچا کر جہانگیر کے خطاب سے ملقب کیا۔ اور جو خرقہ خاص سلطان المشائخ شیخ اخی سراج رحمتہ اللہ علیہ سے پایا تھا باجمیع امانت پیران آپ کو عطا کر دیا۔

آپ نے اس سفر میں ایک سو نوے (۱۹۰) مشائخ جید سے فیض حاصل کیا اور پھر دوسری مرتبہ بمقام اوچ شریف حضرت مخدوم جلال الدین جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فیض کامل حاصل کیا۔ اور حضرت مخدوم رحمتہ اللہ علیہ نے بڑی خوشی کے ساتھ اس فیض کے ساتھ جو انہوں نے تقریباً چار سو پیروں سے حاصل کیا تھا ایثار کیا۔

نقل ہے ایک روز شہر بنارس کے پوجاریان بت خانہ میں بحث و تنازع ہوا۔ انہوں نے آپ سے صاحب ولایت ہونے کی دلیل قاطع طلب کی۔ آپ نے ان کے بت خانہ سے ایک بت سنگین کو طلب کیا اسی وقت وہ بت حاضر خدمت ہوا اور بزبان حال آپ کی ولایت کی تصدیق کر دی اور کلمہ توحید پڑھا۔ یہ حال دیکھ کر کئی ہزار ہندو مسلمان ہو گئے۔

آج بھی آسیب زدہ لوگ آپ کے روضہ مبارک کو دیکھنے سے شفا پاتے ہیں اور اگر آسیب زدہ پر آپ کا نام نامی اسم گرامی لیا جائے تو آسیب رفع ہو جاتا ہے۔ ستائیسویں محرم کو آپ نے جمیع بزرگان عہد کو جمع کیا اور فرزند دینی خود حضرت حاجی عبدالرزاق رحمتہ اللہ علیہ کو خرقہ خلافت عطا کیا اور اپنا سجادہ نشین بنایا۔ بعد نماز ظہر قوالوں کو طلب کیا اور مجلس سماع گرم ہوئی اور قوالوں نے یہ شعر پڑھا ؎

خوب تر زیند اگرچہ باشد کار
یار خنداں رود بجانب یار

Marfat.com

سیر بیند جمال جاناں را
جاں سپارد نگار خندان را

ان اشعار کے سننے سے آپ کو سخت حالت ہوئی اور آخرکار ایک آہ سینہ سے نکال کر جان بجاناں تفویض فرمائی۔ آپ کی تصنیفات سے "بشارت المریدین و مکتوبات" ہیں اور کتاب "لطائف اشرفی" آپ کے احوال پر نہایت مطبوع و دل پسند کتاب ہے۔ آپ کئی بار زیارت حرمین شریفین گئے، ایک مرتبہ حضرت شیخ بدیع الدین معروف شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ آپ کے رفیق سفر و جلیس صحبت تھے۔ زیارت حرمین الشریفین کے بعد شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ بطرف ہندوستان اور آپ کربلا معلیٰ سے ہوتے ہوئے بطرف روم گئے اور صاحب سجادہ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے مسمی سلطان ولد صاحبزادہ سے ملاقات کی۔ پھر شام کی طرف متوجہ ہوئے اور صاعہ دمشق میں زیارت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ حاصل کی اور وہاں سے مشائخ مصر و یمن سے ملاقات کر کے پھر زیارت بیت اللہ و مدینہ منور سے مشرف ہو کر سیر عراق و مرقد ائمہ اہل بیت علیہم السلام و دیگر بزرگان بغداد کر کے کاشان پہنچے اور شیخ عبدالرزاق کاشی رحمۃ اللہ علیہ کو دریافت کیا۔ اور ان سے کتاب فصوص الحکم و فتوحات مکیہ و اصطلاح کبیر کو پڑھا اور اصطلاحی حقائق کو ہند میں آکر آشکار کیا۔ پھر مشہد شریف گئے اور آستانہ امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ رہ کر انواع فیوض حاصل کئے اور وہاں سے ماوراء النہر جا کر حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ خلافت حاصل کیا۔ وہاں سے ترکستان گئے اور صاحبزادگان حضرت خواجہ یسوی سے نعمتیں حاصل کیں۔ وہاں سے آپ قندھار، کابل و غزنی کی سیر کر کے ملتان پہنچے۔ وہاں سے بزرگان وقت سے نیاز حاصل کر کے زیارت حضرت داتا گنج بخش لاہور رحمتہ اللہ علیہ سے مشرف ہوئے اور مکرر زیارات حضرات پیران دہلی و حضرت اجمیری سے سعادت حاصل کی اس کے بعد دکھن پہنچ کر حضرت سید محمد گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ سے نیاز حاصل کیا۔

آپ کے خلفاء کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔ سید عبدالرزاق، شیخ شمس الدین لقب اشرف، شیخ معروف جن کی شان میں فرمایا ہے کہ اشرف معروف ہے اور معروف اشرف۔ مخدوم شیخ خیرالدین انصاری رحمتہ اللہ علیہم۔

Marfat.com

حضرت حاجی سید عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت حاجی عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ - لقب "بنور العین"

تاریخ ولادت : ۸۲۲ ہجری -

تاریخ وفات : ۵ جمادی الثانی ۹۴۲ ہجری -

مقام مزار شریف : . سمنان برابر مرقد حضرت اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ - عمر ۱۲۰ سال

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار -

آپ اولاد پاک نہاد حضرت غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ آپ کو فرزند دینی بنا کر حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ نے خرقہ خلافت عطا فرما کر اپنا سجادہ نشین بنایا تھا اور اپنے جمیع خلفاء کو کچھ تبرکات دے کر آپ کی متابعت میں رہنے کی وصیت فرمائی تھی۔ آپ مخاطب "بنور العین" تھے۔

اس اجمال فرزندی کی تفصیل کچھ اس طرح ہے حضرت میر اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر کے ارشاد کے مطابق تمام عمر مجرد و حضور و مسافر رہے اس وجہ سے آپ کو فرزند حقیقی ہونے کا یقین جاتا رہا تھا۔ آپ کے اس خطرہ سے آپ کے مرشد آگاہ ہوئے ایک فرزند دینی و معنوی حق تعالیٰ نے تم کو عطا کیا ہے کہ وہ تمہارا جائے نشین ہو گا۔ اس وقت سے آپ منتظر تھے۔ جب آپ بطرف خراسان و عراق تشریف لے گئے اس جگہ حضرت سید حسن عبدالغفور سے ملاقات ہوئی جن کے گھر میں آپ کی خالہ زاد ہمشیرہ منکوحہ تھی۔ ان سے سید عبدالرزاق پیدا ہوئے۔ آپ کو دس سال کی عمر میں میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی فرزندی میں قبول کیا اور سایہ ولایت میں پرورش فرمائی۔ اور آپ علوم دینی و دنیوی سے فیضیاب ہو کر مرتبہ تکمیل و ارشاد کو پہنچے۔ حضرت میر اشرف رحمۃ اللہ علیہ آپ پر کمال مہربانی فرمایا کرتے تھے۔ اور اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اور فرزند صلب سے پیدا ہوتے ہیں میں نے عبدالرزاق کو براہ چشم پیدا کیا ہے اور یہ بیت اپنی زبان مبارک سے فرمایا کرتے تھے ؎

Marfat.com

بنور دیدہ ام از نور دیدہ
کہ نور دیدہ باشد نور دیدہ

اس روز سے آپ بنور دیدہ ہوئے تھے۔ ایک روز حضرت موصوف نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو بتمام تم پر نثار کر دیا ہے اور کوئی چیز تم سے دریغ نہیں کی ہے۔ بلکہ تمہارے فرزندان کے لئے حق تعالیٰ سے چاہا ہے کہ وہ ہمیشہ مقبول و مسعود رہیں۔ ان کی دعا سے آپ کی عمر مبارک ۱۲۰ برس کی ہوئی تھی۔

حضرت مخدوم شیخ صفی الدین رودلوی ولد نصیر الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۳ ذیقعد ۸۱۹ ہجری - مادہ تاریخ وفات "اے صفی داد رس درماندگاں"

مقام مزار شریف : ردولی ' ہندوستان -

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار - اخبار الاخیار -

آپ کے والد جدامجد شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ غزنی سے ہندوستان آکر دہلی میں رہے اور آپ کے والد نے جونپور میں آکر قاضی شہاب الدین کی صاحبزادی سے نکاح کیا۔ آپ مرید و خلیفہ حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ایک روز حضرت میر اشرف جہانگیر رحمتہ اللہ علیہ نے قصبہ رودلی کی جامع مسجد میں نزول فرمایا۔ شیخ صفی بموجب ارشاد حضرت خضر علیہ السلام اس سعادت کے منتظر تھے' حاضر خدمت ہوئے اور سعادت مریدی حاصل کی۔ حضرت موصوف نے قدرے نبات اپنے ہاتھ سے آپ کے منہ میں ڈالی اور دعا کی کہ حضور انوار الانور مبارک ہو۔ آپ نے چالیس روز اقامت فرمائی اور تکمیل کو پہنچ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ پس حضرت موصوف آپ کو مسند ارشاد پر بٹھا کر شہر اودھ تشریف لے گئے۔ آپ کی تصنیفات سے دستور المبتدی صرف میں اور حل الترکیب کافیہ و شرح کافیہ نحو میں و غایۃ التحقیق وغیرہ مشہور ہیں۔

Marfat.com

حضرت مخدوم شیخ خیرالدین انصاری رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : سڈھورا (خضر آباد) ہندوستان۔

مقام مزار شریف : سڈھورا جس کو خضر آباد بھی کہتے ہیں ضلع انبالہ میں ہے۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ قصبہ سڈھورا کے باشندہ اور اولاد شیخ الاسلام حضرت خواجہ عبداللہ انصاری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے دادا خواجہ نظام الدین بسبب انقلاب زمانہ ہرات سے تشریف لائے تھے۔ آپ نے خانقاہ شیخ شمس الدین اودھی رحمتہ اللہ علیہ میں حضرت میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ سے شرف ملازمت حاصل کیا۔ بعد مجاہدہ و ریاضات چہار سالہ کے نعمت خلافت حاصل کی تھی۔

حضرت قطب عالم برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت قطب عالم برہان الدین، کنیت ابو محمد، لقب قطب عالم بن ناصرالدین محمود بن مخدوم جہانیاں رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ ولادت : ۱۴ رجب ۷۹۰ ہجری۔

تاریخ وفات : ۸ ذالحجہ ۸۵۷ ہجری۔ عمر مبارک ۶۷ سال۔

مقام مزار شریف : موضع بٹوہ مضافات احمد آباد

حوالہ کتب : اخبار الاخیار۔ خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار حضرت سیدنا ناصرالدین محمود اور نبیرہ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہم کے ہیں۔ مذکور ہے کہ ایک ٹکڑہ پتھر کا آپ کے روضہ کے دروازہ پر پڑا ہے جب دفعتاً دیکھیں تو پتھر دکھائی دیتا ہے اور جس وقت غور سے دیکھتے ہیں تو لوہا معلوم ہوتا ہے اور جب بہت غور کریں تو وہ لکڑی دکھائی دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک روز

Marfat.com

آپ نماز تہجد کے لئے اٹھے ناگاہ آپ کے پاؤں مبارک نے ایک ٹکڑہ چوب سے ٹھوکر کھائی بے اختیار آپ کے زبان مبارک سے نکلا کیا چوب ہے یا پتھر یا لوہا یا کیا چیز ہے۔ آپ کی زبان مبارک کی تاثیر سے حق تعالیٰ نے تینوں صفتیں اس ٹکڑہ چوب میں ظاہر کر دیں۔

حضرت مخدوم سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت مخدوم سراج الدین عرف شاہ منجھلے رحمۃ اللہ علیہ۔ لقب شاہ عالم۔ کنیت ابوالبرکات بن برہان الدین قطب عالم۔

تاریخ ولادت : ۱۷ ذیقعد ۸۱۷ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۰ جمادی الثانی صبح روز شنبہ، ۸۸۰ ہجری۔ عمر ۶۳ سال مادۂ تاریخ وفات "فخر"

مقام مزار شریف : گجرات احمد آباد، ہندوستان۔

حوالہ کتب : اخبار الاخیار۔ خزینۃ الاصفیاء۔

آپ منجھلے صاجزادہ حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ تھے اس لئے میاں منجھلے مشہور تھے۔ آپ حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں۔ خاندان حضرت مخدوم جہانیاں گجرات میں آپ ہی سے روشن ہوا ہے۔ بعد وفات اپنے والد ماجد کے آپ نے حضرت شیخ احمد کھتو رحمۃ اللہ علیہ سے بھی نعمت حاصل کی تھی۔ ایک جماعت خلفائے قطب عالم و شاہ عالم احمد آباد میں آسودہ ہیں جہاں سے فی الحقیقت بوئے عشق و محبت آتی ہے۔ اور ویرانہ سے نور و برکت ولایت نکلتی ہے۔ بہ شہر مشائخ اصحاب ولایت سے شیخ حسام الدین ملتانی خلیفہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ۔ خطاب داور الملک۔ بن محمود قریشی۔

تاریخ وفات : ۱۷ ذیقعد ۸۸۹ ہجری۔ مادۂ تاریخ وفات لفظ " ذیقعد "

Marfat.com

مقام مزار شریف : گجرات ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ کو ارادت حضرت شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ سلطان محمود بھکر نے آپ کو داور الملک کا خطاب دیا تھا۔ دنیا میں امیرانہ لباس پہن کر کار آخرت انجام دیا کرتے تھے۔ آخر ایک شخص قوم گوریجہ نے شمشیر پیش کرتے وقت آپ کو شہید کر دیا۔

آنکہ در راہ تو شہیدانند
کشتن خویش را شہی دانند

حضرت قاضی نجم الدین گجراتی رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۱۱ ہجری از " وفیات الاخیار "

مقام مزار شریف : احمد آباد ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : وفیات الاخبار۔

آپ بہت متشرع و متعصب فی العقیدہ تھے۔ حضرت شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کی کرامت و ولایت کی آزمائش کر کے حضرت شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے ارادت حاصل کی اور آپ کی فیض و تربیت سے واصلان حق میں منسلک ہوئے اور مرتبہ ارشاد کو پہنچے۔ نقل ہے حضرت شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ صاحب وجد و سماع تھے اور مزامیر کے ساتھ سنا کرتے تھے۔ آپ چند مسئلہ در منع سماع لکھ کر لے گئے۔ جس وقت شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے جمال پر نظر پڑی بات کرنے کی طاقت نہیں رہی۔ انہوں نے فرمایا قاضی ہاتھ میں یہ کاغذ کیسا ہے؟ لاچار آپ نے وہ کاغذ حضرت کے ہاتھ میں دیا۔ آپ نے نگاہ کی تو کاغذ بالکل سفید اور نوشت سے مبرا ہو گیا اور سیاہی مسائل رسمی کے حجاب راہ قاضی تھی محو ہو گئی۔ پس کاغذ قاضی صاحب کو واپس کر کے فرمایا دیکھو کیا لکھا ہے۔ آپ نے دیکھ کر اپنا سر حضرت شاہ عالم رحمتہ اللہ علیہ کے قدموں میں رکھ کر عجز و نیاز ظاہر کیا اور اسی وقت مرید ہو کر مخلوق ہوئے اور واصلان حق میں منسلک ہو کر مرتبہ ارشاد کو پہنچے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ عبدالحق جامی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت　:　احمد آباد گجرات۔

تاریخ وفات　:　۳ رمضان المبارک شب دو شنبہ ۱۰۲۹ ہجری۔

مقام مزار شریف　:　برہان پور، ہندوستان۔

حوالہ کتب　:　سفینۃالاولیاء۔

آپ کے جد امجد شیخ محمد صدر فرزندان حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تھے۔ ابتدائے جوانی میں آپ نے شیخ حنفی گجراتی کی خدمت میں پہنچ کر خرقہ اجازت پہنابارہ برس مکہ مکرمہ میں بخدمت علی متقی رحمۃ اللہ علیہ رہے۔ وہاں سے لوٹ کر احمد آباد گجرات پہنچ کر متاہل ہوئے اور بہ صحبت شیخ محمد ماہ جونپوری فیضیاب ہوئے اور جو نعمت کہ آپ کے والد بزرگوار شیخ محمد کو سپرد کر گئے تھے لے کر برہان پور متوطن ہوئے۔ آپ متاخرین سلسلہ چشت سے تھے اور جو کچھ فتوح ہوتے تھے اس میں سے ایک حصہ بنابرقوت عیال اور دوسرا حصہ صرف خانقاہ و فقرا اور تیسرا حصہ نذر حضرت سرور کائنات حرمین شریفین بھیجا کرتے تھے۔

حضرت شیخ علاء الحق رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب　:　حضرت شیخ علاء الحق والدین اسعد لاہوری بنگالی ملقب بہ گنج نبات۔

تاریخ وفات　:　غرہ رجب ۸۰۰ ہجری بقول وفیات ۲۷ رجب ۷۹۷ ہجری روز یک شنبہ بقول اخبارالاخیار ۷۸۰ ہجری۔

مقام مزار شریف　:　پنڈوہ بنگال کا مشہور قصبہ ہے۔

حوالہ کتب　:　اخبار الاخیار - خزینۃالاصفیاء۔ وفیات الاولیاء۔

آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ سراج الدین عثمان معروف بہ اخی سراج رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ختم ہوتا ہے۔ آپ کے والد

Marfat.com

گرامی وزیر و بادشاہ بنگال تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ بہ غرور دولت و احتشام ملقب بہ گنج نبات مشہور تھے۔ یہ بات سن کر حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ غصہ میں آئے اور فرمایا کہ میرے پیر گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور وہ اپنے آپ کو "گنج نبات" کہلواتا ہے۔ الٰہی اس کی زبان گنگ کر دے۔ اس پر آپ کی زبان گنگ ہو گئی جب بارادت حضرت شیخ سراج رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہوئے تو آپ کی زبان کشادہ ہوئی اور نہایت زہد و ریاضت کو پہنچے۔ یہاں تک کہ میر سید اشرف جہانگیر سمنانی رحمتہ اللہ علیہ بعد ترک سلطنت ظاہری بہ رہنمائی حضرت خضر علیہ السلام حاضر خدمت ہو کر تکمیل کو پہنچے ۔ آپ کے فرزند صاحب سجادہ نورالدین قطب عالم آپ کی توجہ سے قطب عالم ہوئے اور شیخ نصیرالدین مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ آپ کے مریدان سے تھے۔ جو بدرجہ ابدال پہنچے ہوئے تھے۔ آپ تمام دولت و ثروت و جاہ و حشم چھوڑ کر خدمت مرشد میں حاضر رہتے تھے۔ یہاں تک کہ جب آپ کے مرشد سفر پر جاتے تو خدام آپ کی دیگ طعام گرم گرم آپ کے سر پر رکھ دیتے اس وجہ سے آپ کے سر کے بال اڑ گئے تھے اور جب اکثر اوقات اتفاق گذر حضرت شیخ اخی رحمۃ اللہ علیہ پیش دولت خانہ برادران و خویشان کہ امیر کبیر و رئیسان باتوقیر تھے ہوتا تو آپ پا برہنہ ہمراہ سواری شیخ ہوتے اور دیکھتے کہ بھائی بندوں سے آپ کو کوئی تغیر و تاثیر یا ندامت مطلق نہیں ہوتی تھی۔

حضرت شیخ سید تاج الدین شیر سوار رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷۸۴ ہجری ۔

مقام مزار شریف : بیرون شہر نارنول متعلق ریاست پٹیالہ ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ خلیفہ و صاحب راز حضرت شیخ قطب الدین منور بن شیخ برہان الدین بن شیخ جمال الدین ہانسوی رحمتہ اللہ علیہم ہیں۔ کوہستان نارنول میں ریاضات و مجاہدات شاقہ کئے تھے اور وحوش و طیور آپ کے ساتھ انس و محبت رکھتے تھے۔ جب آپ کا ارادہ پیر کی زیارت کا ہوتا تو

Marfat.com

ایک تیر کو جنگل سے پکڑ لیا کرتے تھے اور اس پر سوار ہو کر اور ہاتھ میں کوڑے کی بجائے سانپ لے کر روانہ ہوا کرتے تھے۔ جب نزدیک آبادی قصبہ ہانسی کے پہنچتے تو شیر اور سانپ کو باہر ہی چھوڑ دیا کرتے تھے اور با پیادہ قصبہ ہانسی آیا کرتے تھے۔ ایک روز حضرت شیخ قطب الدین منور رحمۃ اللہ علیہ دیوار پر بیٹھے تھے سید تاج الدین رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح شیر پر سوار ہاتھ میں سانپ لئے آ گئے فرمایا اے سید یہ حیوان جاندار ہیں اگر مردان حق دیوار بے جان کو حکم کریں تو وہ بھی چل پڑے۔ کہتے ہیں اس طرح فرماتے ہی وہ دیوار جس پر آپ تشریف رکھتے تھے چند گز چلی فرمایا اے دیوار میں نے یہ بات بر سبیل تمثیل کہی تھی، تجھے نہیں کہا تھا کہ چلو۔ تیری جگہ جہاں ہے وہیں رہو۔

حضرت قاضی شہاب الدین دولت آبادی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۴۸ ہجری۔

حوالہ کتب : حرسۃ الاصفیاء

آپ خلیفہ اعظم مولانا محمد خواجگی رحمتہ اللہ علیہ اور اکمل شاگردان قاضی عبدالمقتدر سے تھے۔ اپنے عہد میں قبولیت عظیم پائی تھی۔ تصانیف و توالیف عالی رکھتے تھے۔ چنانچہ شرح کافیہ و کتاب الانشا و بدیع البیان، بحر مواج، تفسیر قرآن رسالہ علوم، رسالہ تقسیم صنایع کہ ہر ایک کتاب بہ غایت عمدہ ہے۔ فن شاعری میں بھی درک رکھتے تھے چنانچہ ایک قطعہ ایک بادشاہ کی خدمت میں کنیز حاصل کرنے کے لئے لکھا تھا۔

ایں نفس خاکسار کہ آتش سزائے اوست
برباد گشت لایق بے آب کردن است

شخصے چنان فرست کہ پابر سرم نہد
ریزد ہمہ منی و تکبرکہ درمن است

بادشاہ نے ایک خوبصورت کنیز بخش دی۔

Marfat.com

ایک رسالہ مسمی بہ " مناقب السادات " بسبب مناظرہ سید اجمل کے بارشاد حضرت پناہی تصنیف کیا تھا۔

حضرت شیخ علاء الدین قریشی گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۵۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : گوالیار ریاست مرہٹوں کا مشہور شہر راج دھانی وسط ہند میں ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی و تجرید و تفرید تمام عمر گوشہ نشینی میں گزار دی بغیر حق کے دوسرا کوئی کام نہیں کرتے تھے۔ خادم کو فرمایا ہوا تھا کہ وہ کوڑہ وغیرہ جو خاکروب گھر سے باہر لے جاتا ہے اس کو گھر کے دروازے کے آگے جمع رکھو تاکہ کسی کو آبادی کا گمان نہ رہے کہ یہاں کوئی رہتا ہے اور اندر آکر میرے اوقات عزیز کو مشوش نہ کرے۔

حضرت شیخ ابوالفتح علائی قریشی کالپوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : گوالیار ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۸۶۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : کالپی مشہور شہر ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ خلفائے حضرت سید محمد گیسو دراز رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جامع علوم ظاہری و باطنی و مشرف بزیارت حرمین شریفین۔ آپ کی تصانیف بہت ہیں چنانچہ کتاب " عوارف المعارف " آپ کی اعلیٰ تصنیف ہے۔ تکملہ نحو میں اور مشاہدہ تصوف میں۔ وغیرہ وغیرہ۔

Marfat.com

حضرت شیخ کبیر چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : ناگور، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۵ ربیع الاول ۸۵۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : گجرات احمد آباد، ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ شیخ فرید بن عبدالعزیز بن حمیدالدین صوفی ناگوری رحمتہ اللہ علیہم کی اولاد سے ہیں۔ جامع علوم ظاہر و باطن کتاب دہن شرح ضو مصباح آپ کی تصنیف ہے۔ آپ ناگور میں سکونت رکھتے تھے مگر آخرکار از دست معاندان اہل اسلام ناگور میں تفرقہ پڑا آپ وہاں سے ہجرت کر کے گجرات تشریف لے گئے اور وہیں وفات پائی۔

حضرت خواجہ حسین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۰۱ ہجری از اخبار الاخیار۔

مقام مزار شریف : ناگور جنوبی ہند کا مشہور شہر ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔

آپ بھی اولاد حضرت شیخ حمید الدین صوفی ناگوری رحمتہ اللہ علیہ اور مرید و خلیفہ حضرت شیخ کبیر چشتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اہل ہندوستان کو آپ کی ولایت و عظمت سے اتفاق ہے۔ آپ نے بہت مدت تک گجرات میں اپنے پیر کی خدمت میں رہ کر تحصیل علوم دینی کیا اور مدتوں مجاور مزار گوہربار حضرت خواجہ بزرگ معین الدین سنجری رحمتہ اللہ علیہ رہ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہے۔ جس زمانہ میں شہر اجمیر ویرانہ تھا اور اس کا گرد و نواح شیروں اور دوسرے درندوں کا مسکن بنا ہوا تھا آپ حجرہ مقدسہ حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ میں سکونت رکھتے تھے اور جب تک اوپر مزار مبارک حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی عمارت نہیں تھی آپ نے نہایت محنت

Marfat.com

اور عرق ریزی سے عمارت کی بنیاد رکھی اور جو عمارت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر ہے وہ آپ ہی کی بنوائی ہوئی ہے۔ اور دروازہ روضہ مبارک کا ملوک ہندو سے کسی نے بنوایا تھا اور نیز عمارت روضہ شیخ حمیدالدین صوفی ناگوری رحمتہ اللہ علیہ آپ کی بنوائی ہوئی ہے۔ اور ایک تفسیر موسوم "بنور النبی" اور حل الترکیب و بیان معانی قرآن باحسن وجوہ بیان کئے ہیں۔ آپ کے رسائل اور مکتوبات بھی ہیں اور سوانح حضرت شیخ احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی بھی شرح آپ نے کی ہے۔

حضرت شیخ احمد بن قاضی مجدالدین شیبانی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : نارنول۔

تاریخ وفات : ۵ صفر ۹۲۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : ناگور۔ روضہ سلطان التارکین میں۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و شاگرد رشید حضرت خواجہ حسین ناگوری تھے۔ آپ کو اہل بیت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال محبت تھی چنانچہ ایام عاشورہ محرم اور نیز بارہ دن ربیع الاول کے دھلا ہوا لباس نہیں پہنتے تھے اور ان دنوں زمین پر بستر کر کے سوتے تھے اور روز بقدر امکان بروح حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و بارواح اہل بیت علیہم السلام طعام تقسیم کرتے۔ عاشورہ کے روز کوزہ پراز شربت اپنے سر پر رکھ کر سیدوں کے گھر اور یتیموں اور فقیروں کو دیا کرتے تھے۔ آپ دیگر عرائس مشائخ کرام بھی کیا کرتے تھے۔ روزمرہ آدھی رات کو روضہ حضرت خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ میں آتے اور نماز تہجد پڑھتے اور نماز چاشت تک کسی سے کلام نہیں کرتے تھے۔ اور بعد فراغت وظائف و نماز درس علوم دینیہ دیا کرتے تھے۔ دوپہر کے وقت قدرے قیلولہ کرتے اور پھر تاوقت عصر اوراد میں مشغول رہتے۔ اس کے بعد اہل مجلس کے سامنے "تفسیر مدارک" کا بیان فرماتے۔ چنانچہ "تفسیر مدارک" کا وظیفہ آپ کے مشائخ کا طریقہ ہے۔ اور خواجہ حسین ناگوری و شیخ حمیدالدین صوفی رحمتہ اللہ علیہم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۱۴ محرم الحرام ۷۷۰ ہجری - دہلی ' ہندوستان -

تاریخ وفات : روز جمعۃ المبارک ۱۳ ربیع الاول ۸۵۸ ہجری -

مقام مزار شریف : جونپور آگرہ اور اودھ کا مشہور شہر ہے -

حوالہ کتب : اخبار الاخیار - خزینۃ الاصفیاء -

آپ مرید و خلیفہ و شاگرد شیخ عبدالمقتدر جدامجد خود اور کبرائے مشائخ وقت سے تھے - فقر و ریاضت و وجد و حالت میں اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے - آپ امیر تیمور کی افواج آنے اور دہلی میں تفرقہ پڑھنے کی وجہ سے جونپور تشریف لے گئے تھے - وہاں پہنچ کر فقر و فاقہ پر صبر کرتے تھے ' گھر نہیں رکھتے تھے اور کثرت گرسنگی سے اور قلت طعام سے ایسا ضعف ہو گیا تھا کہ آپ کے ہاتھ و پاؤں لرزتے تھے - صاحب " اخبار الاخیار " لکھتے ہیں ایک بار شیخ ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں قراضہ ہائے زر برسے تھے - شیخ فخرالدین بجنوری رحمۃ اللہ علیہ و شیخ محمد آ بکش دریا آبادی رحمۃ اللہ علیہ آپ کے کاملین خلفاء سے تھے -

حضرت شیخ پیارا رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۶۵ ہجری -

مقام مزار شریف : دہلی ' ہندوستان -

حوالہ کتب : اخبار الاخیار - خزینۃ الاصفیاء -

آپ مریدان پاک سید یداللہ نبیرہ حضرت سید گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ ہیں لیکن تربیت و تکمیل آپ نے حضرت سید محمد گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ سے پائی تھی جس وقت آپ کی خدمت میں آئے تو سید گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ نے آپ سے پوچھا کہ اے طالب اگر پہلے اس سے کہیں عاشق ہوئے ہو تو بیان کرو ' اس حال کے دریافت کرنے سے مقصود امتحان حال و جاننا

Marfat.com

مشرب کا ہے۔ اگر اس بارہ میں کبھی اتفاق ہوا ہو تو کہو پردہ مت کرو۔ عرض کیا کہ ایک وقت ایک ہندو عورت پر عاشق تھا اور کسی وجہ سے دولت دیدار حاصل نہیں ہوتی تھی' آخرکار زنار باندھا اور ہندوؤں کے مندر میں گیا جہاں معشوقہ بے حجاب جاتی تھی اور وہاں میں نے سکونت اختیار کی تاکہ اس کو دیکھوں اس بات کے سننے سے حضرت نے بغلگیر ہو کر فرمایا اور ارشاد کیا کہ درباب عشق عجب عالی ہمت ہو ایسا آدمی کہاں پاؤں گا کہ جس کو طریق عشق خدا سکھاؤں گا اور فرمایا آؤ تم کو عشق حقیقی سکھاتا ہوں اس وقت آپ نے بیعت فرمایا اور حجرہ میں حضرت شیخ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ میں داخل کیا جو روضہ متبرکہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ ہے' عبادت حق میں مشغول کیا اور تھوڑی مدت میں آپ کو کامل کر دیا۔

حضرت مولانا فرید الدین ادیب رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹ محرم ۷۳۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : دولت آباد' بیرون حریم مقبرہ شیخ منتخب الدین رحمتہ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : روضۃ الاولیاء۔

آپ سر حلقہ خلفائے حضرت برہان الدین غریب رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ جس روز مولانا نے ارادت حاصل کی شیخ نے فرمایا کہ یہ جوان میری نظر میں اس طریقہ سے آیا ہے جیسا کہ کوئی مرید تیس سال سے اپنے پیر کی خدمت میں رہتا ہے۔ اور آپ کے حق میں فرمایا جو نعمت ظاہری و باطنی میرے پاس تھی وہ میں نے تم کو دیدی۔ آپ نے اپنے پیر کے وصال سے تیرہ روز پیشتر انتقال فرمایا۔

حضرت شیخ زین الدین داؤد رحمتہ اللہ علیہ

نام' کنیت و لقب : شیخ زین الدین داؤد بن خواجہ حسین بن سید محمود شیرازی رحمتہ اللہ علیہ۔

تاریخ و مقام ولادت : شیراز' ۷۰۱ ہجری۔

تاریخ وفات : ۵ ربیع الاول وقت نماز عصر ۷۷۱ ہجری۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : دولت آباد درون حصار، علیحدہ مقبرہ میں۔

حوالہ کتب : روضۃ الاولیاء۔

آپ اعظم خلفاء و سجادہ نشین حضرت برہان الدین غریب رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ صاحب کرامات ظاہرہ و علامات باہرہ و مجمع البحرین علوم ظاہری و باطنی تھے۔ نصیر خان والئی خاندیس نے شہر برہانپور، کنارہ دریائے تپتی بنام شیخ برہان الدین غریب رحمتہ اللہ علیہ اور اس کے مقابل شہر زین آباد بنوایا۔ دریا مذکور کی بنیاد ایک روز بنام زین الدین رکھی گئی تھی۔

حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ محمد عرف حضرت شیخ مینا بن شیخ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ وفات : ۲۳ صفر، ۸۸۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : لکھنؤ، دریائے گومتی، صوبہ اودھ کا دارالحکومت ہے۔

حوالہ کتب : فوائد سعدیہ۔

آپ مرید اور پرورش یافتہ حضرت حاجی شاہ قوام الدین رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ بہ عمر یازدہ سالگی حلقہ ارادت حضرت شیخ سارنگ رحمتہ اللہ علیہ میں رہ کر ایسی ریاضات شاقہ کیں جو طاقت بشری سے باہر ہیں اور اکثر نعلین چوبین پہن کر پا پیادہ گیارہ بارہ کوس سفر کر کے اپنے پیر کی زیارت کو جاتے تھے۔

مرداں بسعی و رنج بجائے رسیدہ اند
تو بے خبر کجا رسی از نفس پروری

آپ قطب وقت و صاحب ذوق سماع تھے۔ آپ کے حلم و بردباری و فروتنی کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی آپ کو اذیت دیتا تو اس کو بخش دیتے تھے اور عفو تقصیر فرماتے تھے بلکہ از دست بدعاء خیر تلافی اس کی کیا کرتے تھے اور یہ ابیات فرمایا کرتے تھے۔

Marfat.com

ہر کہ مارا یار نبود ایزد اورا یار باد
ہر کہ مارا رنجہ دارد راحتش بسیار باد
ہر کہ اندر راہ ماخارے نہد از راہ کیں
ہر گلے کز باغ عمرش بشگفد بے خار باد

آپ نے دو شخصوں کو خلعت خلافت عطا فرمایا ہے ان میں ایک مخدوم شیخ سعد رحمۃ اللہ علیہ کو اور دوسرا شیخ قطب الدین برادر زادۂ خود کو کہ صاحب سجادہ تھے۔

ہر کہ خواہد چشم را بینا کند
سرمہ خاک در مینا کند

حضرت مخدوم شیخ ملک سارنگ رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : مخدوم شیخ ملک سارنگ حاجی حرمین الشریفین رحمتہ اللہ علیہ۔

تاریخ ولادت : ۸۸۰ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۶ شوال ۹۰۰ ہجری۔ عمر مبارک ۱۲۰ سال۔

مقام مزار شریف : لکھنؤ، مجھ گومتی، اعمال پرگنہ، فتح پور۔

حوالہ کتب : فواید سعدیہ۔

آپ اوائل حال امراء نامدار سلطان فیروز شاہ تھے۔ آپ کی ہمشیرہ کا نکاح سلطان محمد، فرزند سلطان فیروز شاہ سے ہوا تھا۔ آپ بارگاہ سلطانی میں عزت و اختیار خاص رکھتے تھے چنانچہ سارنگ پور کہ جو ہندوستان کے مشہور شہر مالوہ میں ہے آپ ہی کا آباد کیا ہوا ہے۔ آپ کو ملک سارنگ بھی کہا کرتے تھے۔ آپ کچھ عرصہ حلقہ ارادت حضرت شیخ قوام الدین رحمتہ اللہ علیہ رہ کر طریقہ پیران چشت کے شغل باطن میں رہے اور پھر کچھ مدت مجاور حرمین الشریفین رہ کر واپس ہندوستان مراجعت فرما کر بخدمت شیخ یوسف ایرجی رحمۃ اللہ علیہ جو خلفائے حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ تھے پہنچے اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ بوقت وفات حضرت قوام الدین رحمتہ اللہ

Marfat.com

علیہ آپ موجود نہ تھے۔ شیخ موصوف نے آپ کی عدم موجودگی پر تاسف کیا اور فرمایا سارنگ یہاں نہیں کہ میں ان کو خرقہ اپنا دیتا حالانکہ اس کو گور میں لئے جاتا ہوں۔ مگر ایک کفنی بے آستین حاضران وقت سے ایک کے سپرد کر کے کہا کہ اس کو شیخ سارنگ کو پہنچا دینا۔ چنانچہ آپ کے تشریف لانے کے بعد آپ کی امانت آپ کے سپرد کی گئی آپ نے اس کفنی کو پیرایہ آخرت کے لئے رکھا اور آپ کو لکھنؤ سے بمقام مجھگو پرگنہ فتح پور کے گوشہ ویرانہ میں وطن اختیار کیا۔ انہیں ایام میں حضرت سید راجو قتال رحمتہ اللہ علیہ نے خرقہ خلافت کے علاوہ دوسری امانتیں جو کہ پیران طریقت سے آپ کو پہنچی تھیں بے سابقہ طلب کے آپ کو پہنچائیں۔ پہلے تو آپ نے اس کو قبول نہیں کیا اور واپس کر دیا اور کہا کہ میں یہ لیاقت نہیں رکھتا کہ جامہ اولیاء اللہ کا پہنوں۔ سید صاحب موصوف نے پھر واپس کر کے کہلا بھیجا کہ میں نے یہ خرقہ اپنی طرف سے نہیں بھیجا بلکہ خدا و رسول و پیران طریقت کے حکم سے بھیجا ہے۔ تم کو مبارک ہو۔ اس وقت آپ نے قبول فرمایا اس روز سے جو کوئی مرید ہونے کے لئے دیار لکھنؤ سے آتا اس کو ہدایت فرماتے کہ میں نے اس جگہ شیخ سارنگ کو مقرر کر دیا ہے آپ کو اس قدر مسافت طے کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہیں جا کر ارادت حاصل کرو۔

حضرت مخدوم شیخ سعد الدین بڈہن خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : قصبہ اونام۔

تاریخ وفات : ۹۰۹ ہجری بقول " تذکرۃ الاقطاب " ۸۸۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : خیر آباد ضلع سیتاپور، اودھ کا مشہور قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : فوائد سعدیہ۔

آپ قاضی قدوہ کی اولاد امجاد سے ہیں۔ آپ عالم شباب میں حضرت شیخ مینا رحمتہ اللہ علیہ کے حلقہ ارادت میں آئے اور بیس سال آپ کی خدمت میں رہے اور ریاضات شاقہ و مجاہدات مافوق الطاقت بجالائے اور مرتبہ کمال کو پہنچ کر خلعت خلافت سے مشرف ہوئے۔ آپ مشتاق وجد و سماع اور صاحب تصنیف منیف یعنی مجمع السلوک شرح رسالہ فتوحات مکیہ و شرح

Marfat.com

مصباح و کافیہ وغیرہ۔ یہ شعر آپ کے کلام سے ہے ؂

بروئے عقل نامحرم کہ امشب در خیال او
چناں خوش خلوتے دارم کہ من ہم نیستم محرم

حضرت مخدوم شاہ صفی عرف عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۸ محرم ۹۳۳ ہجری۔ بقول صاحب وفیات ۹۴۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : سائی پور معروف صفی پور قصبہ ہے ضلع اوناد اودھ۔

حوالہ کتب : فوائد سعدیہ۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سعد رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ کافی عرصہ پیر کی خدمت میں رہ کر ریاضات شاقہ کر کے بہ خلعت خلافت مشرف ہوئے تھے۔ بہ سنت پیر خود مجرد و حضور زندگی بسر کی۔ ذوق و شوق بدرجہ کمال تھا مگر جلال غالب تھا جس پر آپ کی نظر پڑتی بے خود ہو جاتا تھا۔ کہتے ہیں کہ زمانہ سابق میں ایک عورت بلا اجازت اندرون مزار گنبد کے چلی گئی تھی اور اس کے بدن پر آبلے پڑ گئے تھے۔ "سیفی صفی سعد مینا مینا" برائے حل مشکلات و مہمات مجرب و آزمودہ ہے۔ ترکیب اس کے پڑھنے کی خاندان صفویہ میں مشہور ہے۔ آپ کے خلفائے اعظم شیخ جنید ساکن سکندرہ و میر عبدالواحد و شیخ الہدایا رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔

حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۹۱۷ ہجری۔

تاریخ وفات : ۳ رمضان المبارک شب جمعہ ۱۰۱۷ ہجری۔ عمر ایک سو سال۔

مقام مزار شریف : بلگرام، ضلع ہردوئی، اودھ کا مشہور قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ کشف الاستار۔

Marfat.com

آپ کے اجداد پیرزادگان ماہرہ سے ہیں۔ اوائل حال میں مرید شیخ صفی الدین شاہی پوری معروف صفی پوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہوئے۔ جب آپ کے مرشد نے وفات پائی اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ اس کے بعد شیخ حسین رحمۃ اللہ علیہ ساکن سکندرہ پیر بھائی سے تربیت پائی اور تکمیل کو پہنچے۔ آپ کی تصنیفات و تالیفات کا سلسلہ بہت ہے چنانچہ رسالہ حل مشتبہات بطور سوال جواب و رسالہ منظومہ مصطلحات سلوک کے بیان میں و شرح نزہت الارواح و کتاب سبع سنابل سلوک و عقائد میں اور شرح کافیہ بطور حقائق وغیرہ ہے۔ آپ کا نسب چند واسطہ درمیانی سید زید شہید بن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ کتاب "سبع سنابل" مقبول بحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اور اسی کتاب میں ہے کہ نماز چار طرح کی ہے' نماز عوام کی عادت ہے "ہزار سال عبادت کند نمازی نیست"

نہ ہمیں شستن و برخاستنت ہست نماز
دل چو حاضر نہ بود جنبش بیکار چہ سود

لاصلوٰۃ الا بحضور القلب و نماز عابداں عبادت بحکم صلوا خمسکم ۔ اور سالکان کی نماز دائمی ہے کہ خواب و بیداری میں کبھی قضا نہیں ہوتی بلکہ لحظہ و لمحہ خالی نہیں۔

در کوئے خرابات کسے را کہ نیاز است
ہشیاری و مستیش ہمہ عین نماز است

نماز زاہداں رکوع و سجود است
نماز عاشقاں ترک وجود است

اور کاملوں کی نماز نہ یہ ہے اور نہ وہ بلکہ ؎

قیام و قعدہ تکبیر و نیت
ہمہ محو است در عین معیت

Marfat.com

حضرت میر عبدالجلیل بن میر عبدالواحد بلگرامی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : بلگرام، ۲۰ رجب روز پنج شنبہ اول وقت ظہر، ۹۷۲ ہجری۔

تاریخ وفات : ۸ صفر ۱۰۵۷ ہجری۔ عمر مبارک ۸۵ سال۔

مقام مزار شریف : مارہرہ ضلع ایٹہ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار۔

آپ خلیفہ اور فرزند حضرت میر عبدالواحد بلگرامی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ بارہ برس بقدم تجرید ایک عالم کی سیاحت کی اور اکثر اوقات جنگل میں بسر کرتے اور برہنہ رہتے اور درختوں کے پتے کھاتے۔ کئی سال بعد موقع عرس حضرت شاہ مدارکہ بلگرام سے یک منزل فاصلہ پر ہے کوچہ بلگرام سے آپ نے گزر فرمایا اور بحالت بے خودی نعرہ مارا، کہیں آپ کی ہمشیرہ نے آواز سن کر بے اختیار ہو کر گھر کے دہلیز خانہ پر آکر آپ کو آغوش میں لے لیا، آپ نے ہر چند کنارہ کشی چاہی برعایت صلہ رحم آپ اپنی خواہر کے گھر رات کو رہے اور اخیر رات کو جنگل کی راہ لی۔ پھر دو سال بعد تلی کے جو مارہرہ سے بفاصلہ چار کوس ہے آپ کا گزر ہوا اور وہاں ایک مرد نورانی نظر آیا اس نے آپ کو چاول دودھ کھلایا اور فرمایا کہ مارہرہ تمہارے حوالہ ہوا ہے۔ وہاں قیام کرو اور ساتھ ہی اس کے وزیر خاں قانونگو مارہرہ نے خواب میں دیکھا کہ اس جگہ کے صاحب ولایت فلاں طرف سے آتے ہیں۔ قانونگو مذکور فضلا و فقرا لے کر استقبال کے لئے نکلا اور اثناء راہ مشرف بہ اسلام ہو کر قدم بوس ہوا۔ آپ نے چالیس برس ہدایت خلق فرمائی۔ آپ کو رفع آسیب وغیرہ پر بڑی قدرت تھی۔

حضرت میر سید اویس بلگرامی بن سید عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۰ رجب ۱۰۹۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : بلگرام، ضلع ہردوئی، اودھ کا نامی قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : آثار احمدی۔

Marfat.com

آپ فرزند و خلیفہ او صاحب سجادہ پے الد بزرگوار ہیں۔ انکسار و عجز آپ کے مزاج میں غایت درجہ تھا۔ خودنمائی، خودپسندی کا تو کیا ذکر ہے کسی موذی کو بھی تکلیف نہیں پہنچاتے تھے۔ صوفیوں کے نزدیک یہ رتبہ ابدال کا ہے اور جو کوئی بجور و جفا پیش آتا تھا آپ اس کے مقابلہ میں لطف و کرم فرماا کرتے تھے

حضرت سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : سید شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ ملقب بصاحب البرکات

سال تولدم ہمہ تقویم دان شہر
روے حساب شائق خوباں نوشتہ اند

تاریخ و مقام ولادت : ۲۶ جمادی الثانی ۱۰۷۰ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۰ محرم قریب صبح روز دو شنبہ ۱۱۴۲ ہجری۔ عمر ۷۲ سال مادۂ تاریخ وفات از عمدۃ الصحائف "فنا فی اللہ شد آں پیر محرم"

مقام مزار شریف : مارہرہ ضلع ایٹہ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔ عمدۃ الصحائف۔ کشف الاستار۔

آپ پسر اولین و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت میر سید اویس رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ اگرچہ آپ کو نعمت سجا کی اپنے والد سے مل گئی تھی لیکن آپ نے اس پر اکتفا نہیں کیا اور دست بیعت سید فرنی بن سید عبدالغنی ابن میر سید طبیب رحمتہ اللہ علیہ دیا اور خلافت سلاسل قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ حاصل کی۔ نیز سید مصطفیٰ بن سید فیروز بن سید عبدالواحد بلگرمی اور سید شاہ لدھا بلگرامی رحمتہ اللہ علیہم سے خلافت حاصل کی اور روحانیت اویسی حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ سے فیضیاب ہوتے رہتے تھے۔ اسی اثناء میں شہرہ حضرت سید شاہ فضل اللہ رحمتہ اللہ علیہ سن کر آپ کالپی تشریف لے گئے، حضرت شاہ صاحب نے بھی سلاسل خمسہ قادریہ، چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ و مداریہ کی اجازت و دیگر سند خلافت معہ اعمال دیگر آپ کو دے کر دو روز میں رخصت کر دیا۔ آپ نے مارہرہ آ کر قیام فرمایا اور تیس سال اپنی جگہ سے

Marfat.com

حرکت نہیں فرمائی اور سلسلہ صاحبان کالپی یعنی حضرت شاہ فضل اللہ رحمتہ اللہ علیہ جاری رکھا "کشف الاستار" میں مفصل حال درج ہے۔

حضرت شاہ آل محمد بن شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : بلگرام ' ۱۸ رمضان المبارک ۱۱۱۱ ہجری ' مادۂ تاریخ تولد " ظہور آل محمد ز برکت اللہ "

تاریخ وفات : ۱۶ رمضان المبارک روز دو شنبہ ۱۱۶۴ ہجری' مادۂ تاریخ وفات "شمس گردید زیرا برنہاں"

مقام مزار شریف : مارہرہ متصل روضہ پدر خود محلہ میناکی بستی۔

حوالہ کتب : عمدۃ الصحائف۔

آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔ اٹھارہ سال ریاضت کرتے رہے جس میں سے تین سال اعتکاف میں خلوت گزیں رہے۔ افطار نان جویں سے فرمایا کرتے تھے۔ آخر الاعمال حبس نفس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس شغل کو بدرجہ کمال پہنچایا اس میں مہینے میں بقدر فلوس پانی نوش فرمایا کرتے تھے۔ اور جو کی ایک خشک روٹی تناول کیا کرتے تھے۔ دنیادار و سالک ہر کوئی آکر اپنی اپنی مراد کو پہنچتے تھے۔ آپ سالک کی پیشانی دیکھ کر سمجھ جاتے تھے کہ اس کو فلاں شغل کارگر ہوگا اور فلاں طریق منزل مقصود کو پہنچے گا۔

حضرت سید شاہ حمزہ مارہروی بن شاہ آل محمد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۴ ربیع الثانی' ۱۱۳۱ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۴ محرم ۱۱۹۸ ہجری۔ عمر مبارک ۶۷ سال۔

مقام مزار شریف : مارہرہ شریف۔

حوالہ کتب : عمدۃ الصحائف۔

Marfat.com

آپ فرزند و خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ مصنف کتاب "کاشف الاستار" ہیں۔ وفات سے چھ مہینے پیشتر آپ نے ایک وصیت نامہ لکھ کر مخفی رکھا ہوا تھا جس پر آپ وفات کے بعد عمل کرتے رہے۔ وصیت نامہ "انوار العارفین" میں قابل دید ہے۔ یہ رباعی آپ کی ورد زباں تھی ؎

گر گوہرے طاعتی نہ سفتہ ہرگز
در گرد گناہ ز رخ نرفتم ہرگز

نومید نیم ز آستان کرمت
زیرا کہ یکے رادو نگفتم ہرگز

حضرت سید آل برکات رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت سید آل برکات معروف شہری صاحب بن سید شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۷ رمضان المبارک ۱۲۵۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : مارہرہ، احاطہ جدامجد۔

حوالہ کتب : عمدۃ الصحائف۔

آپ مرید و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہیں اور بڑے بھائی سید آل احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی تربیت پائی تھی۔ بعد انتقال اپنے برادر موصوف کے مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور بطریق آباؤاجداد خود رہے۔ روپیہ پیسہ اپنے ہاتھ میں نہیں لیتے تھے۔ اگر اتفاق سے روپیہ ہاتھ میں آجاتا تو ہاتھ دھویا کرتے تھے۔ حافظ نصیرالدین نے بہ طلب خدا آپ کی قدم بوسی کا قصد کیا جب وہ مارہرہ کے قریب پہنچے تو راستہ بھول گئے ایک پیر ضعیف کو راستہ میں دیکھ کر راہ پوچھا وہ آپ کو دروازہ تک پہنچا کر گم ہو گیا جب آپ خدمت میں حاضر ہوئے دیکھا کہ وہ پیر ضعیف راہنما آپ ہی تھے۔ بعد راہنمائی باطن آپ کو گوالیار روانہ کیا۔

Marfat.com

حضرت سید آل احمد رحمۃ اللہ علیہ

نام ،کنیت و لقب : حضرت سید آل احمد عرف اچھے صاحب بن شاہ حمزہ رحمۃ اللہ علیہ ۔

تاریخ و مقام ولادت : ۲۸ رمضان المبارک ۱۱۶۰ ہجری ۔ مادۂ تاریخ "سلطان مشائخ جہاں"

تاریخ وفات : ۱۷ ربیع الاول روز پنج شنبہ ۱۲۳۵ ہجری عمر ۷۵ سال ۔

مقام مزار شریف : مارہرہ ، محلہ میانکی بستی ، از گلشن فقیری ۔

حوالہ کتب : عمدۃ الصحائف ۔

آپ مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار تھے۔ آپ کا آوازہ مشیخیت سن کر اس زمانے کے مشائخ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ غلام حسین صاحبزادہ اخوند فقہ کو اپنے فیض صحبت میں داخل کیا اور ان کو ہر پنج طریقے قادریہ ، چشتیہ ، نظامیہ ، سہروردیہ ، مداریہ ، نقشبندیہ اور ابوالعلائی میں مجاز و ماذون کیا۔ آپ نے بارہ برس ایک چاہ میں نماز معکوس پڑھی۔ آپ کے پاؤں میں رسی کے نشان تھے۔ آپ وصیت نامہ لکھ کر جس پر آپ کے بعد عمل ہوتا رہا لاولد فوت ہوئے تھے۔

حضرت سید آل رسول بن سید آل برکات رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲ محرم الحرام ۱۲۸۸ ہجری ۔

مقام مزار شریف : مارہرہ ۔

حوالہ کتب : عمدۃ الصحائف ۔

آپ مرید اپنے چچا سید آل احمد رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ اور چھوٹے سرکار کے نام سے مشہور تھے۔ کریم النفس و بابرکات و صاحب جود و الکرم تھے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : مخدوم سید نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ، لقب "شیخ الہدیا"

تاریخ وفات : ۷ ربیع الاول ۹۹۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : خیر آباد۔

حوالہ کتب : فواید سعدیہ۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم شاہ صفی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کو حضرت موصوف نے مثال ولایت باری دے کر خیر آباد سے دس کوس کے فاصلہ پر روانہ کیا تھا۔ جس زمانہ میں اکبر شاہ بادشاہ ہند دین سے برگشتہ ہوا اور اطراف و اکناف سے علماء نامدار طلب کئے آپ کو بھی بلانے کی تکلیف کی تھی۔ جب آپ کے اکبر آباد پہنچنے کی خبر فیضی کو پہنچی اس نے اکبر بادشاہ کو اطلاع دے کر کہا کہ آپ کی کوئی تعظیم و تکریم نہ کرے۔ جس وقت آپ مجلس سلطانی میں پہنچے تو اکبر بادشاہ بے اختیار و باضطرار تمام آپ کو دیکھ کر اٹھا اور کمال تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ آپ نے بادشاہ کو بہت پند و نصائح و ترویج دین متین و قمع بدعات خلاف آئین میں ترغیب دی و بدون قبول نذر و ہدایا اٹھ گئے۔ فیضی نے حاضر ہو کر بادشاہ سے تعرض کیا، بادشاہ نے کہا کہ دو شیر شیخ کے دائیں اور بائیں موجود تھے اگر میں ایسا نہ کرتا تو وہ مجھے ہلاک کر ڈالتے۔

دوسرے روز فیضی آپ کے حضور حاضر ہوا اور عرض کی کہ آج میرے گھر آپ کی دعوت ہے، حضرت نے قبول فرمائی اس شقی نے سگ و گربہ و موش کو مروا کر اس کا قلیہ و پلاؤ تیار کروایا۔ آپ ہاتھ دھو کر دسترخوان پر بیٹھے اور طعام ہائے قاب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ شارع علیہ السلام نے تمہارا کھانا ہم پر حرام کیا ہے جہاں سے آئے ہو اٹھ کر چلے جاؤ بمجرد اس کے سگ و گربہ و موش سب کے سب زندہ ہو کر ایک طرف ہو گئے وہ شقی فیضی یہ حال دیکھ کر آپ کے قدموں پر گر پڑا اور معذرت کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہم پانی کا حکم رکھتے ہیں جو کچھ ہم پر آتا ہے گزر جاتا ہے ہم کو کچھ تکدر نہیں ہے تم کس لئے معذرت کرتے ہو اور وہاں سے بغیر طعام کھائے تشریف لے گئے۔ سید ابوالفتح آپ کے صاحبزادہ بہت بزرگ و صاحب

Marfat.com

کشف و کمال تھے' کہتے ہیں آپ کے والد ماجد کے عرس کے روز قوالوں نے یہ بیت پڑھی ۔

جاں بجاناں دہ وگرنہ از تو بستا نداجل
خود تو منصف باش ایدل ایں نکو یا آں نکو

آپ کو کمال ذوق ہوا اور بے اختیار ہو کر زبان پر لائے "این نکو این نکو دادم دادم" اور یہ کہہ کر جان بجاناں سپرد کر دی۔ آپ روضہ والد میں مدفون ہیں۔

حضرت شیخ اختیار الدین عمر ایرجی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۴ محرم الحرام ۸۰۹ ہجری ۔

مقام مزار شریف : ایرج پنجاب کا شہر ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت قاضی محمد شادی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت شیخ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ مسند ارشاد پر متمکن رہ کر واصل بخدا ہوئے۔ آپ کی کرامات و خوارق عادات بہت ہیں جن کی گنجائش اس مختصر کتاب میں نہیں۔

حضرت شیخ یوسف بڈہ ایرجی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۳۴ ہجری ۔

مقام مزار شریف : ایرج صحن خانہ خود ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ اختیار الدین رحمۃ اللہ علیہ اور اپنے وقت کے شیخ الشیوخ تھے۔ کتاب " منہاج العابدین " امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ آپ ہی نے کیا ہے۔ عین حالت سماع میں جان بمشاہدہ حق تسلیم فرمائی۔

Marfat.com

حضرت شیخ فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ فخرالدین بن شیخ الاسلام بن سعد اللہ بجنوری رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۹۱۰ ہجری۔ مادۂ تاریخ وفات "شیخ"

مقام مزار شریف : لکھنؤ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ مرید و تربیت یافتہ بمرتبہ ارشاد حضرت شیخ ابوالفتح جونپوری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا سلسلہ ملک لکھنؤ میں اب تک جاری ہے۔ آپ کی تاریخ وفات لفظ "شیخ" سے برآمد ہوتی ہے۔

حضرت شیخ عبدالسلام پران رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : لکھنؤ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ برادر زادہ و خلیفہ حضرت شیخ فخرالدین رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ سیر و طیر صوری و معنوی میں بینظیر تھے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت میر سید علاء الدین اودھی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۶۶ ہجری۔ مادۂ تاریخ "اے عارف خدا"

مقام مزار شریف : فیض آباد، صوبہ اودھ، دریائے گھاگرہ پر۔

حوالہ کتب : مرآۃ الاسرار۔

آپ خلیفہ صاحب کمال حضرت شیخ عبدالسلام رحمتہ اللہ علیہ اور اولاد میر سید احمد ماہرو

Marfat.com

سے ہیں۔ صاحب سماع و ارشاد تھے ۔ سید احمد رحمتہ اللہ علیہ ماہرو بغداد سے ہندوستان آئے تھے۔ آپ کو ولایت بغداد سادات ماہرو کہتے ہیں۔

حضرت شیخ فتح اللہ اودھی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۲۱ ہجری ۔

مقام مزار شریف : اودھ ' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ صدرالدین حکیم طبیب دلہا رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ باوجود ریاضت شاقہ و فقر فاقہ کے آپ کو اول کشود کار نہیں ہوئے اور یہ امر پیش پیر روشن ضمیر خود عرض کیا۔ فرمایا ترک تدریس کرو اور کتابیں وہ تمہاری ملکیت ہیں نکال دو۔ آپ نے ویسا ہی کیا مگر چند کتابیں کہ الطف و انفس تھیں نگاہ رکھیں مگر پھر بھی کشود کار نہیں ہوئے۔ آخرش بقیہ کتابوں کو بھی جدا کیا اور دیکھا کہ آپ برلب آب بیٹھ کر کتابوں کو دھوتے تھے و دریائے اشک قلزم چشم سے جاری تھے جب لوح خاطر آپ کا نقش ماسوای سے پاک ہوا اس وقت صفحہ باطن پر حرف مقصود رب المعبود منقش پایا اور کاملین سے ہوئے۔ چنانچہ شیخ قاسم دہلوی و شیخ محمد عیسیٰ تاج جونپوری آپ کے مرید و خلیفہ تھے۔

حضرت شیخ سعد اللہ اودھی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۷ ذیقعد ۸۵۰ ہجری ۔

مقام مزار شریف : اودھ ' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین ۔

آپ خلیفہ حضرت شیخ فتح اللہ اودھی رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں جو بہت بڑے مشائخ تھے

Marfat.com

مگر اپنا حال تا بہ زندگی پوشیدہ رکھا۔

حضرت شیخ درویش محمد بن شیخ محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۴ صفر ۹۰۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : اودھ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین - اقتباس الانوار۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سعداللہ اودھی اور پیر حضرت عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہم ہیں۔ جن کو آپ سے خرقہ خلافت تین طریق کا پہنچا تھا جن میں سلسلہ علیہ نصیریہ نظامیہ دوم خلافت سلسلہ عالیہ سہروردیہ، شہابیہ، سوم خلافت سلسلہ شریفیہ قادریہ خیابیہ۔

حضرت شیخ عین الدین قتال رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۲۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : کنتور ضلع بارہ بنکی اودھ کی پرانی بستی ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ والد بزرگوار خود شیخ سعداللہ کیسہ دار رحمۃ اللہ علیہ اور مرید سید امیر ماہ برانچی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ طریقہ ملامتیہ رکھتے و بشرب شراب مدام کار تھا۔ علمائے وقت نے اس حال کی شکایت آپ کے والد گرامی سے کی وہ مانع ہوئے پس جس سبو یا برتن سے طہارت کے واسطے پانی لایا جاتا تھا شراب ہوتا تھا پس شیخ موصوف نے فرمایا پانی چاہ سے لاؤ وہ بھی شراب نکلا، پھر دریا سے طلب کیا دیکھا دریا بھی اس وقت شراب ہو رہا تھا جب تنگ آئے تو آپ کو مطلق العنان کر دیا۔ آخر کار جب وقت وفات حضرت شیخ سعداللہ رحمۃ اللہ علیہ قریب آیا اس وقت معین الدین پسر کلاں آپ کا موجود نہیں تھا فرمایا اگر وہ موجود نہیں تو اسی خراباتی بدبختی یعنی آپ کو حاضر کرو، اس وقت آپ دروازۂ میخانہ پر بیٹھے تھے۔ جب بھیجے ہوئے شخص پر

Marfat.com

آپ کی نگاہ پڑی تو اس وقت آپ نے نظر آسمان کی طرف کر کے ساقی سے کہا ایک پیالہ دیگر میرے نصیب میں ہے دے آپ نے پیالہ پیا اور سبو شراب کے اپنے ہاتھ سے توڑے اور اپنے والد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شیخ نے خرقہ خلافت و جمیع امانت خواجگان چشت آپ کے حوالے کیا اور برحمت حق واصل ہوئے۔ اس کے بعد آپ سجادہ نشین ہو کر جو حق شریعت و طریقت کا تھا وہ بخوبی ادا کیا کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں ہو سکتا۔

حضرت شیخ نورالدین معروف بہ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : دسویں ماہ ذیقعد ۸۱۸ ہجری مادۂ تاریخ وفات "نور نور شد"

مقام مزار شریف : صوبہ بنگال کے مشہور قصبہ پنڈوہ میں۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔ اخبار الاخیار۔ ملفوظ حسام الدین مانک پوری بحوالہ رفیق العارفین۔

آپ فرزند دل بند و خلیفہ راستین شیخ علاؤالدین بنگالی رحمۃ اللہ علیہ کے ہو مشاہیر ہندوستان صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و تصرف کرامات ہوئے ہیں۔ آپ نے خدمات شائستہ و ریاضات بایستہ کر کے درجہ قطبیت حاصل کیا تھا اور قطب عالم خطاب پایا تھا۔ صاحب "اخبار الاخیار" فرماتے ہیں کہ کل خدمات خانقاہ از قسم جامہ شوئی فقراء گرم کرنے پانی و ہیزم کشی وغیرہ آپ کے ذمہ تھی بلکہ خدمت اٹھانے غلاظت و نجاست بیت الخلاء خانقاہ بھی آپ کے سپرد تھی۔ اتفاقاً" ایک دن ایک فقیر کو درد شکم ہوا اور اچانک ضرورت قضاء حاجت ہوئی' بیت الخلاء گیا کیونکہ اس وقت آپ نجاست اٹھانے میں مصروف تھے اجابت فقیر بے اختیار بیت الخلاء میں پہنچتے ہی صادر ہو گئی' آپ کا تمام جامہ نجاست سے پلید ہو گیا جب آپ کے والد نے یہ حال دیکھا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا تم یہ خدمت بخوبی بجا لائے اب دوسری خدمت پر مامور ہوتے ہو۔ آپ کا بڑا بھائی شیخ اعظم خان سلطان تغلق کا وزیر تھا۔

کلمات طیبات

مشائخ پیشینہ نے منزل سلوک بہ تعداد اسمائے الہی ننانوے ۹۹ مقرر کی ہیں اور

Marfat.com

ہمارے پیروں نے پندرہ اور اس فقیر نے تین منزلیں مقرر کی ہیں۔

اول : حاسبوا قبل ان تحاسبوا یعنی سالک حساب کرے کہ رات دن میں اس نے کس قدر اعمال نیک و بد کئے ہیں۔

دوم : من استوای یوماہ فی الدین فھو مغبون پس ایسی کوشش کرے کہ ہر ساعت حسنات زیادہ ہوں اور سیئات دور ہو جائیں۔

سوم : عبادة الفقیر نفی الخواطر یعنی خطرہ غیر کو دل میں جگہ نہ دے۔

ہر خیال غیر حق را وزد داں
ایں ریاضت سالکاں را مزد داں

ان عملوں سے کار سالک تمام ہو جاتا ہے۔ نہایت ریاضت وہ ہے کہ ہر وقت دل کو ملازم حق سبحانہ تعالیٰ پائے' کیا خواب کیا بیداری۔ چنانچہ طفل جس خیال کسی چیز میں سو جاتا ہے بعد بیداری کے بھی اسی چیز کو طلب کرتا ہے۔ غیریت حق کا اقتصاد ہے کہ غیر کو درمیان میں نہیں چھوڑتے جو کوئی بغیر اس کے مشغول ہوا اس کو گداخت کر دیا۔ درویش بے قراری میں اور عبادت درویش سوائے حق کے بیزاری۔ مشغول بغیر حق گرفتاری و طاعت بے استغراق باطن بیکاری و ظاہرا" راستین بدکاری۔ خون جگر خوردن بزرگواری۔ ملفوظ حسام الدین مانک پوری رحمتہ اللہ علیہ بحوالہ " رفیق العارفین " میں لکھا ہے کہ جو کوئی تمام حظوظ نفس سے رہ گیا ہو اس کو کمبل اوڑھنا روا ہے اور یہ بھی فرمودہ آپ ہے " پیراں نفس نمی رانند " یعنی جس کسی کو نعمت دیتے تھے طعام و پانی میں ایثار فرما دیا کرتے تھے۔ اور جو کوئی آپ کی خدمت میں کسی حاجت کی التماس کرتا تھا فاتحہ فرماتے و " نفس نمی راند" اور یہ مصرعہ پڑھتے " قفل مہمات را فاتحہ آمد کلید"

آپ کے مکتوبات سے بیچار و حزیں نور مسکیں عمر برباد دادہ و بوئے مقصود نیافتہ ۔ و درتیہ حیرت و میدان حسرت چون گئے سرگردان شدہ ۔

ہمہ شب بزاریم شد کہ صباندار بوئے
ندمید صبح بختم چہ گناہ نہم صبارا

Marfat.com

عمر از شصت گذشتہ و تیر از نشست جستہ و از شر نفس امارہ یک ساعت نرستہ بجز باد بروست و آتش در جگر و آب در دیدہ و خاک بر سر نہ پیوستہ جز ندامت و خجالت دستاویزی نہ و جز درد و آہ پائے گریز نہ ۔ مصرعہ "در درا باش اے برادر در درا"

دل مردان دیں پر درد باید
ز محنت فرق ساں پر گرد باید

ہر چند دست و پا زدیم . بمقصود نرسیدیم ۔

گفتم بسے کہ کار بساماں شود نشد
یاراز جفائے خویش پشیماں شود نشد
گفتم مگر زمانہ عنایت کند' نکرد
بخت ستیزہ کار بفرماں شود نہ شد

دنیا جائے غرور و نفسک حسور و حق غیور و مقصود در دل کے تواند سرور ۔

راہ ناایمن است و منزل دور
وکیت لنگ و یار سخت غیور

غیرت حق آن اقتضا کرد کہ غیر را درمیان نگذاشت ہر کہ بغیر او پرداخت خود را گداخت ' اے جان براور سالہا نفسک امارہ را بانواع ریاضت مرتاض کردم اما یک ساعت از شراو نرستم و یک لمحہ از خود نیاسودم ۔

کردیم بسے سپید سیمے
از ما شد ایں سیہ گلیمے
شستم بسے بچارہ سازی
پیراہن ما نہ شد نمازی

آپ کے صاحبزادگان شیخ رفیع الدین و شیخ انور مسند حق پر متمکن رہ کر رہنمائے حق

Marfat.com

ہوئے۔

حضرت شیخ شمس الدین طاہر رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۸۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : اجمیر شریف۔ عمر مبارک ۱۵۰ سال۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء بحوالہ اخبار الاخیار۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نورالدین قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ صاحب "اخبار الاخیار" فرماتے ہیں کہ آپ بہت طویل العمر تھے۔ ڈیڑھ سو برس کی عمر تھی۔ سوائے اپنے مرشد کے بہت سا فائدہ روحانیت حضرت خواجہ بزرگ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا اور نہایت محبت و اعتقاد سے شہر اجمیر میں سکونت رکھتے تھے۔ باوجود اس درازی عمر کے کوچہ ہائے اجمیر میں آب دہن و بینی سوء ادب کے لحاظ سے نہیں ڈالتے تھے اور بول و براز نہیں کرتے تھے اور شہر میں بے طہارت نہیں رہتے تھے۔ وقت ضروریات شہر سے باہر نکل جایا کرتے تھے۔

حضرت شاہ کاکو لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۸۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : لاہور بیرون دہلی دروازہ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ خلفاء حضرت شیخ نور الدین قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ سے تھے اور نسبت شریف آپ کا بہ چند واسطہ درمیانی حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ اور شیخ پیر محمد لاہوری رحمتہ اللہ علیہ سے بھی فیض وافر اور خرقہ خلافت پایا ہے۔ بعد تکمیل لاہور میں تعینات ہوئے تھے اور مسند ارشاد پر بیٹھ کر بہت لوگوں کو خدا رسید کیا تھا۔

Marfat.com

حضرت شیخ حسام الدین مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۴ رمضان المبارک ۸۵۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : مانک پور ضلع پرتاب گڑھ اودھ میں پرانا قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ اعظم خلفاء شیخ نورالدین قطب عالم رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ مسند قطبیت پر متمکن ہو کر ارشاد کرتے تھے۔ یہاں تک کہ صاحبزادہ سجادہ نشین شیخ نور قطب نے بموجب وصیت پدر خود خرقہ خلافت آپ سے پہنا تھا۔ ملفوظات موسومہ بہ " رفیق العارفین " آپ کے کسی مرید نے مرتب کی ہے۔

حضرت شیخ جلال الدین گجراتی ثم بنگالی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۸۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : گجرات ' بنگال۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء بحوالہ اخبارالاخیار - معارج الولایت۔

آپ خلفائے شیخ پیارا رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ صاحب " اخبار الاخیار و معارج الولایت " فرماتے ہیں آپ نے اپنی خانقاہ میں شاہانہ تخت بنایا ہوا تھا اس پر آپ اجلاس فرما کر مریدوں و معتقدوں کو احکام جاری فرمایا کرتے۔ آخرکار ایک مخالف و حاسد نے یہ خبر بادشاہ کو پہنچا کر بدظن کیا۔ بادشاہ نے یہ حال سن کر ایک فوج شیخ اور تابعین کے قتل کے واسطے مقرر کی۔ قاتلان نے خانقاہ شیخ میں پہنچ کر شیخ کو معہ مریدان بے گناہ شہید کر ڈالا۔ آپ کا سر مبارک زمین پر پڑا ہوا اللہ اللہ کہتا تھا۔

Marfat.com

حضرت شاہ میاں جی قطب ولایت رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۷۶۹ ہجری۔

تاریخ وفات : ۸۸۹ ہجری۔ عمر مبارک ۱۲۰ سال۔

مقام مزار شریف : مندو دکھن کا مشہور شہر اور تاریخی مقام میں ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ مرآۃ الاسرار۔ اخبار الاخیار۔

آپ بیک واسطہ درمیانی مرید حضرت سید محمد گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ اپنے وقت کے درویش کامل تھے۔ ماہ رجب سے یوم عاشورہ تک معتکف رہتے تھے اور حجرہ اعتکاف کا دروازہ پتھروں سے بند کرا دیا کرتے تھے۔ چھ مہینے بے طعام و آب بسر کرتے اور جس روز حجرہ مبارک سے باہر نکلنے کا وقت آتا تمام حاضرین حجرہ سے بہت دور چلے جاتے اور اگر اتفاق سے کوئی حاضر رہتا اور نظر جلالت اثر آپ کی اس پر پڑ جاتی تو وہ شخص دو روز تک بیخود پڑا رہتا۔ چنانچہ اس بات کا قاضی شہر منکر تھا ایک روز بوقت حجرہ سے باہر نکلنے کے نظر شیخ کی اتفاقاً" اس پر پڑ گئی دو روز بیہوش رہا۔ مندو کہ پائے تخت سلاطین ولایت مالوہ ہے سکونت رکھتے تھے۔

حضرت میاں شاہ نجم الدین مندوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : اجمیر شریف' ہندوستان۔

حوالہ کتب : اخبار الاخیار۔

آپ مرید حضرت شاہ جیو رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ ایک سو تیس برس کی عمر رکھتے تھے۔ آپ کے والد سلطان غیاث الدین مندوی کے وزیر تھے۔ عارف صاحب حال و مجرد از خلائق' لباس سے صرف ستر عورت رکھتے تھے۔ کہتے ہیں آپ سے خرق احیاء میت واقعہ ہوا تھا بعد اس قضیہ کے غائب ہو گئے تھے۔ دہلی آکر خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ میں رہے اس کے بعد اجمیر شریف تشریف لے گئے اور جا کر عنقریب وفات پائی۔ خواجہ بزرگ

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی اولاد سے ایک کو خواب میں کہا کہ شاہ نجم الدین فوت ہونے والا ہے اس کو میرے حجرہ کے آگے دفن کرنا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

حضرت سید راجی حامد شاہ رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۵ شعبان' ۹۰۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : مانک پور بجوار پیر خود۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ خلیفہ حضرت شیخ حسام الدین مانک پوری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے جد امجد شہاب الدین گردیزی کو خطاب راجی کا سلطان وقت دہلی سے ملا ہوا تھا۔ آپ کے کشف کا یہ عالم تھا کہ اگر وہ چاہتے کہ کسی کے ضمیر کی بات ظاہر کریں حکایت سرگذشت احوال اپنی بیان کرتے اور اس ضمن میں اس شخص کے مدعا کا جواب دے دیتے تھے۔ راجی سید نور آپ کے صاحبزادہ اولیاء عظام سے تھے۔ مثل والد خود صاحب برکت و کرامت مگر ظاہرا" سپاہیوں کے لباس میں مستور رہا کرتے تھے۔

حضرت شاہ سید والہیہ رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۳۳ ہجری بعہد بابر بادشاہ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ بھی خلیفہ شیخ حسام الدین مانک پوری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اوائل حال میں خدمت ملوک رہ کر دولت مند تھے اور شاعر بھی چنانچہ یہ بیت آپ ہی کی ہے ؎

دل گویدم سید و بگو احوال خود یک یک باو
آندم کہ خودی آید او سید و کجا گفتار کو

شیخ معروف آپ کے مرید تھے اور ان کے مرید شیخ احمد دین جونپوری ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ حسن طاہر رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : صوبہ بہار' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۲۴ ربیع الاول ۹۰۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ حصار بجے منڈل۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ خلیفہ حضرت سید راجی حامد شاہ رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ حسب طلب سلطان سکندر لودھی دہلی آئے تھے اور کوشک بجے منڈل برج حصار سلطان محمد تغلق میں سکونت رکھتے تھے۔ اسی جگہ آپ نے وفات پائی تھی۔ مفتاح الفیض وغیرہ رسائل علم سلوک و توحید میں آپ نے لکھے ہیں۔

(نوٹ) حصار بجے منڈل یا بڑے منزل اور برج منڈل اور کوشک بجے منڈل لکھا ہے اصل میں یہ برج اس فصیل کا ہے جو محمد عادل تغلق نے شاہ نے ۱۳۲۷ عیسوی میں قلعہ رائے پتھورا اور قلعہ سلطان علاء الدین کے گرد بنوائی تھی۔ سکندر لودھی کے عہد میں اس برج میں حسن طاہر رہتے تھے۔ زیر برج ان کی اولاد کی قبریں ہیں۔

حضرت میاں قاضی خان یوسف ناصحی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : ظفر آباد' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۱۵ صفر ۹۷۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : ظفر آباد ضلع جونپور۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ روضتہ الاقطاب۔

آپ خلیفہ شیخ حسن طاہر رحمۃ اللہ علیہ بڑے صاحب استقامت و کرامت و زہد و ورع تجرید و

Marfat.com

تفرید تھے۔ آپ فرماتے تھے تیس برس جانفشانی کی تو اس درجہ کو پہنچا کہ نفس امارہ کس طریق سے آدمی کی راہ مارتا ہے اور کتنی کمیں گاہیں رکھتا ہے۔

حضرت مخدوم شیخ محمد عیسیٰ تاج رحمۃ اللہ علیہ

نام و کنیت : مخدوم شیخ محمد عیسیٰ تاج جونپوری بن شیخ احمد عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۹۱۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : جونپور' ہندوستان۔

حوالہ کتب : روضۃ الاقطاب۔

آپ اعظم خلفائے حضرت شیخ فتح اللہ اودھی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے والد اکابرین دہلی سے تھے۔ بوقت انقلاب زمانہ تیمور شاہ دہلی سے جونپور چلے گئے تھے۔ آپ کی مشغولی اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ مدام سر گریبان میں رکھتے تھے۔ اور نہیں جانتے تھے کہ میں کون ہوں اور کہاں ہوں۔ ہر وقت مراقبہ میں رہتے تھے۔ استخوان مہرہ گردن آپ کی نکل آئی تھی اور زنخدان یعنی آپ کی تھوڑی سینہ تک پہنچ گئی تھی۔

حضرت میر سید معزالدین عرف سید مٹھا رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : انبیٹھی' ہندوستان۔

مقام مزار شریف : انبیٹھی' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ اکمل خلیفہ حضرت شیخ عیسیٰ تاج جونپوری رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ جملہ سادات قصبہ انبیٹھی آپ کی اولاد سے ہیں۔

Marfat.com

حضرت مولانا الہداد جونپوری رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۲۳ ہجری۔

حوالہ کتب : روضتہ الاقطاب۔

آپ بھی مرید و خلیفہ راجی حامد شاہ اعظم علماء و کبرائے و فقہائے جونپور تھے۔ شارح کافیہ و ہدایہ و یزودی و مدارک تھے۔ بیک واسطہ شاگرد قاضی شہاب الدین تھے۔

حضرت شیخ بہاء الدین جونپوری رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۴۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : جونپور' ہندوستان۔

حوالہ کتب : روضتہ الاقطاب۔

آپ مشاہیر علماء جونپور اور مرید شیخ محمد عیسیٰ و خلیفہ راجی حامد شاہ رحمتہ اللہ علیہم تھے۔ خرقہ خلافت آپ نے راجی حامد شاہ رحمتہ اللہ علیہ سے پایا تھا۔

حضرت سید علی قوام سوانی الاصل رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۵ رمضان المبارک ۹۵۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : جونپور سرائے میر۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ بہاء الدین جونپوری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ سادات سوانہ سے آپ کا فرمودہ ہے مجھ کو تعجب ہوتا ہے ان لوگوں پر جو قوالوں سے فرمائش غزل وغیرہ کرتے ہیں۔ مجھے جو کچھ وہ کہتے ہیں خوش لگتا ہے اور ذوق آتا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ حمزہ دہرسو قریشی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۵ ربیع الثانی ۹۵۷ ہجری ۔

مقام مزار شریف : دہرسو متصل نارنول ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء ۔

آپ اولاد امجاد شیخ الاسلام حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ تھے اور آپ کا سلسلہ طریقت حضرت سید محمد گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ آپ نے بمقام اجمیر شریف ایک مجذوب موسوم حمزہ سے نعمت باطنی حاصل کی' اس کے بعد شیخ احمد مجدالدین شیبانی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں پہنچے۔ پھر اپنے وطن واپس آ کر قصبہ دہرسو میں سکونت اختیار کی اور سادات دہرسو کو علوم ظاہری و باطنی سے واقف کیا۔ وقت شام دو رکعت نماز ادا کی اور تیسری رکعت کے سجدے میں جاں بحق ہوئے۔

حضرت شیخ عبدالعزیز کشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت شیخ عبدالعزیز کشتی بن شیخ حسن طاہر رحمۃ اللہ علیہ' لقب " جمال الحق "

تاریخ و مقام ولادت : جونپور ۸۹۸ ہجری ۔

تاریخ وفات : ۶ جمادی الثانی ۹۰۵ ہجری ۔

مقام مزار شریف : دہلی ' انڈیا ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء ۔ شواہد نظامی ۔ رسالہ حبیب ۔

آپ مرید و خلیفہ میاں قاضی خاں یوسف ناصحی ظفرآبادی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ انہوں نے آپ کو " جمال الحق " سے ملقب کیا تھا۔ مشاہیر مشائخ چشتیہ سے اہل سماع تھے۔ کہتے ہیں کہ وقت رحلت بھی ذوق و شوق ہی میں رحلت فرمائی اور خاتمہ اس آیت مبارکہ پر ہوا فسبحٰن الذی بیدہ ملکوت کل شی والیہ ترجعون دہلی میں ستر سال رہنمائے خلق رہے۔ آپ

Marfat.com

برادر شاہ خیالی ہیں۔

در کوے تو عاشقاں چناں جاں بدہند
کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز

حضرت شیخ ولی محمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۸ جمادی الثانی ۱۱۱۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی راہ قدم شریف عبدالکریم مسجد کے پیچھے۔

حوالہ کتب : رسالہ حبیب۔

آپ مریدان باکمال شیخ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ سے صاحب حال و قال تھے۔

حضرت شیخ عبدالغنی بیابانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹ جمادی الثانی ۱۰۱۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی، مسجد صحن فیروزی قریب عیدگاہ فیروزی۔

حوالہ کتب : رسالہ حبیب۔

آپ خلفائے شیخ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ سے نہایت دردمند و صاحب حال و قال بزرگ تھے۔

حضرت شیخ نجم الحق والدین عرف جامیں لدہا رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۹ محرم الحرام ۱۰۱۷ ہجری از "روضتہ الاحباب"

مقام مزار شریف : پرگنہ ٹھٹھہ تابع دہلی۔

حوالہ کتب : رسالہ حبیب۔

Marfat.com

آپ بھی خلیفہ شیخ عبدالعزیز رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے پیر کا فرمودہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ولایت عالمگیر دی ہے۔ وہ بعد وفات اپنے پیر کے پرگنہ ٹھٹھہ میں رہنمائے خلق رہے۔

حضرت سید ناصرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت سید ناصرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ بن سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۸۴۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : اوچ شریف، پاکستان۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء۔

اگرچہ بعد وفات حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کے صاحب سجادہ سید صدرالدین راجو قتال رحمتہ اللہ علیہ ہوئے تھے مگر آپ بھی اپنے والد کے ارشاد کے بموجب ہدایت و ارشاد میں مصروف تھے۔ لاکھوں طالبان خدا آپ کی ہدایت و دستگیری سے مقام قرب تک پہنچے۔ آپ صاحب اولاد کثیر تھے۔ اس لئے آپ کو ناصرالدین نر کہتے تھے۔ آپ کے لڑکوں کی تعداد ایک سو تک پہنچ گئی تھی۔

حضرت شیخ سراج الدین سوختہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۳۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : کالپی، ہندوستان۔

حوالہ کتب : رسالہ حبیب۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ کہتے ہیں قادر شاہ بن سلطان محمود حاکم کالپی تھے۔ حضرت بدیع الدین شاہ مدار رحمتہ اللہ علیہ سے ملنے کالپی

Marfat.com

تشریف لائے مگر خادمان شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا وہ ایک درویش سے خلوت میں باتیں کر رہے ہیں۔ اہل غرض نے قادر شاہ کو جا کر افروختہ کیا۔ قادر شاہ نے خجل ہو کر خادمان شاہ مدار سے کہا اپنے مخدوم کو کہہ دو کہ ہمارے شہر میں نہ رہے اور خود واپس چلا گیا۔ جب یہ مقدمہ گوش شاہ مدار ہوا تو اسی وقت آپ نے دریائے جمنا عبور فرما کر اقامت انروی دریا ڈالی اور قادر شاہ کے حق میں دعائے بد کی اور اپنے ایک خادم کو فرمایا تین روز منتظر رہو اور خبر قادر شاہ کی لاؤ۔ ٠مجرد دعائے بد حضرت موصوف کے قادرشاہ کے تمام بدن پر آبلے پڑ گئے اور اس کی حرارت سے سخت مضطرب و بیتاب ہو کر اپنے پیر حضرت شیخ سراج رحمۃ اللہ علیہ کے پاس گیا۔ شیخ نے اپنا پیراہن دیا قادر شاہ اپنی اصل حالت پر آ گیا خادم شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سب حال اپنے مخدوم سے عرض کیا شاہ مدار رحمۃ اللہ علیہ نے غیرت سے فرمایا کہ شیخ سراج کیوں نہیں جلا اس کہنے کے ساتھ ہی حضرت شیخ سراج پر آبلے نمودار ہوئے اور وہ ان کی حرارت سے جلنے لگے۔ یہاں تک کہ اسی حالت میں آپ کا وصال ہو گیا۔ اس روز سے شیخ "سراج سوختہ" کہلانے لگے۔

حضرت مولانا سماء الدین بن قمرالدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : جمادی الاول ۹۰۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ بالائے حوض شمسی۔

حوالہ کتب : سیر العارفین - رسالہ حبیب۔

آپ مرید شیخ کبیرالدین اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ و نبیرہ حضرت سید جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے مفصل حالات و خرق و عادات آپ کے مرید حضرت جمالی نے کتاب "سیر العارفین" میں لکھی ہیں۔ وقت غسل انگشت شہادت اٹھا کر اللہ اللہ کہا جو سب حاضرین نے سنا۔ "لمعات عراقی" پر حاشیہ وافیہ لکھا ہے شیخ عبداللہ بیابانی رحمۃ اللہ علیہ فرزند کلاں شیخ نصیرالدین پسر خورد آپ کے تھے۔

Marfat.com

حضرت شیخ عبداللہ بیابانی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ عبداللہ بیابانی نہنگ دریائے معانی بن مولانا سماء الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : سیر العارفین۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید تھے۔ آپ جیسا مجاہدہ و ریاضت تجرد و توکل شاید ہی کسی کو میسر ہو۔ ساٹھ سال سے زیادہ ایک ہی حالت اور ایک ہی اسلوب سے جنگل بیابان میں بسر کی اور جھوپڑی تک نہیں بنائی اور پنج گانہ نماز کو بغیر غسل ادا نہیں کیا۔ تمام عمر سوائے بناس پتی یا میوہ جنگل کے افطار نہیں کیا۔ ایک ختم قرآن کا ہر روز معمول تھا۔ اکثر آپ کے گرد شیر و پلنگ و آہو تمام جنگلی جانور جمع رہتے اور ایک دوسرے کو کوئی گزند نہیں پہنچاتا تھا۔

حضرت شیخ نصیرالدین بن مولانا سماء الدین رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : سیر العارفین۔

آپ بھی مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار ہیں۔ بڑے عابد و پرہیزگار و صورت و سیرت مقبول روزگار تھے۔ آپ کے صاحبزادہ شیخ عبدالغفور تھے جن کی شان میں ان کے دادا سماء الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عبدالغفور ہمارے گھر کا چراغ ہے اور ان کو ارادت شیخ نصیرالدین رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار سے تھی۔

حضرت شیخ ملادہ رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت شیخ ملادہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ ملقب "مفتاح العاشقین"

تاریخ وفات : ۹۰۰ ہجری۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : ملادہ ضلع ہردوئی' اودھ میں چھوٹا سا قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء۔

آپ اول مرید شیخ احمد بدایونی رحمتہ اللہ علیہ ہوئے اور ریاضات و مجاہدات شاقہ ان کی خدمت میں رہ کر کئے اور آخر کو بہ صحبت حضرت جلال الدین گجراتی رحمتہ اللہ علیہ تکمیل کو پہنچے اور بہ خطاب "مفتاح العاشقین" مخاطب ہوئے۔

حضرت شیخ رزق اللہ رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : شیخ رزق اللہ رحمۃ اللہ علیہ تخلص "مشتاقی"

تاریخ ولادت : ۷۹۷ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۰ ربیع الاول' ۸۸۹ ہجری۔ عمر مبارک ۹۲ برس۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ۔

آپ مرید حضرت ملادہ مفتاح العاشقین رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ آپ کی عمر چار سال تھی کہ آپ کے مرشد نے وفات پائی۔ بعد بلوغت بتوجہ فیض روحانی اپنے مرشد کے فاضل اور عارف کامل ہوئے اور عشق محبت حضور و استقامت میں یگانہ اثر۔ بہت سفر کیئے اور بہتوں سے فیض صحبت حاصل کیا۔ اشعار آبدار بزبان ہندی بہ تخلص راجن دور اشعار فارسی تخلص مشتاقی معروف تھے۔ چنانچہ رسالہ "پیاین و جوت نرجن" آپ کی تصنیفات سے مشہور ہیں۔ آپ بزرگان دہلی و عم کلاں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

حضرت شیخ خالو گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۴۰ ہجری' بقول شجرۂ چشتیہ ۹۴۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : گوالیار' ہندوستان۔

آپ مرید پاک اعتقاد خواجہ حسین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ اور خرقہ خلافت شیخ اسمٰعیل

Marfat.com

فرزند شیخ حسین سرمست چشتی رحمتہ اللہ علیہما سے پایا تھا جو چندیری میں سکونت رکھتے تھے۔ آپ کو فیض روحانی خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ سے بھی تھا۔ شیخ نظام نارنولی و شیخ اسماعیل بھائی رحمتہ اللہ علیہم آپ کے خلفاء سے تھے۔

حضرت سلطان جلال الدین قریشی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۴۰ ہجری ' بقول اخبار الاخیار ۹۲۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : مندو دکھن کا مشہور تاریخی شہر ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ فیض یافتہ خاندان چشت ہیں۔ آپ حال غریب و مقامات عجیب رکھتے تھے۔ باطن میں سالک مگر بظاہر مجذوب تھے اور سوائے ستر عورت بدن پر کچھ نہیں رکھتے تھے۔ مجرد اور جوان تھے۔ مرید بھی نہیں کرتے تھے۔ فرماتے تھے ایک مرید ہمارا ہشام نامی جنگلوں میں پھرتا رہتا ہے اور بارہا یہ بیت درزبان تھا ؎

حاصل عشقت زسہ سخن بیش نیست
سوختم و سوختم و سوختم

اور یہ مصرعہ "بدم پختہ شدم سوختم" کہتے ہیں کہ پانچ برس تک بیواسطہ کتاب علم حقیقت پڑھتے رہے اور اس عرصہ میں سوائے برگ درختاں کچھ نہیں کھایا۔ آپ کے استاد رجال الغیب تھے۔ کہتے ہیں اجمیر شریف کے جنگل میں آپ سے حضرت خضر علیہ السلام نے ملاقات کی اور بعض کہتے ہیں کہ مردان غیب سے کوئی صاحب جمال حسن کمال سے آپ نے تربیت پائی تھی اور پانچ سال کے عرصہ میں تین سو کئی علم آپ کو سکھائے تھے اور باقی علوم کی نسبت فرمایا تھا کہ تم حوصلہ نہیں رکھتے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آخر کو وہ مرد روحانی غائب ہو گیا اور میری جستجو کچھ کار آمد نہیں ہوئی۔ بارہا فراق پیر میں گریہ فرماتے اور یہ ابیات پڑھتے ؎

Marfat.com

من مست مئے عشقم ہوشیار نخواہم شد
از روزی و قلاشی بیزار نخواہم شد

حضرت شیخ علاء الدین بن شیخ نور الدین اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۷۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ تاریخ حبیب۔

آپ اولاد امجاد حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ فریدالدہر، وحیدالعصر، صاحب اخلاق حمیدہ و صفات ملکیہ تھے۔ آپ کو فرید ثانی یا فیل مست کہتے تھے۔ اور خدمت میں شیخ تاج الدین بن عبدالصمد جد خود ارادت رکھتے تھے۔ آپ کو روحانیت حضرت خواجہ قطب الدین بختیاری رحمتہ اللہ علیہ سے خاص رابطہ تھا۔ نقل ہے کہ ایک درویش آپ کی خدمت میں آیا، اس کے پاس تریاق اکبر تھا اور اس کی خاصیت یہ تھی زہر خوردہ بیمار کو دیتے شفایاب ہو جاتا۔ فرمایا ہمارے پاس تریاق اعظم ہے آؤ امتحان کریں۔ پس ایک چڑیا زندہ طلب کی اور قطرہ زہر ہلاہل اس کو دیا وہ مرگئی اس کے بعد پارۂ کاک خشک لنگرخانہ خواجہ قطب اپنے پاس سے نکالا اور پانی میں حل کر کے چڑیا کے منہ میں ڈال دیا چڑیا زندہ ہو کر اڑ گئی۔

حضرت سید سلطان بہرائچی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۴۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : بھرائچ اودھ کے شمالی سرحد حدود نیپال کے ملحق ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ تاریخ حبیب۔

آپ کو ارادت شیخ علاء الدین اجودھنی رحمتہ اللہ علیہ سے تھی اور تلقین خاندان شطاریہ سے بھی پائی تھی۔ اور سوائے ستر عورت کے اور کوئی کپڑا بدن پر نہیں رکھتے تھے۔

Marfat.com

حضرت شیخ یوسف مشہور بہ شاہ جوسی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۵۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : برہان پور' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ اولاد حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں۔ موروثی حاصل تھی اور قدم بقدم اپنے جد امجد چلتے تھے۔ حرمین شریفین تشریف لے گئے اور وہاں سے واپس ہو کر آخرش برہان پور سکونت اختیار کی تھی۔

حضرت شیخ امان اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : شیخ امان اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ' لقب "عبد الملک"

تاریخ وفات : ۱۲ ربیع الثانی ۹۵۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : پانی پت' ضلع کرنال کا مشہور شہر ہے۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ حدیقۃ الاولیاء۔

آپ ارادت شیخ محمد حسن طاہر رحمۃ اللہ علیہ سے رکھتے تھے اور علوم ظاہری شیخ مودود دلاری رحمۃ اللہ علیہ سے تحصیل کیا تھا اور مشرب قلندریہ میں دو واسطہ سے بشاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ پہنچتے ہیں۔ مسئلہ توحید وجودی میں بیان کافی اور وافی رکھتے تھے۔ رسالہ "اثبات الاحدیت" آپ کا تالیف ہے اور شرح لوائح جامی بسیط اور طویل لکھی ہے۔ فرمایا اگر مایہ انصاف کسی میں ہوتا تو علم توحید ممبر پر بیان کیا جاتا۔ آپ کا ارشاد ہے درویشی میرے نزدیک دو چیز ہے۔ تہذیب اخلاق اور محبت اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ آپ کے خلفائے راشدین سے شیخ تاج الدین زکریا اجودھنی اور شیخ رکن الدین اور شیخ سیف الدین والد ماجد شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ رسالہ "اثبات الاحدیت" کا انتخاب مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب "اخبار الاخیار" میں کیا

Marfat.com

ہے۔ زیادہ شوق ہو تو وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔ مولف تو اس رباعی پر اکتفا کرتا ہے۔

من باتو چنانم اے نگار ختنی
کاندر غلطم کہ من توام ویا تومنی

من نمنم نے تو توئی نے تومنی
ہم من منم وہم تو توئی ہم تومنی

حضرت میر سید عبدالاول بن علائی چشتی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : دکھن ' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۹۶۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و اولاد میر سید محمد گیسودراز رحمۃ اللہ علیہ سے تھے۔ دکھن میں جامع جمیع علوم عقلی و نقلی و رسمی و حقیقی اور صاحب تصانیف فیض الباری شرح صحیح البخاری اور رسالہ فرائض سراجی کو نظم کیا۔ اور رسالہ دیگر فارسی تحقیق نفس و معرفت بہ عبارت محققانہ و کتاب سفرالسعادت علاوہ بران اور اکثر کتب پر حواشی شروح لکھے ہیں۔ بہت معمر تھے' آخر عمر میں باستدعاء خان خاناں محمد بیرم خان دہلی آکر دو سال قیام کے بعد راہ گرائے عالم بقا ہوئے۔

حضرت شیخ ادہن جونپوری بن شیخ بہاء الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۷۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : جونپور ' انڈیا۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

Marfat.com

آپ اپنے والد بزرگوار کے سجادہ نشین عظمائے مشائخ وقت سے تھے۔ عمر طویل رکھتے تھے۔ ضعف ایسا غلبہ پا گیا تھا کہ جب تک دو آدمی پکڑ کر نہ اٹھاتے نہ اٹھتے۔ لیکن حالت سماع میں وجد ایسا کرتے کہ دس آدمی بھی آپ کو پکڑ نہیں سکتے تھے۔

حضرت شیخ سلیم بن شیخ بہاء الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۸۸۴ ہجری ' سرائے علاء الدین زندہ پیر' دہلی ' انڈیا۔

تاریخ وفات : بروز جمعرات ۲۹ رمضان المبارک ۹۷۹ ہجری ۔ عمر ۹۵ سال ۔

مقام مزار شریف : فتح پور سیکری ۔ آگرہ کے قریب پہاڑی سلسلہ ہے جس کو سیکری کہتے ہیں۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ تاریخ اولیاء ۔ توزک جہانگیری

آپ اولاد امجاد حضرت فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ نام نامی آپ کا ہندوستان میں شیخ سلیم چشتی اور عرب میں شیخ الہند ہے۔ آپ کے والد آپ کی ولادت سے پہلے لدھیانہ سے دہلی آئے اور محلہ سرائے علاء الدین زندہ پیر میں سکونت اختیار کی۔ آپ کی ولادت اسی جگہ ہوئی۔ آپ کے والدین نے کسی تقریب سے دہلی سے فتح پور جا کر سکونت اختیار کی اور وہیں انتقال پایا۔ اپنے بھائی شیخ موسیٰ کے سایہ عاطفت میں آپ نے پرورش اور تربیت مثل فرزندان کے پائی۔ جب شیخ موسیٰ کے گھر فرزند صلبی پیدا ہوا تو آپ سرہند میں تشریف لائے اور شیخ مجدالدین جو ملک العلماء وقت تھے سے تحصیل علم کی اور کبھی کبھی سرہند سے قصبہ بہدالی کہ وہاں سے بفاصلہ ایک کوس ہے مزار حضرت شیخ زین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ پر آمد و رفت رکھتے تھے۔ پھر بیت اللہ شریف گئے اور وہاں رہ کر کئی حج کئے۔ اور عرصہ تک مجاور روضہ منورہ نبوی مدینہ میں رہے۔ وہاں سے رخصت ہو کر سیر سیاحت عرب و عجم میں کچھ مدت بسر کی۔ اثناء سیر و سیاحت میں قطب العارفین شیخ ابراہیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت کر کے خرقہ خلافت پایا اور بہتوں کو ملک عرب میں اپنا مرید بنایا۔ اور خرقہ خلافت بھی عطا کیا۔ چنانچہ سید محمد لولی و شیخ محمود

Marfat.com

شامی و شیخ رجب علی متولی روضہ منورہ حضرت رسالب پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف بخلافت ہوئے۔ اور بعد میں ہندوستان میں تشریف لاکر پہاڑ سیکری پر گوشہ نشین ہوئے اور بریاضت و مجاہدہ مشغول رہے۔ اور وہیں متاہل بھی ہوئے اور اہل و عیال و صاحب عمارت باغات ہوئے۔ یہاں مفسدہ پردازی اور بقال کی مخالفت کی وجہ سے پھر حرمین شریفین چلے گئے اور واپس آئے تو حالات بدل چکے تھے اور آپ کی دعا سے شہزادہ سلیم جہانگیر فرزند اکبر شہنشاہ اکبر پیدا ہوا۔ اکبر بادشاہ نے شہزادہ کو واسطے تربیت و پرورش آپ کے سپرد کیا اور کل باشندے اس مقام کے بہ عنایت شاہی مخصوص ہوئے۔

نورالدین جہانگیر بادشاہ اپنی "توزک جہانگیری" میں ارقام فرماتے ہیں کہ عمارات محل شاہی میں ایک بڑا حوض سنگین غایت درجہ کا مصفا کپور تلاؤ نام ۳۶ x ۳۶ مربع گز اور ساڑھے چار گز گہرا تھا اور بحکم اکبر شاہ متصدیان خزانہ عامرہ نے اسے روپے پیسے سے پر کر دیا تھا' جس کا زر نقد ۳۴ کروڑ' ۴۸ لاکھ ۴۶ ہزار دام ہوتے ہیں۔ جو سب کا سب غرباء و فقرا و مساکین کے خرچ میں آیا تھا۔ حضرت جہانگیر فرماتے ہیں میری ولادت سے پہلے حضرت شیخ سلیم رحمتہ اللہ علیہ نے اس نیازمند کے علاوہ دو بھائی دوسروں کی بھی بشارت دی تھی۔

ایک روز بر سبیل تذکرہ حضرت عرش آشیانی یعنی اکبر شاہ نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کی عمر کتنی ہے اور کب ارتحال آپ کا بدارالملک بقا ہو گا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ عالم السر والغیوب ہے مگر بعد مبالغہ و استغراق کے اشارت بایں نیازمند کر کے فرمایا جس وقت شہزادہ بہ تعلیم معلم یا دیگر کچھ یاد کرے گا اور اس کے ساتھ متکلم ہو گا میرا نشان وصال ہے۔ اس لئے فرمان عرش آشیانی تھا کہ کسی شہزادہ کو نظم و نثر سے کچھ تعلیم نہ دی جائے۔ اس عرصہ کو دو سال اور سات مہینے گزر گئے۔ ایک روز ایک عورت محلّہ سے جو بہ بہانہ کالا دانہ نظر جلانے کو آیا کرتی تھی و خیرات و تصدقات سے بہرہ مند ہوا کرتی تھی مجھے تنہا پاکر یہ بیت اس نے مجھے سکھایا ؂

الٰہی غنچہ امید بکشا
گلے از روضہ جاوید بنما

Marfat.com

فرماتے ہیں یہ بیت میں نے یاد کر لیا اور شیخ کے روبرو جا کر پڑھا شیخ بے اختیار ہو کر جلدی سے بادشاہ کے پاس چلے گئے اور اس کا اظہار کیا۔ قضا کار اسی رات کو آثار بخار ظاہر ہوئے اور تان سین کلاونت کو بلایا گیا کہ وہ کچھ سنائے اور بادشاہ کو بھی طلب کیا اور فرمایا وعدہ وصال پہنچ گیا ہے' میں رخصت ہوتا ہوں اور دستار اپنے سر سے اتار کر میرے سر پر رکھی اور کہا میں نے اس کو اپنا جانشین کیا۔ بادشاہ نے آپ کا روضہ عالیشان اور مسجد بلند مکان بنوائی۔ پانچ لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سے صرف ہوا۔ قطب الدین خان کو کلتاش نے حجرہ احاطہ روضہ و فرش گنبد و پیش طاق مسجد سنگ مرمر بنوایا وہ اس کے علاوہ ہے۔ ایک روز شیخ عمارت عالی اور محل شاہی میں تشریف لے گئے بادشاہ نے جو خانقاہ و مسجد عالی واسطے شیخ کے تعمیر کرائی تھی وہ روبروئے شیخ اور بعد ان کے خاتمہ کو پہنچی تھی۔ اگرچہ آپ کے خلفاء کاملین عرب و عجم و ہند میں بے شمار ہیں لیکن چند نام درج کتاب ہذا ہوئے ہیں۔

حضرت شیخ فتح الندیر بن سنبھلی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶ رجب' ۹۹۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : فتح پور سیکری' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ حسب الارشاد اپنے پیر روشن ضمیر کے پہاڑ فتح پور سیکری پر یاد حق میں مشغول رہا کرتے تھے۔ ایک روز شیخ سدھاری کہ وہ بھی خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی رحمۃ اللہ علیہ تھے' آپ کے پاس ملاقات کے لئے گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ ہوا میں اڑنے لگے' شیخ سدھاری نے آپ کا دامن پکڑ لیا جس سے پھر اپنی جگہ پر آ گئے۔ آپ نے مخاطب ہو کر شیخ سدھاری سے فرمایا تم جانتے ہو کہ میں کہاں جاتا تھا؟ فرمایا نہیں۔ ارشاد ہوا امروز خانقاہ مرشدم پر جماعت بزرگان عالم جمع تھی' حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالی عنہ بھی وہاں سے مراجعت فرما کر تشریف لئے جاتے تھے ان کی خدمت میں جا رہا تھا' تم نے

Marfat.com

دامن پکڑ لیا۔ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے رخصت فرما دی۔

حضرت شیخ پیارا ٹانڈوی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۸۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : برکنارہ دریائے نربدا راہ، دکھن و گجرات، انڈیا۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ اور عظمائے مشائخ وقت سے تھے۔

حضرت شیخ طاہا چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۰۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : احمد آباد، گجرات، ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ اور سفر حرمین شریفین میں حضور شیخ کے ہمراہ تھے۔ وقت مراجعت حرمین شریفین کے شیخ نے آپ کو گجرات پہنچ کر معہ دیگر اعزا بجانب احمد آباد رخصت فرمایا۔

حضرت شیخ ولی چشتی بن یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : قصبہ مئو، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۱۰۰۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : احمد آباد گجرات، ہندوستان۔

Marfat.com

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ کہتے ہیں کہ جس روز آپ بحضور مرشد خود پہنچے ہیں اسی روز منظور ہو کر بتاج خلافت مزین ہو گئے تھے۔ اس حال کو دیکھ کر دوسرے مریدان نے عرض کی کہ برسوں سے ہم حاضر حضور رہتے ہیں ہم کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی اور شیخ ولی آتے ہی مشرف بخلافت ہو گیا۔ فرمایا شیخ ولی دیگ پر ہمہ چیز لایا صرف نمک کی حاجت تھی اس میں میں نے نمک ڈال دیا۔ معاملہ ہر طرف سے تیار تھا نمک ڈالنے کی دیر تھی۔

حضرت شیخ سید جیو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۱۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ اول آپ امرائے ذی احتشام دہلی تھے۔ خرقہ خلافت پا کر اپنے وطن کو رخصت ہو گئے تھے۔

حضرت شیخ تقی جایک بن شیخ رمضان رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۸۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : کوہ مانک پور' بقول اقتباس الانوار قصبہ جھونسی متصل الہ آباد۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ نے بھی حضرت شیخ سلیم چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے ارادت حاصل کی تھی۔ پیشہ نور بافی رکھتے تھے۔ صاحب کرامات و خرق عادات تھے۔ آپ کا نام واسطے دفع زہر ہوام خصوصاً

Marfat.com

زہرباد نہایت موثر ہوتا ہے۔

حضرت شیخ نظام الدین بکھاری رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ نظام الدین بکھاری ابن شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ المشہور "بشاہ جوسی"

تاریخ وفات : ۹۸۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : جنوبی ہند کے مشہور شہر برہان پور میں۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ صاحب ولایت برہان پور تھے۔ باتقویٰ و ورع و ذوق و شوق دوازدہ سال کے بعد وضع حمل سے آپ پیدا ہوئے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ چلہ کے اندر فوت ہو گئیں تھیں۔ ہمشیرہ کلاں شیخ یوسف نے آپ کی پرورش کی تھی۔ مدرسہ اجودھن (پاک پتن) میں تعلیم پائی۔ عالم خواب میں حضرت پیر فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے سر پر کلاہ رکھ کر فرمایا کہ حق تعالیٰ نے تم کو خرقہ فقر عطا فرمایا ہے۔ حرمین شریفین کی زیارت کو جاؤ۔ چنانچہ اپنے والد بزرگوار سے اجازت بیت اللہ لے کر ہمراہ شیخ .ھکن و شیخ سونا وغیرہ فرزندان شیخ حسین بیت اللہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اور حضرت یوسف بایمائے غیبی قلعہ اسیر میں سکونت پذیر رہے۔ جب شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ آخر عمر کو پہنچے تو غنیا شاہ حاکم وقت کو آپ نے وصیت فرمائی کہ فرزندم شاہ بھکاری بعد زیارت حرمین شریفین آئے گا ان کی خدمت میں سرگرم رہنا۔ جو مراد رکھتے ہو اللہ تعالیٰ ان سے پوری کرائے گا اور شیخ حسین کو مثالی خلافت دے کر سجادہ نشین فرمایا۔ آپ بعد زیارت حرمین شریفین تشریف لائے۔ غنیا شاہ نے بہت تحفہ تحائف و نقد پیش کیا آپ نے کچھ قبول نہیں کیا۔ آپ نے پانچ حج کئے لیکن کبھی کعبہ کی طرف پشت نہیں کی اور چمڑہ کے بنے ہوئے جوتے نہیں پہنے اور ایک برتن بچھوؤں سے بھرا ہوا اپنے پاس رکھتے تھے، جب نیند غلبہ کرتی تو اپنا ہاتھ اس برتن میں ڈال دیتے تھے تاکہ بچھوؤں کے کاٹنے سے نیند نہ آئے۔ روزہ چھ ماہ کے بعد افطار کرتے اور جو روٹی کھاتے وہ اپنے ہاتھ سے خود پکاتے اور سب یاروں کو دیتے

Marfat.com

چنانچہ ایک سو آدمیوں کو وہ روٹی کافی ہو جاتی تھی۔

حضرت شیخ محمد طاہر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹۸۴ ہجری ' از اخبار الاخیار۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مریدان پاک اعتقاد حضرت شیخ علی متقی رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ آپ قوم بوہرہ حوالیہ گجرات سے ہیں۔ حرمین شریفین جا کر یہاں کے علماء و مشائخ سے فیض صحبت حاصل کیا۔ اور اپنی قوم کو بدعتوں سے دور کرنے کی کوشش بلیغ فرمائی اور علم حدیث میں تالیف مفیدہ جمع کیں' ان میں سے مجمع البحار متکفل شرح صحابہ اور رسالہ مقنی کہ جس میں تصحیح اسماء رجال فرمائے ہیں اور آپ بوصیت مرشد خود سیاہی یعنی روشنائی طلباء کی کتابت کے واسطے بنایا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے دست بکار و دل بایار و زبان در گفتار چاہئے اور چونکہ آپ نے اس ملک میں بدعتوں کو مٹانے کے لئے حتی الامکان کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا تھا اس وجہ سے مخالفین کے ہاتھ سے شہادت پائی تھی۔

حضرت شیخ دانیال چشتی خضری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۸۸۳ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۳ ربیع الاول ۹۹۴ ہجری۔ عمر مبارک ۱۱۱ سال۔

مقام مزار شریف : جونپور' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ وفیات۔

آپ مرید و خلیفہ سید راجی حامد شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور صحبت یافتہ حضرت خضر علیہ السلام تھے۔ اور فیض باطنی حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ اور شعر ہندی جو درج کتاب " معارج الولایت و شرح حروف العالیات برایں معنی " دال ہے۔

Marfat.com

جگ جگ عمر جو حضرت خواجی
حضرت بنے رسول نواجی

دانیال جو پرگھٹ کنیاں
حضرت خواجہ ہتھ دنیاں

یعنی حضرت خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ عمر ہمیشگی باطنی رکھتے ہیں۔ چاہا کہ دانیال کو ظاہر کریں اور اولیاء اللہ سے کریں۔ دانیال کو واقعہ میں حوالہ خضر علیہ السلام کیا۔

حضرت شیخ نظام الدین چشتی نارنولی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : پنج شنبہ ۲۱ ذی الحجہ ۹۹۹ ہجری' از وفیات الاخبار۔

مقام مزار شریف : الہ آباد' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ سفینۃ الاولیاء۔ اخبار الاخیار۔

آپ خلفاء حضرت شیخ خالو چشتی گوالیاری سے ہیں۔ چالیس سال بہ ہدایت و ارشاد طالبان مشغول رہے۔ بہتوں کو خدا رسیدہ کیا۔ شیخ خواجگی اور شیخ منور جو آگرہ میں شہرت تمام رکھتے تھے آپ کے مریدوں میں سے تھے۔

حضرت شیخ کبیر جولاہہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۰۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : مانک پور ضلع پرتاب گڑھ' اودھ میں مشہور اور پرانا قصبہ ہے۔ بقول غرائب نگار آپ کی قبر بنارس میں ہے۔ بقول تذکرۃ العابدین مدفن گورکھ پور قصبہ بکھر۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ اقتباس الانوار۔

Marfat.com

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ تقی رحمتہ اللہ علیہ سے اکمل اولیاء و مشاہیر اپنے وقت کے تھے۔ ظاہراً طریقہ ملامتیہ رکھتے تھے اور موحدان وقت میں ممتاز تھے۔ اور صحبت راماننداً بیراگی میں بھی رہے ہیں۔ آپ کا ہندی زبان میں کلام عالی ہے جو آپ کے علو درجات کی دلیل ہے۔ آپ کا کلام اکثر وصال یار میں ہے۔ سب سے اول آپ ہی نے اکثر بزبان حقائق و معارف کو بیان فرمایا ہے۔ انواع اشعار ہندی میں "جواہر دقائق و لوائے حقائق" سے منسلک کئے ہیں کہ کسی دوسرے کے کلام میں نہیں پائے جاتے۔ اکثر سورٹھہ اور دوہرہ میں نظم فرمائی ہے۔ آخر مخدوم شیخ بھکیہ رحمۃ اللہ علیہ سے خرقہ سلسلہ فردوسیہ آپ نے پہنا اور طریق صلح کل رکھا۔ وقت نزع مسلمانوں نے دفن کرنے کے متعلق پوچھا آپ نے جواب میں کہا اگر پاؤ تو دفنا دینا۔ اسی طرح ہنود نے جلانے کو پوچھا ان کو بھی جواب یہی ملا اگر پاؤ تو جلا دینا۔ دروازہ حجرہ بند کر کے رحلت فرما گئے۔ حجرہ کھول کر دیکھا گیا تو چند پھول پڑے پائے۔ مؤلف آپ کی ایک غزل حسب حال لکھتا ہے۔ غزل کبیر ؎

چادر جھینی جھینی رام رنگ بھینی
اشٹ کمل دل چرخہ چلیا پانچ تت کر پینی

آٹھ مانس تو بنے لاگے مورک سیلی کینی
جب وہ چادر بن کر آئی رنگریزن کو دینی

پریم پیت کا رنگ چڑہایا مرشد رنگ دینی
ادہڑن سنک سنک مت لائے دن دس تو کو دینی

دہو اوڑھی پھیلاو اوڑھی سکھ دیو نرمل کینی
اولیاء انبیاء سب ہی نے اوڑھی محمد اوجلی کینی

داس کبیر جوگت سے اوڑھی جوں کی توں دہر دینی

ہندو مسلمان ہر دو فریق آپ سے اعتقاد کامل رکھتے تھے چنانچہ اہل اسلام میں یہ پیر کبیر اور اہل ہنود میں بھگت کبیر کے نام سے شہرت رکھتے تھے۔

Marfat.com

حضرت مولانا عبداللہ انصاری سلطانپوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۰۶ ہجری۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ کو ارادت خاندان چشت اہل بہشت سے تھی۔ آپ اکابر علمائے عصر اور اعظم فقرائے ہند سے ہیں۔ اعلان کلمہ توحید و احیائے سنت میں بہت کوشش فرمایا کرتے تھے۔ کفر و بدعت کے دفع کرنے میں بہت کوشش کرتے تھے۔ یہاں تک کہ جب اکبر بادشاہ نے مذہب الٰہیہ کا اعلان کیا اور لوگوں کو اس طرف دعوت دی اور شمس پرستی وغیرہ کے احکام جاری کئے اور حکم دیا کے بجائے کلمہ محمدی کے لاالہ اللہ اکبر خلیفۃ اللہ کہا کریں اس وقت حضرت موصوف بادشاہ کے ساتھ جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ آخرالامر بادشاہ نے پہلے آپ کو بدنام کیا' الزامات لگا کر رسوا کیا' پھر شہر بدر کا حکم دیا۔ آپ مسجد میں معتکف ہو گئے مگر اکبر نے وہاں بھی نہ رہنے دیا۔ آپ زیارت حرمین شریفین چلے گئے وہاں سے پھر واپس آئے آخرالامر بحکم اکبر شاہ آپ کو کھانے میں زہر دے کر شہید کر دیا گیا۔ آپ کی تصانیف بہت ہیں چنانچہ "کشف الغمہ و منہاج الدین و عصمت الانبیاء" آپ کی مشہور تصانیف ہیں۔

حضرت شیخ اختیار الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : شیخ اختیار الدین رحمۃ اللہ علیہ مردانے نام اختیار خان۔

مقام ولادت : شمس آباد' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۱۰۱۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : کالپی' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

Marfat.com

آپ کا نام اختیار خان تھا۔ آپ کو جذبہ الٰہی دامن گیر ہوا اور بہ بشارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ بحضور حضرت شیخ نظام الدین نارنولی حاضر ہوئے اور بدرجہ تکمیل پہنچ کر خرقہ خلافت حاصل کیا۔ اور اختیار خان سے اختیارالدین موسوم ہوئے۔ اور مرشد نے خرقہ خلافت عطا فرما کر وطن کو رخصت کیا۔

حضرت شاہ نعمان چشتی برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۱۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : قلعہ اسیر' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ شاہ نظام الدین بھکاری چشتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے مرشد نے بعد عطائے خلافت قلعہ اسیر کو رخصت کیا۔

حضرت شیخ جلال الدین کاشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : شیخ جلال الدین کاشی چشتی نام جلال خان رحمتہ اللہ علیہ۔

تاریخ وفات : ۱۰۱۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : بداؤں' قریب مرقد صاحب ولایت۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ کا نام جلال خان قوم افغان سے کاشی میں بڑی عزت رکھتے تھے۔ شیرشاہ بادشاہ کے عہد میں امیروں میں تھے۔ جب سلطنت افغانوں میں فساد پڑا تو آپ نے ترک کلی کر کے بخدمت شاہ محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ کہ بنکرمو میں آسودہ ہیں مرید ہوئے۔ لیکن فتح باب میسر نہیں ہوا۔ بعد چند مدت کے شاہ محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کشود کار تمہارا حضرت شیخ بدرالدین صاحب ولایت کے

Marfat.com

آستانہ پر ہے بموجب ارشاد آستانہ موصوف پر جاکر جاروب کشی میں مشغول رہے۔ تلاوت قرآن پاک کرلیا کرتے تھے۔ بعد ریاضت و مجاہدات کے روحانیت صاحب ولایت سے حضور تمام ہوا اور ان کے مرقد اقدس سے آواز آئی کہ " جلال بدرالدین و بدرالدین جلال " اور کار تکمیل کو پہنچ گیا۔ آپ کی عادت تھی کہ آدھی رات تک آستانہ صاحب ولایت پر تلاوت قرآن پاک میں مشغول رہتے تھے۔ بعدازاں شہر میں عیال کے پاس جاتے۔ ایک رات اثناء راہ میں چوروں نے آپ کو درخت سمجھ کر یکبارگی تیر چلانے شروع کر دیئے۔ ایک تیر قضا کار آپ کے بدن مبارک میں ایسا لگا جس سے درجہ شہادت پایا۔

حضرت مخدوم عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۳۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : بداؤں بہ پہلوئے شیخ جلال رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ قوم کے ہندو کایستھہ پرگنہ اسوی اعمال سرکار لکھنؤ سے تھے۔ بارہ برس کی عمر میں معلم کے سامنے گلستان پڑھ رہے تھے جب سبق بلغ العلیٰ بکمالہ - کشف الدجیٰ بجمالہ - حسنت جمیع خصالہ - صلوا علیہ و آلہ پر آئے تو آپ نے معلم سے پوچھا اس مرتبہ کا کون شخص ہوا ہے؟ معلم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کی طرف اشارہ کیا۔ یہ سن کر آپ مسلمان ہو گئے اور شہر بداؤں بحضور شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہوئے روحانیت شیخ بدرالدین صاحب ولایت نے شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کو آگاہ کیا فرزند موعود تیرے دروازہ پر آیا ہے اس کا نام مخدوم عبداللہ رکھو' وہ تمہارا جانشین ہو گا اور خود روحانیت شیخ بدرالدین صاحب ولایت سے فیض پایا اور سجادہ نشین شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔ اور کشف و کرامات میں بہت شہرت پائی۔ چنانچہ شیخ طہٰ ایک اکابر زادہ قصبہ رائے بریلی پہنچ کر آپ کی خدمت میں تارک الدنیا ہوا اور آپ کا سجادہ نشین ہوا۔

Marfat.com

حضرت سید مزمل چشتی بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۱۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : بداؤں ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ معارج الولایت۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت طہٰ چشتی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے والد کا نام قاضی عبدالوہاب تھا۔ اکابر سادات ہند سے تھے۔ صاحب "معارج الولایت" لکھتے ہیں آپ کو والد مرحوم کی ملاقات کا شوق ہوا کیونکہ آپ کے والد ایام طفلی میں چھوڑ کر فوت ہو گئے تھے۔ آپ نے اپنے پیر سے عرض کی کہ میں فوج میں نوکری کرنا چاہتا ہوں' آپ کے مرشد نے تین بار منع کیا مگر باز نہیں آئے۔ جب بہت الحاج کیا تو فرمایا جاؤ نوکر شیرشاہ کے ہو۔ آپ بموجب حکم نوکر ہو گئے۔ فرمایا بعد مدت چار سال کے بادشاہ گوالیار کے قلعہ کی تسخیر کے لئے جائے گا اور تمہارا خیمہ خلاصیان لشکر سے باہر ایک ویرانہ میں لگا دیں گے جب اس میں جا کر بیٹھو گے تو تھوڑی دیر کے بعد ایک درویش بوضع قلندر ظاہر ہو گا' اس کا استقبال کرنا اور عزت سے پیش آنا اور جو کچھ وہ کہے قبول کرنا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قلندر مذکور نے کہا کیا تو اپنے باپ کو دیکھنا چاہتا ہے؟ کہا ہاں! چنانچہ قلندر خیمہ سے باہر گیا اور پھر واپس آیا اور کہا اٹھو دیکھو تمہارا باپ یہ کھڑا ہے۔ سید مزمل فرط شوق سے فریاد کناں اٹھے جب باپ کی صورت پر نظر پڑی بے صبر ہو کر باپ کے قدموں میں گر گئے جب سر اٹھایا تو باپ کو دیکھا نہ اس قلندر کو۔ واپس آ کر عرض حال اپنے پیر سے کیا' آپ نے فرمایا اگر جلدی نہ کرتے اور آہستگی سے پیش آتے تو صحبت بھی میسر ہو جاتی۔

حضرت سید محمد مہدی بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : جونپور ' انڈیا۔

تاریخ وفات : ۱۰۴۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : جونپور بقولے دکھن۔

Marfat.com

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ حضرت شیخ دانیال رحمتہ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے اور مغلوب الحال صاحب سکر تھے۔ چنانچہ بعض اکابر نے اناللہ و اناالحق و سبحانی ما اعظم شانی زبان سے فرمایا۔ ویسا ہی آپ نے بھی انامہدی کہا ہے۔ لیکن عالم صحو میں آئے تو دعویٰ انامہدی سے تائب ہو گئے بلکہ آپ نے مہدی موعود کے ہونے سے بھی انکار فرمایا ہے۔

حضرت شاہ علی چشتی رحمتہ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شاہ علی چشتی پانی پتی، نام عبدالسلام رحمتہ اللہ علیہ ۔ خطاب "شاہ اعلیٰ"

تاریخ ولادت : ۸۹۰ ہجری ۔ مادہ تاریخ ولادت از سیرالاقطاب "فیاض"

تاریخ وفات : ۲۵ ربیع الاول ۱۰۳۳ ہجری ۔ عمر ۱۴۳ سال ۔

مقام مزار شریف : پانی پت، ہندوستان ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ نے خرقہ خلافت نظام الدین اپنے پدر بزرگوار سے اور شیخ نظام الدین نارنولی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ چنانچہ یہ بیت کسی نے حسب حال کہا ہے ؎

نظامش پیرو ہم پدرش نظام است
نظام دو جہاں بروے تمام است

شیخ اللہ دیا آپ کے مرید نے ایک کتاب ملفوظات واقعات موسوم بہ "جواہر اعلیٰ" تالیف کی ہے۔

حضرت شیخ نظام الدین رحمتہ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ نظام الدین بن شیخ عثمان رحمتہ اللہ علیہ لقب "زندہ پیر" پانی پتی ۔

تاریخ ولادت : ۸۷۱ ہجری ۔

Marfat.com

تاریخ وفات : ۱۰۱۸ ہجری - عمر ۱۴۷ سال -

مقام مزار شریف : پانی پت ' ہندوستان -

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء بحوالہ معارج الولایت -

آپ عظمائے مشائخ سے تھے ' اپنے پدر بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ دو بھائی حقیقی تھے۔ آپ کا بڑا بھائی شیخ کمال بہت اہل کمال اور صاحب جلال و جمال تھا۔ آپ کے والد کی وفات کے بعد والد بزرگوار کے اکابران شہران کو سجادہ نشین کرنے لگے ' انہوں نے قبول نہیں فرمایا اور شیخ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ چھوٹے بھائی کو اپنے ہاتھ سے دستار سجادگی باندھ کر سجادہ نشین کیا اور آپ بہ ہدایت خلق مشغول رہے۔

حضرت سعید خان میانہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۶۷ ہجری -

مقام مزار شریف : برہان پور ' ہندوستان -

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء -

آپ کی ارادت حضرت شیخ نظام الدین نارنولی رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ اور بعض کا قول ہے کہ آپ مرید شاہ اعلیٰ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ کا سماع جانوران صحرائی میں بھی اثر کرتا تھا اور ہوا سے محفل سماع میں جانوران آکر گرا کرتے تھے اور مانند مرغ بسمل تڑپا کرتے تھے۔

(نوٹ) مولف پھر شروع سلسلہ مستقیم خاندان چشت اہل بہشت کا حضرت شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ علامہ خلیفہ حضرت خواجہ نصیرالدین چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ سے قلمبند کرتا ہے جن کا سلسلہ مستقیم حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت مولانا فخرالدین فخرجہاں رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے بہ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ اور ان سے حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

حضرت شیخ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ کمال الدین چشتی بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ، خطاب "علامہ"

مقام ولادت : اودھ، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۲۷ ذیقعد ۷۵۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی کہنہ، نزد مزار حضرت چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ مجر سنگ باسی میں۔

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ مناقب المحبوبین، آداب الطالبین - مجالس حسینیہ - مرآت ضیائی۔

آپ کا نسب مبارک امام حسن عزم تک پہنچتا ہے۔ آپ برادر عم زادہ و خواہر زادہ حقیقی و مرید حضرت شیخ نصیرالدین چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ "مجالس حسینیہ" سے نقل ہے کہ آپ کو خلافت حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ سے بھی تھی۔ چنانچہ آپ نے زیارات حرمین شریفین پر جانے کا ارادہ کیا تو آپ نے بحضور سلطان المشائخ یہ ارادہ ظاہر کیا۔ حضرت موصوف نے اجازت فرمائی اور جامہ ملبوسہ خود پہنایا اور خلافت نامہ دے کر آپ کو رخصت کیا۔ جس کی برکت سے آپ نے سات حج کئے۔ اور بیت المقدس کی زیارت سے مشرف ہو کر مراجعت فرمائی اور بہت کچھ فتوحات حاصل کیں۔ جب دہلی واپس آئے تیرہ ہزار زر و نقرہ و اسباب دیگر لائے۔ شیخ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ نے اس قدر مال و متاع دیکھ کر فرمایا اتنی دنیا کیوں جمع کی ؟ آپ نے عرض کی راہ میں سنا تھا کہ حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ رحلت فرما گئے ہیں اور آپ سجادہ نشین ہوئے ہیں۔ سوچا اگر خالی ہاتھ جاؤں گا تو مجھ کو پیر بھائی و ابنائے جنس مطعون کریں گے اس متاع و مال کو علماء و صلحا میں تقسیم کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا۔ سکہ زر کے اوپر سیاہی مل کر اور گرہ باندھ کر دیتے اور کہتے یہ سیاہی قبول کرو۔

اس کے بعد تاتار خاں نے ہشتاد اوقیہ روزینہ مقرر کیا۔ آپ نے حضرت چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ سے دریافت کیا جو بغیر طلب و قصد کے وظیفہ ہوا ہے وہ بمنزلہ فتوح کے ہے قبول کرلوں۔ آپ نے اجازت دے دی۔ کثرت علم کی وجہ سے مخاطب بہ خطاب "علامہ" تھے۔

Marfat.com

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ نے "شرح مشارق الانوار" آپ سے پڑھی تھی۔ پھر آپ احمد آباد گجرات تشریف لے گئے اور خلق خدا کو حلقہ ارادت میں لائے۔ پھر دہلی میں آ کر تازیست بہ تہذیب مخلوق مصروف رہے۔ آپ کے تین صاجزادے تھے۔ اول شیخ نظام الدین کہ عالم فاضل تھے۔ دوم شیخ نصیرالدین خلیفہ حضرت سید محمد گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ تھے جن کی اولاد گلبرگہ شریف میں ہے اور ان کی قبر بھی وہاں ہے۔ حضرت خواجہ سراج الدین جو مرید و خلیفہ اور سجادہ نشین پدر خود ہوئے اور جن کے سبب سے سلسلہ زیر قلم چلا ہے۔

حضرت خواجہ سراج الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ سراج الحق والدین بن حضرت خواجہ کمال الدین علامہ رحمتہ اللہ علیہم

مقام ولادت : اودھ، ہندوستان۔

تاریخ وفات : یکم جمادی الاول شب پنج شنبہ ۷۶۲ ہجری بقولے ۲۱ جمادی الاول ۷۷۰ ہجری، مادہ تاریخ وفات "اہل خلوص"

مقام مزار شریف : پیران پٹن نہرواله محلہ پیرپورہ معروف برکات پورہ بلدہ قدیم گجرات

حوالہ کتب : انوار العارفین - مجالس حسینیه - فخر الاولیاء - تکملہ بحوالہ مجالس حسینیه۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ و سجادہ نشین تھے اور خلافت حضرت شیخ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی حاصل تھی اور تحصیل علم ظاہر و باطن کے ہوئے تھے۔ اور شعر بھی فرمایا کرتے تھے، چنانچہ یہ شعر آپ کے دیوان کا ہے۔

بار دیگر ہم ہمیں گوید سراج
قبلہ مانیست الاروے یار

اکثر ظہور خوارق و عادات آپ کا علی الضمایر و اخبار عن المغیبات و دفع بلیات و

Marfat.com

عوائق و قضاء حاجت خلائق تھا۔ تقویٰ میں بے مثل تھے چنانچہ سلطان فیروز شاہ نے آپ کو سات ہزار سکہ رائج الوقت زاد راہ بھیج کر دکھن طلب کیا' آپ نے قبول نہیں فرمایا۔

حضرت خواجہ علم الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ

نام 'کنیت و لقب : حضرت خواجہ علم الحق والدین بن حضرت خواجہ سراج الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ و مقام ولادت : پیران پٹن۔

تاریخ وفات : روز چہار شنبہ ۲۶ صفر ۸۹۵ ہجری بقولے ۹۰۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : پیران پٹن محلہ برکات پورہ بلدہ قدیم گجرات۔

آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود تھے۔ اور حضرت سید گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ سے بھی خلافت حاصل کی تھی۔ متمکن مسند خلافت رہ کر رہنمائے خلائق رہے اور پیران پٹن بلدہ قدیم گجرات کلاں میں آپ کا مزار مبارک ہے۔ کہتے ہیں کہ وہاں کی سرزمین عشق خیز محبت انگیز ہے۔ انوار برکات و ولایت وہاں کے ویرانوں میں چمکتے ہیں۔

حضرت شیخ محمود چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام 'کنیت و لقب : شیخ محمود چشتی لقب " راجن بن حضرت خواجہ علم الحق والدین "

مقام ولادت : پیران پٹن ' ہندوستان۔

تاریخ وفات : بروز جمعہ بوقت صبح صادق ۱۲ صفر ۹۰۰ ہجری' بقول آداب الطالبین ۹۴۰ ہجری' بقول گلزار ابرار ۹۸۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : پیران پٹن ' حوض جان جہاں۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔ بحوالہ اخبار الاخیار۔ تکملہ سیرالاولیاء۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے اور خرقہ خلافت سہروردیہ و شطاریہ

Marfat.com

حضرت قازن رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھ سے بھی پہنا تھا۔ چنانچہ یہ نسبت سہروردیہ بھی پیران چشت میں آج تک جاری ہے اور خرقہ چشتیہ حضرت سید گیسودراز شیخ ابوالفتح رحمتہ اللہ علیہ سے بھی رکھتے تھے اور شیخ عزیز الدین متوکل اور رکن الدین کان شکر خلیفہ زاہد چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خرقہ حاصل کیا تھا۔ اور خلافت سلسلہ مغربیہ کے شیخ احمد کھتو شیخ عزیز اللہ متوکل و شیخ قازن رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی تھی۔ نسبت سہروردیہ سے شیخ قازن نے شیخ قاضی علم الحق والدین شاطی سے اور انہوں نے حضرت صدرالدین سے اور انہوں نے حضرت راجو قتال سے حاصل کی تھی۔ رحمتہ اللہ علیہم

حضرت شیخ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ جمال الدین عرف "شیخ چمن چشتی" بن حضرت شیخ محمود راجن چشتی رحمتہ اللہ علیہم۔

مقام ولادت : پیران پٹن۔

تاریخ وفات : ۲۹ ربیع الاول ۹۰۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : احمد آباد گجرات محلہ نور پور یا شاہ پور بر دریائے سابھر و صاحب مراۃ ضیائی جانپانیر گجرات۔

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ مجالس حسینیہ۔ مرآۃ ضیائی۔ گلزار ابرار۔ مناقب المحبوبین۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے۔ نیز خلافت بھائی عم زاد پدر خود شیخ نصیرالدین ثانی المعروف شیخ خواجہ رحمتہ اللہ علیہ سے بھی رکھتے تھے۔ اور ان کو خلافت اپنے پدر بزرگوار شیخ مجدالدین رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ حضرت شیخ نصیرالدین رحمتہ اللہ علیہ کا فرمان ہے کہ جس کسی کو مشکل پیش آئے وہ بارواح پاک ہمارے بزرگوں کے "کندوری" دے جس کی تفصیل یہ ہے۔ دہ نیم اثار آرد۔ دہ نیم اثار گوشت۔ سوا دو اثار روغن زرد گاؤ۔ سریع الحاجات یہ عمل ہے۔

Marfat.com

کتاب " گلزار الابرار " میں ہے کہ کفار نے آپ کو بتاریخ ۲۹ ربیع الاول ۹۰۸ ہجری میں شہید کر دیا تھا۔ آپ کی تاریخ وصال " شہید خنجر تسلیم عمر جاوداں دارد " میں نکلتی ہے۔ آپ کی اولاد قصبہ بیرم پور احمد آباد میں سکونت رکھتی ہے۔ آپ عالم ظاہر و باطن کے تھے اور اہل وجد و سماع صاحب دیوان ہیں۔ بطرز " دیوان مغربی " چنانچہ یہ غزل آپ کے دیوان کی ہے ۔

عاشق و معشوق عشق اینجا یکیست
در دو چشم در دلم پیدا یکیست

قطرہ موج و حباب از بحر شد
لیک موج و قطرۂ و دریا یکیست

پیش غافل صد ہزاراں صورت اند
پیش عارف صورت و معنی یکیست

صورت حوا و آدم آفرید
درحقیقت آدم و حوا یکیست

گرچہ در فردوس اشجار اندبیش
شد محقق کاندراں طوبیٰ یکیست

ہمچو مجنوں عاشقاں بید و عد
لیک پنہان و عیاں لیلیٰ یکیست

چوں بدریائے جمالش غوطہ خورد
دید جمن دنیا و عقبیٰ یکے ست

از مناقب المحبوبین

دیگر غزل

اے جلوہ جمال تو در جملہ کائنات
وے مظہر کمال تو اعنان ممکنات

جاریست بحر فیض وجود تو ہر طرف
گر خانقاہ باشد وگر دیر سومنات

Marfat.com

طالع شد آفتاب ظہور تو بر عدم
احداث یافت زاں ہمہ ذرات محدثات

فی الجملہ ہرچہ ہست ہمہ حسن روے تست
گر بنگرم بدیدۂ دل در تعینات

چون از وجود خویش بکلی عدم شدم
دیدم جمال قدس بہر ذات وہر صفات

از مناقب المحبوبین

غزل

ایکہ بخودی جمالت رابا طوار دگر
بہر جنت ساختی ہر سو خریدار دگر

طالب حسن خودی بر خود نظرہا میکنی
نیست ماراجز محبت باخود کار دگر

گاہ پوشی دلق صوفی گہ قبائے سلطنت
مظہرے سازی دگر از بہر اظہار دگر

نہ جمن آشفتہ تنہا بررخ زیبائے تو
زلف تو دارد بہر موئے گرفتار دگر

(از مناقب فریدی)

حضرت خواجہ شیخ حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت ولقب : حضرت خواجہ شیخ حسن محمد رحمۃ اللہ علیہ نام جمال الدین، کنیت ابوصالح بن شیخ احمد، معروف میاں جیو بن شیخ نصیرالدین ثانی۔

تاریخ ومقام ولادت : ۹۲۳ ہجری۔ احمد آباد گجرات مادۂ تاریخ "عاشق مست بدہ"

تاریخ وفات : ۲۸ ذیقعد ۹۸۲ ہجری۔ عمر ۵۹ سال۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : محلہ شاہ پورہ، احمد آباد گجرات، انڈیا۔

حوالہ کتب : انوار العارفین - گلزار ابرار از محمد غوث گوالیاری - فرادیس فرخ شاہی - مناقب المحبوبین - مناقب فریدیہ۔

آپ بارہ سال کی عمر میں مرید و خلیفہ عم قرابتی خود شیخ جمال الدین جمن رحمتہ اللہ علیہ ہوئے اور سولہ سال کی عمر میں تحصیل علم ظاہری سے فراغت پائی اور صاحب تصنیف ہوئے۔ چنانچہ تفسیر محمد و تقسیم الاوراد و رسالہ چہار برادران و حاشیہ تفسیر بیضاوی و حاشیہ قوت القلوب بر شرح مطالع المرات از قسم ثانی و حاشیہ نزہت الارواح آپ کی تصنیفات سے ہیں۔ آپ کے اوصاف زائد از بیان ہیں۔ مقولہ حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ شاہد حال ہے۔ بیت ؎

فزوں است اوصاف شاہ از حساب
نگنجد درین تنگ میداں کتاب

آپ کو شیخ محمد غیاث نور بخش رحمتہ اللہ علیہ سے خاندان قادریہ میں بھی بیعت تھی۔ اور ان سے خرقہ خلافت خاندان قادریہ، گازرونیہ، فردوسیہ، کبرویہ، نوربخشیہ اور ہمدانیہ حاصل کیا تھا۔ اور محمد غیاث نور بخش کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ میں حضرت شیخ جمن رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھی۔ از "مناقب فریدیہ"

حضرت خواجہ شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : خواجہ شیخ محمد، نام شمس الدین، لقب محمدو قطب بن شیخ حسن محمد رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ و مقام ولادت : ۹۵۶ ہجری، احمد آباد گجرات۔ مادۂ تاریخ ولادت "شیخ ولی"

تاریخ وفات : بوقت شب روز یک شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۱۰۴۱ ہجری، عمر ۸۵ سال، مادۂ تاریخ وفات "بود چشتی محمد اکبر" دیگر "واصل حق محمد چشتی"

Marfat.com

مقام مزار شریف : احمد آباد گجرات ' پہلوئے پدر خود۔

حوالہ کتب : تکملہ سیرالاولیاء - مرآۃ ضیائی بحوالہ سنوات الاتقیاء - آداب الطالبین۔

آپ مرید و خلیفہ و جانشین اپنے پدر بزرگوار کے تھے۔ آپ کو قطب کا لقب حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ سے اس طرح عنایت ہوا تھا کہ جب آپ زیارت مزار حضرت چراغ دہلی رحمۃ اللہ علیہ پہنچے تو حضرت موصوف کی قبر سنگ خار درمیان سے شق ہو گئی اور آپ قبر کے اندر چلے گئے اور کچھ دیر کے بعد قبر سے برآمد ہوئے تو نان حلوہ آپ کے ہاتھ میں تھا اور پھولوں کا ہار آپ کے گلے میں تھا۔ نیز وہ تبرکات جو حضرت چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہ اپنے ہمراہ قبر میں لے گئے تھے وہ بھی عنایت ہوئے۔ اور قطب کے لقب سے آپ کو ملقب کیا گیا۔ علم شریعت و طریقت میں عالم متبحر تھے۔ تفسیر محمدی و چہل و دو نسخہ جس میں بیالیس کتابیں ہیں آپ کی تصنیفات سے ہیں۔ آپ کے خلفاء یوں تو بہت ہیں مگر مشہور اور اعلیٰ ترین آپ کے نبیرہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی بن شیخ محمود رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت شیخ یحییٰ مدنی رحمۃ اللہ علیہ

نام 'کنیت و لقب : حضرت شیخ یحییٰ مدنی نام ' محی الدین لقب ' یحییٰ مدنی کنیت ' ابی یوسف بن شیخ محمود بن شیخ محمد۔

تاریخ و مقام ولادت : احمد آباد گجرات ' انڈیا۔ روز پنج شنبہ ۲۰ رمضان ۱۰۱۰ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۷ صفر ۱۱۲۲ ہجری۔ عمر ۱۱۲ سال ' مادہ تاریخ " عاشق نبی "

مقام مزار شریف : مدینہ منورہ زیر قبہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حوالہ کتب : تکملہ سیرالاولیاء - مراۃ ضیائی - سنوات الاتقیاء - آداب الطالبین۔

آپ خلفائے اعظم اپنے جد امجد حضرت شیخ محمد رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ آپ کا مفصل حال کتاب " معارج الولایت فی مدارج الہدایت و مفتاح الکرامات " میں لکھا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معلوم ہو گا کہ آپ کس درجہ کے صاحب کرامات و ہدایات تھے۔ آپ حضرت شیخ

Marfat.com

کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے مرشد تھے۔

نقل ہے کہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ارشاد بہ بشارت ہوا تھا اے یحیٰی ہمارا دل چاہتا ہے کہ تم ہمارے پاس مدینہ میں رہو۔ اس بشارت کے پاتے ہی آپ سب خانماں چھوڑ کر روانہ مدینہ منورہ ہوئے۔ اثناء راہ آپ کو خواب و خورش جاتا رہا تھا۔ جب آپ نے مکہ مکرمہ میں جا کر اقامت فرمائی وہاں کے بعض آدمی آپ سے تعصب کرنے لگے۔ ایک مرتبہ سیلابوں نے تمام مکہ کو گھیر لیا مگر آپ کا حجرہ سکونتی محفوظ رہا' جس کے گرد آپ نے انگشت مبارک سے ایک خط کھینچ دیا تھا۔ پانی مطلق اندر داخل نہیں ہوا۔ یہ کرامت دیکھ کر متعصب لوگوں نے ترک تعصب کیا۔ "از تکملہ سیرالاولیاء"

حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی بن حاجی نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : شاہجہاں آباد عرف دہلی' ہندوستان ۔ ۲۴ جمادی الثانی ۱۰۶۰ ہجری' مادۂ تاریخ ولادت "غنی"

تاریخ وفات : ۲۴ ربیع الاول شب سہ شنبہ ۱۱۴۲ ہجری ۔ مادۂ تاریخ وفات "شیخ کبیر" عمر مبارک ۸۲ سال ۔

مقام مزار شریف : شاہجہان آباد' معروف دہلی' پاس قلعہ و جامع مسجد ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔ مناقب فریدی ۔ مرآۃ ضیائی بحوالہ مجز الاولیاء ۔ خلاصتہ الفواید ۔ ملفوظ خواجہ نور محمد مہاروی ۔

آپ کا نسب شریف چند واسطہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے اجداد خجند حوالیہ ترکستان کے باشندے لاہور میں آ کر مقیم ہوئے۔ آپ کے والد بزرگوار علم نجوم و ہندسہ میں مہارت کامل رکھتے تھے۔ حضرت شاہجہان شہنشاہ ہندوستان نے لال قلعہ شاہجہان آباد کی بنیاد ڈالنے کے وقت آپ کو طلب کر کے دریافت کیا تھا۔ آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ یحیٰی مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے تھے۔ شیخ ابوالفتح قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی تکمیل پائی تھی۔ اور امیر محترم اللہ نقشبندی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے اور سید محمد کبروی قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خرقہ خلافت حاصل

Marfat.com

کیا تھا۔ آپ عالم متبحر تھے۔ آپ کی تصنیفات سے "تفسیر کلیمی، سواء السبیل، تسنیم، عشرہ کاملہ، کشکول، مرقع، رقعات کلیمی، الہامات کلیمی، مالابدہ منہ" سلسلہ منطق میں ۳۲ کتابیں ہیں جوالی الاعلان دستور العمل سلسلہ مشائخ چشت ہیں۔ "کشکول کلیمی اور مرقع کلیمی" خرقہ خلافت کے وقت پیران چشت دیتے ہیں۔

ہر آں کو لقمہ زین کشکول ماخورد
قلندر گشت گواز دوجہاں برد
ہر آں کو ایں مرقع کرد بردوش
بجاناں بیگماں گردد ہم آغوش

خواجہ محمد مصطفیٰ اولاد خواجہ بہاء الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے تھے۔ مرید مجاز و ماذون آپ کے۔ حضرت موصوف نے اپنے وصال کے چند روز پیشتر آپ کو یہ شعر لکھ کر بھیجا ۔

بسیر چمن میروی قدم بردار
کہ ہمچو رنگ حنا می رود بہار از دست

خواجہ مصطفیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اس بیت کو قرب اجل شیخ محسوس کرتے ہوئے فوراً حاضر خدمت ہوئے اور چند روز رہ کر فیض صحبت اٹھایا۔ آپ وقت انتقال یہ بیت پڑھتے تھے ۔

غبار خاطر عشاق مدعا طلبی ست
بخلوتی کہ منم یاد دوست بے ادبی است

آپ کے خلفاء بہت ہیں۔ آپ کے بیٹوں سے صاحبزادہ حامد سعید، صاحبزادہ حافظ فضل اللہ، صاحبزادہ احسان اللہ، شیخ محمد ہاشم داماد، حضرت نظام الدین اورنگ آبادی، حافظ محمود، شیخ جمال الدین، شیخ مداری ناگوری اور شاہ ضیاء الدین وغیرہ ۔ تمہ حالات آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ مندرجہ خلاصہ "الفوائد" خواجہ نور محمد مہاروی ۔

حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ کی ابتدائی زندگی

ایام شباب میں آپ کی نظر ہندو قوم کے ایک کھتری لڑکے پر پڑی اور آپ اس کے

Marfat.com

حسن و جمال پر دل و جان سے فریفتہ ہو گئے' وہ بڑا متمول تھا اور آپ بحالت فقیری و مسکینی تھے اس لئے آپ کی کچھ پیش نہ چلتی تھی۔ ایک بزرگ مجذوب شہر میں رہتے تھے ہر کوئی اپنے حصول مرادات کے لئے ان کے پاس آتا تھا۔ پس آپ بھی اپنے مطلب کے لئے تھوڑی سی شیرینی از قسم ریوڑی لے کر آپ کے پاس گئے۔ اس بزرگ کا طریقہ تھا جس کسی کی چیز قبول کر لیا کرتے اس کی مراد پوری ہو جایا کرتی تھی۔ جس کی نہیں کرتے اس کا مطلب حل نہیں ہوتا تھا۔ مجذوب نے آپ کی شیرینی لے لی' دوسرے روز اس طفل نے آپ کو اپنے پاس بٹھایا اور بہت مہربانی سے پیش آیا' لیکن آپ کی طبیعت اس لڑکے کی طرف سے اچاٹ ہو گئی اور اس بزرگ کی خدمت میں رہنے لگے۔ ایک روز اس بزرگ نے اپنا سر آپ کے زانوں پر رکھا اور سو گئے۔ جب اٹھے تو صورت جذب آپ پر واقع ہوئی لیکن آپ مخفی رکھتے تھے۔ آخر جب مزاج شریف میں تغیر پیدا ہونے لگا تو اسی اندیشہ میں ان کی خدمت میں گئے انہوں نے فی الفور آپ کو بلا کر فرمایا کہ اگر آتش عشق اس قسم کی چاہتے ہو تو میرے پاس بہت ہے مگر پانی حضرت شیخ یحییٰ مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس ہے وہاں چلے جاؤ۔

یہ سن کر آپ روانہ مکہ شریف ہوئے اور وہاں سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔ جب قافلہ مدینہ منورہ میں پہنچا تو آپ کھجوروں کے ایک نخلستان میں بیٹھے تھے کہ حضرت شیخ یحییٰ مدنی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنا ایک خادم بھیجا کہ شہر کے باہر ایک قافلہ آیا ہوا ہے اس میں کلیم اللہ نام کا ایک شخص ہے ان کو لے آؤ۔ اس آدمی نے ہر چند کلیم اللہ کہہ کر قافلہ میں دریافت کیا کسی نے جواب نہیں دیا۔ آپ یہ سمجھے کوئی اور کلیم اللہ ہو گا اس آدمی نے جا کر عرض کیا انہوں نے فرمایا کہ پھر جاؤ کلیم اللہ جہان آبادی کر کے پکارو۔ چنانچہ وہ آدمی گیا اور آپ اس کے ساتھ حضرت یحییٰ مدنی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں مشرف ہوئے اور کچھ مدت حاضر رہ کر خلافت حاصل کی۔

حضرت شیخ نے رخصت کے وقت کچھ خرچ بھی عنایت فرمایا۔ آپ کے دل میں اس وقت گزرا مجھے تو نعمت باطنی ہی کافی تھی خرچ ظاہری کی حاجت نہیں تھی۔ حضرت یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ نے کشف سے فی الفور معلوم کر کے فرمایا کہ میں نے تم کو نعمت ظاہری و باطنی دونوں دی ہیں' مبارک ہو۔

Marfat.com

پس شاہ کلیم اللہ رحمۃ اللہ علیہ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لائے جو کوئی آپ کو دیکھتا تھا بے اختیار کہتا تھا کہ قطب عالم آئے ہیں۔ آخر شاہجہاں آباد رونق افروز ہو کر تدریس علم میں مشغول ہو گئے۔ وجہ معیشت آپ کی یہ تھی کہ ایک حویلی دو روپیہ آٹھ آنہ کرایہ پر لی ہوئی تھی اور ایک دوسرا مکان آٹھ آنہ کرایہ ماہوار پر سکونت کے لئے لیا ہوا تھا۔ دو روپے وجہ خرچ وابستگان کو دیتے تھے۔ فرخ سیر بادشاہ وقت نے بہت الحاج سے التماس کی کہ کچھ بیت المال سے قبول فرمائیں آپ نے فرمایا کچھ حاجت نہیں۔ اور نہ حویلی نزول منظور فرمائی۔ پھر بادشاہ نے عرض کی اگر اجازت ہو تو میں حاضر حضور ہو کر قدم بوسی حاصل کیا کروں۔ آپ نے فرمایا تو ظل الٰہی ہے اور میں اس ذات کے سایہ میں ہمیشہ بدعاگوئی مشغول ہوں اس لئے آنے کی حاجت نہیں ہے۔

آپ " مرقع شریف " میں ذکر فرماتے ہیں کہ یہ فقیر ابتدائی حال میں ایک بزرگ کے پاس گیا انہوں نے فرمایا " مشغولی صوت سرمدی " جس کو صوت لایزالی بھی کہتے ہیں اور اصطلاح جوگ میں " ذکر الہند " کہتے ہیں۔ میں نے کہا کیا کروں ؟ فرمایا کہ ہر دو سوراخ گوش اپنے کو ہر دو انگلیاں سابہ سے مستحکم بند کرو اور دھیان کرو کہ تمہارے دماغ میں آواز آئے گی جیسے اوپر سے پانی پڑتا ہے۔ تمام توجہ اس آواز کی طرف رکھو اور ایک لحظہ اس سے غافل نہ رہو۔ جب اس پر مواظبت اور مداومت ہو جائے گی پھر تھوڑی سی وہ انگلیاں جو محکم تھیں نرم یا راست کرو پھر متوجہ ہو تاکہ شور عالم سے وہ صورت جاتی نہ رہے۔ اور اس کثرت کو یہاں تک پہنچاؤ کہ بے مدد کوک یعنی بغیر کرنے انگلیوں کے کان میں وہ صوت سنو اور شور عالم و عالمیاں اس کا مزاحم نہ ہونے پائے بلکہ صوت سرمدی ہی غالب آجائے۔ پس اس وقت تم کو شوق دامن گیر ہو جائے گا جو تحریر و تقریر سے باہر ہے۔

بعض سے یہ بھی سنا ہے کہ فلفل (سیاہ مرچ) روئی میں لپیٹ کر کان کے سوراخ میں اچھی طرح رکھیں تاکہ حرارت زیادہ تر پیدا ہو جائے اور صوت بھی زیادہ تر قوت پکڑے اور وہ فلفل بعد جولان خون واسطے بیماری آنکھوں کے بہت مفید ہے اور ان بزرگ نے یہ بھی فرمایا کہ حضرت میاں میر لاہوری رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے دوست بھی یہی شغل رکھتے تھے۔ اور اسی " صوت سرمدی " کو " حضرت حق " کہتے تھے۔ چنانچہ یہ حال میں نے اپنے مرشد حضرت یحیٰی مدنی

Marfat.com

رحمتہ اللہ علیہ سے بھی عرض کیا' فرمایا یہ شغل بہت مفید ہے اور نافع بصاحبان کرامت و صاحبان استدراج کے ہے۔ اس کا اثر ہے کہ خاطر مشیت کو جمعیت حاصل ہوتی ہے اور انسان تمام طرف سے یکسو ہو جاتا ہے اور اس صوت کو درمیان اس شخص و مقصود کے ربط ہو جاتا ہے اور خاص کر ربودگی و بیخودگی و غیب کا کہ مقدمہ فناء الفنا ہے مورث ہو جاتا ہے۔ اور وہ جو کہتے ہیں حق یہ ہی ہے۔ باعتبار مشابہت یہ ہی اطلاق مضمر ہے۔والا لیس کمثله شئی وهوالسميع العليم○

این قدر گفتم باقی فکر کن
فکر گر جاہد بود رو ذکر کن

ذکر آن باشد کہ بکشاید رہے
فکر آں باشد کہ پیش آید شہے

آپ نے ایک مکتوب دس فقروں کا حضرت مولانا فخرالدین کو رقم فرمایا ہے اس کے فقرے چہارم میں لکھتے ہیں۔ اژدھام خلق موجب شکر الہی ہے' رجوع خلق محض اس کے فضل و کرم سے ہوتا ہے۔ اس سے تنگ نہ ہونا چاہئے۔ فقرہ دہم رابطہ صلح باہندو و مسلمان رکھیں اور جو کوئی دونوں فرقوں سے تمہارے ساتھ اعتقاد رکھے ذکر و فکر و مراقبہ اس کو تعلیم کرو۔ ذکر بخاصیت خود اس کو بر طریقہ اسلام کھینچے گا اور غیر معتقد اگرچہ سید زادہ کیوں نہ ہو اس امر کی تعلیم نہیں کرنی چاہئے کہ رابطہ تو مبنی بر اعتقاد ہے۔ آپ کو نسبت شاگردی و اجازت اعمال حضرت شیخ برہان الدین المعروف بہ شیخ بہلول بن کبیر محمد بن علی الصدیقی برہانپوری اور حضرت شیخ محمد غوث "صاحب جواہر خمسہ" تھی۔ اور خلافت خواجگان نقشبندیہ حضرت شیخ محترم اللہ بمتوکل علی اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پہنچی ہے جن کا مرقد مبارک لاہور میں زیارت گاہ خلائق ہے اور حضرت میر محترم اللہ کو خلافت حضرت خواجہ محمد مسکین سے ملی تھی اور ان کو حضرت خواجہ محمد ہاشم سے جن کا وصال ۵ ربیع الاول ۱۰۴۰ ہجری میں ہوا اور ان کا مزار مبارک شہر دھبیر میں ہے اور خواجہ ہاشم کو خلافت خواجہ کلاں دھبیری سے اور ان کو خلافت حضرت خواجہ امکنگی اور ان کو حضرت خواجہ محمد قاضی سے اور وہ اکمل خلفائے خواجہ عبیداللہ احرار سے تھے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۱۰۶۰ ہجری ' کاکوری و نگراوں متصل لکھنؤ ' ہندوستان ۔

تاریخ وفات : ۱۲ ذیقعد ۱۱۴۲ ہجری ' شب سہ شنبہ بعد نماز عشاء ' مادۂ تاریخ وفات " شیخ کبیر " عمر ۸۲ سال۔

مقام مزار شریف : اورنگ آباد ' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : مناقب فریدی ۔ تکملہ سیرالاولیاء

آپ کا سلسلہ نسب بواسطہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمتہ اللہ علیہ کی نسبت سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچتا ہے اور از جانب والدہ ماجدہ بہ حضرت سید گیسودراز رحمتہ اللہ علیہ ملتا ہے۔ آپ بحالت طالب علمی نگراوں سے دہلی آ کر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید ہوئے اور بعد مجاہدہ تامہ کے خرقہ خلافت حاصل کیا اور صاحب ولایت ملک دکن ہو کر اورنگ آباد میں قیام فرمایا اور ہدایت خلق میں مصروف رہے۔ آپ کے ایک لاکھ سے زیادہ مرید ہوئے آپ صاحب ذوق و شوق اور اہل وجد و سماع تھے۔ آپ کا مقولہ ہے ؎

انفاس پاس دار اگر مرد عاقلی
ملک دوکون ملک تواں کرد یک نفس

برندہ گردن شیطان خناس
بر مردانست تیغ پاس انفاس

ترا یک حرف بس از جملہ عالم
کہ از جانت نیاید جز خدادم

اگر تو پاسداری پاس انفاس
بہ سلطانی رسانندت ازاں پاس

Marfat.com

اگر یک ذکر گوید صبح تا شام
رسد کارش بہ فضل حق باتمام

دیگر ؎
پاسبان دل شو اندر کل حال
تانیاید ہیچ درد آنجا مجال

ہر خیال غیر حق را دزد داں
ایں ریاضت سالکان را فرض خوان

دیگر ؎
ہر یک نفس کہ می روداز عمر گوہریست
کانزا خراج ملکِ دوعالم بود بہا

یہ مقام عاشقوں کا ہے کہ بغیر کمال عشق کے میسر نہیں ہوتا' چنانچہ حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

عشق آمد شد چو خونم اندر رگ و پوست
پر کرد مرا از من و پر کرد ز دوست

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرمان ہے کل الشئی صقالۃ و صقالۃ القلب ذکر اللہ تعالیٰ ؎

تا بجاروب "لا" نروبی راہ
نرسی در سرائے الااللہ

ایک روز مرزا محمد جعفر نے عرض کی کہ ایک قوال رباب نواز نوکر رکھ کر اپنے ساتھ لایا ہوں آئندہ مجلس میں حاضر ہو گا۔ خواجہ کل محمد احمد پوری مصنف "تکملہ سیرالاولیاء" نے عرض کیا کہ آیا صدائے رباب دوسرے سازوں سے زیادہ موثر ہے۔ آپ نے یہ بیت ارشاد فرمائی ؎

از کاسہ رباب مرا نعمتے رسید
شد آفتاب ہر کہ ازاں ذرہ چشید

Marfat.com

اور پھر یہ دو بیت زبان مبارک سے فرمائے ۔

خشک تارو خشک چوب و خشک پوست
از کجا می آید این آواز دوست

نے ز تارونے ز چوب و نے ز پوست
خودبخود می آید این آواز دوست

" مقولہ " جب پیر کلاہ مرید کو عطا کرے اس راہ میں صادق وہی ہے جو قدر تاقیہ کے جانے ۔

در تاقیہ جملہ عشق و شوق است ہمہ
اسرار جمال دوست و ذوق است ہمہ

چوں برسر خود نہادی آں مونس دوست
می سوز د عشق اوچہ شوق است ہمہ

آپ کے پانچ فرزند تھے سب سے بڑے اور خلیفہ اعظم حضرت محمد فخرالدین فخر جہاں' دوسرے محمد عمادالدین' تیسرے غلام معین الدین' چوتھے غلام بہاء الدین' پانچویں غلام کلیم اللہ رحمتہ اللہ علیہم۔ آپ اور آپ کے پیر حضرت شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رحمتہ اللہ علیہ کا سن وفات ایک ہی ہے۔

حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ

نام' کنیت و لقب : نام حضرت مولانا فخرالدین بن حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ' لقب "محب نبی' فخرجہاں "

تاریخ و مقام ولادت : ۱۱۲۲ ہجری ' اورنگ آباد ' بقول ۱۱۲۶ ہجری از اخبار الاخیار ۔

تاریخ وفات : ۲۷ جمادی الثانی بوقت آخر شب ۱۱۹۹ ہجری' مادۂ تاریخ " خورشید دوجہانے " بقول آداب الطالبین ۱۱۹۰ ہجری ۔ محب سے " ہادی

Marfat.com

فخرالدین " شیخ جہانگیر " " واقف غیب "

مقام مزار شریف : دہلی ، پیچھے مزار حضرت خواجہ قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ ، عقب مسجد آستانہ ، واقعہ مہرولی۔

حوالہ کتب : مناقب فریدیہ - مناقب فخریہ - تکملہ سیرالاولیاء۔

آپ عالم بے بدل و درویش بے مثل و خلیفہ اکمل اپنے والد بزرگوار خواجہ نظام الدین اورنگ آبادی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ جب آپ کے پیدا ہونے کی خبر حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچی تو انہوں نے تہنیت نامہ تحریر فرمایا اور اپنے ملبوس خاص سے ایک پیراہن آپ کے لئے تیار کر کے بھیجا اور تحریر کیا کہ اس سعید ازلی کا نام مولانا فخرالدین رکھنا۔ آپ کی عمر سات برس کی ہوئی آپ نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ پانچ دانہ قہوہ یعنی بن مرحمت فرمائے جو آپ نے بیدار ہونے پر اپنے دست مبارک میں موجود پائے جس کی تفصیل " مناقب فخریہ " میں موجود ہے۔

روایت ہے پندرہ برس کی عمر میں خرقہ خلافت پایا۔ سولھویں سال یتیم ہوئے۔ " تکملہ سیرالاولیاء " میں لکھا ہے آپ نے تحصیل علم میاں خان محمد سے کی تھی۔ اور فصوص الحکم ، صدرہ و شمس بازغہ وغیرہ پڑھی تھیں۔ میاں خان محمد بڑے صاحب نسبت تھے۔ جس جگہ کسی مسئلہ فصوص الحکم میں بند ہو جاتے ایک دو گھڑی تک آسمان کی طرف دیکھتے رہتے اور پھر اس مسئلہ کو فرمایا کرتے تھے۔ یعنی مصنف کی روح کو حاضر کر کے مسئلہ حل کیا کرتے تھے۔ آپ آٹھ برس ریاضت شاقہ میں مصروف رہ کر کار درویشی تکمیل کو پہنچایا اور ستر حال کے لئے مائل بہ فن سپاہ گری ہوئی۔

اول ہمت یار خان و نواب نظام الدولہ ناصر جنگ بہادر کی صحبت میں رہے۔ جب راز فاش ہونے لگا تو جانب ڈیرہ جات پنجاب راجہ کوڑا رام والئی ریاست گڑھ مہاراجہ کے افسر فوج ہوئے۔ راجہ کی لڑائی رئیس ٹوانہ سے ہوئی لیکن آپ کی توجہ سے وہ لڑائی فتح میں تبدیل ہو گئی تو آپ کی کرامت کا غلغلہ ہو گیا۔ آپ بوقت شب معہ دو کس ہمراہیان کے روانہ ہو کر روضہ منورہ حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ میں حاضر ہوئے اور بعد استفادہ روحانیت

Marfat.com

حضرت خواجہ اورنگ آباد کا عزم کیا۔ وہاں پہنچ کر خواجہ کامگارخان کے اصرار سے مسند مشیخیت پر متمکن ہوئے۔ پھر باشارہ غیبی ۱۱۲۵ ہجری میں بعہد احمد شاہ بادشاہ گورگانی رونق افروز دہلی ہو کر قیام فرمایا۔ اجمیری دروازہ دہلی کے باہر خانقاہ تیار کرائی اور اس اثناء پاک پتن شریف جا کر معتکف ہوئے و مزارات لاہور و پانی پت کی زیارت سے مشرف ہو کر واپس دہلی رونق افروز ہوئے۔

حضرت اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی آپ کے مرید ہوئے اس زمانہ میں علماء دہلی نے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کی ملاقات و بیعت حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے بارے میں بحث اٹھا رکھی تھی۔ آخر آپ نے سب کو مات دے کر ان کی بحث کی رد میں کتاب "فخرالحسن" تحریر فرمائی۔ مولانا شاہ ولی اللہ دہلی و مولانا شاہ عبدالقادر و مولانا رفیع الدین وغیرہ حضرات نے آپ کی ولایت کا اقرار کیا۔

دوسری کتاب "عقائد نظامیہ در علم عقائد و رقعات متفرق" تصنیف فرمائی۔ روبیہ روزمرہ اوقات کا عجیب و غریب تھا۔ کبھی کبھی آپ کو اور کل متعلقین وابستگان کو بلکہ حیوان و جانوران کو فاقہ ہوا کرتا تھا۔ اس روز کا نام غرہ رکھا ہوا تھا۔ اس روز ہرگز کسی کی دعوت میں نہیں جاتے تھے اور نہ کچھ از قسم فتوح و تسخیر پہنچتا تھا۔

ذات مبارک کریم و رحیم و جواد و شاع و متواضع و عاقل و عاشق و خوش صورت و خوش سیرت، خنداں رو و دلکش نگاہ، نرم و خوش سخن و خوش تقریر و جاذب القلوب و غمخوار حریف و ظریف و ستین و مستقل و ہمہ داں و ہمہ بیں و صادق القول و قانع و متوکل و پردل و بامروت و حیا و وفا و دل جود شہنشاہ باتمام مسکینیت و معزز سراپا انکسار اس موقع پر حضرت نواب غازی الدین خاں نے کیا اچھا فرمایا ہے اوصاف جملہ آپ کے دونوں جہاں سے ادا نہیں ہو سکتے۔ چہ جائے خامہ در زباں اور اطوار برگزیدہ آپ کے بصد داستان نہیں سماتے چہ محل چند فقرہ ایں شکستہ بیان، اس بیت کے معنی میں ؎

برزخ ذات و صفات و مدشد و تحت و فوق
می فزاید طالباں را کل نفس ذوق شوق

Marfat.com

فرمایا ذات و صفات و مد و شد و تحت و فوق برزخ کو جانے باقی تفصیل مرشد سے معلوم کریں۔ وقت وصال مولانا صاحب کے دہلی کے مشائخ و خلفائے سید صابر بخش صاحب حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ آپ کے بعد آپ کا خلیفہ و سجادہ نشین کون ہو گا؟ فرمایا میاں صاحب نور محمد مہاروی' باقی رسم ظاہری کے لئے تم کو اختیار ہے جس کو چاہو بٹھا دو۔ جنازہ بڑی دھوم دھام سے اٹھایا گیا۔ حضرت اکبر شاہ بادشاہ و حضرت ابوظفر بہادر شاہ ولی عہد راجہ کے بازار کے پاس سے ہمراہ ہوئے اور روتے ہوئے ہمراہ جنازہ تا قطب صاحب گئے۔ روز سیوم بہ سبب عدم موجودگی مولانا قطب الدین صاحب آپ کے صاحبزادہ سید احمد صاحب کو گدی پر بٹھا کر رسم تعزیت ادا کر دی گئی تھی۔

آپ کے خلفاء کے تین طبقہ ہوئے۔ ایک وہ جنہوں نے ترک و تجرید کے ساتھ عبادت حق میں عمر بسر کی' دوسرے وہ جنہوں نے اپنے اوقات کو کچھ وعظ و پند و درس و تدریس علم دین و عبادت حق میں مشغول رکھا' مائل بہ پیری مریدی نہیں ہوئے۔ تیسرے حضرات عالی درجات جنہوں نے لاکھوں بندگان خدا کو راہ ہدایت فرما کر راستہ مستقیم دیکھایا اور سلسلہ جاری رکھا۔ وہ مرتبہ ولایت و غوثیت و قطب المداریت و ابدالیت کو پہنچے وہ حضرات یہ ہیں قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہاروی' مولانا عمادالدین سید محمد المعروف میر محمدی دہلوی' مولانا قطب الدین آپ کے صاحبزادہ جن کا مفصل اور منفرد حال و بعض کا مجمل قلم بند کیا جاتا ہے۔

مولانا بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اکمل خلیفہ تھے۔ ان سے بہت کچھ فیض جاری ہوا ہے۔ بعد ان کے ان کے خلیفہ سید میر عیوض علی دہلوی سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے خلیفہ مولانا ظہرالدین کرانوی کار خلافت انجام دے کر ۱۲۰۸ ہجری میں انتقال کر گئے قصبہ بنت میں مدفون ہوئے۔

مولانا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اجمیر شریف میں ہے اور ان کے خلیفہ حاجی میر لعل محمد دہلوی ان کے بعد مرزا بخش اللہ بیگ سجادہ نشین ہوئے۔ حاجی میر لعل محمد کو حضرت مولانا فخر صاحب سے بھی بیعت تھی۔ مولانا میر ضیاء الدین جے پوری نہایت بزرگ صاحب کرامات گزرے ہیں مزار جے پور میں ہے۔ شاہ عبدالوہاب بیکانیری' شاہ محمد غوث کیرت پوری' قاضی

Marfat.com

احمد علی بھوپالی یہ تینوں موخرالذکر صاحب سلسلہ ہیں۔ سید شاہ اودانی دہلوی قادری کہ ان کو آبائی سلسلہ قادری میں بھی بیعت تھی اور حضرت مولانا صاحب کی آپ پر کمال نظر عنایت تھی بلکہ "محبوب فخری" مشہور تھے۔ قاضی علی حیدر ساکن راوی' پنجاب میں بڑے مشہور عارف باکمال و نازک خیال و شاعر بے مثال ہوئے ہیں۔ آپ ریختی میں رباعیاں و کافیاں پر مضمون ملک پنجاب میں زبان زد خاص و عام ہوئے ہیں۔

حضرت مولانا عمادالدین سید محمد رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : مولانا عماد الدین سید محمد عرف "میر محمدی"

تاریخ وفات : ۱۲۴۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : شاہجہان آباد' عرف دہلی بھوجلا پہاڑی' قریب چتلی قبر۔

حوالہ کتب : تذکرہ الفقراء۔

آپ صحیح النسب سادات عظام و رؤسائے ذوی الاحتشام و علماء عالی مقام دہلی سے تھے۔ عالم شباب میں حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا اور تکمیل کو پہنچانے علم الٰہی و تربیت و رہنمائی شاہزادگان والا شان دہلی دیگر مریدان و معتقدان فخرجہان کے مقرر ہوئے۔ حضرت محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ دہلی آخیر بادشاہ خاندان تیموری آپ کے ہاں عرس کے موقع پر حاضر ہوا کرتے تھے۔ آپ کو اپنے ماموں سید فتح علی شاہ دہلوی قادری رحمتہ اللہ علیہ سے بھی نعمت پہنچی تھی۔ حضرت شیخ ابراہیم ذوق استاد ظفر آپ کے مریدوں سے تھے۔

حضرت مولانا قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۸ محرم الحرام ۱۲۳۳ ہجری۔

حوالہ کتب : تکملہ سیرالاولیاء۔

آپ فرزند ارجمند حضرت مولانا فخر صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اور مہار شریف

Marfat.com

خدمت میں حضرت نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہو کر خلافت و اجازت پائی تھی۔ حضرت مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو کچھ ہم نے حضرت مولانا فخرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے پایا تھا وہ سب کا سب صاحبزادہ صاحب یعنی مولانا قطب صاحب کو سپرد کر دیا۔

حضرت مولانا شاہ نیاز احمد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۱۷۳ ہجری۔

تاریخ وفات : ۶ جمادی الثانی ' ۱۲۵۰ ہجری۔ عمر مبارک ۷۷ برس۔

مقام مزار شریف : بانس بریلی ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : مناقب فریدی۔

آپ خلفائے راستین حضرت مولانا فخرالدین رحمتہ اللہ علیہ و اعظم اولیائے متاخرین تھے۔ آپ خورد سالی میں یتیم ہوئے۔ سایہ عاطفت مولانا صاحب میں پرورش پائی اور خرقہ خلافت پایا۔ آپ کو سلسلہ عالیہ قادریہ میں بھی حضرت سید عبداللہ بغدادی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی خلافت تھی۔ آپ شاعر بہ تخلص "نیاز" تھے۔ آپ کا دیوان فارسی اور اردو بامحاورہ ہے جس سے بوئے عشق مہکتی ہے۔ حضرت کے صاحبزادہ شاہ نظام الدین سجادہ نشین تھے جو ۱۳۲۳ ہجری میں فوت ہوئے۔ اور قدم بقدم اپنے والد بزرگوار کے رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا ہے۔ اور مولوی محمد سمیع آپ کے بڑے خلیفہ زبردست گزرے ہیں۔ ان کے مرید میاں مستان شاہ کابلی تھے جو ۱۷ ذیقعد ۱۳۲۰ ہجری میں فوت ہوئے۔ مزار ان کا روبروئے دروازہ قدم شریف متصل نقارہ خانہ واقعہ دہلی چبوترہ پر ہے۔ آپ شاعر بھی تھے۔ مثنوی مولاناروم کی بحر پر آپ نے ایک دو دفتر بنائے تھے اور دیوان فارسی بھی آپ کی تصنیف ہے۔ مولف کو بھی آپ سے فیض صحبت دہلی سے اجمیر شریف عرس کے موقع ہمراہ رہنے سے حاصل ہوا تھا۔ آپ کے تین صاحبزادہ تھے۔ بڑے صاحبزادہ عبدالحکیم آپ کے سجادہ نشین ہیں۔ اور آپ کے بڑے مریدان بااعتقاد سے محرم علی چشتی لاہور کے وکیل ہیں جن کی سعی جمیلہ سے ہر سال آپ کا عرس ہوتا ہے اور مجلس قوالی گرم رہتی ہے۔

Marfat.com

حضرت مولانا خواجہ منور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : مولانا خواجہ نور محمد مہاروی' آپکا بہبل لقب نور محمد بن ہندال۔

تاریخ و مقام ولادت : ۱۴ رمضان المبارک ۱۱۴۲ ہجری - چوٹالہ مہار شریف سے تین کوس سمت مشرق ضلع بہاولنگر۔

تاریخ وفات : ۳ ذالحجہ ۱۲۰۵ ہجری - مادۂ تاریخ وفات "حیف واویلا جہان بے نور گشت" عمر ۶۳ سال -

مقام مزار شریف : قریہ تاج سرور مہار شریف سے تین کوس جانب جنوب بستی چشتیاں' پاکستان میں۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین - مناقب فریدی - تکملہ سیرالاولیاء - تذکرۃ المشائخ -

آپ کھرل قوم سے تھے۔ یہ ایک شاخ قوم پنواڑ سے ہے جو ہندوستان میں مشہور ہے۔ اس قوم میں پہلے ہی بڑے بڑے خدا پرست و عاشقان باوفا ہوئے ہیں۔ چنانچہ عاشق صادق مرزا بھی اسی قوم سے ہوا ہے۔ آپ مادر زاد ولی تھے چنانچہ فتح دریا کو نکارہ یعنی نیکوکارہ نے کہ (خلیفہ عبداللہ جہانیاں نیکوکارہ اور وہ خلیفہ حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ کے تھے صاحب سجادہ اور غوث وقت تھے) اور نیز حافظ احمد سادے چہرہ والا نے خبر دی تھی کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ عاقل بی بی صبیحہ مسمی کمال قوم جنبھہ متوطن قصبہ پھولرہ کے ہاں غوث وقت پیدا ہوں گے۔ جہان کو ان کا فیض پہنچے گا ۔

تاباں چو گشت مہر ز نور محمدی
پر نور شد سپہر ز نور محمدی

پر فرح گشت مادر گیتی ز مقدمش
روشن نمودہ چہرہ ز نور محمدی

Marfat.com

آپ نے حافظ مسعود صاحب مہاروی رحمۃ اللہ علیہ سے پانچ برس کی عمر میں قرآن پاک پڑھا اور پھر حفظ کیا اور تحصیل علم کے لئے موضع بڈھیران و ڈیرہ غازی خان وغیرہ مسافرت اختیار کی اور تا شرح ملا جامی علم حاصل کیا۔ اس کے بعد برفاقت حضرت محکم دین سیرانی کہ وہ بھی اولیائے زمانہ و بدلائے وقت تھے لاہور پہنچ کر تحصیل علم کے بعد دہلی میں حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہوئے۔ اور علوم ظاہری و باطنی کی تکمیل کی۔ حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ پاک پتن شریف کے عرس پر تشریف لے گئے اور آپ سے فرمایا کہ عرس میں ابھی عرصہ باقی ہے، تم کو آٹھ روز کی رخصت ہے، مہار جا کر اپنی والدہ سے ملاقات کر کے چلے آؤ۔ حسب الارشاد مرشد سولہ سال کے بعد آپ مہار تشریف لائے اور والدہ ماجدہ کے قدم بوس ہوئے ۔

خورم آں لحظہ کہ مشتاق بیار برسد
آرزومند نگارے بہ نگارے برسد

آٹھ روز کے بعد آپ واپس پاک پتن شریف تشریف لائے اس وقت حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میاں صاحب اب آپ کو خدمت معاف ہے، میں آپ کو دوسری خدمت پر مامور کرتا ہوں۔ اب اپنا ڈیرہ برج نظامی میں کرو اور وہاں مشغول رہو اور منصب خلافت عطا فرمایا۔ اس وقت سے جو کوئی مرید ہونے کے واسطے یا برائے قضائے حاجت دینی و دنیوی مولانا فخرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس آتا تو آپ فرماتے میاں صاحب نور محمد سے کہو اور مرید ہو۔ چنانچہ اسی سال بہت لوگ پاک پتن شریف میں ہی آپ کے مرید ہوئے۔ حضرت مولانا صاحب بعد عرس بھی دو ماہ تک پاک پتن شریف رہے اور آپ باجازت مرشد خود پھر مہار شریف واسطے ملاقات اپنی والدہ ماجدہ کے رہے۔ دو ماہ بعد واپس پاک پتن شریف تشریف لائے۔ اس کے بعد چھ مہینے دہلی حاضر حضور اور چھ مہینے مہار شریف رونق افروز رہے۔ حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نہایت مہربانی اور عزت سے پیش آیا کرتے جس کی وجہ سے پیر بھائیوں کو حسد تھا۔ جس پر حضرت فخرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے یہ فرمایا تھا ۔

Marfat.com

شیخ در حق او چنیں فرمود
کین ز ماہر چہ بودہ است ربود

نیز ارشاد زان شہ دین است
کیں زماں قطب وقت خود این ست

ہم بہ گفتہ کزیں جہاں آرا
شدہ امید مغفرت مارا

پس اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ نعمت جو کہ سینہ بہ سینہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لے کر ایک دوسرے کو حضرات چشت میں پہنچتی رہی تھی وہ حضرت میاں صاحب قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو مولانا فخرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل ہوئی۔ نقل ہے کہ ایک روز حضرت مولانا فخرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو دیکھ کر فرمایا کہ اے نور محمد سبحان اللہ کجا دکھن کجا پاک پتن، قدرت پروردگار کو دیکھنا چاہئے کہ مجھ کو دکھن سے اور تم کو پاک پتن سے لایا اور یہ رشتہ جوڑا اور یہ شعر پڑھا ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبی

جس کو آپ کے سلسلہ میں خلافت ملتی ہے اس کو ظاہری و باطنی فتوحات ضرور حاصل ہوتے ہیں اور دل غنی ہو جاتا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلمات طیبات

جو کوئی منہیات وغیرہ شرع سے پرہیز نہ کرے کہ یہ اول منزل ہے کس طرح دوسری منزلوں میں پہنچ سکتا ہے۔ اور جو لوگ بمرتبہ بقاء باللہ پہنچ گئے ہیں کہ اعلیٰ و آخر مقام درویشوں کا ہے وہ بھی اپنا ہاتھ حبل المتین شرع سے نہیں اٹھاتے و روز و شب مجاہدہ و ریاضت میں مانند مبتدیان مشغول ہیں۔ نہایت قدم سالکان ہدایت اوست ایں معنی دارد اول العوام آخر الخواص

Marfat.com

ہمیں اشارت است۔ ہر ایک اسرار و انوار و کشف قلوب یا کشف قبور یا عالم مثال وغیرہ کو اس طرح پنہاں کرتے ہیں جیسا کہ عورت اپنے حیض کو۔ اکثر اوقات یہ بیت آپ کی زبان زد تھا ۔

بیت ۔ مگو کہ پیر شدی ذوق عاشقیت نماند
شراب کہنہ مامستی دگر دارد

دیگر ۔ تامست نگردی نکشی بار غم یار
آرے شترمست کشد بار گراں را

دوھرہ ۔ بھلا ہوا پر میرے سر سے ٹلی بلا
جیسی بھی ویسی بھی اب کچھ کہا نجائے

ارشادات عالیہ

معصیت منافی وحدت نہیں ہے جس کسی نے اقرار وحدت زبان سے اور تصدیق دل سے کیا دیگر امر کوئی نہیں کہ موجب زوال وحدت ہو۔ کسی نے عرض کی کہ احوال جسد اولیاء قبر میں کس طرح ہوتا ہے۔ فرمایا جسد اولیاء حکم روح رکھتا ہے' جہاں روح ان کی ہوتی ہے وہیں جسد بھی ان کا ہمراہ ہوتا ہے۔ چنانچہ عالم ابدال روح ان کی جسد کے ساتھ پرواز کرتی ہے اس لئے کہ ان کی روحانیت ان کے جسد پر غالب ہو جاتی ہے۔ ایسے شخصوں کی نسبت لفظ ممات کہنا درست نہیں آتا جس جگہ ارواح اولیاء ہوتی ہے جسد ان کا بمنزلہ ظل ہمراہ ہوتا ہے اور تعلق روح کا قبر میں بقدر موانست ہے۔

السخاوت عند القلب والعفو عند القدرۃ یہ دونوں امر بزرگ اور بہت خوب ہیں ارواح ہمہ کسان نیک و بد اپنے گھر میں آتے ہیں اور کلام ارواح کو مرغوب ہے لیکن نان و طعام بھی وہاں بہت مطلوب ہے کہ عیوض اس کا جلد اور خوب ان کو پہنچتا ہے۔ فرمایا اگر طعام و کلام بہ نیت روح کسی خاص آدمی کے کر کے بخشیں روا ہے اور اگر بارواح دیگراں ہم بخشیں روا ہے لیکن آپ بہ نیت شخص معین مخصوص کر کے پڑھتے تھے۔ فرمایا جاہل لوگ کلام پڑھنا نہیں جانتے اور عالم روٹی نہیں دے سکتے۔ آپ کا سجع مہر کا یہ تھا۔

Marfat.com

Marfat.com

علیہ کے مرید و ماذون و مجاز بھی تھے اور شاعر نظام تخلص رکھتے تھے۔ چنانچہ یہ دوھرہ ان کا ہے ۔

مکہ مدینہ جائے کر کیا طواف نظام
سیس نوایا فخر کو لے لے اس کا نام

شکل شسٹ میں کرت ہیں بسم اللہ کر کام
ہم کو بسم اللہ بھیو فخر تمہارا نام

پس جب دیکھا کہ میرا قیام مکہ اور مدینہ میں بھی مشکل ہے، حضرت قبلہ عالم نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو آپ کے پیر بھائی تھے آ کر قیام کیا۔ اور حضرت موصوف نے بڑی تسلی دے کر اپنی صحبت میں رکھا۔ آپ کی صحبت کے اثر سے واصلان حق کے درجے کو پہنچے اور آپ سے خلافت حاصل کی۔ نواب موصوف کی تصانیف رسالہ اسماء الابرار و مثنوی و غزلیات و رباعیات وغیرہ اور ایک دیوان ہے جس میں لطیف اور پرذوق غزلیں ہیں۔ چنانچہ ایک غزل بطور نمونہ درج ہوتی ہے ۔

مہ و مہر جلوہ بیا بیا بحریم دل ہمہ جائے تو
کہ نگنجد ایں دل آشنا بمیان خانہ سوائے تو

گل گلشتے مہ روشنی بکر شمہ برزدہ دامنے
تو عزیز جان و دل منی دل و جان من بفدائے تو

برہت چوزرہ فتادہ ام برخ تو دیدہ کشادہ ام
ز دل ستم زدہ دادہ ام ہوس جہاں بہ ہوائے تو

دم کان و رائے تو از درم نہ شتہ بہر تو بردرم
نرود خیال تو از سرم قسم بایں کف پائے تو

تو نظام شاہ شہان شدی چو ازان بہ فخر جہاں شدی
چو غلام خویش نگہباں شدی نگہے بس است بہائے تو

Marfat.com

ارشادات عالیہ

فرمایا شیخ اپنے پاس سے اس شخص کو دور کرتا ہے جو قابل تلقین و لائق تکمیل دوسروں کے ہو جائے۔ فرمایا اہل شہود جو منکر وجود ہیں معلوم ہوتا ہے وہ قالی ہیں اور اگر ان کو فی الواقع شہود ہوتا تو پھر وہ کسی طرح منکر نہ وجود ہوتے۔ فرمایا اگر کسی سے مخلوق خوشحال ہو' حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ کو خوشحال کیا سب اس بات کے قائل ہیں اور جانتے ہیں۔ فرمایا سب آدمی زبان سے اپنے تئیں مریض کہتے ہیں لیکن مجھے کوئی نظر نہیں آتا کہ طالب معالجہ ہو والا دوا بہت اور طبیب بہت ہیں ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نکرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

فرمایا فنا تام عبارت نفی خواطر سے ہے۔ درود شریف اگرچہ ملک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ پڑھنے کے ساتھ ہی راجع بہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوتی ہے لیکن حضرت مولانا صاحب نے فرمایا کہ درود مولا کی طرف سے نیا بتا" بڑھنا چاہئے۔ فرمایا اگر سالک ہمیشہ پیر کی خدمت میں آتا رہے اور ہر روز آنے کو روز اول ہی جانے اس کا کام سرانجام پذیر ہوتا ہے۔ اگر دوسرے روز کو دوسرا روز سمجھے تباہی میں پڑ جاتا ہے۔

کسی نے آپ سے پوچھا علماء تعظیم کفار نہیں کرتے اور اہل اللہ ہر مومن و کافر کی تعظیم کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت و شریعت میں مخالفت نہیں ہے۔ فرمایا نظر علماء ظاہر کفر کفار پر پڑتی ہے اور اہل اللہ ان کی حقیقت کی تعظیم کرتے ہیں۔ کیونکہ ان کی نظر میں حقیقت ملحوظ ہوتی ہے۔ یعنی علماء کفار کے فعل پر نظر ڈالتے ہیں اور اہل اللہ کی نظر ان کی مظہریت پر پڑتی ہے۔

آپ کے تین صاحبزادہ ہوئے' بڑے صاحبزادے حضرت نورالصمد جن کی بیعت حضرت مولانا فخرالدین رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ قوم مہاراں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ منجھلے صاحبزادہ حضرت نوراحمد ان کی بیعت آپ سے یعنی مولانا نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ والد خود سے تھی۔ اور بعد شہادت اپنے بھائی کے مسند نشین ارشاد ہوئے۔ چھوٹے صاحبزدہ حضرت نورحسن جن کی بیعت

Marfat.com

حضرت قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ سے تھی۔ ان تینوں صاحبزادوں کے مزار حضرت مولانا نور محمد مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ میں ہیں۔ آپ کے صاحبزادوں کی کثیر اولاد ہوئی۔ بنظر اختصار شجرہ کی شکل میں قلمبند ہوتی ہے۔

صاحبزادہ عبدالصمد اور ان کی اولاد :

۱... نور حسن ... آپ کے تین صاحبزادے تھے۔ غلام محی الدین، عبداللہ، اللہ بخش۔
۲... غلام نبی ... آپ کے تین صاحبزادے تھے۔ عبدالغفور، عبدالستار، محمود۔
۳... غلام مصطفیٰ ... آپ کے دو صاحبزادے تھے، عبدالرحمٰن، عبدالرحیم۔

صاحبزادہ نور احمد اور ان کی اولاد : آپ کے چھ صاحب زادے تھے۔

۱... خواجہ محمود سجادہ نشین ... آپ کے تین صاحبزادے تھے۔ نور بخش سجادہ نشین، غلام قطب الدین، غلام فخرالدین۔
۲... غلام فرید ... آپ کے پانچ صاحبزادے تھے۔ امام بخش، غلام دستگیر، غلام رسول، غلام صدیق، کمال الدین۔
۳... نبی بخش ... آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ میاں اللہ داد اور غلام حسین۔
۴... خدا بخش ... آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ محمد حیات اور محمد شریف۔
۵... قادر بخش ... آپ کا ایک صاحبزدہ تھا سراج الدین ۔
۶... گنج بخش ... آپ کے دو صاحبزادے تھے ایک کریم بخش اور ان کے دو صاحبزادے محمد عارف اور محمد ناصر۔ خواجہ محمد یوسف سجادہ نشین آپ کی ارادت حضرت اللہ بخش صاحب سے تھی۔

صاحبزادہ نور حسن اور ان کی اولاد : آپ کے چھ صاحبزادے تھے۔

۱... نظام بخش ... آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ احمد بخش اور غلام محمد۔
۲... تاج محمود ... آپ کا ایک صاحبزادہ تھا۔ نورالحق ۔
۳... نصیر بخش ... آپ کے دو صاحبزادے تھے۔ فضل حق سجادہ نشین، عبدالحق۔

Marfat.com

۴ ... عمر بخش ...

۵ ... غلام قادر ... آپ کا ایک صاحبزادہ تھا الٰہی بخش۔

۶ ... غلام علی ...

نوٹ : واضح ہو کہ آپ کے یعنی حضرت مولانا نور محمد صاحب مہاروی رحمۃ اللہ علیہ کے دہلی سے واپس تشریف لانے کے ماقبل ملک سندھ و مہار شریف و بہاولپور و ملتان وغیرہ گردونواح میں سلسلہ قادریہ و سہروردیہ کا بڑا زور تھا۔ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء کے بعد سلسلہ چشتیہ کا چنداں فروغ نہیں رہا تھا بلکہ اکثر علماء اس خاندان کے منکر ہو گئے تھے۔ وہ سماع و سرود اور حالت وجد کے حد سے زیادہ منکر تھے اور ذوق و شوق کی نعمت سے محروم تھے۔ دوبارہ جس نے بعد حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے خلفاء و اولاد کے اس ملک پر سکہ بٹھایا وہ حضرت خاجہ نور محمد صاحب مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ہی تھے اور اس آفتاب جہاں تاب کے فیض سے ہزارہا ذرہ مثال شمس تاباں ہوئے اور کسی کو انکار سماع اور وجد نہ رہا اور جوق جوق گروہ علماء نے بھی آکر حلقہ اطاعت و غلامی آپ کا گردن میں ڈال کر داخل سلسلہ چشتیہ نظامیہ ہوئے۔

حضرت خواجہ نور محمد ثانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت خواجہ نور محمد ثانی مشہور نارو والہ بن صالح محمد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۶ جمادی الاول ۱۲۰۴ ہجری - مادہ تاریخ وفات "چراغ"

مقام مزار شریف : حاجی پورہ ملک سندھ ' چاہ نارو والہ۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین بحوالہ خیرالاذکار - مناقب فریدی۔

آپ قوم کے پڈیار (مورث اعلیٰ کا نام ہے) ہیں۔ نسب آپ کا چند واسطہ درمیانی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچتا ہے۔ آپ سب سے مقدم اعظم خلفائے حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ آپ نے اپنے وصال کے وقت وصیت فرمائی تھی کہ بوقت مرگ تین امر بجالائیں۔ اول' قوالوں کو غزلہائے عشقیہ کہنے کے لئے حاضر

Marfat.com

رکھیں۔ دوم، گوسفند عین نزاع کے وقت ذبح کریں، کہ موجب سہولت سکرات موت ہے۔ سوم، چند نفر اقربا حلقہ کر کے ذکر اللہ اللہ کرتے رہیں خود بدولت طاقت ذکر لسانی نہیں رکھتے تھے۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ میاں غلام رسول سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے بعد ان کے صاحبزادہ حافظ محمد سجادہ نشین ہوئے۔ کہتے ہیں وقت وصال سے دفن کرتے تک ذکر ھو ھو جاری تھا۔ نواب غازی الدین خان نے زبانی محمد بخش سنا تھا۔

حضرت قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت قاضی محمد عاقل بن قاضی مخدوم محمد شریف رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ وفات : ۸ رجب ۱۲۲۹ ہجری - مادہ تاریخ "روز ہشتم بود از ماہ رجب"

مقام مزار شریف : کوٹ مٹھن، سندھ کا قصبہ ہے۔ ضلع ڈیرہ غازی خان میں۔

حوالہ کتب : مناقب محبوبین بحوالہ خیرالاذکار - تذکرۃ المشائخ - مناقب فریدی۔

آپ قوم کے گوریجہ منسوب بہ کوبن پنوں کے ہیں۔ اصل میں آپ قریشی فاروقی ہیں۔ جب حضرت قبلہ عالم مہاروی رحمتہ اللہ علیہ بعد بیعت کرنے نور محمد نارووالہ بہ سمت حاجی پور تشریف لے گئے تو آپ نے وہاں جاکر دولت بیعت حاصل کی تھی اور چند روز کے مجاہدہ اور ریاضت کے بعد بمرتبہ تکمیل پہنچ کر بہ خلعت خلافت مشرف ہوئے۔ آپ صاحب وجد و سماع تھے۔ آپ کو اس غزل ہلالی پر اکثر حالت ہوا کرتی تھی ۔

ساقیا جامے بدہ تامست و لایعقل شوم
شاید از غم ہائے دوراں لحظہ غافل شوم

بسملم کردی و دارم شوق شمشیرت ہنوز
کاش گردم زندہ و بار دگر بسمل شوم

میل ابروے تو دارم قبلہ من روئے تو
کافرم گر من بمحراب دگر مائل شوم

Marfat.com

اے کہ می گوئی "ہلالی" بعد ازیں بیدل مشو
دل چہ کار آید مرا بگذار تابیدل شوم

نقل ہے آپ کو خواب میں زیارت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی اس کے بعد سے آپ کا سایہ جسمی نہیں تھا۔ آپ نے ستر حال کے واسطے آفتاب و مہتاب کی روشنی میں چلنا موقوف کر دیا تھا اور اسی لئے آپ نے حجرہ سے لے کر مسجد تک ایک چھپر ڈلوا دیا تھا۔ اس کے سایہ میں آپ مسجد میں آمد و رفت رکھتے۔

نقل ہے اندازہ کے مطابق لنگر تیار ہو چکا تھا کہ ایک دن بہت سے فقیر اندازہ سے زیادہ آ گئے طعام کم اور غلہ ندارد کی اطلاع باروچی نے دی۔ آپ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہیں۔ آپ نے لونگی کندھے پر سے اتار کر فرمایا اسے لے جاؤ اور سارا کھانا ایک جگہ کر کے اس پر ڈھانپ دو اور بسم اللہ کہہ کر کھانا تقسیم کرو۔ چنانچہ ایسا ہی کیا اور بعد تقسیم بھی کچھ کھانا بچ گیا۔ لانگری خوشی سے دوڑا آیا اور عرض کی حضور کی کرامت اور لونگی کی برکت سے سب کو لنگر پہنچ گیا۔ فرمایا توبہ کر میری کرامت اور لونگی کی کیا برکت یہ خواص و برکت بسم اللہ شریف کی ہے۔

چند لوامع از تکملہ سیرالاولیاء کہ آپ سے حضرت گل محمد صاحب احمد پوری نے سبقاً پڑھی۔ بروے اختصار برہیہ برہیہ و مسئلہ مسئلہ کہ خالی فائدہ سے نہیں حوالہ قلم ہیں۔ گل محمد احمد پوری فرماتے ہیں کہ میری تعلیم کے وقت آپ نے یہ بیت حافظ شیراز پڑھی ؎

نگویمت کہ ہمہ سال مے پرستی کن
سہ ماہ می خورو نہ ماہ پارسائی کن

پس اس روز سے حسب فرمودہ پر خود تین مہینے کامل ہر سال میں حاضر حضور حجرہ شیخ میں رہتا۔ دیگر آپ نے اس بیت کے معنی ؎

برزخ و ذات و صفات مد و شد و تحت و فوق
می فزاید طالبان را کل نفس ذوق و شوق

یہ فرمائیے کہ معنی متعارف ذکر جہر و ذکر سہ پایہ سے مشروط ہیں۔ اس کے سوا

Marfat.com

دوسرے معنی فرمائے جو شغل البرزخ میں کام آتے ہیں۔ یعنی برزخ خود کو ذات حق و صفات الٰہی جانے و مد یعنی دراز جانے کہ عرش سے فرش تک پہنچا ہے۔ اور شد یعنی عریض دیکھے کہ تمام جہت کو محیط ہے و فوق و تحت جانے۔

ایک روز ایک شخص نے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ اگر میں کسی پر نظر اور توجہ کروں تو تاثیر اس کی فوراً اس شخص میں پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں اس مرتبہ سے زیادہ استعداد پیدا کروں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مرتبہ تم کو حاصل ہے میں تو کچھ نہیں ہوں۔ اگر باور نہیں تو میں کلام اللہ پر ہاتھ رکھ کر حلف اٹھالوں وہ شخص یہ سن کر رخصت ہوا۔ آپ نے خواجہ گل محمد کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ موثر حقیقی خدا تعالیٰ ہے، دوسرا اس کے سوا کون ہے کہ اثر کرے جو کوئی نسبت تاثیر اپنی طرف سے جانے اس سے کیا ہو گا اور کیا نتیجہ نکلے گا۔

فرمایا فنا میں تعین نظر سالک سے اٹھ جاتا ہے لیکن حقیقت مرتفع نہیں ہوتی اور حکم امکانی باقی رہتا ہے۔ حضرت غوث بخش صاحب " تحفہ غوثیہ " حاضر مجلس تھے انہوں نے پوچھا حضرت مولانا جامی فرماتے ہیں ؎

قدم زنگ حدوث از جان اوشست
وجوب آلایش امکان اوشست

پھر اس کے معنی کیا ہوں گے ؟ فرمایا مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے زنگ حدوث و آلایش امکان کو شستہ کہا ہے نہ یہ کہ نفس امکان و حدوث اٹھ گیا۔ فرمایا جو کوئی شیخ کے ساتھ بیعت کرتا ہے اس مرید کے اعمال شیخ کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ الحمدللہ مجھ کو اس امر سے مخلصی ہے۔ اس کلام سے سامعین کو تعجب و استغراق ہوا کہ آپ کے ہزار در ہزار غلام ہیں ذات مبارک کس طرح سے عہدہ برا ہو سکتی ہے۔ آپ نے اس نکتہ کا انکشاف اس طرح کیا کہ سلسلہ ہمارا قطعی صحیح ہے کہ دست بدست بجناب رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہنچتا ہے۔ پس تمام اعمال ہمارے اور ہم پلہ شیخ میں اور اسی طرح شیخ ہمارے کو پلہ اپنے شیخ میں ہم جرا تاہمہ اعمال اور ہم کو پلہ وسیع حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں ڈالیں گے ؎

Marfat.com

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چوں تو پشتیباں
چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد چوں تو کشتیباں

فرمایا نشان گرسنگی صادق یہ ہے کہ مکھی اس کے لعاب دھن پر نہ بیٹھے۔ فرمایا پانی بعد از طعام دیر سے پینا چاہئے و معنی خیرالماء بین العطام وہ ہیں کہ درمیان طعام صبح و شام کے پانی پیئے۔ فرمایا اصل کار خلوت ہے چلہ کی ضرورت نہیں کہ اس میں شہرت ہے۔ وظیفہ کبھی فوت ہو جاتا ہے اس کی قضا کرنی چاہئے کہ دوبارہ فوت نہ ہو۔ وظیفہ اخذ کرنا ابتدا سہل ہے بعد ترک اخذ اس کا مشکل ہے۔ فرمایا جب کسی کو قرب الہٰی حاصل ہوتا ہے وہ شخص جو کچھ چاہتا ہے کرتا ہے لیکن نہیں جانتے کہ قرب میں انکسار ہے اور نفی خواہش الاخلاق جانتے ہیں کہ فقیر کے ہاتھ میں ہے اور نہیں جانتے الامر یومئذللہ

فرمایا حضرت شیخ محمد " آداب المریدین " میں فرماتے ہیں کہ رعایت اعراس اولیاء اللہ کرنی چاہئے تاکہ ان کی امداد ہو۔ اور تجھ کو نیک کام کرنے کی استعداد حق تعالیٰ ان کے طفیل دے۔ اگر طالب کو مزار پر جانا دشوار ہو تو جس جگہ ہو علی قدر امکان اس ساعت میں کرے اور اگر وہ ساعت وفات معلوم نہ ہو پس اگر دن میں روح نے نقل کی ہو تو اس روز اگر رات میں نقل کی ہو تو رات میں اور اگر روز و شب بھی معلوم نہ ہو تو دن میں کرے اور کچھ رات میں اور اگر یہ بھی معلوم نہ ہو تو اس مہینے اگر مہینہ بھی معلوم نہ ہوں تو سال میں کرے خصوصاً ماہ رجب لیلتہ الرغاب یا اس کے دن اور جو کوئی لیلتہ الرغاب یا اس دن بقدر امکان بلاحرج بارواح جمیع انبیاء و اولیاء و اہل ایمان خرچ طعام کرے زہے سعادت کہ تمام اس کی مدد میں ہوتے ہیں۔ اور اگر فقیر ہو تو جو کچھ اس کے گھر میں پکا ہو ان کی ارواح کی نیت کر کے اپنے اہل و عیال کے ساتھ کھالے۔ اور فاتحہ فراموش نہ کرے۔ اور اگر تمام اعراس کرنا دشوار ہو رعات اعراس کرے تا ببرکت ایشاں فتوحات و نعمات دارین کی زیادتی ہو۔ عمر و مال اس کا افزوں ہو اور مراد کو پہنچے اور کسی کا محتاج نہ ہو۔ عزت و دولت پائے اور اگر رعایت اعرائس میں شیخ سے اذن لے لے صورا" یا معنا" افضل ہے۔

فرمایا صوم و تقویٰ بہت نہ رکھنا چاہئے کہ موجب عجب ہے بلکہ صوم معنوی رکھنا چاہئے

Marfat.com

ایک وقت حکام وقت سے بہت نا ملائم کلام آپ کے حق میں اور نامناسب امور صادر ہوئے مولوی خدا بخش مرد جری نے دونوں ہاتھ اپنے ہر دو ران پر مار کر کہا اس قدر حوصلہ کا اور کونسا موقع ہے۔ عمل ہائے پیراں کس دن کے لئے ہیں۔ اگر آپ نہیں کرتے ہم کو اجازت ہو جائے کہ کار اس بے ادب کا انجام کو پہنچا دیں۔ فرمایا اگر ان باتوں سے تنگ ہو کر عمل کریں تو بس مسئلہ وحدت کو کس واسطے اور کس دن کے لئے پختہ کیا ہے۔ کسی بزرگ کا قول ہے ؎

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ
عارف کہ بربخد تنگ آب است ہنوز

حضرت احمد علی بن قاضی محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹ شعبان ۱۲۳۱ ہجری۔
مقام مزار شریف : کوٹ مٹھن، پاکستان۔
حوالہ کتب : مناقب فریدی - تکملہ سیر الاولیاء۔

آپ فرزند و جانشین اپنے والد بزرگوار تھے اور بیعت آپ کو خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ ایک سال ایک ماہ چند یوم سجادہ نشین رہ کر داعی اجل کو لبیک کہا۔

حضرت مولانا خدا بخش بن قاضی احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۲ ذالحجہ ۱۲۶۹ ہجری۔
مقام مزار شریف : کوٹ مٹھن۔
حوالہ کتب : مناقب فریدی - تکملہ سیر الاولیاء۔

آپ کو بیعت اپنے جد امجد حضرت قاضی محمد عاقل رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ وقت سجادہ نشینی کے عمر کا بیسواں سال تھا۔ روایات و کرامات وغیرہ دریافت کرنی ہوں تو " مناقب

Marfat.com

فریدی" ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت غلام فخرالدین فخرجہاں بن مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۵ جمادی الاول ۱۲۸۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : کوٹ مٹھن۔ پاکستان۔

حوالہ کتب : مناقب فریدی۔ تکملہ سیرالاولیاء

آپ خلیفہ اکمل و صاحب سجادہ اپنے والد بزرگوار کے تھے۔ ۳۴ سال کی عمر میں سجادہ نشین ہوئے۔ آپ شاعری میں اوحدی تخلص رکھتے تھے۔ آپ کا فارسی دیوان جس کی ایک غزل تمثیلاً" درج ذیل ہے ۔

تابکے درد تو درسینہ نہاں خواہد بود
تابکے دیدہ بسویت نگراں خواہد بود

پردۂ زلف ز رخسارہ تو گر فگنی
والۂ حسن تو ہر پیر و جواں خواہد بود

گر کسے از مے لعل تو یک جرعہ چشید
خود مئے و میکدۂ و پیر مغاں خواہد بود

آنکہ دردام سیہ طرۂ شبرنگ تو گشت
فارغ از خویشتن دہر دوجہاں خواہد بود

آنکہ از نرگس پرخواب تو ہمخواب شدہ
ہر شب از یادرخت نعرہ زنان خواہد بود

آنکہ دیوانہ ازین حسن جہاں نور تو گشت
گاہ درخندہ و گہ گریاں کناں خواہد بود

ہمچو بلبل در چمن "اوحدی" از شوق رخت
ہردم از وصف تو در شور و فغاں خواہد بود

Marfat.com

حضرت مولانا حاجی شاہ غلام فریدی بن مولانا خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۲۶ ذیقعد ۱۲۶۱ ہجری - چاچڑان -

تاریخ وفات : ۷ ربیع الثانی ۱۳۱۹ ہجری - عمر ۵۸ سال -

مقام مزار شریف : چاچڑان شریف -

حوالہ کتب : مناقب فریدی - تکملہ سیرالاولیاء -

آپ برادر حقیقی و خلیفہ و سجادہ نشین حضرت غلام فخرالدین رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے اوصاف ولایت و سخاوت کو ایک ضخیم کتاب چاہئے۔ یہ مختصر کتاب اس قدر گنجائش نہیں رکھتی۔ زیادہ حال معلوم کرنا ہو تو "مناقب فریدی" ملاحظہ کریں۔ آپ کے صاحبزادہ جناب شاہ محمد بخش سجادہ نشین ہوئے۔ ان کے سوا آپ کے خلفائے اعظم یہ ہیں۔ شاہ فضل حق سجادہ نشین بھکیراں شریف اولاد مولانا نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ - مخدوم سید ولایت شاہ از اولاد مخدومان جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ - مخدوم غلام شاہ' سید مراد شاہ ساکن دندا شاہ بلادل علاقہ جہلم وغیرہ جن کے اسی طرح ۲۹ خلفاء کی تفصیل "سوانح عمری فرید ثانی" میں دیکھو۔

حضرت قاضی تاج محمود بن قاضی احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : شب یک شنبہ وقت عشاء ۱۲۷۳ ہجری -

مقام مزار شریف : شانی برلب دریائے سندھ کوٹ مٹھن' الگ مقبرہ ہے۔

حوالہ کتب : مناقب فریدی - تکملہ سیرالاولیاء

آپ فرزند دوئم و خلیفہ اپنے پدر بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا مفصل حال "مناقب فریدی" میں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

حضرت گل محمد احمد پوری معروف کرخی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹ محرم ۱۲۴۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : احمد پور شرقیہ۔

حوالہ کتب : مناقب فریدی۔ تکملہ سیر الاولیاء۔

آپ مرید حضرت قاضی محمد عاقل رحمتہ اللہ علیہ اور خلیفہ حضرت سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ اعظم حضرت قاضی محمد عاقل تھے۔ آپ جامع " تکملہ سیر الاولیاء " ہیں۔

حضرت حضرت محمود بخش ولد حضرت گل محمد کرخی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : علی الصباح ۲۰ رمضان المبارک۔

مقام مزار شریف : احمد پور شرقیہ۔

حوالہ کتب : مناقب فریدی۔ تکملہ سیر الاولیاء۔

آپ نے خرقہ خلافت و ارشاد اپنے والد ماجد سے پایا نیز حضرت مولانا خدا بخش و حضرت تاج محمود رحمتہ اللہ علیہم سے ماذون و مجاز تھے۔

حضرت حافظ مولانا محمد جمال رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : حضرت حافظ مولانا محمد جمال ملتانی بن محمد یوسف ابن حافظ عبدالرشید رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ وفات : ۵ جمادی الاول روز چہار شنبہ ۱۲۲۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : مشہور قدیمی شہر ملتان، پاکستان

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین۔

Marfat.com

آپ حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کے اعظم و اکمل خلفاء تھے۔ آپ کو بہ رہنمائی روحانیت شیخ ابوالفتح رکن الدین ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے شوق زیارت حضرت قبلہ عالم ہوا اور مہار شریف حاضر ہو کر بیعت قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ سے مشرف ہوئے۔ آپ کو خدمت آفتابہ برداری اور وضو کرانے کی رہی اور تا وفات قبلہ عالم رحمتہ اللہ علیہ اسی خدمت پر مامور رہے۔ ایک روز بمقام دہلی ذکر ہوا کہ ملتان میں تصرف کسی ولی کا بہ عظمت حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے پیش نہیں جاتا اور کوئی شخص وہاں بیعت نہیں کرتا۔ حضرت مولانا فخر صاحب نے فرمایا میاں نور محمد ملتان میں اب تک ولایت بہاء الحق صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی تھی لیکن اب ملتان ہمارے حوالہ ہو گیا ہے۔ لازم ہے کہ کسی کو اپنے مریدوں سے وہاں بھیجو تاکہ وہ عین خانقاہ حضرت بہاء الدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ کے لوگوں کو مرید کرے اور اپنا تصرف کرے۔ چنانچہ قبلہ عالم مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو بہ سمت ملتان روانہ فرمایا اور آپ نے حضرت خدا بخش ملتانی کو حضرت بہاء الحق رحمتہ اللہ علیہ کی خانقاہ میں مرید کیا جو آپ کے خلفائے نامدار میں سے ممتاز تھے۔ آپ کا سجع مہر "اللہ جمیل و یحب جمال تھا۔

کلمات طیبات

آپ نے فرمایا جس کا شیخ وصال کر گیا ہو اور وہ کسی معصیت یا نقصان میں مبتلا ہو جائے تو اس کو جائز ہے کہ اپنے پیر کے خلیفہ سے تجدید بیعت کرے اور توبہ تائب ہو کر وردو وظائف اور شغل و اشغال میں مصروف ہو جائے۔ فرمایا خارق عادات یہ ہے کہ عادات نفس اپنے سے عادت کو چھوڑانا یا کم کرنے عادت بخاموشی یا بریاضت ہائے وغیرہ۔ پس اگر اللہ تعالیٰ نے عادات نفس تیرے سے کسی عادت کو چھوڑا دیا اس کا ثمرہ دو وجہ پر ہے۔ اول' یہ کہ تجھ کو پاداش یعنی عادت چھوڑنے کا بدلا مل جائے اور یہ واضح ہے اکثر مردمان اس سے فریفتہ ہو جاتے ہیں اور اس کو کرامت جانتے ہیں۔ حالانکہ ایسی کرامت بعض کافران ریاضت کنندگان کو بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ دوم' یہ کہ پاداش اس کو کچھ نہ ہو بلکہ حق تعالیٰ بلند کرے۔ درجہ از مدارج معرفت و فقر بسبب باز رکھنے عادت کے اور چھوڑنا عادت کا تابع حق ہے۔ وہ بہ جہت تعظیم و ابرار شرف تیرے کے ہے اور یہ نیک ہے اور یہ قسم کرامت اولیاء سے ہے اور ظاہر ہونا اس

Marfat.com

کا بہت خوب ہے۔ اس واسطہ کے اس میں وہم پاداش ہے۔ اگرچہ پاداش نہیں ہے۔

صاحب " مناقب محبوبین " فرماتے ہیں کہ یہ کلمات رازہائے علوم ہیں کہ ان کو بہ سیاہی چشم لکھا جانا روا ہے۔ اس کو یاد رکھو۔ آپ کے ملفوظات بہت ہیں چنانچہ رسالہ " فضائل رضیہ " مولوی عبدالعزیز سکنہ پڑھیاران' رسالہ " انوار جمالیہ " منشی غلام حسن شہید ملتانی کا رسالہ " اسرار کمالیہ " زاہد شاہ سکنہ ٹھٹی۔ فرمایا سب شغلوں سے نیک تر شغل ندا و صدا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس وقت کوئی امر تیرے وجود میں ظاہر ہو تجھ سے یا تیرے غیر سے تو تحقیق جان کہ وہ امر درحقیقت حق تعالیٰ سے ظاہر ہوا ہے۔ اور وہی فاعل ہے اور نہیں ہے ظہور اس کا غیر سے۔ مگر امر باطل پس کار خدا تعالیٰ مانند ندا اور تواتر فعل مانند صدا اور آواز خالی کو صدائے کہتے ہیں جو پہاڑ و دریا و گنبد وغیرہ سے آتی ہے۔

ہمہ عالم صدائے نغمہ اوست
کہ شنید ایں چنیں صدائے دراں

فرمایا درویشی کیا ہے خاک پختہ و آہ کی فرو ریختہ اس سے نہ کسی کو کف پا کو درد اور نہ پشت پا کو گرد۔ فرمایا جو سرمہ پانی ہلیلہ زرد میں پیسا جائے وہ آنکھ سے پانی گرنے کی بیماری کو نفع دیتا ہے۔ فرمایا " وضو را در وضو کردہ وضو کن " فرمایا وضو بہ فتح واؤ بہ معنی آب و بکسر واؤ ظرف آب مثل کوزہ و آفتابہ وغیرہ و بہ ضم واؤ بمعنی مصدر سے ہونا اعضاء مخصوص نسب دیگر الوضو سلاح المومنین۔ دوام باوضو رہنا دفع عسرت کے لئے مفید عمل ہے۔ بعد وضو کنگھی الم نشرح پڑھ کر کرنی موجب فراخی رزق و دفع قرض ہے۔ فرمایا الوجوہ کلھا خیر' اس مقدمہ کو اشراقیان و صوفیاں قبول کرتے ہیں۔

کسی نے پوچھا کافر یا قاتل سے نیکی کی کیا حیثیت ہے ؟ فرمایا اس میں دو خیر ہیں جو کسی نبی اور ولی میں بھی نہیں پائی جاتیں۔ قاتل کافر غازی اور مقتول شہید۔ فرمایا حدیث المومن مرات المومن اول لفظ مومن نام خدا تعالیٰ اور دوم لفظ مومن بمعنی بندہ مومن ۔ دویم آنکہ ارادہ کردہ شود یعنی آن حدیث کماقال فی الفتوحات ھو مراتک فی رویتک نفسک وانت مرایۃ فی رویۃ اسمائہ یعنی در فتوحات مکیہ نوشتہ کہ خدا تعالیٰ آئینہ تست از سبب دیدن

Marfat.com

تو نفس خود را تو آئینہ او ہستی از جہت دیدہ شدن اسماء او در تو۔

فرمایا معراج میں حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو اقسام علم تعلیم کئے اور اس کے اظہار کا منع فرمایا۔ معراج سے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے سنا کہ ایک دیوانہ جس راز کو حق تعالیٰ نے منع کیا تھا کہتا ہے۔ فرمایا یاالٰہی جس امر کو مخفی رکھنے کے لئے مجھے فرمایا تھا وہ اس دیوانہ کو کیونکر معلوم ہوا۔ وحی آئی یہ ہمارا راز ہے۔ اے محمد ﷺ! اگر تو یہ راز کسی عالم میں کہے تو خوف فتنہ ہے لیکن دیوانے کے کلام کا کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

فرمایا آیت شریفہ جزاء سیئة سیئة مثلها کے دو معنی ہیں اول' اہل ظاہر کے نزدیک جزاء گناہ باندازہ گناہ یعنی کوئی کسی کے ساتھ بدی کرے وہ اس قدر اس کے ساتھ بدی کرے۔ لیکن عارفوں کے نزدیک جزاء دینے بدی کے بدی ہے۔ مثل اس بدی کے یعنی مناسب عفو ہے۔ اور جس نے جزائے بدی کی بدی دی اس نے بھی مثل اس شخص کے بدی کی۔ صاحب "مناقب فریدی" تحریر کرتے ہیں آپ کی برکت سے سکھوں کے حملے سے ملتان محفوظ رہا۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کے پیر اپنے پیر سے کس طرح ملتے تھے فرمایا جیسے بندہ خدا سے ملتا ہے۔ آپ کے مریدوں میں صاحبان ذیل نامور خلفاء گزرے ہیں۔ صاحبزادہ غلام فرید' مولوی عبدالعزیز' مولوی محمد عمر سوکروی تونسوی' مولوی خدابخش ملتانی۔

حضرت خواجہ محمد سلیمان محبوب الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

نام' کنیت و لقب : حضرت خواجہ محمد سلیمان محبوب الرحمٰن تونسوی بن زکریا عبدالوہاب بن عمر خاں افغان جعفری رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ و مقام ولادت : ۱۱۸۳ ہجری۔ موضع گرکوجی کوہ ورگی میں جو تونسہ شریف سے ۳۰ کوس مغرب کی طرف ہے۔

تاریخ وفات : ساتویں ماہ صفر شب پنج شنبہ دو گھڑی' شب باقی ماندہ۔ عمر ۸۴ سال بقولے ۹۵ سال۔ خواجہ ما آن امام المسلمین شہ سلیمان رحمتہ للعالمین ہفتم ماہ صفر روز خمیس جاں بجاناں داد آں نفس نفیس روحہائے اولیاء

Marfat.com

گرد آمدند بہر سال نقل اور رائی زوند زاں میاں نالہ کناں ہائے ہو ہائے، روح مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ گفت ہائے "ای دریغا ای دریغا اید دریغ = گشت پنہاں آفتاب زیر میغ" (۱۲۲۷) تاریخ وفات طبع زاد مولوی محمد حسین پشاوری دیگر "او آفتاب چشتیاں بود" (۱۲۶۷) طبع زاد مولوی صدر الدین صدور دہلی "رحمتہ العالمین قطب انوری"

مقام مزار شریف : تونسہ شریف ملتان سے ۴۰ کوس سمت مغرب ضلع ڈیرہ غازی خان۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین - نافع السالکین - تذکرۃ المشائخ - مناقب فریدی۔

آپ قوم کے افغان جعفری قبیلہ رمدانی سے تعلق رکھتے تھے اور یہ قبیلہ رمدانی اولاد رحیم داد خاں جعفر مورث اعلیٰ کے نام سے مشہور ہوا ہے جو رحیم داد خانی سے مخفف ہو کر رمدانی کے نام سے شہرت رکھتا ہے۔ آپ ولی مادر زاد تھے جن کے پیدا ہونے کی بشارت کاملان وقت دیتے رہے تھے۔ مفصل حال دیکھنا ہو تو "مناقب المحبوبین" کو ملاحظہ کریں۔ آپ چند روز بستی لانگہ میں چند کتب فارسی پڑھ کر بہ شوق تحصیل علم عربی کوٹ مٹھن روانہ ہوئے اور وہاں تحصیل علم عربی کیا۔ پھر وہاں سے آوازہ رونق افروزی قبلہ عالم مہاروی صاحب رحمتہ اللہ علیہ بمقام اوچ شریف سن کر ہمراہ اپنے استاد قاضی احمد علی اوچ شریف پہنچ کر خانقاہ حضرت مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمتہ اللہ علیہ میں بشرف بیعت مستفیض ہوئے۔ حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے خواجہ مہاروی رحمتہ اللہ علیہ کو فرمایا ہوا تھا کہ ایک شہباز کوہستان مغرب سے آئے گا جس طرح سے ہو سکے اس کو اپنے دام میں لائیں ایسا نہ ہو کہ کسی دوسرے کے دام میں چلا جائے۔ اسی وجہ سے حضرت مہاروی رحمۃ اللہ علیہ ہر سال اپنے اوپر سفر لازم کر کے سوئے ملک مغرب یعنی کوٹ مٹھن تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ایک بار حضرت مہاوری رحمتہ اللہ علیہ ایک دو روز اوچ میں رہ کر روانہ وطن ہوئے اور آپ کو فرمایا کہ دہلی جا کر حضرت مولانا فخر رحمۃ اللہ علیہ سے نیاز حاصل کریں اور پھر میرے پاس واپس آئیں۔ لیکن آپ کے دہلی پہنچنے کے تین روز قبل حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہو

Marfat.com

گیا۔ مولانا نے تاج محمود چشتی ساکن بیکانیر کو فرمایا تھا کہ ایک شخص سلیمان نام مریدان میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے آئے گا کیونکہ میری تقدیر میں ان سے ظاہری ملاقات نہیں ہے ان کو میرا سلام پہنچانا اور میری قلم فولادی ان کو دینا' چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہتے ہیں کہ وہ قلم کسی نے گڑھی اختیار خاں میں چرا لیا تھا۔ صاحب " تذکرة المشائخ " لکھتے ہیں کہ حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے عالم مثال میں آپ کو بشارت دی کہ اے محمد سلیمان! جس شخص نے قلم فولادی سرقہ کیا تھا جڑ اور بنیاد اس کی اکھاڑی گئی ہے اور جس نے پاک پتن میں میری تلوار چرائی تھی اس کی نسل میں تیغ زنی جاری رہے گی۔

آپ دہلی سے واپس حاضر خدمت حضور ہوئے اور انواع مجاہدات و ریاضات حسب فرمودہ پیر روشن ضمیر خود کرتے رہے۔ " مناقب المحبوبین " میں ہے کہ آپ نے خود حقیقت حصول خلافت اس طرح پر فرمائی کہ میں خلافت لینے سے انکاری تھا اور عرض کرتا تھا کہ قبلہ یہ بھاری بوجھ میری برداشت سے باہر ہے۔ قبلہ فرماتے کہ مجھے حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے میں اپنی طرف سے نہیں دیتا یہاں تک کہ اسی اثنا تکرار میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو کس وجہ سے خلافت نہیں لیتا اور کیوں خلق کو فیض سے محروم رکھتا ہے۔ عرض کی کہ حضور میں اس کام کے لائق نہیں ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لائق ہے اور میں حکم دیتا ہوں کہ خلقت کو مرید کیا کرو۔ عرض کی کہ ایک عہد چاہتا ہوں کہ حق تعالیٰ میرے مریدوں کو بخشے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں تمہارے مریدوں کی شفاعت کروں گا اللہ تعالیٰ بخشے گا۔ اس وقت آپ نے دولت خلافت حاصل کی۔ اس وقت قبلہ مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے خلافت قبول کی۔ یہاں سے قیاس کرنا چاہئے کہ آپ کس رتبہ کے محبوب و اعلیٰ ترین خلفاء حضرت مہاروی صاحب رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

" مناقب فریدی " میں ہے حضرت سید احمد مدنی نے بحکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر آپ سے بیعت حاصل کی تھی۔ حافظ نورالدین ڈڈھی نقل کرتے ہیں کہ ایک روز موقع پا کر میں نے عرض کی قبلہ ایک سوال رکھتا ہوں مگر تسکین دل کے لئے سوال کرتا ہوں نہ ازراہ اعتراض' فرمایا کرو۔ عرض کیا کہ مشائخ سلف عام مرید نہیں کرتے تھے' کسی صالح

Marfat.com

اور عابد کو مرید بنایا کرتے تھے کیا سبب ہے کہ آپ عام مرید کرتے ہیں۔ فاسق، فاجر، چور، شرابی، رند وغیرہ جو کوئی آتا ہے مرید ہو جاتا ہے۔ فرمایا یہ بات ظاہر کرنے کی نہیں ہے لیکن سوال کا جواب دینا ضروری ہے۔ میں نے حصول خلافت کے چند روز بعد بھی مرید نہیں کئے آخر ہاتف نے آواز دی اے فلاں! خلق کو مرید کر اور راہ خدا تعلیم دے۔ عرض کی کہ الٰہی میں مرید کرنے کے لائق نہیں ہوں لیکن میں اس وقت مرید کرتا ہوں کہ جو کوئی میرا مرید ہو گا تو اس کو بخش دے گا۔ فرمایا کہ جو کوئی مرید ہو گا بخش دوں گا۔ اس روز سے عام خلقت کو مرید کرنے لگا کہ بخشندہ آمرزگار اللہ تعالیٰ ہے۔ کس لئے مرید کرنے میں بخل کروں اور حسب الارشاد قبلہ عالم مہاروی رحمتہ اللہ علیہ تونسہ شریف اقامت فرما کر صد ہزاراں شرقی و غربی کو بیعت سے مشرف فرمایا اور بہت کو صاحب سجادہ اور مجاز و ماذون بنایا ۔

شہ فخر دین نور محمد عیاں نمود
زاں پس بہ گرد فر سلیمان بر آمدہ

بروایت صحیح ثابت ہے کہ آپ قطب مدار تھے۔ روایت ہے کہ ایک روز میاں احمد قوال نواب شیر محمد خان ڈیرہ غازی خان کی عرضی حضور میں پیش کرنے کو لے جانے لگا کہ بنگلہ حضور سے ناگاہ ایسی آواز خوش الحان آئی کہ کبھی پہلے نہیں سنی تھی اور نہ کسی ولی اور نہ کسی قوال سے کانوں میں پڑی تھی اور یہ غزل ابن یمین نے سنی کہ کوئی خوش الحانی سے کہہ رہا تھا ۔

جاں بجاناں دادم و جانان خود را یافتم
در زدم از بہر خود در خانہ خود را یافتم
خویش را بیروں فگندم از حریم وصل یار
چوں دریں خلوت سرا بیگانہ خود را یافتم
من نہنگ عشقم و در بحر بے پایان او
تافرو رفتم درد یک دانہ خود را یافتم

Marfat.com

سالہا گشتم براطراف جہاں چوں گردو باد
از برائے آں پری دیوانہ خود را یافتم

تاشدم مست از جمال یار چوں ابن یمین
ساغر و مست و می و میخانہ خود را یافتم

جب بنگلہ میں گیا تو بجز حضرت کے کسی کو نہ دیکھا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت ذوق و مستی میں بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا یہ وقت تمہارے آنے کا کیا تھا ایسا وقت ملائک کو بھی میسر نہیں آتا۔

در خلوت گدایاں مرسل کجا بگنجد
بابرگ بنوائی ساماں شد ست مارا

دیگر غزل ابن ایمن بہ دیگر موقع۔

خاک آں کورا بچشم مارساند ہر سحر
ایں امید از جانب باد صبا داریم ما

گر شود ابن یمین کشتہ بہ تیغ عشق او
غم نباشد چوں و صالش خوں بہا داریم ما

ایک روز نواب غازی الدین خان کے مکان میں مجلس سماع تھی۔ قوال مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ غزل کہہ رہے تھے۔

اے ترک شوق ایں ہمہ ناز و عتاب چیست
بادل شکست گاں ستم بے حساب چیست

گفتی شبے بخواب تو آیم و لے چہ سود
چوں من بہ عمر خویش ندانم کہ خواب چیست

دارم تظلم بتو آہستہ زاں سمند
اے سنگدل برغم منت ایں شتاب چیست

Marfat.com

گر من نہ غرق آتش عشقم ز شوق تو
این سینہ پر آتش و چشم پر آب چیست

از مدرسہ بکعبہ روم یا بہ میکدہ
اے پیر راہ بگو کہ طریق صواب چیست

"جامی" چہ لاف میزنی از پاکدامنی
برخرقہ تو این ہمہ داغ شراب چیست

آخری بیت سے ایسا اثر ہوا کہ دونوں آنکھوں سے خون کو فوارہ جاری ہو گیا۔ پس آپ دونوں ہاتھ قبلہ عالم اپنے پیر کے پکڑ کے ان کا طواف کرتے تھے اور ان کے گرد پھرتے تھے۔ چنانچہ فوارہ خون کے چند قطرات حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پیراہن پر پڑے بعدہ بیہوش ہو کر گر پڑے قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے قوالوں کو منع کیا اور آپ کو اٹھا کر حجرہ میں لے گئے اور اپنی لونگی آپ پر ڈالی' کچھ دیر کے بعد افاقہ ہوا۔

"تذکرۃ المشائخ" سے نقل ہے کہ صاحبزادہ نور بخش سجادہ نشین قبلہ عالم مہاروی رحمتہ اللہ علیہ اور دیگر معتبران کے زبانی نقل کرتے ہیں کہ ایک وقت قبلہ عالم مہاروی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر بھائی نواب نظام الملک غازی الدین خان کے ڈیرہ پر گئے ہوئے تھے جو آپ کے بڑے محرم راز تھے فرمایا نواب صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معرفت کی ایک دیگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچی تھی اور ان سے حضرت خواجہ حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ کو اور ان سے اسی طرح ایک شیخ سے بہ شیخ دیگرے سلسلہ چشتیہ میں آخرکار حضرت مولانا فخرالدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچی تھی اور ان سے اس فقیر کو عنایت ہوئی۔ میں نے اس دیگ کو ہر چند خرچ کیا اور لوگوں کو تقسیم کرتا رہا مگر اس دیگ میں کچھ کمی نہیں ہوئی اور اسی طرح رکھی ہوئی ہے۔ نواب صاحب نے عرض کی کہ حضرت آپ کے بعد اس دیگ کا کون مالک ہو گا؟ فرمایا میں چاہتا تھا کہ اس دیگ کو میاں نور محمد نارووالہ کو دیتا لیکن اللہ تعالیٰ کا حکم فقیر کو ایسا پہنچا ہے کہ اس دیگ کو سلیمان روہیلہ کو دے دو۔ اس امر میں مجبور ہوں کہ یہ دیگ اس کی قسمت کی ہے۔

Marfat.com

کلمات طیبات

فرمایا درود شریف کثرت کے ساتھ پڑھ کر آنکھوں پر دم کرنا موجب بصارت نابینا ہوتا ہے۔ فرمایا جس کو کوئی مہم درپیش ہو سلسلہ چشتیہ اپنے پیر کے نام سے ایک سو تیس مرتبہ' تین روز معہ درود مستغاث ہر روز تیرہ بار پڑھے اس کا مطلب ان شاء اللہ حاصل ہو۔ ایک روز ایک درویش کو فرمایا کہ یہ دعا اکیس مرتبہ ہر روز پڑھ لیا کرو دنیا میں مسرور رہے گا۔ فرمایا حصول مقصود دینی و دنیاوی منحصر متابعت اور فرمانبرداری پیر پر ہے۔ جو کچھ پیر فرمائے اس پر محکم رہے اور جانفشانی و سعی رکھے اور فرمودہ پیر کو پیش نظر رکھے۔ ذکر اذکار کے لئے بہت سوال نہ کرے جو کچھ پیر خود فرمائے اس کی مواظبت کے لئے کوشش رکھے۔ حضرت بابا گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ باوجود کشود سابقہ کے اپنے پیر کی خدمت میں رہ کر وضو کراتے اور ہر وقت کمربستہ رہتے۔ اور آخر آنکھ مبارک بھی اس خدمت میں فدا کی۔

روایت ہے ایک ہندو نے جو بابا نانک کا مذہب رکھتا تھا حاضر ہو کر سوال کیا وصل خدا قسمت سے حاصل ہوتا ہے یا محنت مجاہدہ سے۔ فرمایا قسمت سے اگر حق تعالیٰ نے کسی کی قسمت میں وصل لکھا ہوا ہے اس کو یہ نعمت دیدار وصل حاصل ہوتی ہے۔ اور اگر قسمت میں نہیں ہر چند کے محنت مجاہدہ شاقہ کرے بجز دوری و فراق کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ چنانچہ ؎

ای صوفی سرگرداں دربند نکونامی
تادر دنیا شامی از در دنیا رامی

زہدت بچہ کار آید وگر راندۂ درگاہی
کفرت چہ زیاں دارد گر نیک سر انجامی

بعدہ' تمثیلاً" فرمایا کہ ایک شخص محنت مزدوری کر کے خزانہ جمع کرتا ہے جب اس کی قسمت میں نہیں ہوتا تو چور لوٹ کر لے جاتے ہیں اور جس کی قسمت یاوری کرتی ہے بے محنت مشقت اس کو جنگل میں خزانہ مل جاتا ہے۔ ایسے ہی بہت سے آدمی ابتداء میں محنت و مجاہدہ کرتے ہیں جب ان کی قسمت میں وصل نہیں ہوتا پھر بحالت اصلی عالم ناسوت میں رجوع ہو

Marfat.com

جاتے ہیں اور بعض صاحب قسمت کو حق تعالیٰ بغیر محنت و مجاہدہ اپنے فضل سے جذبہ عشق دیتا ہے کہ اس سے اپنے مقصد کو پہنچتے ہیں۔ البتہ آدمی کو چاہئے کہ محنت و مجاہدہ اختیار کرے اور امیدوار فضل خدا رہے۔ اگرچہ موہوب کو حاجت کسب نہیں لیکن اکثر وہب الٰہی اوپر اہل کسب و مجاہدہ ہوتی ہے۔ لہٰذا کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

بجست و جوی نیابد کسے مراد دلی
کسے مراد بیابد کہ جستجو بکند

پھر اسی فقیر نے سوال کیا یا حضرت فقیری کا رتبہ بڑا ہے یا شریعت کا؟ فرمایا شریعت فقیری پر فضیلت رکھتی ہے۔ اس واسطے کہ اہل شریعت کے حکم سے فقیروں کو سولی پر چڑھایا گیا ہے مگر کسی فقیر نے اہل شرع کو سولی نہیں چڑہایا ؎

شریعت را مقدم دار اکنوں
طریقت از شریعت نیست بیروں

حافظ محمد جمال کا مقولہ ہے کہ جو رتبہ حضرت سنگڑوالہ صاحب یعنی آپ کو توکل میں حق تعالیٰ نے دیا ہے وہ رتبہ ہم میں سے کسی کو نہیں ملا۔ نقل ہے کہ احمد شاہ درانی نے کابل سے شہر اکو آن کر لوٹا' چند سپاہی لشکر کے ایک بت خانہ لوٹنے چلے گئے' کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ہندو کافر روبروبت کے مراقبہ کئے بیٹھا ہے۔ لشکریوں نے پہلے اس کو تلواریں ماریں مگر ایک بال برابر بھی زخم نہیں آیا بلکہ جس قدر تلواروں کی ضرب اس پر لگائی جاتی آواز مثل ضرب سنگ اس کے وجود سے نکلتی تھی۔ لاچار ہو کر ایک جگہ بیٹھ گئے اور حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ جب اس ہندو کا وقت مشغولی تمام ہوا تو اس نے سر اٹھایا یہ سب لشکری اس کے پاس گئے اور پوچھا کہ ہم سب نے تجھ پر تلواریں ماریں تجھے کچھ اثر نہیں ہوا یہ کیا ماجرا ہے۔ اس نے کہا میں کہاں تھا جو کچھ یہ بت تھا مجھے تمہارے تلوار مارنے کی کچھ خبر نہیں۔ یہ حکایت آپ نے سنا کر فرمایا سبحان اللہ! دیکھو کہ وہ ہندو جو تمام متوجہ عشق بت کے عین سنگ یعنی بت ہو گیا تھا کہ ایک بال برابر بھی زخم نہیں آیا تو جو مرد متوجہ بخدا ہوتے ہیں ان کا حال دیکھنا چاہئے کہ وہ کس رتبہ کو

Marfat.com

پہنچتے ہیں۔

ایک روز ایک عاشق نے عرض کی قبلہ سکھوں میں دستور ہے کہ اگر کوئی ان میں بمقابلہ جنگ مسلماناں زخمی ہو جاتا ہے تو اس کے ہم قوم بھائی اس کو جان سے مار ڈالتے ہیں اس خوف سے کہ کوئی مسلمان اس کو گرفتار کر کے نہ لے جائے اور اسے مسلمان نہ کر لے۔ یہ قوم اپنے دین پر اس طرح محکم ہے۔ فرمایا یہ سب خلق ظہور اسماء خدا تعالیٰ ہے ہر شخص مظہراسم ہوتا ہے اور اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی مظہراسم مضل ہو وہ ہرگز رجوع بہ ہدایت نہیں ہوتا گو وہ کتنی ہی نیک افعال کی سعی کرے۔ لیکن جب اسم مضل اس پر حاکم ہے وہ اپنی ہی طرف کھینچے گا اور اسی طرح اسم ہادی ہرگز ضلالت میں نہیں پڑے گا اور چونکہ اسمائے حق تعالیٰ مضبوط ہیں ایسے ہی مظہر بھی ان کے مضبوط ہیں اور تابع اس اسم کے کل واحد علی صراط مستقیم۔

فرمایا اللہ بہ تجلی علی قدر استعداد متجلی علیہ یعنی اللہ تجلی کرتا ہے اوپر استعداد تجلی کئے ہوئے کے۔ ایک روز غلام رسول لانگری کے چچا نے عرض کی کہ یا حضرت آپ مراقبہ صورت شیخ فرماتے ہیں لیکن قبلہ عالم کی وفات کو ستر برس ہو گئے ہیں آپ کی صورت یاد نہیں رہی پھر کس طرح مراقبہ صورت ہو۔ فرمایا اگر تصور نہ ہو عملاً ہو تو بھی مقصود کو پہنچا دیتا ہے۔ یہ تصور کر کے بیٹھے کہ میرا مرشد میرے دل میں حاضر ہے۔

مولوی محمد عابد سوکری نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے خود آپ سے ارشاد کرتے سنا ہے کہ میں بوقت رحلت قبلہ عالم خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ پہنچ کر قدم بوس ہوا اور سمت پائیں پلنگ قبلہ عالم بیٹھا۔ آپ نے فرمایا نزدیک آؤ۔ میں تھوڑا سا نزدیک ہوا۔ پھر فرمایا نزدیک آؤ، پھر اور نزدیک ہوا۔ فرمایا نزدیک تر آؤ، چنانچہ قریب تر ہو گیا اور تھوڑا ہی سا فرق میرے اور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے درمیان میں رہ گیا۔ اس وقت سب حاضرین کو باہر جانے کا حکم ہوا کہ مجھ کو سلیمان تونسوی سے باتیں کرنی ہیں۔ جب سب لوگ چلے گئے اس وقت مجھ پر توجہ فرمائی اور جو عنایت کرنی تھی وہ کی۔ یہاں تک کہ مجھے ہوش نہیں رہا تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا فرمایا کہ مسجد خدابخش مہار میں مقیم رہو۔ پھر میرے پاس نہ آنا جب تک کہ میں فوت نہ ہو

Marfat.com

جاؤں۔

کرامات و خرق عادات

ایک مرتبہ ۱۲ ربیع الاول خلق کثیر مرد و زن ملک داماں و گرد و نواح سنگھر شریف ناگہاں خانقاہ حضرت پر جمع ہو کر طواف کرنے لگی۔ دریافت پر ان لوگوں نے کہا ہمارے شہر میں ایک غیبی آواز ہر مرد و زن نے سنی ہے کہ جو کوئی آج کی تاریخ زیارت خواجہ سلیمان کرے گا بہشتی ہو گا۔ اس لئے ہم چالیس پچاس کوس سے مرد و زن آئے ہیں۔ آپ حجرہ میں مشغول یادالہٰی تھے شور و غل کی آواز سن کر محمد اکرم خادم سے پوچھا کہ یہ انبوہ کثیر اس واسطے جمع ہے۔ اس نے عرض کی کہ آپ ہی تو خلق خدا کو طلب کرتے ہو پھر مجھ سے پوچھتے ہو کہ کیوں آ کر جمع ہوئے ہیں۔ آپ حجرہ سے باہر تشریف لائے تاکہ لوگ زیارت سے مشرف ہوں اور بنگلہ میں آ کر رونق افروز ہوئے۔ آنے والے مشرف بقدم بوسی و بیعت ہو کر ندائے غیبی عرض کرنے لگے۔ فرمایا اعتقادکم ینفعکم دوسری کرامت اسی دن یہ ہوئی کہ جس قدر مخلوق کثیر خلاف توقع اور امید جمع ہوئی تھی سب کو لنگر سے کھانا دیا گیا اور کافی ہوا۔ چند موقع کی ملاقات حضرت خضر علیہ السلام سے ہوئی "مناقب المحبوبین" میں درج ہے۔

روایت ہے کہ اہلیہ اسماعیل نام کو خلل جن تھا۔ اس کی والدہ نے حضور کی خدمت میں آ کر عرض کی فرمایا تین بار یاشیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھ کر مریضہ کے داہنے کان میں دم کریں اور اسی طرح بائیں کان میں دم کریں۔ اگر اس کو جن کا اثر ہو گا تو اس دم کے کرنے سے زیادہ ہو گا اور اگر کوئی دوسرا مرض ہے تو شفا ہو جائے گی۔ اس کی والدہ نے اسی طرح کیا' مرض زیادہ ہو گیا آ کر عرض کی۔ فرمایا میرے کہنے سے سورۂ جن پڑھ کر دم کرو چنانچہ سورۂ مذکور کو پڑھنے سے جن مسمات کو چھوڑ گیا۔

روایت ہے کہ میاں رسول خاں ناکو افغان نے فرمایا کہ ایک روز حضرت صاحب نے اچانک زبان سے فرمایا (گئے فرنگی آئے زنگی) اس کے بعد حسن شاہ کابلی نے اپنے خلیفہ کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا کہ حسن شاہ ملک خراسان میں کوئی زنگیوں کی قوم بھی ہے' اس نے کہا مجھے خبر نہیں۔ پھر اس نے دریافت کے بعد ڈیرہ اسماعیل خان سے اس مضمون کی عرضی بھیجی کہ

Marfat.com

بدریافت زبانی مردماں معتبر معلوم ہوا کہ قوم تاجک خراسان میں قسم زنگیاں سے ہیں۔ اور نیز دو تین قسم اور بھی خراسان کی لکھیں کہ وہ بھی قوم زنگیاں سے ہیں جو ملک خراسان میں ہیں۔ بعد اس کے فرمایا زنگیان خراسان سے آکر فرنگیوں کو قتل کریں گے۔ یہ بھی "مناقب المحبوبین" میں لکھتے ہیں کہ میاں شیر کاروای و گلزار نامی شخص آپ کے پیر دبا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا ایک شخص اہل خراسان سے خروج کرے گا اور نصاریٰ قتل ہوں گے اور اسلام کی فتح ہو گی گلزار نے عرض کی قبلہ کیا دہلی تک قتل ہو گا فرمایا نہیں آگرہ تک قتل کریں گے۔

نقل ہے کہ شاہ شجاع الملک بادشاہ خراسان کا ملک ہاتھ سے نکل گیا اور وہ ہندوستان میں انگریزوں سے مدد لے کر خراسان میں گیا ہوا تھا لیکن چند روز پیشتر اس کے دوست محمد خان والئی خراسان نے حضور میں عرضی اس مضمون کی بھیجی کہ میں نے محض اللہ کافروں پر کمر جہاد باندھی ہے تاکہ یہ خطہ کفار کی لوٹ کھسوٹ سے آلودہ نہ ہو توجہ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے فتح و نصرت دے۔ آپ نے بجواب اسی عرضی کے منشی کو فرمایا کہ لکھو ؎

ہر آں کاستعانت بدر ویش برد
اگر بر فریدوں رود بیش برد

بامداد حضرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ انجام کار حق تعالیٰ نے اس کو فتح نصیب کی اور شاہ شجاع الملک خراسانیوں کے ہاتھوں سے قتل ہوا۔ اور علی اکبر خان پسر دوست محمد خان نے یورش کر کے چند انگریزوں کو ان کی چھاؤنی میں قتل کیا اور خراسان پر تسلط کر لیا۔ اور چند نفر انگریزوں اور اعلیٰ عہدیداروں اور ان کی میموں کو قید کر کے انواع انواع کی ایذا و تکالیف دینے لگا۔ سرکار انگریز نے یہ حال دیکھ کر دوست محمد خان کو جو ہندوستان میں قید کر کے لے گئے تھے واپس بھیج دینا مناسب خیال کیا۔ اور جب تک دوست محمد خان کابل نہیں پہنچا علی اکبر خان نے قیدیوں کو رہا نہیں کیا۔ نقل عبور دریائے سندھ پا پیادہ معہ جمعیت کثیر مندرجہ "مناقب المحبوبین" ملاحظہ ہو۔ سید احمد مدنی نے بحکم رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آکر آپ سے بیعت کی تھی۔ (از مناقب فریدی)

فرمایا اولیاء اللہ کی دو حالتیں ہوتی ہیں ایک حالت بشریت' دوسری حالت حقیقت' پس

Marfat.com

حالت بشریت مثل عوام ہوتی ہے اپنے اور غیر کے حال سے بلکہ اپنے پس پشت کی بھی خبر نہیں رکھتے۔ اور جب حالت حقیقت وارد ہوتی ہے تو ان کو سب حال خلق و کشف و قانع آئندہ وغیرہ روشن ہو جاتا ہے۔ بلکہ ان سے اس وقت جو بھی فعل ظاہر ہوتا ہے وہ حق سے ظاہر و صادر ہوتا ہے۔ بموجب حدیث قدسی بی یسمع و بی یبصرو بی ینطق و بی یبطش ہے۔ حدیث کتمان الکرامت فرض علی اولیآء کاظھار المعجزۃ فرض علی انبیآء اور اہل سلوک بھی کہتے ہیں الکرامت حیض الرجال جیسے عورتیں حیض کو چھپاتی ہیں اسی طرح اولیاء اللہ اپنی کرامت کو چھپاتے ہیں ۔

ہرکہ او از کشف خود گوید سخن
کفش اورا کفش کن برسر بزن

آپ ۱۲۷۰ ہجری میں زیارات حضرات پیران چشت کے لئے ہندوستان معہ جمعیت کثیر روانہ ہوئے اور براہ بیکانیر و ناگور اجمیر شریف زیارت سے مشرف ہوئے اور جے پور سے ہوتے ہوئے دہلی تشریف لائے۔ اور مشرف بزیارت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ اور وہاں سے حضرت روشن چراغ دہلی تشریف لائے جہاں حضرت محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ دہلی خبر تشریف آوری سن کر جلوس کے ساتھ بسواری فیل دروازہ خانقاہ پر استقبال کے لئے کھڑے رہے۔ آپ شان استغنائی سے بادشاہ کی آمد کی خبر سن کر استنجا کے بہانے جنگل کی طرف چلے گئے آخر لوگ جا کر نہایت الحاح و منت سے آپ کو لائے اور شاہ موصوف قدم بوسی کے بعد رخصت ہو کر چلے گئے۔ پھر آپ حضرت محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کی زیارت سے مستفیض ہو کر شاہجہاں آباد یعنی دہلی میں رونق افروز ہوئے۔ اور صاحبزادہ غلام نظام الدین نبیرہ حضرت مولانا فخرالدین کے مکان پر قیام فرمایا۔ وہاں اس قدر خلقت آپ کی مرید ہوئی کہ جس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ اور بادشاہ نے اپنے محل میں لے جا کر بیگمات اور شاہزادوں کو آپ کا مرید کرایا۔ اور بادشاہ نے ایک زنجیر فیل معہ دیگر اشیاء نقد و جنس آپ کو نذر کیا۔ وہ فیل آپ نے صاحبزادہ حضرت غلام نظام الدین کو عطا کیا۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ گل محمد صاحب آپ کے مرید و خلیفہ و دیگر خلفاء آپ کے جو رہنمائے عرب و عجم ہوئے ان کے ۶۷ اسمائے گرامی کی

Marfat.com

فہرست حاجی محمد نجم الدین خلیفہ حضرت صاحب نے اپنی کتاب "مناقب المحبوبین" میں درج کی ہے وہاں ملاحظہ ہو۔ ہر ایک صاحب کا حال لکھا جائے تو ہر ایک کے لئے ایک ضخیم کتاب چاہیئے جس کی اس انتخاب میں گنجائش نہیں ہے۔ مگر اعلیٰ و محبوب ترین خلفاء کر ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت خواجہ گل محمد بن خواجہ محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : تونسہ شریف، پاکستان۔

تاریخ وفات : ۱۱ رمضان المبارک ۱۲۶۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : تونسہ شریف برابر قبر صاحبزادہ درویش محمد برادر خورد۔

حوالہ کتب : مناقب فریدی۔

آپ بزرگ ترین خلف الرشید و مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ شب و روز ذکر الٰہی میں مشغول رہتے۔ وجد و سماع کی طرف بہت رغبت رکھتے تھے۔ فن موسیقی میں خاصہ درک تھا۔ اس کے ساتھ ہی علم ظاہری و باطنی میں آراستہ تھے۔ تسلیم و رضا میں بہت بڑی دستگاہ رکھتے تھے۔ کوئی متنفس آپ سے آزردہ خاطر نہیں تھا۔ ایک روز غزل حافظ شیراز پڑھ رہے تھے ؎

فاش میگویم و از گفتہ خود دلشادم
بندہ عشقم و از ہر دوجہان آزادم

دیگر ؎

نیست بر لوح دلم جز الف قامت دوست
چہ کنم حرف دگر یاد نداد اوستادم

آپ کو اس قدر حالت ہوئی کہ کچھ عرصہ تک بیہوش رہے۔ جب آپ کے والد بزرگوار کو خبر ہوئی تو فرمایا آپ کے بدن پر پانی ڈالو، جب آپ کے بدن پر پانی پڑتا تھا مثل تابہ آہنی کے فوراً خشک ہو جاتا تھا۔ تھوڑی دیر میں ہوش آیا۔ آپ نے اپنے والد بزرگ کی حیات میں انتقال فرمایا۔ آپ کی وفات کے چند روز پیشتر حضرت صاحب نے ایک یہ بات نقل فرمائی تھی

Marfat.com

کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے چند پسر فوت ہوئے تھے جب آپ جنگ احد میں شہید ہوئے اور کفار نے آپ کے لاشہ کا مسلہ کیا اس وجہ سے آپ کی لاش مبارک شناخت میں نہیں آتی تھی۔ ہرچند آپ کی لاش تلاش کی مگر نہیں ملی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا مسلہ شدہ لاشہ کا دل چیر کر دیکھو اگر اس دل میں چند سوراخ پاؤ تو جانو کہ یہ لاشہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ کی نعش کو دفن کیا۔ غرض اس نقل سے یہ تھی گویا آپ کو اپنے پسر کے فوت ہونے کی خبر تھی اور وفات پسر سے باپ کو جو صدمہ ہوتا ہے اس سے آپ خالی نہیں تھے۔ سجع آپ کا ۔

ز گلزار فخر نور و سلیمان
شگفتہ گل محمد تازہ ریحاں

حضرت خواجہ اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ اللہ بخش بن خواجہ گل محمد ابن حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہم ۔

تاریخ و مقام ولادت : ماہ ذالحجہ ۱۲۴۱ ہجری ۔ مادۂ تاریخ ولادت " زہے بیدار بخت "

تاریخ وفات : ۲۹ جمادی الثانی ۱۳۱۹ ہجری ۔ تاریخ ولادت و رحلت از آہنگ غم، مولوی محمد سعید نقشبندی نے آپ کی تاریخ ولادت کہی تھی " زہے بیدار بخت" اور اب ہے " متقدائے چشتیاں رحلت کا سال "

مقام مزار شریف : تونسہ شریف ۔ عمر مبارک ۷۸ سال ۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین ۔ مرآۃ العارفین ۔ شجرۂ چشتیہ ، مرتبہ محمد عبدالحمید چشتی و معلومات ذاتی۔

آپ مرید و خلیفہ برگزیدہ اور نبیرہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سجادہ نشین اپنے جد امجد تھے۔ آپ کے خلافت ملنے کا واقعہ کچھ اس طرح سے ہے۔ قریب وصال

Marfat.com

حضرت خواجہ سلیمان رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ تو کون ہے ؟ آپ ابھی جواب دینے نہیں پائے تھے کہ میاں صالح محمد نے کہ مرید مجاز صحبت خاص حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ممدوح تھے عرض کی کہ قبلہ یہ صاجزادہ اللہ بخش فرزند گل محمد آپ کے بیٹے کے ہیں۔ ان پر توجہ اور مہربانی کا یہی وقت ہے۔ جو کچھ شفقت فرمانی ہو اس وقت اپنے پوتے پر فرمائیں۔ اس وقت آپ نے عرض کی بابو میں آپ سے کچھ نہیں چاہتا صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ کے فقیروں کی جوتیاں سیدھی کرتا رہوں۔ حضرت صاحب کو آپ کی یہ عرض بہت اچھی لگی اور آپ کی طرف بنظر خاص دیکھ کر فرمایا نفخت فیھا من روحی بس یہ آپ کا آخری کلام تھا۔ اس کے بعد کچھ کلام نہیں کیا۔ سبحان اللہ قیاس کرنے کی جگہ ہے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا نعمت ہو گی کہ اپنی روح کو آپ میں جاری و ساری کر دیا۔ گویا ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

سچ ہے کہ کامیابی محنت و مجاہدہ پر حصر نہیں رکھتی ؎

عبادت کے بھروسا پر عبث ہے عمر کا کھونا
بغیر از فضل مولیٰ کے محال ہے اولیاء ہونا

دوھرہ ؎
کرم کے ڈھنگ ہیں اس کے نرالے
پیا چاہے تو سوتی کو جگا لے

آپ پر محض بخشش و کرم الٰہی ہوا جس سے یہ نعمت غیر مترقبہ بغیر کسی مجاہدہ و ریاضت حاصل ہوئی۔ مگر اس کے بعد آپ نے دل کو ایسا مجاہدہ و ریاضت و اشغال پیران طریقت کی طرف لگایا کہ ہر وقت سوائے اس کے اور کوئی دوسرا شغل نہیں تھا۔ اور ایسی کسر نفسی و خاکساری کو پسند خاطر فرمایا تھا کہ جس جسم مبارک پر ایام صاجزادگی میں ملبوسات بیش قیمت زیب تن فرمایا کرتے تھے پھر یہ حال ہو گیا کہ ایک کلاہ سادہ اور ایک پیراہن سفید و تہ بند رنگ نیلا رکھتے تھے۔ جب وہ کچھ عرصہ بعد بالکل میلا کچیلا برنگ خاک ہو جاتا تو اس کو بدن مبارک سے

Marfat.com

جدا فرمایا کرتے تھے۔ معاملہ دینی و دنیاوی میں کامل ملکہ اور فہم و فراست رکھتے تھے۔ عمارت کا بڑا شوق تھا۔ اپنے جدامجد کا روضہ پرانوار ایسا عالیشان اور گنبد اس کا بسنت کاری سنگ مرمر سے انوکھی وضع کا بنوایا تھا جو قابل دید ہے۔ برسوں حضرت صاحبزادہ حافظ محمد موسیٰ صاحب اور غلام حسن خان لوہانہ والا مرید خاص کوہ مکرانہ سے سنگ مرمر لینے کو جاتے رہے۔ اور اتنے دور دراز راستہ سے سنگ مرمر بصرف کثیر لگا کر روضہ مبارک تیار کرایا۔ تقریباً دس بارہ سال کا عرصہ ہوا اس خاکسار مولف نے بھی تونسہ شریف حاضر ہو کر دولت قدم بوسی حاصل کی تھی۔ اس وقت میں مسجد خانقاہ از سرنو تیار ہو رہی تھی اور چاہ کی عمارت ابھی تکمیل کو نہیں پہنچی تھی اور حضور رحمتہ اللہ علیہ نے اس خاکسار کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا تھا کہ اس چاہ پر میرا پچیس ہزار روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور ہنوز ناتمام ہے اور داروغہ کو اشارہ ہوا تھا کہ تمام مکانات کی اس کو سیر کروا لاؤ۔

شیش محل دیکھا کہ جس میں ہفت اقلیم کی اشیاء نادرات از قسم چینی و شیشہ و سنگ وغیرہ موجود تھیں۔ سرائے عالیشان درویشوں اور مہمانوں کے لئے معہ متعدد کمروں اور ان کے سامانوں کے مہیا تھی۔ سامان لنگر و اصطبل و کتب خانہ اس کے علاوہ ہے جو باعث طوالت چھوڑ دیا گیا ہے۔ حضرت نے کمال مہربانی فرما کر دو روز رکھا اور رخصت کے وقت بعد نماز ظہر خاکسار کو روضہ مبارک کے اندر اپنے ہمراہ لے جا کر پیش کیا کہ جس طرح وزیر اپنے بادشاہ کے حضور کسی حاجت مند کو لے جا کر اس کا حال عرض کرتا ہے اور بادشاہ کے حضور سے مقصد حاصل کراتا ہے۔ اور پھر بعد معانقہ جسمانی اس خاکسار کو رخصت کیا۔ اور اس کے بعد اس خاکسار کو دو مرتبہ دہلی میں آپ کے قدم بوس ہونے کا اتفاق ہوا۔

" مرآۃ العارفین " کے مولف سید محمد سعید بحوالہ ارشاد حضرت مولانا شمس الدین صاحب سیالوی خلیفہ حضرت شاہ سلیمان رحمتہ اللہ علیہ لکھتے ہیں آپ سے تین عمل فاضل تر ظہور میں آئے۔ اول یہ کہ اس ملک میں قرات قرآن پاک صحت کے ساتھ نہیں تھی آپ نے ایک حافظ عرب شریف کی قرات والے کو رکھا علاقہ کے لوگوں کو تصحیح قرات کے لئے دعوت فرمائی۔ یہاں تک کہ مردمان نابینا جو مابین ڈیرہ غازی خان دوائرہ دین پناہ تھے سب نے طریقہ عرب کی طرح صحت قرآن پاک کی۔ دوسرے یہ کہ مسجد اور برج نظامی پاک پتن شریف میں جو مدت سے

Marfat.com

خستہ اور شکستہ پڑا تھا آپ کی کوشش سے تیار ہوا۔ تیسرے زیارت حرمین شریفین حسب دل خواہ حاصل کی یعنی بتاریخ چوتھی ماہ جمادی الثانی ۱۲۹۹ ہجری روز پنج شنبہ کو ساٹھ ہزار روپیہ نقد اور پچیس درویش اور دیگر فقہا مانند صاجزادگان مہار شریف وغیرہ تقریباً دو سو آدمی ہمراہ لے کر شہر ملتان پہنچے۔ وہاں سے چند آدمیوں کو رخصت کر کے براہ لاہور و دہلی و اجمیر شریف قیام فرماتے ہوئے ہشتاد نفر کے ساتھ جانب احمد آباد گجرات اور وہاں سے اورنگ آباد دکھن زیارات سے مشرف ہو کر بمبئی پہنچے۔ اور وہاں سے بسواری جہاز جدہ پہنچ کر مکہ شریف تشریف لے گئے۔ ایک ماہ سترہ یوم رہ کر واپس جدہ آئے اور وہاں سے بسواری جہاز بغداد براستہ بند کھاری' ینبوع روانہ ہو کر پانچ روز بحری اور پانچ روز بری سفر فرما کر ۱۶ ماہ رمضان مدینہ منورہ پہنچ کر زیارت روضہ مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہرہ یاب ہوئے۔ وہاں پر دو ماہ تین یوم قیام رکھا وہاں سے روانہ ہو کر یکم ذالحجہ کو مکہ شریف وارد ہو کر مناسک حج بجالائے اور پھر وہاں سے روانہ ہو کر ستائیس ماہ محرم ۱۳۰۰ ہجری کو تونسہ شریف رونق افروز ہوئے۔ ہمراہیان میں بارہ آدمی حرمین شریفین میں فوت ہوئے۔

کلمات طیبات

۱... صحبت ناجنس سے احتراز کرنا خاص کر وہابی و غیر مقلد کی صحبت سے دور رہنا چاہئے۔

پیر میخانہ یہی کہتا ہے ہر یک رند سے
صحبت زاہد سے جتنا ہو سکے پرہیز کر

۲... مرید کو اپنے پیر کے ساتھ تعلق ضرور رکھنا چاہئے تب مراد کو پہنچے۔ اس طریقہ میں اعتقاد رکن اعظم ہے۔

۳... روایت ہے کہ ایک روز کسی جگہ متبرک میں حضرت امیر خسرو کو عالم رویا میں زیارت حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصیب ہوئی۔ فرمایا خسرو ہاتھ لاؤ تم کو بیعت کریں۔ امیر صاحب نے دست چپ پیش کیا۔ فرمایا دست راست بیعت کے لئے لاؤ' عرض کیا یہ ہاتھ پہلے حضور کو بصورت نظامی دے چکا ہوں۔ اس خوش اعتقادی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے اور امیر صاحب کو

Marfat.com

مسرور اور سرفراز فرمایا۔

۴ ... حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ہم تاجر ہیں اور آڑت ہماری جملہ شہرات اور قصبات میں موجود ہے۔ شرق سے غرب تک اور جنوب سے شمال تک کوئی شہر خالی نہیں ہے۔ اور دکان دو شہر یعنی دہلی اور اورنگ آباد میں ہے۔

۵ ... ایک مرید نے پاک پتن شریف میں حضرت مولانا صاحب فخرالدین سے عرض کی کہ یا حضرت دروازہ بہشتی کہاں ہے جس کی میں زیارت کروں۔ فرمایا دروازہ بہشتی تو بجائے خود ہے۔ بلکہ جو کوئی اس شہر پر بنابر زیارت بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاص کے ساتھ آیا آتش دوزخ سے اس نے امان پائی۔

۷ ... بروز خمیس یعنی جمعرات کو یا اور روز متبرک کو ختم طعام یا شرینی پر جو کچھ میسر ہو پڑھنا ساتھ نام پیران سلسلہ اپنے کے اور لوبان سلگانہ اور غزل پڑھنا اور سماع کرانا جائز ہے بلکہ ثواب عظیم ہے۔ نزدیک اولیاء کرام کے اور علی ہذا القیاس مولود شریف کے واسطے بھی فرمایا۔

۸ ... فرمایا ضمانت کسی کی نہ دو اگر خدا توفیق دے تو نقد روپیہ ہو میسر ہو دے دو۔

۹ ... طالب کو چاہئے کہ اپنے اوقات پر نگاہ رکھے۔ ولایت و قطبیت خداداد ہے۔ صرف تمام دن و رات میں ایک بار یہ خیال کرلے کہ یہ دن و رات غفلت میں گزارا یا یاد خداوندی میں اگر غفلت میں گزرا تو افسوس کرنا چاہئے۔

۱۰ ... ہم کو سب سلاسل کے بزرگان سے نیاز ہے اور فیض خواجگان چشت اہل بہشت سے ہے۔

صاجزادگان و نبیرگان حضرت شاہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے صاجزادہ بزرگ حضرت حافظ محمد میاں موسیٰ صاحب مدظلہ جو خلیفہ اعظم و اکمل سجادہ نشین ارشاد و ہدایت ہو کر رہنمائے خلق ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حضرت ممدوح الوصف کو دیر تک سلامت باکرامت رکھے۔ اور فیض حضرات چشت اہل بہشت کا آپ کے وجود باجود سے جاری رہے۔ آمین۔

Marfat.com

دوم ' صاحبزادہ حضرت میاں محمود صاحب ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمر دراز کرے۔ اور بزرگان چشت کی سنت پر چلنا نصیب کرے۔ فرزند کلاں کے صاحبزادے میاں حامد جو بہ فضل الٰہی تحصیل علم میں مصروف ہیں اور میاں محمود صاحب کے صاحبزادہ میاں احمد نبیرگان آنحضرت سلمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو زیر سایہ عاطفت والدین بہ عمر طبعی پہنچائے۔

ذکر خلفائے آنحضرت رحمۃ اللہ علیہ

حضرت خواجہ محمد یوسف سجادہ نشین مہار شریف' مولوی احمد خاں بختیاری مرحوم' صوفی الہداد ساکن شیخ فاضل ضلع منٹگمری' صاحبزادہ غلام صدیق مہاروی' میاں عبدالحمید چشتی قرولوی' مولانا اخوند عمادالدین غزنوی' مولوی شرف الدین مرحوم' فیروزپوری' مولوی محمد الدین سیالوی ضلع شاہ پور پنجاب' شاہ محمد عبدالصمد دہلوی' مولوی غلام حسن خان ٹوہانی ضلع حصار' میر حیات علی خلف میر فضل علی ساکن جھجھر ضلع رہتک' مولوی عبداللہ شاہ ساکن گڈہی برادر زادہ پیر فضل شاہ ضلع راولپنڈی وغیرہ ہیں۔ ان سے جن صاحبان کا حال کچھ مفصل معلوم ہوا وہ آئندہ اپنے اپنے موقع پر حوالہ قلم کروں گا۔

حضرت محمد باران کلاچوی رحمۃ اللہ علیہ

نام' کنیت و لقب : حضرت محمد باران کلاچوی ولد نور محمد رحمۃ اللہ علیہ ' قوم افغان ۔

تاریخ و مقام ولادت : بلدہ کلاچی' ملک دامان از تونسہ شریف ٦٦ کوس جانب شمال ۔

تاریخ وفات : ٢٨ ربیع الاول روز جمعہ ' ١٢٥٤ ہجری ۔

مقام مزار شریف : کلاچی ۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین ۔

آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے موضع گرگوجی جاکر بیعت حاصل کی تھی۔ جس وقت آپ اپنے پیر و مرشد کے روبرو ہوئے ہیں حضور نے دیکھ کر فرمایا ایجوان بیاکہ (برائے آمدن تو انتظار تمام کشیدہ ام) صاحب " مناقب

Marfat.com

المحبوبین" وجہ بیعت آپ کی اس طرح لکھتے ہیں آپ قریہ وہوا میں طالب علمی کیا کرتے تھے' وہاں ایک بزرگ پیر سلطان رحمۃ اللہ علیہ کا مزار تھا ان بزرگ کی یہ کرامت ظاہر تھی کہ جو کوئی کسی حاجت کے واسطے آپ کے مزار پر رات کو رہتا خود وہ بزرگ قبر سے نکل کر اس کی حاجت بر لاتے۔ چنانچہ ایک روز آپ بھی رات کو قبر پر گئے' بزرگ موصوف نے قبر سے بر آمد ہو کر آپ کے آنے کا سبب پوچھا۔ آپ نے فرمایا میں چاہتا ہوں کہ حق تعالیٰ مجھے درویشی و علم باعمل نصیب کرے۔ بزرگ موصوف نے فرمایا تم دین دار اور درویش کامل ہو گے۔ اگر اپنی مراد کو پہنچنا چاہتے ہو تو مہار شریف جاؤ وہاں ایک بزرگ ہیں ان سے مقصود حاصل ہوگا۔ آپ بموجب فرمودہ بزرگ موصوف حاضر حضور ہوئے۔ حضرت قبلہ عالم مہاروی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا اول علم حاصل کرو پھر میرے پاس آنا۔ چنانچہ آپ تحصیل علم کے لئے کوٹ مٹھن گئے اور مدرسہ قاضی صاحب میں تحصیل علم کیا۔

عرصہ سات سال میں تحصیل علم کر کے مہار شریف حاضر ہوئے اور بیعت کے لئے عرض کی' فرمایا کچھ صبر کرو تمہارا یار ابھی نہیں آیا۔ کچھ عرصہ بعد خواجہ محمد سلیمان مہار شریف تشریف لائے اور چند ماہ رہ کر اپنے وطن کو جانے لگے وقت رخصت قبلہ مہاروی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مولوی محمد باران کو لاؤ میں اس کو بھی رخصت کروں۔ آپ اسی وقت حاضر ہوئے اور قبلہ عالم حضرت مہاروی صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کا ہاتھ پکڑ کے حضرت غوث زماں خواجہ محمد سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں دیا اور فرمایا کہ یہ تمہارے پیر ہیں۔ ان سے مرید ہو اور حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا یہ خلیفہ آپ کے ہیں ان پر خاص توجہ رکھنا۔ چنانچہ آپ نے کچھ عرصہ موضع گرگوجی رہ کر ریاضت و مجاہدہ کئے اور کمالیت کے درجہ کو پہنچ کر رتبہ خلافت حاصل کیا۔ آپ صاحب وجد و سماع تھے۔ خوارق و کرامات آپ کی حد سے زیادہ ہیں اس مختصر سی کتاب میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔

حضرت مولوی محمد علی مکھڈوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۹ رمضان المبارک بروز جمعرات' ۱۲۵۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : مکھڈ' پنجاب' برکنارہ دریائے سندھ ضلع راولپنڈی۔

Marfat.com

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین۔

آپ اعظم خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ آپ نے بڑی عمر میں ارادت حاصل کی تھی۔ مرید ہو کر چھ مہینے حضرت کے حضور اور صحبت میں رہ کر تکمیل کو پہنچ کر منصب خلافت حاصل کیا تھا اور شہر مکھڈ میں جا کر ہزاہا خلق خدا کو فیض پہنچایا۔ اور باوجود ضعیف العمری کے ہر سال اپنے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر چند ماہ رہ کر جاتے۔ آپ کے مرشد نے ایک روز آپ کے حق میں کہا کہ مولوی ضعیف ہو گیا لیکن عشق جوان ہے کہ ان کو ہر سال یہاں لاتا ہے اور یہ رباعی تصنیف کر کے آپ کے پاس بھیجی ۔

صوفی میاکہ مشرب رندانست مہیا
اینجا شراب خواری و رندانست مہیا

ناموس و پارسائی کردی تو مدتے
اینجاچہ کارداری رندانست مہیا

اس کے جواب میں آپ نے یہ رباعی لکھی اور خدمت میں بھیجی ۔

من برائے دیں فروشی سوے تو
آمدم تا دین دہم برروئے تو

ننگ و ناموسم نماندہ حبہ
چونکہ پا اندر زدم در کوئے تو

آپ کی طبعیت شعرو سخن کی طرف مائل تھی چنانچہ ایک غزل حوالہ قلم ہوتی ہے ۔

شہید تیر آں ترکم کہ از ابرو کماں دارد
خدنگ ازدست او خوردم کہ ازمژگاں سناں دارد

خدارا اے صبابا آں شہ خوبان عالم گو
کہ از لب تشنگی مردیم شربت در دہاں دارد

Marfat.com

ہمہ عاشق زیار خود رخ مہر و وفا بیند
زیار خویش حیرانم نہ ایں دارد نہ آں دارد

حدیث حسن یوسف را کجا دانند اخوانش
زلیخا را بپرس ازوے کہ صد شرح و بیاں دارد

صابا آں طبیب عشق حال مولوی برگو
کہ بس عمریست کایں بیمار سربر آستاں دارد

آپ کے خلیفہ بہت ہوئے ہیں ان میں سے مولوی محمد عابد قائم مقام و سجادہ نشین آپ کے ہوئے اور دوسرے خلیفہ آپ کے مولوی زین الدین تھے جو بعد وفات مولوی محمد عابد کے سجادہ نشین ہوئے۔

حضرت حافظ محمد علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حافظ محمد علی شاہ خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ، اصل نام محرم علی، تخلص مشتاق۔

مقام ولادت : خیر آباد قریب لکھنؤ، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۱۸ ذیقعد ۱۲۶۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : خیر آباد، ہندوستان۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین۔ مرآۃ السالکین۔

آپ اکمل خلفاء حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ ہوئے ہیں۔ آپ سادات حسینی اولاد شیخ الہدیا خیر آبادی چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ جب آپ کو شوق طلب خدا ہوا تو دہلی آکر چودہ سال ریاضت و مجاہدہ خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کرتے رہے اور خدمت جاروب کشی اور مشک کے ذریعہ مسجد و خانقاہ میں پانی لانے کی ذمہ داری سنبھال لی اور بیت الخلاء صاف کرنے کا ذمہ لیا۔ آخرش بہ بشارت و اجازت حضرت خواجہ قطب صاحب رحمتہ اللہ علیہ عرس حضرت خواجہ گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ پاک پتن شریف حاضر

Marfat.com

ہوئے حضرت قبلہ حافظ میاں محمد موسیٰ صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید حاجی خان سے فرمایا دیکھ ایک شخص آیا ہے اور اس کے پاس تن پوشی کے لئے کپڑا تک نہیں ہے اس کے لئے راتوں رات پارچہ پوشیدنی تیار کرا کے لے جاؤ اور پھر اپنے روبرو طلب کر کے زمرۂ مریدان میں داخل فرمایا اور اپنے ہمراہ تونسہ شریف لے گئے۔ سترہ سال مجاہدہ و ریاضت کرتے رہے تاآنکہ بہ توجہ حضرت صاحب موصوف بمرتبہ تکمیل پہنچ کر دولت خلافت کو حاصل کیا۔ بعد خلافت بھی بارہ سال اپنے مرشد کی خدمت میں بسر کئے۔ پھر رخصت ہو کر دہلی تشریف لائے۔ خلقت دہلی و صاجزادگان خانقاہ حضرت سلطان المشائخ و خواجہ قطب الدین رحمتہ اللہ علیہم آپ کے مرید ہوئے۔

اس کے بعد آپ پانچ سال تک حرمین شریفین میں رہے۔ وہاں بھی اکثر خلقت کو اپنا مرید کیا۔ صاحب "مرآۃ السا لکین" منقول از حضرت قبلہ خواجہ شمس الدین سیالوی سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ بحالت سفر کوچہ و بازار ڈیرہ غازی خاں میں گشت فرماتے تھے۔ کسی نے عرض کی کہ اس طرح کوچہ و بازار میں پھرنے سے کیا فائدہ' بہتر ہے ایک جگہ استقامت فرمائیں۔ آپ نے یہ بیت پڑھا ؎

ہرگز نشوی شیر بیابان طریقت
تاسگ شدہ در کوچہ و بازار نگردی

آپ شعر فرماتے تھے اور "مشتاق" تخلص رکھتے تھے۔ آپ کی ایک غزل حوالہ قلم کی جاتی ہے ؎

دلم بربود جانانے کہ آنے دلستاں دارد
شکر لب خندہ نمکینی خمار مے کشاں دارد

چو گل رخ نرگس چشمے بروئش سبلے زلفے
لب نازک تر از لالہ قد سرو رواں دارد

Marfat.com

کہ از تمکین نمی پرسد ز حال زار من دلبر
خدایا مہرباں سازش کہ دل سنگیں چناں دارد

ازیں نامہرباں شوخی چہ آسائش دہد و ستم
کہ باکم التفاتی ہا زمن خاطر گراں دارد

بکیش دلبری شاید روا دارد دل آزاری
کہ ازمژگان زند پیکاں و از ابرو کماں دارد

متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ
مگر در گوشہ چشمے چنیں ہا مردماں دارد

بیا "مشتاق" زیں بگزر تو خاک پا سلیماں شو
کہ ہر کس از جمال او کمال بیکراں دارد

حضرت مولانا احمد بن مولوی نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : تونسہ شریف۔

تاریخ وفات : ۱۷ شوال ۱۲۷۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : تونسہ شریف قریب مزار صاحبزادہ گل محمد رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ و امام مسجد تھے۔ نماز باجماعت حضرت کو آپ ہی پڑھایا کرتے تھے۔ جب آپ کو غلبہ وحدت ہوا و مخمور شراب سکر ہوئے تو عین نماز میں گریہ زاری کرنے لگے و محویت تمام غالب آگئی اور دریائے تلوین میں پڑ گئے۔ حضرت صاحب نے ان کے بجائے مولوی علی محمد کو اپنا امام مقرر فرمایا۔ آپ کو یہاں تک غلبہ وحدت ہو گیا تھا کہ جس وقت آپ کے سامنے کتا' گائے یا کوئی دوسرا حیوان آتا اس کو آپ سلام کرتے اور تعظیم بجالاتے۔ گویا تمام کائنات آپ کے حق میں آئینہ ہو گئی تھی کہ اس میں

Marfat.com

ذات حق دیکھتے تھے۔ جیسا کہ حافظ شیراز فرماتے ہیں ؎

در و دیوار من آئینہ شد از کثرت شوق
ہر کجا می نگرم روے شمائی بینم

حضرت صاحب کی موجودگی ہی میں آپ کی ایسی شہرت ہو گئی تھی کہ ہر طرف سے خلقت آتی تھی اور مرید ہوتی تھی اور ہر وقت مرد و زن کا اژدھام رہتا تھا اور لنگر بھی جاری رہتا تھا۔ آپ کا اعلان عام تھا کہ جو کوئی خدا دیکھنے کی خواہش رکھتا ہے میرے پاس آئے میں اس کو دکھاؤں گا۔

حضرت شیخ محمد صالح رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ محمد صالح عرف شیخ جیون بن شیخ عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ۔

تاریخ و مقام ولادت : ۱۷ جمادی الثانی ۱۲۳۲ ہجری، روز شنبہ بمقام جھجر۔

تاریخ وفات : ۱۲۸۳ ہجری۔ عمر ۵۱ سال پانچ مہینے ۱۶ یوم۔

مقام مزار شریف : دوران سفر بحیرہ عرب مضافات مکہ مکرمہ۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین۔

آپ اپنے والد ماجد کے ہمراہ اپنے خسر شیخ بدھو کے (جن کو لارڈ لیک صاحب نے خانی خطاب دیا تھا اور ناظم جھجر مقرر کیا تھا) فرخ آباد سے جھجر میں تشریف لا کر مقیم ہوئے۔ آپ شروع میں سپاہیانہ وضع رکھتے تھے۔ ناگہاں عشق الٰہی کا غلبہ ہوا اور بحضور حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ پہنچ کر درجہ خلافت حاصل کیا۔ آپ کے مرید دکھن سے دہلی تک ہر شہر و قصبہ میں پائے جاتے ہیں۔ حیدر آباد دکھن میں قیام پذیر رہے، پھر زیارت حرمین شریفین تشریف لے گئے اور واپس دکھن آئے۔ پھر دوبارہ پانچ بار ارادہ زیارت حرمین الشریفین جہاز میں بیٹھے۔ جہاز ہی میں بیمار ہو کر انتقال فرمایا اور بندر حدیدہ کے قریب جسم اطہر سمندر سپرد ہوا۔

Marfat.com

حضرت غلام نصیرالدین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت غلام نصیرالدین عرف کالے صاحب بن مولوی قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۵ صفر، ۱۲۶۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : قطب صاحب پائین طرف مولانا فخر رحمۃ اللہ علیہ، دہلی، انڈیا۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین۔ مناقب فریدیہ۔ تذکرۃ الفقراء۔

آپ نبیرہ حضرت مولانا فخرالدین کے دھوتے تھے۔ ابتداء میں آپ نے بڑی ناز و نعمت و جاہ و حشم میں پرورش پائی تھی۔ گویا بادشاہت دہلی آپ کی آستانہ بوس تھی۔ آخر اثر جدی نے ظہور کیا اور شوق خدا طلبی غالب آیا۔ توبہ نصوح اول کر کے اور تمام علائق دنیا سے ترک و تجرید کر کے زیارت حرمین الشریفین کے لئے تشریف لے گئے۔ اور وہاں سے واپس ہو کر بحضور حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ طلب خدا میں حاضر ہوئے اور بیعت سے مشرف ہو کر حسب الارشاد اپنے پیر روشن ضمیر کے ایک برس تک تونسہ شریف مقیم رہ کر ریاضت و مجاہدہ میں بہ سعی تمام مشغول رہے اور بہ تربیت غوث زمان تکمیل کو پہنچ کر مقصود اصلی میں کامیاب ہوئے۔ آپ کے حال پر آپ کے پیر کی کامل توجہ تھی۔ چنانچہ بعد نماز فجر در عین مشغولی و مراقبہ کے آپ کو بھی اپنے حجرہ میں مشغولی کے لئے بٹھا لیا کرتے تھے۔ اور وقت چاشت تک اسی اثناء میں بعض حکایات و اسرار آپ کے آگے ارشاد کرتے رہتے تھے۔

ابوظفر محمد سراج الدین بہادر شاہ مغل بادشاہ آخرین نسل تیموری آپ کے مرید اور آپ کے خاندان کے بہت بڑے معتقد تھے۔ آپ کے بہت مرید و خلیفہ ہوئے ہیں بہ تقریب شادی مولف کے جبکہ اس کی عمر نو برس کی تھی کرم بخشی فرما کر تشریف لائے تھے اور اپنے دست کرامت سے اس خاکسار کے سر پر سہرہ باندھ کر اور کچھ روپیہ ہاتھ میں دے کر تشریف لے گئے تھے۔ اس کے بعد رسم گھوڑی چڑھانے کی جو دہلی میں ہوا کرتی ہے ہوئی تھی۔ آپ کے صاحبزادہ کلاں میاں غلام نظام الدین آپ کے سجادہ نشین رہے جنہوں نے ۲۱ شوال ۱۲۹۶ ہجری میں وفات پائی اور پہلوئے والد مدفون ہوئے۔ دوسرے صاحبزادہ غلام معین الدین مجذوبی کی لٹک رکھتے تھے اور بڑے سیف زبان تھے جو کچھ حالت جذب میں منہ سے نکل جاتا وہ ہو کر

Marfat.com

رہتا تھا۔ آپ کی وفات ۲۷ صفر ۱۳۰۶ ہجری میں ہوئی۔

حضرت حاجی شیخ محمد نجم الدین بن شیخ محمد بخش رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۳ رمضان المبارک ۱۲۳۴ ہجری ' مضافات جھجر۔

وفات و مقام مزار : جھجر۔

حوالہ کتب : مناقب المحبوبین ۔ انیس العارفین ۔

آپ حضرت خواجہ محمد سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ اولاد پاک نہاد حضرت سلطان التارکین حمید الدین صوفی السوانی الناگوری الفاروقی رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ آپ کا باعث جذبہ الٰہی اس طرح پر لکھا ہے کہ آپ کتاب "انیس العارفین" شاہ حبیب کی جس میں بہت فوائد و نکات سلوک درج تھے مطالعہ کر رہے تھے کہ جذبہ الٰہی پیدا ہوا اور تلاش مرشد کامل کے درپے ہوئے۔ اور دروازہ درگاہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری رحمتہ اللہ علیہ استدعا کی۔ ایک روز آپ کو خواب میں کوئی شخص کہتا ہے کہ مرید خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ ہو۔ پھر مزار حضرت سلطان التارکین رحمۃ اللہ علیہ ناگور میں بھی یہی بشارت ہوئی۔ چنانچہ آپ ماہ شعبان ۱۲۵۳ ہجری تونسہ شریف پہنچے۔ عین وقت چاشت دولت قدم بوسی حاصل ہوئی۔ حضرت صاحب نے مراقبہ سے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا بیا اے مرد ہندوستانی ہندی ہستی ؟ عرض کی ہاں حضرت نے یہ بیت فرمائی ۔

ہندو ہے بت پرست مسلماں خدا پرست
ہم بندے ہیں اس کے جو ہے آشنا پرست

فرمایا اس وقت مسجد میں جا کر رہو مغرب کے وقت بیعت کریں گا اور پھر کچھ عرصہ بعد آپ کو ماذون و مجاز کیا۔ "انیس العارفین" سے چند فقرات کا اقتباس فوائد ذکر میں درج کیا جاتا ہے۔ لذات نفسانی و خطرات شیطانی سے دل کو زنگ لگتا ہے اور دل سیاہی پکڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے جمال دوست سے رہ جاتا ہے۔

Marfat.com

سعدی حجاب نیست تو آئینہ صاف دار
زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست

کل شئی مصقلة و مصقلة القلب ذکر اللّٰہ (الحدیث)

روے دل چوں صیقلے شد بیگماں
عکس انوار تجلی شد عیاں

یاد حق گناہ سے باز رکھتی ہے۔ تخم عشق حقیقی زمین دل میں بوتا ہے۔ جب بندہ یاد حق میں استقامت پکڑتا ہے تو حق تعالیٰ فرشتوں کو فرماتا ہے یہ بندہ مجھے دوست رکھتا ہے، میں اس کو دوست رکھتا ہوں، تم بھی اسے دوست رکھو۔ یہ ندا زمین پر پہنچا دو تاکہ لوگ اس کو دوست رکھیں۔ قولہ تعالیٰ فاالذکرونی اذکرکم یعنی تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔ ذکر بصورت زیبا قبر میں مونس و رفیق ہوتا ہے اور ذکر کا نور قبر کو روشن کرتا ہے۔

روایت ہے ایک بزرگ نے دوزخ کو بے آگ دیکھا آواز آئی کہ لوگ تو آتش خود ہی اپنے ساتھ لاتے ہیں اور مجھے بدنام کرتے ہیں۔ ذکر کرنے والے اور سننے والے کی بخشش گناہ ہوتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جہاں ذکر حق ہو فرشتے نازل ہوتے ہیں اور وہ سن کر درگاہ حق میں عرض کرتے ہیں، رب العزت کا حکم ہوتا ہے کہ حاضران مجلس کو ہم نے بخش دیا ہے

آسماں سجدہ کند پیش زمینے کہ درو
یک دو کس یک دو نفس بہرخدا بہ نشیند

سالک جس وقت یاد حق سے غفلت کرتا ہے فرشتوں میں اس کی موت کی آواز ہو جاتی ہے اور وہاں سے عالم ناسوت میں پہنچتی ہے۔ پھر جب ذکر میں مشغول ہوتا ہے زندہ رہ جاتا ہے ۔

Marfat.com

ہر زندگی کہ بے تو باشد
مرگے ست بنام زندگانی

حرارت آتش ذکر حجاب غیر کو جلا دیتی ہے اور نور ذکر دل کو روشن کرتا ہے جیسا کہ فی الذکر نار و نوراً یعنی ذکر میں نار ہے اور ہم نور پس نار حجاب غیر کو جلا دیتی ہے اور نور دل کو روشن کرتا ہے۔ حجاب کی دو قسم ہیں ایک ظلماتی کہ بلذت نفسانی ہوتا ہے دوسرے نورانی جیسا کہ عشق ایک حجاب ہے۔ میاں عاشق و معشوق و علم ایک حجاب ہے میاں عالم و معلوم و ذکر حجاب ہے۔ میاں ذاکر و مذکور جیسا کہ حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں مامعنی العشق حکم ایا علیک الفنا من العشق فانہ حجاب بین العاشق والمعشوق یعنی الٰہی معنی عشق کیا ہے فرمایا خالی ہو عشق سے کہ وہ حجاب ہے درمیان عاشق و معشوق کے۔

ان اللہ تعالٰی سبعین الف حجاب من النور والظلمۃ (الحدیث) یعنی اللہ تعالٰی کے ستر ہزار پردہ نور و ظلمت کے ہیں۔ ذکر حق تعالٰی امراض باطنی و ظاہری کو شفا دیتا ہے۔ قولہ تعالٰی الا بذکر اللہ تطمئن القلوب یعنی اللہ کے ذکر سے دلوں کو سکون ملتا ہے۔

اے نام توام شفاء امراض
وز یاد توام حصول اغراض

یعنی ذکر حق غیر کی جڑ کو اکھاڑ دیتا ہے۔ اور ہستی موہوم کو باہر کر دیتا ہے۔ مقرب و مصاحب حق کرتا ہے۔ انا جلیس من ذکرنی جو ہمارا ذکر کرتا ہے ہم اس کے ہم نشین ہیں۔ ایک حالت ہوتی ہے وہ ذکر اور ذکر کرنے والوں کو فنا کر دیتی ہے اور حق باقی رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اذا اراداللہ بولی عندالفتح علیہ باب الذکر ثم یفتح علیہ باب القرب ثم یجلسہ علی کرسی التوحید یعنی جب اللہ تعالٰی بندے کو اپنا دوست کرنا چاہتا ہے تو ذکر کے دروازے اس پر کھول دیتا ہے۔ پھر دروازہ قرب کا اس پر کھول دیتا ہے اور پھر کرسی توحید پر بٹھا دیتا ہے۔ یاد مولٰی از ہمہ اولٰی ۔

Marfat.com

پس از سی سال ایں معنی محقق شد "بخاقانی"
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

تصانیف : آپ کی تصانیف بہت ہیں چنانچہ " مناقب المحبوبین " جو حضرت خواجہ نور محمد مہاروی و حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہم کے حالات میں بڑی صحت و عمدگی کے ساتھ تحریر کی ہے۔ رسالہ پیا ملانی غیر بھولانی' ہندی نظم میں ۔ بارہ ماسہ ہندی نظم میں' جس کو اپنے پیر کے عشق میں مکہ و مدینہ منورہ میں جا کر لکھا تھا۔ دیوان نجم ۔ پریم گنج ۔ ماحی الغیریت' نظم ہندی علم حقائق میں ۔ پریم کہانی ۔ شجرۃ العارفین ۔ شجرۃ المسلمین ۔ مقصود المریدین ۔ شرح اوراد نصیرالدین ۔ ردالمنکرین فی سماع السامعین ۔ راحت العاشقین ۔ مقصود العارفین ۔ نجم الہدایت ۔ فضیلت نکاح ۔ تذکرۃ الواصلین ۔ مناقب التارکین ۔ مناقب الحبیب ۔ بیان الاولیاء ۔ قبالات نجمی ۔ فضل الطاست ۔ احسن العقائد ۔ نجم الاخر ۔ گلزار وحدت ۔

حضرت قاری حاجی فضل علی بن سید غلام حیدر رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۲۱۷ ہجری ۔

تاریخ وفات : ۹ صفر ۱۲۹۱ ہجری ۔ عمر ۷۴ سال ۔

مقام مزار شریف : جھجر ضلع رہتک ' ہندوستان ۔

آپ سادات عظام از اولاد حضرت سید یوسف مشہدی ہیں۔ آپ نے بعد حصول علم ظاہری کے شرف بیعت اور بعد چند ہی روز کے درجہ خلافت حضرت خواجہ سلیمان تونسوی سے حاصل کیا۔ اور بعد ازاں خاص جھجر و اطراف و جوانب دہلی وغیرہ کے طالبان خدا کو فیض دیا اور ہزاروں کو واصل الی اللہ کیا۔ حضرت مولانا محمد رمضان مہمی آپ کو " شیر نر ہریانہ " فرمایا کرتے تھے۔ نواب فیض علی خان والئی جھجر نے ہر چند چاہا کہ لنگر شریف کے اخراجات کے لئے چند مواضعات منظور فرمالیں لیکن آپ نے منظور نہیں کئے اور فرمایا یہ ہمارے خواجگان طریق کے خلاف ہے۔ ہر دوسرے سال اپنے پیر کی قدم بوسی کو تونسہ شریف جاتے تھے۔ کرامات و خرق

Marfat.com

عادات اکثر اوقات آپ سے صادر ہوتے رہتے تھے۔ لیکن آپ ستر حال میں غایت درجہ کوشش کرتے تھے اور کرامات و خرقہ عادات کو ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔

شمس العافین حضرت مولانا شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : سیال شریف۔

تاریخ وفات : روز جمعۃ المبارک علی الصباح ۲۴ صفر ۱۳۰۰ ہجری۔ مادۂ تاریخ تولد و عمر و وفات۔

عمرش یگانہ بود تولد چہ اختری — شمس منیر کشور دینی وصال او

۸۶ — ۱۲۱۴ — ۱۳۰۰ ہجری

کل شئی ھالک الاوجہ — وحدہ لاالہٰ الااللہ

سنین غرب شمس البازغہ — مات فی اخلاق اللہ

مقام مزار شریف : سیال شریف متصل قصبہ ساہیوال، ضلع سرگودھا، پنجاب۔

حوالہ کتب : مرآۃ العاشقین۔ وقوف ذاتی مولف۔

آپ اعظم و اکمل و محبوب ترین خلفائے حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ عالم تبحر و فاضل اجل پابند شریعت اور قدم بقدم چلنے والے راہ طریقت اپنے پیر روشن ضمیر کے تھے۔ دیکھنے والوں کی زبانی اکثر سنا ہے کہ آخر وقت میں آپ بعینہ ہم شکل و شباہت اپنے پیر کے ہو گئے تھے۔ آپ کی دلی آرزو یہ بھی تھی کہ میری وفات اور عمر مثل پیر کے ہو۔ چنانچہ آپ کا وصال ماہ صفر اور عمر بھی تقریباً اپنے پیر کے ہوئی۔ فنا فی شیخ کا پورا پورا رتبہ آپ ہی کے حصہ میں آیا۔ چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہے ؎

چونکہ ذات پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

Marfat.com

گر جدا بینی ز حق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن و ہم دیباجہ را

آپ کا فرمودہ ہے پیر پرستی نزدیک ارباب ظاہری کے بت پرستی ہے مگر نزدیک مردان حقیقت عین حق پرستی ہے۔ طالب صادق کو چاہئے کہ تصور شیخ کا کرے تا کہ صورت حقیقی اس سے جلوہ نما ہو۔

صفات و ذات چو از ہم جدا نمی بینم
بہر چہ می نگرم جز خدا نمی بینم

اسی موقع پر شعر "فیضی" یاد آیا ؎

ذاتت صفت صفت گرفتہ
حیرت رہ معرفت گرفتہ

مئولف نے اپنے پیر بھائیوں کی زبانی سنا ہے کہ حضرت قبلہ تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کمال شفقت و مہربانی آپ کے حال پر مبذول فرماتے تھے اور فرماتے تھے " میرے سیالوں کو رنگ لائیں وے ریجھنٹیا " یعنی موضع سیال جہاں کے آپ باشندے تھے اس کو رونق دے اے پروردگار۔ چنانچہ آپ کی دعا کا پورا پورا یہ اثر ہوا ہے کہ جو رونق آپ کے آستانہ بہشت آشیانہ پر عرس اور سادہ دنوں میں رہتی ہے اور جو رنگ رچا ہوا ہے وہ دوسری جگہ کم نظر آتا ہے۔ آپ نے تیرہ سال مکھڈ شریف رہ کر مولوی محمد علی سے علم حاصل کیا تھا۔ حضرت صاجزادہ صاحب مولوی محمد الدین سجادہ نشین کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ کے استاد مولوی محمد علی صاحب نے عرضی دے کر آپ کو حضرت محمد سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا اور بیعت کرنے کی استدعا فرمائی۔ آپ نے بوقت قدم بوسی عرض کی کہ مجھے تو بیعت فرمائیں اس لئے آپ کا فرمودہ ہے کہ میں استاد سے مرید ہونے میں سبقت رکھتا ہوں۔

چھ ماہ خاص کابل میں رہ کر دستار و سند فضیلت علم حدیث حاصل کی تھی۔ ہر چند کتب سلوک اور توحید مثل لوائح جامی و لمعات فخرالدین عراقی و شرح لمعات مولوی جامی و سواء السبیل و کشکول و مرقع شریف من تصنیفات حضرت خواجہ کلیم اللہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ تونسہ شریف

Marfat.com

میں رہ کر خود حضرت خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ سے سبقا" پڑھی تھیں۔ آپ کی مجلس میں بپاس شریعت وقت قوالی مع مزامیر تو کجا دستک زنی کی بھی اجازت نہیں تھی۔ حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے حج بیت اللہ سے تونسہ شریف تشریف لانے پر جس روز حضرت صاحبزادہ محمد الدین صاحب کی تجویز روانگی حضرت تونسہ شریف کی خدمت میں موصوف ہوئی ہے اس وقت اتفاق حسنہ سے یہ عاصی مولف بھی حاضر حضور تھا۔ حضور کی طبیعت ناساز تھی۔ صاحبزادہ صاحب کو تاکید ہوئی تھی کہ واپس آنے میں دیر نہ کرنا اور جلد واپس آنا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ آپ کا زمانہ فراق قریب آگیا ہے۔ خاکسار کے نصیب میں بھی بس وہی آخری دیدار تھا۔ جو شفقت خاص و نظر توجہ اس عاصی پر تھی اس کیفیت کو زبان سے بیان کرنا مشکل ہے اور دل ہی جانتا ہے۔ سہ پہر کے وقت کٹورہ شیر گاؤ آپ کے نوش جاں کرنے کو آیا کرتا تھا دو موقع پر یہ عاصی حاضر تھا آپ نے کچھ شیر نوش فرما کر اپنے لطف کرم سے مجھے دے کر فرمایا پیو۔ اس وقت کا اثر اور کیفیت جو حاصل ہوئی ہے وہ اب تک میرے رگ و پے میں ہے اور انشاء اللہ دم مرگ تک رہے گی ۔

پریم بھٹی کا مدھوا پلا کر
متوالی کردینی موسے نیناں ملا کے

دیگر ۔

صامت از لعل توچہ جرعہ چشید
سالہا پر خمار خواہد بود

آپ نے چند اشعار زبان ہندی میں اپنے پیر کے انتقال اور درد فراق میں فرمائے ہیں وہ یہ ہیں ۔

ت، تانگ تو ساڈیدی سانگ مینو میری چانگہ اسمانوں تے جائے رہی
برہوں تیر فراق دا چیر گیا مارو پیڑ کلیجڑے کی کھائے رہی

.بھکہ موکھہ توساڈی کے دیکھنے کی خوشی چین سو مینو رجا رہی
شمس روگ لگا تن بھوگ میرے ملان سد طبیب بوجھا رہی

Marfat.com

سجع مہر آنحضرت ؎

نور محمدی ز سلیمان ظہور یافت
زاں نور شمس دین بدو عالم مفیض گشت

شمائل و خصائل و خرق عادات و کلمات طیبات حضرت مرشدنا و مولانا خواجہ شمس الدین صاحب سیالوی رحمتہ اللہ علیہ از " مرآۃ العاشقین " فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن مجید و دیگر کتب سماوی میں اسم لفظ " امی " سے بھی ملقب ہوئے ہیں۔ یہ لفظ تین معنی رکھتا ہے۔ ایک یہ کہ پڑھنا لکھنا کسی سے نہ سیکھا ہو۔ چنانچہ آپ ﷺ ایسے ہی تھے۔ دوسرے یہ کہ عرب میں ہر چیز کی اصل کو ام کہتے ہیں۔ چنانچہ مکہ کو ام القریٰ کہتے ہیں کہ اصل تمام شہروں اور آبادیوں کا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصل تمام موجودات و مخلوقات کے ہیں۔ چنانچہ شیخ سعدی فرماتے ہیں ؎

تو اصل وجود آمدی از نخست
دگر ہرچہ موجود شد فرع تست

ایسا ہی حدیث پاک میں آیا ہے کل خلائق من نوری و انا من نور اللہ تیسری نسبت بطرف ام القریٰ مکہ ہے یعنی مکی تھے۔ ایک روز حضرت خواجہ حافظ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمائی ؎

می دو سالہ و معشوق ہیرژدہ سالہ
ہمیں بس است مرا صحبت صغیر و کبیر

ہیرژدہ سالہ سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعتبار شب معراج وہی دو سالہ قرآن مجید باعتبار نزول اول لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل ہوا اور دوسری مرتبہ آیت آیت یا سورت سورت موافق مصلحت بندگان نازل ہوا۔ فرمایا جو کوئی کبیرہ گناہ کر کے توبہ کرے گا خدا تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں کوئی کلمہ بے ادبی نکالے وہ کبھی نہیں بخشتا ؎

Marfat.com

محمد بہ بخشد گنہگار حق را
دلے حق نہ بخشد خطائے محمد ﷺ

اسی طرح کسی کا قول ہے " باخدا دیوانہ باش و با محمد ہوشدار " فرمایا مصنف مفاتیح الاعجاز شرح گلشن راز کے حضرت سید محمد غیاث نور بخش نام تھا۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ایسے علو ہمت سادات سے ہوئے ہیں' کہ جس کار میں مشغول ہو کمال کو پہنچا دیتے ہیں۔ ان کی تصنیف سے معلوم ہوتا ہے کہ علم توحید میں درجہ کمال رکھتے تھے۔ فرمایا اصول دین چار ہیں۔ آیت حدیث و قیاس مجتہد و اجماع امت و علمائے امت ۔ آیت اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم کو فرض کہتے ہیں۔ اور اولی الأمر سے مراد صلحا اور اتقیاء ہیں۔ بادشاہ دوجہان مردان خدا ہیں کہ تمام امور زیر فرمان ان کے ہیں۔ بخلاف بادشاہ ظاہری کے کہ امور دنیا میں مشغول ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی محل پر یہ حکایت فرمائی کہ ایک روز اورنگزیب بصحابت نواب سعداللہ خان کے میاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آیا اتفاقاً" میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اپنے کپڑوں سے جوئیں دیکھ رہے تھے۔ خادم نے عرض کی بادشاہ وقت آپ کی خدمت میں آئے ہیں۔ آپ نے سر اٹھا کر فرمایا کہ میں نے جانا کوئی جوں یعنی شیش دیکھی ہے۔ جب بادشاہ آئے آپ نے کچھ التفات نہیں کیا۔ نواب سعداللہ خان نے عرض کی کہ تعظیم بادشاہ واجب تھی۔ فرمایا عجب بات ہے کہ رزق خدا تعالیٰ کا کھاؤں اور کل حاجتیں اسی سے طلب کروں پھر بھی کسی دوسرے کی طرف التفات کروں۔

فرمایا فرقہ روافض و غیر مقلد اپنے افعال و اقوال کو نص و حدیث کے مطابق کہتے ہیں۔ لیکن ان کا یہ زعم باطل ہے کیونکہ یہ دونوں فرقہ قیاس مجتہدین و اجماع امت سے منکر ہیں اور ان کے حق میں طعن کرتے ہیں۔ اسی موقع پر یہ بھی فرمایا کہ جب کوئی شخص عالمان و مفتیان دین سے تحقیق کے واسطے کوئی مسئلہ خواجہ تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کے حضور میں آتا فرماتے ہم درویشوں کا عمل باحدیث صحیحہ عین مطلوب ہے مگر جو شخص کہ معرفت حدیث و طریقہ استنباط مسائل کماحقہ نہیں جانتے ان پر عمل بالحدیث جائز نہیں ہے۔ ان کو لازم ہے کہ تحقیق مسئلہ کتب فقہ حنفیہ سے کریں۔ اس لئے کہ استنباط مسائل ان کا آیت و حدیث سے اور مطابق

Marfat.com

دونوں کے ہے ذکر در باتب فضیلت عقیدہ بر علم کے فرمایا اکثر مردمان باوجود تحصیل علم قرب حق تعالیٰ سے محروم رہتے ہیں۔ اس واسطہ کہ علوم کی اصل حسن اعتقاد ہے۔ پس طالب صادق کو چاہئے کہ حسن اعتقاد کے حاصل کرنے میں سعی بلیغ کرے و اطاعت شیخ میں اپنے ظاہر و باطن کو مشغول رکھے تاکہ حق تعالیٰ گوناگوں علم اس کو عطا کرے۔ چنانچہ مولوی معنوی فرماتے ہیں ۔

ہاں کنی خدمت بخوانی یک کتیب
علم ہائے نادرہ یابی ز حبیب

فرمایا اصل سلوک کی اعتقاد ہے اور یہ بیت زبان مبارک سے فرمایا ۔

در کارخانہ عشق از کفر ناگریز است
آتش کرابسوزد گر بولہب نباشد

کفر اصطلاح صوفیوں میں اعتقاد پختہ ہے کہ ہرگز بتشکیک مشکک زائل نہیں ہوتا و مراد آتش مصائب و شدائد دنیا اور مراد ابولہب ہے۔ عاشقان حقیقی وہ ہیں کہ تحمل ایذا کرتے ہیں۔ امام بخش نذر بردار نے عرض کی کیا عشق باشغال و اذکار حاصل نہیں ہوتا' فرمایا یہ برکت اشغال سے خطرات نفسانی و وسواس شیطانی دور ہوتے ہیں لیکن حصول عشق محض اس کی کریمی ہے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء کسی نے عرض کی کہ حصول علم و ترقی فہم کے واسطے کچھ فرمائیے۔ ارشاد کیا کہ بعداز نماز فجر ایک سو مرتبہ یا علیم علمنی پڑھ کر کہو اے خداوند کریم بحرمت اس اسم کے مجھ کو علم نصیب کر۔

سید اللہ بخش نے بہ محل گفتگو خیر و شر کے عرض کی کہ جس حالت میں سب امور خیر و شر ارادہ حق تعالیٰ اور اس کے حکم سے ہیں تو موجب عذاب و ثواب کیا ہے۔ فرمایا ایسا ہی ہے کہ مبدائے تمام کاموں کا اس کی قدرت کے ہاتھ میں ہے اور یہ مصرعہ پنجابی زبان میں فرمایا "کچھ دوش نہیں بانکے یار نوں جے لکھی آپ نے نوں پئی رونیاں میں " یعنی جو کچھ تقدیر میں لکھا گیا وہی مشیت و ارادہ حق تعالیٰ میں آتا ہے' لیکن درویش کو چاہئے کہ کار خیر کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرے اور کار بد کو اپنی طرف سمجھے۔

قولہ تعالیٰ ما اصابک من حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک پیر

Marfat.com

سید موصوف نے عرض کیا کہ جب مبدا تمام امور خیر و شر کا وہ ہے تو فرق درمیان میں جبریہ و صوفیہ کیا ہے۔ فرمایا جبریہ قائل تعدد ہوتے ہیں اور صوفیہ قائل وحدت اور دوسرے یہ کہ جبریہ ادائے امرونہی میں سست ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارا کیا چارہ ہے جو کچھ کرتا ہے خود خدا کرتا ہے اور صوفیہ اطاعت خدا تعالیٰ میں چست و چالاک رہتے ہیں اور امر محبوب حقیقی کو سعادت دارین سمجھتے ہیں۔ اسی موقع پر مولوی معظم الدین نے عرض کی کہ جبریہ مظہر مضل اور صوفیہ مظہر ہادی ہیں۔ آپ نے فرمایا آخر سلسلہ ہر دو اسم کا باسم واحد پہنچتا ہے پس فی الحقیقت ہر دو فرقہ ایک تن ہیں باعتبار مرتبہ احدیت کے اور دو تن ہیں باعتبار واحدیت کے۔ فرمایا مدت دراز تک مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی مثنوی کو مطالعہ میں رکھا حاصل مطلب ہر شش دفتر کا اطاعت شیخ کو میں نے جانا۔ جس وقت اطاعت شیخ درست آئی تمام منازل و مراتب سلوک کے اس کو حاصل ہو گئے۔ کیونکہ شیخ کی اطاعت خود عین اطاعت خدا اور رسول کی ہے۔ چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہے ۔

چونکہ ذات پیر را کردی قبول
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

گر جدا بینی ز حق تو خواجہ را
گم کنی ہم متن و ہم دیباچہ را

فرمایا نماز کی دو قسم ہیں ایک صوری اور دوسری معنوی ۔ نماز صوری حسب امر شریعت بشرائط آداب بجا لائے اور معنوی وہ ہے کہ ماسوائے اللہ سے ترک کرے اور بحضور حق تعالیٰ متوجہ ہو۔ بعدازاں فرمایا ذکر حق بھی بمنزلہ نماز کے ہے کہ مقصود نماز سے یاد حق ہے۔ اور ارکان نماز کے تین قسم قولی، فعلی اور قلبی ہیں۔ قولی مثل قرات، فعلی مثل قیام و رکوع و سجود وغیرہ جمیع حکام اور قلبی مثل حضور دل یعنی سب ماسوائے اللہ سے روگردان ہو کر حق کی طرف متوجہ ہونا ۔

ذوق طاعت بے حضوری دل نیابد ہیچ کس
طالب حق را دل حاضر دریں درگاہ بس است

Marfat.com

صوفیہ کے نزدیک بدون حضور قلب نماز جائز نہیں۔ جیسا کہ حدیث پاک میں وارد ہے لاصلوٰۃ الا بحضور القلب اور معنی اس حدیث کے چند وجوہ سے کئے ہیں یعنی نزد بعض کامل ثواب نماز بدون حضور حاصل نہیں ہوتا اور نزدیک بعض بوقت نیت نماز حضور شرط ہے اور نزد بعض بجز حضور ہرگز جائز نہیں ہے اور یہ ظاہر حدیث پر عمل کرتے ہیں۔ ذکر محکم الدین سیرا میں آیا فرمایا ارادہ نماز سے پہلے قوالوں کو بلا کر کچھ سنتے پھر نیت نماز بحضور دل درست کر کے تمام کرتے تھے۔ سید اکرام شاہ ساکن سہلو نے عرض کی اگر سہواً یا اور کسی وجہ سے نماز قضا ہو جائے تو اس کے قضا کتب فقہ سے ثابت ہے۔ مگر وہ کونسا عمل ہے اگر فوت ہو جائے تو اس کی قضا نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا جو نفس غفلت کے ساتھ گزرے تحقیق اس کی تلافی محال ہے۔

حج اکبر کی گفتگو چلی، سید محمد سعید مولف "مرآۃ العاشقین" نے عرض کی معنی "دل بدست آور کہ حج اکبر است" کے کیا ہیں؟ فرمایا دل بدست آوردوں سے وہ ہے کہ حب ماسوائے اللہ دل سے باہر کرے اور ہر وقت ذکر مولیٰ میں مشغول رہے۔ فرمایا ذکر پاس انفاس تمام وظیفوں کا اصل ہے۔ سالک کو چاہئے کہ اس میں کوشش بلیغ کرے۔ یہاں تک کہ اس کا دل ذاکر ہو جائے۔ فرمایا جو شخص باستعمال خوشبو و بحضور دل پاک جگہ پر بیٹھ کر درود شریف پڑھے روح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اس شخص کے متوجہ ہوتی ہے اور اپنے کانوں سے سنتے ہیں اور قبول فرماتے ہیں۔ اور جو شخص ان شرائط کے بدون پڑھتا ہے اس کو وہ فرشتہ جو کہ واسطے پہنچانے درود شریف کے ہر مومن کی پیشانی پر موکل ہے وہ روز مرہ کا درود جامہ نور میں لپیٹ کر اور طبق نور میں رکھ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو پہنچاتا ہے پھر وہ حضرت موصوف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر کہتے ہیں یا رسول اللہ! فلاں بن فلاں نے اس قدر درود شریف آپ کے اوپر پڑھی ہے۔ فرمایا درود مستغاث و کبریت احمر راستہ چلتے چلتے ہرگز نہ پڑھنی چاہئے مگر بسواری اسپ وغیرہ۔

فرمایا دو چیز سالکوں کی ضروریات سے ہیں، اذن و ریاضت، سلوک سوائے ان دونوں کے کمال کو نہیں پہنچتا۔ فرمایا واسطے دفع بیماری و حل مشکلات کے اسم شیخ اپنے کا ایک سو مرتبہ

Marfat.com

پڑھ کر دم کرے اور دعا مانگے انشاء اللہ مطلب حاصل ہو گا۔ مولف "مرآۃ العاشقین" نے عرض کیا کہ اسم شیخ کا کس طرح پڑھنا چاہئے؟ فرمایا خواجہ تونسوی کا ایک درویش اس طرح پڑھتا تھا یا شیخ محمد سلیمان اور میں اس طرح پڑھتا ہوں "یا شیخ محمد سلیمان شیا" للہ۔"

ایک مرتبہ امام بخش نذر بردار نے یہ مصرعہ پڑھ کر "اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیا موز" میں مرغ سحر سے کیا مراد ہے؟ فرمایا علماء ظاہر مرغ سحر خروس کو کہتے ہیں لیکن اہل اللہ کے نزدیک وہ شخص مراد ہے جو شب و روز یاد خدا میں مشغول رہے۔ ذکر سالک مجذوب و مجذوب سالک میں: فرمایا مثال سالک مجذوب کی یہ ہے کہ کوئی شخص راہ بیت اللہ شریف منزل بمنزل قطع کر کے پہنچے اور مجذوب سالک کی مثال یہ ہے کہ کوئی بزرگ کسی کو کہے کہ آنکھ بند کرو اور پھر فرمائے کھولو' اس وقت وہ شخص بیت اللہ کو اپنے سامنے دیکھے۔ پس سالک مجذوب تمام احکام شرعی کو جانے اور ہدایت کرے و مجذوب سالک محض جذبات الٰہی میں مستغرق رہے۔

فرمایا وظیفہ مستغاث عشرہ میں منقول ہے کہ یہ درود حضرت ابراہیم تیمی کو حضرت خضر علیہ السلام سے پہنچا تھا۔ لیکن اخیر دعا مستغاث عشرہ کے اللھم المھدنی دیگر سلسلوں میں نہیں پڑھتے۔ حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رحمتہ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خواب میں ارشاد کیا تھا اس لئے خواجگان چشت اپنے مریدوں کو اس دعا کے آخر میں چھ دفعہ پڑھنے کے لئے کہتے ہیں۔ ایک شخص نے دریافت کیا جو چیز چوری ہو جائے اس کے لئے کچھ فرمائیں۔ فرمایا آیت مبارکہ یابنی ان انها تک مثقال حبة یا لطیف خبیر ایک سو انیس بار ۱۱۹ اور یالطیف ایک سو انیس بار پڑھے۔

ایک جذامی شخص کو فرمایا روزمرہ سات سو ستاسی ۷۸۷ دفعہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھتا رہے۔ بنابر رفع بواسیر فرمایا دو رکعت سنت فجر میں اول رکعت میں الم نشرح اور دوسری میں سورہ فیل پڑھے۔ اور وتر عشاء میں اول رکعت میں الم نشرح' دوسری میں والتین اور تیسری میں اخلاص پڑھنے کی مداومت کرے۔ واسطے دفع قرض و سلب ایمان و خذلان دارین کے بعد نماز فجر ستر ۷۰ بار یاوھاب پڑھتے رہیں۔ فرمایا ایک روز مولوی دلدار بخش نے محمد علی شاہ خیر آبادی سے دریافت کیا کہ درمیان مولانا فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ و خواجہ سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ از روئے منازل فقر کیا فرق ہے؟ سید موصوف نے فرمایا کہ مولانا صاحب جو کار کرتے توجہ سے کرتے

Marfat.com

تھے۔ اور حضرت تونسوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس کام کو ظاہراً بلباس استہزا کرتے تھے۔

ایک روز گرد و نواح کے لوگوں نے شکایت کثرت ملخ و نقصان آب سے کی فرمایا دلشاد کو کہو دعا کرے۔ (دلشاد نام ایک خستہ حال حضرت کی خدمت میں رہتا تھا) دلشاد کے مرنے کے بعد ٹڈی دل کا طوفان آ گیا پھر فرمایا اس کی قبر پر جا کر دعا کرو۔ دیگر سبب امساک باران مردمان ملتجی دعا کے ہوئے فرمایا مسمات فلاں چشتیانی کو چوٹی گندھواؤ' چنانچہ ایسا ہی کیا اور بارش بے اندازہ ہونے سے لوگ تنگ آ گئے عرض کی فرمایا چوٹی کھول دو چوٹی کھولنے کی دیر تھی بارش بند ہو گئی۔ ذکر رحمت الٰہی آیا' فرمایا اللہ تعالیٰ اکثر لوگوں مرتکب کبائر کو اپنے فضل سے داخل بہشت کرتا ہے۔ فرمایا عبادت پر مغرور نہ ہونا چاہئے جس کسی کو عطائے الٰہی دامن گیر ہو جاتی ہے اس کے سب گناہ حسنات کے ساتھ بدل دیئے جاتے ہیں۔ اور یہ مصرعہ ارشاد فرمایا۔

"ہک جاگدیاندی مہتی بھاگ نہیں ہک ستیاں کیسر .ھسیاں نی"

کسی نے عرض کیا کہ اس کا یہ مطلب ہے کہ مدار قرب حق زہد اور عبادت پر نہیں پھر کیوں عبادت کریں۔ جواباً فرمایا عبادت شرط عقل و سزاوار عبودیت ہے اس میں غفلت نہیں چاہئے۔ عطا اس کا فضل ہے جس کو چاہے دے۔ قولہ تعالیٰ ذالک فضل اللہ غلام حسین فرشی نے عرض کی کہ اذکار و اشغال سے حضور دل حاصل نہیں ہوتا اور لذت نہیں آتی۔ ایسا کچھ فرمائیں جس سے ذوق عبادت و حضور دل حاصل ہو۔ فرمایا سالک کو چاہئے کہ عبادت قولی میں سرگرم رہے۔ حضور ہو یا نہ ہو راہ عشق میں طلب شرط ہے اور یہ بیت زبان مبارک پر لائے ۔

گر نشاید بہ دوست راہ بردن
شرط یاریست در طلب مردن

سید محمد سعید نے عرض کی کہ کچھ مراقبات سے ارشاد ہو۔ فرمایا مراقبہ "اللہ ناظری واللہ معی" کرنا چاہئے۔ مراقبہ اللہ ناظری کے وقت سمجھے کہ خدا تعالیٰ مجھے ہر حال میں ناظر ہے۔ قولہ تعالیٰ الم یعلم بان اللہ یری اور اسی طرح مراقبہ اللہ معی میں سمجھے کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں میرے ساتھ ہے۔ وھو معکم اینما کنتم فرمایا مرتبہ صبر سخاوت سے بالاتر ہے اور درجہ

Marfat.com

گرسنگی سیر کہاں سے اولیٰ ہے۔ جہاں صابران پہنچے اہل سخاوت وہاں سے خبردار نہیں جہاں اہل فاقہ مشرف ہوتے ہیں۔ تونگر کو اس کی بو تک نہیں پہنچتی۔ چنانچہ کہا ہے ؎

کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار
صبر درویش بہ ز بذل غنی

ایک روز فضیلت احسان کا ذکر ہوا فرمایا ایک مرتبہ خوش ہو کر آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو فرمایا جو مرضی ہے چاہو۔ عرض کی کہ جو راز حق تعالیٰ نے شب معراج میں آپ کو عطا فرمایا ہے اور اس کے اظہار سے منع کیا ہے اس سے ایک راز عنایت فرما دیں۔ یہ سن کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بڑے متفکر ہوئے۔ جبرئیل علیہ السلام نے نزول فرمایا اور کہا کہ حق تعالیٰ نے آپ کو ایک راز کی رخصت عطا فرما دی ہے۔ اس پر آنخضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان رازوں میں سے ایک راز حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ فرمایا کہ جو مومن کسی کو ایذا و تکلیف کو بقدر کانٹا چبھنے کے بھی دفع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا اور درجات بہشت عطا فرمائے گا۔ یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ گریہ و زاری کرنے لگے۔ آپ ﷺ نے پوچھا اس گریہ و زاری کا کیا سبب ہے فرمایا جو لوگ دوسروں کو ایذا و تکلیف پہنچاتے ہیں پس ان کا انجام کار کیا ہو گا۔ اس بات کا رونا ہے۔

ایک روز مولانا فخر الدین رحمتہ اللہ علیہ بسواری پالکی بازار میں جارہے تھے کہ ایک ہندو بچہ نے کچھ شیرینی آپ کے روبرو پیش کر کے بہ منت و التجا تمام اس کو کھانے کو کہا کہ میری خوشی اسی میں ہے کہ اس کو تناول فرمائیں۔ وہ ایام رمضان شریف تھے اور آپ کو روزہ تھا مگر مولانا نے اس میں سے قدرے شیرینی کھا لی یہ دیکھ کر بازاری لوگ اور بعض مریدان آپ سے بے اعتقاد ہو گئے اور کہا یہ روزہ فرض شرعی کے توڑنے کا باعث ہے۔ فرمایا ایک روزہ توڑنے کا کفارہ آزادی غلام یا ساٹھ مساکین کو طعام یا ساٹھ روزہ رکھنے کا ہے میں ان تینوں کو ادا کروں گا۔ لوگوں نے عرض کی کہ اس میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا روزے کا کفارہ آسان ہے دل توڑنے سے۔

Marfat.com

فرمایا سالک کو چاہئے کہ اگر کوئی چیز چوری ہوئی واپس آجائے تو اس کو راہ خدا قدقہ دیدے تاکہ اس کی نحوست سے محفوظ رہے۔ حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ نسوار یعنی ہلاس بائیں ہاتھ سے استعمال کیا کرتے تھے اور باوجویکہ نسوار گوناگوں بنارسی و پشاوری وغیرہ حضور میں پیش ہوتی۔ لیکن نسوار سادہ تمباکو لیا کرتے تھے۔ فرمایا ایک روز حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں بیٹھے تھے اور ایک استاد کسی طالب علم کو دیوان حافظ پڑھا رہا تھا۔ ایک بیت کے معنی میں خواجہ صاحب موصوف نے پانچ مرتبہ فرمایا کہ اے استاد جی توجہ کرو شاید مراد حافظ اس بیت میں کچھ اور ہو۔ اور وہ بیت یہ تھی ؎

از خیال لطف می مشاطہ چالاک طبع
در ضمیر برگ گل خوش می کند پنہاں گلاب

فرمایا مے سے مراد عرفان حق ہے۔ و مشاطہ چالاک طبع عبارت عارف کامل سے اور برگ گل احکام شریعت اور گلاب سے مراد معنی حقیقت ہے۔ یعنی جیسا کہ گلاب برگ گل میں مستتر یعنی پوشیدہ ہے اسی طرح عارف کامل حقیقت کو لباس شریعت میں پوشیدہ رکھتا ہے۔ فرمایا جب تک سالک ماسوا اللہ سے گزر کر حق کے ساتھ مشغول نہ ہو قید ہستی موہوم سے رہائی نہیں پاتا۔ اور یہ مصرعہ پنجابی زبان مبارک سے ادا ہوا۔ ”کھیڑا ادر ونجی جیہڑا چک ونجی رانجھا جھنگ سیالاندا سیر کرے“ فرمایا ایک فرشتہ ملہم نام اور ایک خناس سب انسان کے دل میں ہوتا ہے فرشتہ نیکی کی طرف دلالت کرتا ہے اور خناس بدی کی جانب امر کرتا ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں آیا ہے قولہ تعالیٰ انما یامرکم بالسوء والفحشاء○ فرمایا تعویذ لکھنے والے کو اکل حلال و صدق مقال چاہئے پھر جو کچھ لکھے گا جس نیت سے لکھے گا اس کی تاثیر ہوگی۔ اسی موقع پر فرمایا حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سفر کے دوران ایک دہقان کے گھر میں مقیم ہوئے۔ اس کی اہلیہ درد زہ میں لاچار تھی دہقان نے اپنی پریشانی عرض کی آپ نے یہ بیت لکھ کر دی ؎

مرا جاشد ' خرم را نیز جاشد
زن دہقان بزاید یا نزاید

.بمجرد لفظ زاید کے زن دہقان نے خلاصی پائی۔ تاثیر زبان میں ہے نہ کاغذ تعویذ میں۔

Marfat.com

صاحب تاثیر کے ہر کام کے لئے صرف بسم اللہ ہی کافی ہے۔ فرمایا خلفائے حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ بہت اوراد مثل حزب البحر و حرز یمانی پڑھتے ہیں لیکن ہمارے حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بجز درود مستغاث و دلائل الخیرات و منزل قرآن مجید کے دیگر اوراد ظاہری کم پڑھتے ہیں اور اکثر اوقات مراقبہ میں گزارتے ہیں۔ اگر کوئی عامل آپ کی یعنی حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے حضور آتا آستانہ کے درویشوں کو فرماتے کہ "اس شیطان کو باہر کرو تاکہ اس کی شامت سے محفوظ رہو۔"

فرمایا سالک کو چاہئے کہ وظائف پڑھنے کے بعد خصوصاً مسبعات عشرہ بجناب مجیب الدعوات دست بدعا ہو کر عرض کرے کہ اے خداوند کریم اپنے کرم سے خیالات فاسدہ سے محفوظ کر۔ آمین ثم آمین واسطے دفع خطرات کے فرمایا اسم "یافعال" ستر ۷۰ بار پڑھنا چاہئے۔ اور استغفار بھی بڑا اثر رکھتا ہے۔ اور تصور کرے کہ خدا تعالیٰ دانا و بینا ہے۔ جو فعل مجھ سے صادر ہوتا ہے حق تعالیٰ اس کو دیکھتا ہے پس اس خیال و فکر سے افعال ناشائستہ و خطرات فاسدہ سے شرمسار ہوتا ہے، دوائم الحضر رہتا ہے۔ پھر فعل خواہ نیک ہوں یا بد تصور ذات کا کرے تاکہ خطرات سے محفوظ رہے۔

ذکر خواطر اربعہ کے موقع پر فرمایا زانوی چپ مکان خطرہ شیطانی ہے اور زانوی راست مقرر خطرہ نفسانی اور کتف راست جانے خطرہ ملکی و فضائی دل خطرہ رحمانی ہے سالک کو چاہئے کہ ہر تین خطرہ اول کو نفی کرے اور خطرہ رحمانی پر اثبات ذات کرے اور جو خیال غضب و فریب دل میں آئے اسے خطرہ شیطانی سمجھے اس کو لا کے ساتھ نفی کرے اور جو خواہش حرص و شہوت کھانے، پینے، پہننے کی ہو سمجھے خطرہ نفسانی ہے اس کو بھی لا سے نفی کرے اور جو طالب حسنات و خیرات ہو اس کو خطرہ ملکی سمجھے اس کو بھی نفی کرے اور خطرہ رحمانی کے زیر پستان چپ اس کا حل ہے اس کو اثبات کرے تاکہ اللہ تعالیٰ ان شروں سے محفوظ رکھے۔

گل توحید نروید بزمینے کہ درو
خار شرک و حسد و کبر در یاد کین است

فرق میان روح و نفس میں فرمایا حقیقت نفس و روح ایک ہی ہے لیکن باعتبار

Marfat.com

اوصاف حمیدہ اس کو روح کہتے ہیں و باعتبار امور ناشائستہ اس کو نفس کہتے ہیں۔ چنانچہ کسی بزرگ کا قول ہے " نفس و روح و عقل دل جملہ یکی ست " اسی معنی میں دوسری جگہ آیا ہے ؎

روح و دل اور جسم تینوں ایک چیز
فعل کی نسبت سے ہو ان میں تمیز

مرگ انسانی کے بارے میں ارشاد ہوا۔ روح انسانی کو موت نہیں ہے بلکہ وہ عالم امر سے ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل الروح من امر ربی اور جب دارفانی سے بحکم کل نفس ذائقۃ الموت نقل کرتے ہی اس کو مردہ کہتے ہیں حالانکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل کرتے ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے ان اولیاء اللہ لا یموتون بل ینتقلون من دار الی دار فرمایا بعض اہل اللہ نے حق تعالیٰ کی جناب میں دعا مانگی ہے کہ وقت نقل روح کے مجھے بیہوشی دے تاکہ شر شیطان سے بے خوف ہوں کیونکہ مواخذہ افعال و اقوال مشروط .عقل ہے اور جو کچھ حالت بیہوشی میں صادر ہو اس کا مواخذہ نہیں ہے۔ فرمایا مردمان ظاہری کی موت ایک بار اور صوفیوں کی موت کئی ہزار بار' چنانچہ مولوی جامی فرماتے ہیں ؎

از خار خار عشق تو در سینہ دارم خارہا
یکبار میرد ہر کسی بیچارہ جامی بارہا

حکیم غلام علی قریشی نے عرض کی کہ جب روح اولیاء اللہ نقل کرتی ہے کیا اس کے وجود کو طاقت و قدرت باقی رہتی ہے۔ فرمایا نقل ان کی مثل عوام نہیں ہے پس ان کے تمام کام مثل زندگانی کے ہوتے ہیں۔ فرمایا واسطے حصول حاجات دینی و دنیوی قبور اہل اللہ پر جانا جائز ہے کہ بہتوں نے قبور اہل اللہ سے فیض پائے ہیں۔ چنانچہ اکثر مردمان خاص و عام بجوار قبر فیض اثر خواجہ معین الدین سنجری اجمیری و حضرت غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہم رہ کر فیضیاب ہوتے ہیں۔ جمعرات اور جمعہ و دو شنبہ قبروں پر جانا سنت ہے۔ جب فاتحہ پڑھے تو پشت قبلہ کی طرف اور منہ جانب مزار کر کے بیٹھے' السلام علیکم یا اہل قبور کہے اور فاتحہ بطریق مسنون پڑھے۔ اور اگر حاجت دنیوی چاہے جانب پائین مزار ہو کر کہے اے خداوند کریم بہ طفیل اس بزرگ کے

Marfat.com

میرا کام آسان کر۔ یہ بھی فرمایا کہ شہیدان اہل قبول سے فاضل تر ہیں۔ اگر کوئی شخص ان کے حضور میں مدد طلب کرے جلدی قبول ہوتی ہے۔

مفسد بیعت کے بارے میں ارشاد ہوا حکم بیعت مثل نکاح ہے چنانچہ نکاح بارتکاب کبایر فاسد نہیں ہوتا مگر بکفر و طلاق اسی طرح بیعت بھی بارتکاب کبائر فاسدہ نہیں ہوتی الا بکفر و فسق اعتقاد۔ ”فوائد الفوائد“ میں لکھا ہے کہ حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ ہر ایک جنازہ ہمسایہ کے ساتھ قبر تک تشریف لے جاتے اور بعد تجہیز و تدفین قبر پر بیٹھتے۔ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کے ہمراہ تھے۔ خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ ناگاہ دہشت کہہ کر کھڑے ہوئے۔ طبیعت میں تغیر دیکھ کر خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی وجہ دریافت کی۔ فرمایا دو فرشتے اس میت کے عذاب کے واسطے آئے اور عذاب کرنا چاہتے تھے کہ ناگاہ صورت حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمتہ اللہ علیہ عصا ہاتھ میں لئے ظاہر ہوئے اور کہا اے فرشتو! یہ ہمارے مرید ہیں اس پر عذاب نہ کرو۔ فرشتوں نے کہا یہ مرید آپ کے راہ کے خلاف تھا فرمایا اگرچہ خلاف راہ تھا مگر اس نے اپنے ہاتھ سے میرا دامن پکڑا ہے۔ حکم آیا کہ اے فرشتو! اسے چھوڑ دو ہم نے اس کے پیر کے طفیل اس کے گناہ بخش دیئے۔

بیعت بالقبور جائز نہیں اگر جائز ہوتی تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم سب سے بہتر تھے کہ تمام مخلوقات کے سردار ہیں۔ ذکر ترقی حسنات شیخ ہوا' فرمایا ثواب اوراد و اشغال جو مرید پاتے ہیں اس کے شیخ کے نامہ اعمال میں بھی اسی قدر لکھا جاتا ہے۔ اور جس قدر ثواب ان دونوں کو حاصل ہو وہ بنام شیخ بالا کے لکھتے ہیں اور اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم تک درجہ بدرجہ زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ فرمایا پیر کے بغیر کوئی منزل مقصود کو نہیں پہنچتا۔ مثنوی شریف میں اس شخص کی مثل اس شخص کے ہے جو ٹھنڈے لوہے کو کوٹے اور کچھ حاصل نہ ہو۔ جب تک کہ داؤد علیہ السلام سے نہ سیکھے ؎

پیر را بگزین کہ بے پیر این سفر
ہست بس پر آفت و خوف و خطر

فرمایا بعض آدمی کہتے ہیں کہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا کلاہ چار

Marfat.com

ترکی وقت وصال اپنے ایک مرید کو بطور امانت سپرد کر کے فرمایا تھا کہ جو شخص اس علامت و نشانی کا یہاں آئے اس کو میری یہ کلاہ دینا پس چند مدت کے بعد حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ بغداد پہنچے درویشوں نے اگرچہ وہ علامت حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ میں دیکھی مگر کلاہ نہیں دی۔ حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ شہر سے باہر چلے گئے اس وقت کلاہ موصوف خود بخود اڑ کر آپ کے سر اقدس پر آ گئی۔ فرمایا ایک شخص نے بحضور حضرت تونسوی رحمۃ اللہ علیہ اس بیت پر اعتراض کیا ؎

چون مدد پیر مرا گشت یار
نیست مرا حاجت آمرزگار

لفظ آمرزگار کو آموزگار پڑھنا چاہئے تاکہ توحید میں خلل نہ آئے۔ خواجہ موصوف نے اس کے جواب میں فرمایا بے خبر جب انسان کامل اپنی ذات کو ذات حق میں فنا کر دیتا ہے تو عین مطلق ہو جاتا ہے بس یہاں آمرزکار و آموزکار میں کچھ فرق نہیں رہا۔ سب جگہ اللہ تعالیٰ کا ظہور دیکھتا ہے۔ چنانچہ خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

صفات و ذات چوازہستم جدا نہ می بینم
بہرچہ می نگرم جز خدا نمی بینم

کسی نے عرض کی تصور شیخ کا کس طرح کیا جائے؟ فرمایا صورت شیخ کا تصور اپنے روبرو یا دل میں ہروقت ہر حالت میں رکھے اور کوئی وقت تصور سے خالی نہ رہے۔ عرض کیا کہ جب تصور نفی ماسویٰ اللہ کیا پس اثبات ذات حق تعالیٰ کرے یا ذات شیخ' آپ نے فرمایا تمام مخلوقات کو نفی کرے اور شیخ کو مظہر ذات جان کر اثبات کرے۔ یہ بھی فرمایا واسطے رفع خطرات کے تصور شیخ نہایت مفید ہے۔ عرض کی کہ اگر شیخ کا تصور نماز میں پیش آئے تو کیا حکم ہے۔ فرمایا جائز ہے پیش امام تصور کر کے سجدہ کرے۔ فرمایا شیخ کا تصور ہر حال میں رکھنا چاہئے تاکہ خطرات نفسانی و وسواس شیطانی سے رہائی پائے۔ یہ بھی فرمایا تصور ایک بڑی نعمت اور سپر ہے گناہوں کی۔ جب صوفی کو تصور پیر کامل حاصل ہو گیا پھر کسی گناہ پر قادر نہیں ہوتا۔ فرمایا واقعی دو چیزیں فاضل تر ہیں ایک ذکر حق اور دوسرا تصور شیخ' جو کوئی ان دو امر پر استقامت کرے جلدی مقصد کو پہنچے۔ تصور شیخ ایسا کرے کہ ظاہر و باطن صورت شیخ جلوہ کرے۔ اور مطالع ذات

Marfat.com

صورت پیر سے تاکہ بہ مقصود حقیقی پہنچ جائے۔ پھر یہ بیت فرمایا ؎

زلیخا از زلیخائے رمیدہ
ازاں صورت بمعنی آرمیدہ

فرمایا آداب شیخ در حالت حضور و غیب و حیات یکساں ہیں۔ چنانچہ مولوی جامی فرماتے ہیں ؎

یار رفت از چشم لیکن روزشب در خاطر است
گر بصورت نمایب است اما بمعنی ظاہر است

عشق اندر ظاہر و باطن نہ بیند غیر دوست
پیش اہل باطن ایں معنی کہ گفتم ظاہر است

در حضور دوست ہر جانب نظر کردن خطا است
یک زماں حاضر نشین اے دل کہ جانان حاضر است

مولوی معظم الدین مرولوی نے عرض کی کہ حضرت خواجہ نصیرالدین محمود رحمۃ اللہ علیہ سماع کی طرف کبھی متوجہ نہیں ہوئے تھے۔ حالانکہ ان کے پیر حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ اور ان کے پیر سنا کرتے تھے۔ فرمایا برائے اتباع سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ پھر عرض کیا اتباع شیخ کیوں نہیں فرمایا' احتراز سماع سے منافی اتباع نہیں ہے کیونکہ اتباع امر شیخ ضرور ہے اور حضرت نصیرالدین موصوف سماع سننے کے لئے پیر کی طرف سے مامور نہیں تھے اور یہ آپ کا کمال حوصلہ ہے کہ باوجود امکان سماع سننے سے باز رہتے تھے۔ فرمایا جو راہ زاہد ایک مدت دراز میں طے کرتا ہے صوفی بحالت سماع بیک لمحہ قطع کرتا ہے ؎

جائیکہ زاہدان بہزار اربعین رسند
مست شراب عشق بیک آہ میرسند

مولف اس موقع پر ایک شعر زبانی اللہ داد موسوی یاد آیا ؎

Marfat.com

چل چلہ کرد مرد راہ نیافت
چل چلی بہ زمرد چل چلہ

فرمایا واسطے رفع خطرات کے نافع ہے لیکن کثرت سماع باعث قساوت دل ہے و پریشانی حال پس سالک کو چاہئے کہ کبھی کبھی سنا کرے۔ فرمایا سننے والے کا فکر درست ہونا چاہئے تاکہ اس کا سننا حلال ہو۔ فرمایا سماع موصل الی الحق ہے خاص کر اہل طریقت کو نقصان ہے۔ اہل شریعت کو فرمایا مقام محبوبیت توحید پر ہے۔ اور مدار توحید فنا پر اور مدار فنا بجز مدد پیر حاصل نہیں ہوتا۔ یہ امر سب سلسلوں میں موجود ہے۔ فرمایا حضرت سیدنا غوث الاعظم رحمتہ اللہ علیہ چار روز مقام محبویت میں رہے اور خواجہ نظام الدین بداد رحمۃ اللہ علیہ نے سترہ روز۔ پیر غلام محمد سیال نے عرض کی کہ بمقام حضرت گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ قرص چوبینہ (لکڑی کی روٹی) رکھا ہوا ہے بعض آدمی گمان کرتے ہیں کہ بوقت بھوک آپ اس کو چاٹا کرتے تھے کیا یہ بات صحیح ہے؟ فرمایا یہ کاسہ چوبیں واسطے تعلیم نفس آپ نے رکھا تھا اور کوئی چیز کھانے کی اس میں ڈال کر تناول فرمایا کرتے تھے اور ہر روز لب اس کاسہ کا پتھر پر گھس لیا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ کاسہ گھستے گھستے اس قدر رہ گیا کہ اس کو نان تصور کر کے واسطے زیارت مردمان رکھا ہوا ہے۔ صاحب "مرآۃ العاشقین" نے عرض کی معنی اس بیت کے کیا ہیں ۔

متاب از عشق رو گرچہ مجازیست
کہ آن بہر حقیقت کارسازیست

فرمایا مراد از عشق مجازی احکام شرعیہ و متابعت پیر طریقت ہے۔ جب مرید صادق ان دونوں امر پر ثابت قدم ہو یقین ہے کہ بمرتبہ عشق حقیقی پہنچ جائے گا۔ فرمودند عارفان کامل سر عشق پردہ شریعت میں پوشیدہ رکھتے ہیں اور اس موقع پر یہ بیت فرمائی ۔

از خیال لطف می مشاطہ چالاک طبع
در ضمیر برگ گل خوش میکند پنہاں گلاب

لطف صفت شراب ہے اور می عرفان باری تعالیٰ و مشاط عارف و چالاک طبع صفت

Marfat.com

اس کے برگ کل احکام شریعت اور گلاب سے مراد عشق حقیقی ہے یعنی جیسا کہ گلاب کا پودا پتوں اور گل میں چھپا ہوا ہے اسی طرح عارف کامل عشق کے لباس شریعت میں چھپا کر رکھتا ہے۔ یعنی ظاہر اپنا شریعت سے اور باطن حقیقت سے آراستہ رکھتا ہے۔ "مرآۃ العاشقین" میں لکھا ہے مولوی غلام محمد تونسوی گجراتی نے عرض کی کہ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ کبھی حج کے لئے گئے یا نہیں؟ فرمایا خشکی کے راستے سے گئے۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمراہ تھے۔ جب شہر گنجہ میں مولوی نظامی کی قبر پر پہنچ کر فاتحہ پڑھی تو امیر خسرو نے مولوی صاحب کی تربت دیکھ کر یہ بیت زبان پر لائے ۔

دبدبہ خسرویم شد بلند
زلزلہ در گور "نظامی" فگند

اسی وقت ایک شمشیر برہنہ قبر سے نکل آئی اور حضرت امیر خسرو فوراً زیر دامن حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ چھپ گئے اور مولوی نظام الدین گنجوی کی قبر سے آواز آئی ۔

وصف خودت می کنی اے خودپسند
دبدبہ از دزد نگردد بلند

مولوی نظام الدین گنجوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے آنے کا اشارہ اپنی پیشین گوئی میں فرمایا تھا ۔

دو ہندو برآید ز ہندوستان
یکے دزد باشد دگر پاسبان

یعنی دزد اشارہ امیر خسرو کی طرف تھا و پاسبان سے مراد سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ۔

ایک دن بخشا شاعر کا ذکر ہوا تو فرمایا خدابخش شاعر شہر جموں سے ہجرت کر کے بخدمت حضرت حافظ محمد جمال ملتانی سکونت رکھتے تھے۔ آپ کی صورت چنداں زیبا نہیں تھی ایک مرتبہ حافظ محمد جمال نے خوش طبعی سے تبسم کرتے ہوئے فرمایا سنا ہے کہ شہر جموں میں اکثر لوگ

Marfat.com

خوبصورت ہوتے ہیں (شاید کہ مانند ایشان باشند = گفت آرے مانند ایشان باشند) فرمایا شعر ہندی میں کمال رکھتے تھے۔ ان کے اکثر اشعار ذو معنی ہوتے تھے۔ جب غور کریں معانی قریب سے معانی بعید نکلتے تھے۔

"کریں جوگن بندی والیاں نو بخشانے سردیان والیاں نوں"

جوگن مراد تصدق و بندی والیاں مراد معشوق دوسرے سے ہے سردے والیاں مراد معشوق خود یعنی تصدق کردن معشوق دوسرے کو اپنے معشوق پر۔ دیگرش

شکر کھنڈ نوں گھول گھتاں تیری مٹھیاں گالیاں توں
تے کبک خرام قربان کراں تیری سہنیاں چالیاں توں
بیٹھ گھتاں میں مٹ شراب دے جی تیری مست اکھیں متوالیاں توں

فرمایا ان کے اشعار میں مناسبت بھی خوب ہے "تیرا حسن سمندر ویکھ ماہی چاہے کیوں نہ سبھ سنسار تیئوں" سمندر میں ماہی و سنسار ہوتے ہیں اور معنی بعید یہی مفہوم ہوتے ہیں کہ مراد حسن سے تجلیات ذاتی ہے و مراد ماہی سے عین ذات و سنسار عبارت مخلوق سے ہے۔ یعنی جب تجلیات ذاتی اس کے مخلوق پر روشن چمکتے ہیں پھر کیونکر مخلوق دیدار جمال اس کے سے صبر کرے۔ دیگر مصرعہ

"ویکھ زلف اتے رخسار میاں نہ بھلے کفراتے ودہیں"

زلف سے مراد تجلیات جلالی اور رخسار سے مراد تجلیات رحمانی ہے اور زلف کفر کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے اور رخسار اسلام سے یعنی بمجرد دیکھنے زلف و رخسار محبوب حقیقی کفر و اسلام محو و مستی ہو گئی اور ہر جگہ ظہور محبوب روشن ہو گیا۔

ایک اور مصرعہ ملاحظہ ہو...

"منہ تھوں پلڑا لاہ دے ماہی جگ وچ کالی رات ایہی"

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے چہرہ مبارک سے پردۂ بشری کو سرکائیں تا کہ ظلمت غیریت جہاں سے اٹھ جائے اور ہر جگہ آپ کا نور پھیل جائے۔ مناسب موقع پر یہ

Marfat.com

بیت فرمایا۔

برون آور سراز برد یمانی
کہ روئے تست صبح زندگانی

یعنی سرزمین بطحا سے اپنا قدم مبارک باہر کریں کیونکہ آپ کا چہرہ مبارک تو تمام مخلوق کے لئے صبح زندگانی ہے۔ صاحب "مرآۃ العاشقین" سے یہ دو بیت لکھوائے۔

ل لٹنی نون ٹھگ چور پڑے پر نیناں دی دہاڑ اولڑی نی
بزنکی خنجر تلوار بھوں پر سرے دی ہاز اولڑی نی

شعلہ بجلی دا مار کے ساڑ سٹی پر غمزے دی مار اولڑی نی
بخشہ و ابر فراق دی سبھن اوکھی پروار مدار اولڑی نی

فرمایا عارفان خدا ہر بات سے اپنے فکر کے مطابق معنی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ ایک روز تونسہ شریف میں حضرت خواجہ سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے قریب چند عورتیں خانہ بدوش یہ گا رہی تھیں "گوری نوں ونگاں چڑا دے یار" ایک عالم نے کہا یہ عورتیں آپ کے پاس بھی بیہودہ باتوں سے شرم نہیں کرتیں۔ اس وقت خواجہ سیالوی نے فرمایا بیہودہ نہیں بلکہ درود کہتے ہیں۔ عالم نے کہا کیونکر؟ فرمایا گوری مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ونگاں عبارت رحمت خدا تعالیٰ اور یار مراد ذات حق تعالیٰ۔ یعنی اے خدا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر رحمت پہنچا۔ فرمایا مولانا مولوی محمد علی مکھڈوی غزلیات عجیبہ فرمایا کرتے تھے منجملہ اس کے یہ غزل تحریر کر کے انہوں نے خواجہ صاحب تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال فرمائی۔

"شہید تیر آن ترکم کہ از ابرو کمان دارد"

مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ تم بھی بہ مقابلہ اس کے غزل کہو اگرچہ میں نے پہلے کبھی بھی شعر نہیں کہا تھا۔ لیکن حسب الامر استاد خود یہ چند بیت عرض کئے۔ غزل۔

مقیم کوئی آن شاہم کہ اعلیٰ آستاں دارد
ملوکش جملہ مفتون و ملائک پاسباں دارد

Marfat.com

مثال عشق با آن شہ خوباں عبرانی
چو آن زال کہ در دست تنیدہ ریسماں دارد
چہ طاقت بندہ عاجز را کہ بامولا سخن راند
ولے از لطف و کرم او نظر برفیض آن دارد

گفتگو عشق شیخ شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی ہوئی فرمایا ابتداء عشق میں قند سفید دامن میں باندھ رکھتے تھے اور جس سے اللہ کا نام سنتے قند سفید اس کے منہ میں دیتے اور آخر حال میں جس کسی سے اللہ کا نام سنتے اس کو دھپے مارتے۔ فرمایا پہلا سبب باعث غلبہ محبت اور دوسرا سبب غیرت تھا۔ اس موقع پر حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ غزل پڑھی گئی ۔

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

ہدیہ زلف توگر ملک دوعالم بدہند
یعلم اللہ کہ سرموئے خریدن ندہم

گربیاید ملک الموت کہ جانم ببرد
تا نہ بینم رخ تو روح رمیدن ندہم

گر شبے دست دہد وصل تواز غایت شوق
تاقیامت نشود صبح دمیدن ندہم

گر بدامے دل من افتد آن عنقاباز
گرچہ صد حملہ کند باز پریدن ندہم

برسرم جمع شود لشکر اعراب و عجم
گرچہ صد زخم خورم چشم خمیدن ندہم

"شرف" ار باد وزد بوئے ز زلفش ببرد
بادرا نیز دریں دیر و زیدن ندہم

تذکرہ اصطلاحات خواجہ حافظ رحمۃ اللہ علیہ کا چلا تو فرمایا حافظ صاحب کی اسرار کی باتیں ہر کسی

Marfat.com

کو سمجھ میں نہیں آتیں۔

در کارخانہ عشق از کفر ناگزیر است
آتش کرابسوزد گر بولہب نباشد

فرمایا کفر اصطلاح صوفیہ میں پختہ اعتقاد کو کہتے ہیں۔ کہ جو بہ تشکیک مشکک زائل نہیں ہوتا و آتش مراد مصائب دنیا سے ہے اور بولہب عبارت عاشق صادق سے یعنی در منزل عشق اعتقاد کامل لازم ہے کیونکہ تکلیفات گوناگون عاشق کو پیش آتی ہیں اور ایسی حالت میں اعتقاد کامل شرط ہے۔ ورنہ منزل مقصود کو نہیں پہنچتا۔ اس دوہرہ پر۔

روندیاں روندیاں میری اکھن آیاں
ملیا ماہی اکھیں کھول گھمائیاں

موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا تو فرمایا موسیٰ علیہ السلام پر ایک وقت ایسا آیا اگر کوئی آپ کے چہرہ کی طرف دیکھتا تو اس کی آنکھیں جاتی رہتیں۔ اس حال سے تنگ ہو کر آپ نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی' جواب آیا کہ خرقہ شعیب میں اپنا منہ چھپا کر رکھو چنانچہ ایسا ہی کیا۔ آپ کی بیوی نے عرض کیا کہ آپ کا دیدار فیض آثار نہ دیکھنے سے مضطرب ہوں' چہرہ مبارک سے برقع اٹھاؤ۔ فرمایا مجھ پر ایک حالت واقع ہوئی ہے جو کوئی مجھ پر نظر کرے اس کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں تمہاری بینائی بھی زائل نہ ہو جائے۔ بیوی صاحبہ نے عرض کی کہ میں ایک آنکھ چھپا کر دوسری سے دیکھوں گی۔ جب آپ نے رخ مبارک سے نقاب اٹھایا تو بیوی نے جس آنکھ سے دیکھا تھا وہ جاتی رہی اور بیوی صاحبہ نے عرض کی کہ اپنا رخ نہ چھپاؤ تاکہ یکبار دوسری آنکھ سے بھی دیکھ لوں اور لذت دیدار حاصل کروں۔ جب دوسری دفعہ اسی طرح دیکھا تو وہ آنکھ بھی جاتی رہی اور بیوی صاحبہ نے فرمایا اگر میرے سر مو بدن آنکھیں ہوتیں تو آپ کے جمال جہاں سوز پر سب کو فدا کر دیتی۔ سبحان اللہ ایسے عاشقان صادق جلوہ انوار محبوب حقیقی سے لذت پاتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیوی صاحبہ کی آنکھوں کو دم کیا اور وہ بدستور روشن ہو گئیں۔

ایک روز صاحب "مرآۃ العاشقین" نے عرض کی کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے

Marfat.com

مسئلہ توحید میں گفتگو کی ہے باوجودیکہ بزرگان خاندان نقشبندیہ ان سے پہلے کے وحدت الوجود کے قائل تھے۔ فرمایا شیخ احمد سعید خلیفہ سید غلام علی شاہ دہلوی جب ہندوستان سے ہجرت کر کے مدینہ منورہ جاتے ہوئے تونسہ شریف سے گزرے اور بخدمت حضرت خواجہ تونسوی رحمۃ اللہ علیہ ملاقات کی ایک شخص نے ان سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ مسئلہ وحدت الوجود میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے گفتگو کی ہے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مجتہد وقت تھے اگر ان سے مسئلہ وحدت الوجود میں خطا ہوئی بھی ہے تو ان کو مواخذہ نہیں کیا جاسکتا بلکہ اجتہاد و مجتہد اگر خطا پر ہو تو بھی ایک ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور اگر اجتہاد درست ہے اور خطا پر نہیں تو ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ صاحب "مرآۃ العاشقین" نے چند سخن کتاب "مفاتیح الاعجاز" سے لکھنے چاہے فرمایا یہ ابیات لکھ لو ۔

شد بنقش موج ما دریا عیاں
آنچہ درعالم تو میخوانی منم

چوں ظہور جملہ اسما بماست
مظہر اوصاف رحمانی منم

ہر دوعالم شد بہ ہستی ماعیاں
اصل ہر پیداؤ پنہانی منم

نیست عالم درحقیقت جز طلسم
گنج بے پایاں اگر دانی منم

ایک موقع پر فرمایا جب سالک صفات بشری اپنے کو صفات حق تعالیٰ میں فنا کر دے اور حق تعالیٰ کا ظہور اس پر غلبہ کرے اس کو قرب نوافل کہتے ہیں اور جو کوئی اپنی ہستی کو فنا کرے یہاں تک کہ شعور جمیع موجودات سے بے خبر ہو جائے بلکہ اپنے نفس سے بھی خبر نہ رکھے چنانچہ بجز ذات باری تعالیٰ اس کی نظر میں کچھ نہ رہے اس کو قرب فرائض کہتے ہیں۔ ایک موقع پر فرمایا حضرت محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے سلوک و توحید میں بڑی بلند پایہ کتابیں تصنیف کی ہیں ان میں سے ایک "فتوحات مکیہ" بھی ہے اس میں مسئلہ وحدت الوجود بخوبی بیان کیا ہے جس

Marfat.com

کے باعث اکثر عالمان ظاہران سے مخالفت کرتے ہیں۔

ایک روز وحدت الوجود کے مخالف علماء نے مردار خنزیر کنارہ حوض پر رکھ کر کہا کہ آپ کو اگر وجود واحد ہے جیسا کہ تم کہتے ہو تو اس خنزیر کو کھالو۔ شیخ نے مراقبہ کر کے حوض میں غوطہ لگایا اور صورت سگ میں نکل کر اس مردار پر منہ مارا یہ حال دیکھ کر عالمان لاجواب ہو گئے۔ فرمایا مرد کو چاہئے کہ ہر ایک کی خدمت کرے اور ادب سے پیش آئے اس لئے کہ مردان خدا ہر لباس میں پوشیدہ رہتے ہیں اور ان کے طفیل سے بعض مردمان کو سعادت دارین نصیب ہو جاتی ہے اور یہ بیت ارشاد فرمائی ۔

خورش دہ بہ کنجشک کبک و حمام
کہ یک روز افتد ہمائے بدام

ایک موقع پر فرمایا ایک شخص نے عرض کیا کہ خاندان نقشبندیہ میں بنائے سلوک لطائف پر ہے اور آپ کے خاندان میں کس طرح ہے ؟ فرمایا ایک شخص زاہد مولوی عبیداللہ صاحب ملتانی کی خدمت میں گیا اور کہا طریقہ لطائف ارشاد فرمائیں۔ انہوں نے فرمایا میں طالب لطیف کا ہوں نہ طالب لطائف کا۔

بعد وفات و نماز جنازہ کے میرو و ذالفقار قوالان نے چند سخنان فراقیہ روبروئے مردمان حاضرین اس طرح باآواز حزیں و غمگین ادا کئے ۔

بھلا شاہ ہردم کرساں مان رینجھے یار واوے اڑیا
چکڑ بھریاں نون گل لاوے کی اعتبار سنگار دا ای اڑیا
چادر تان ستوں وچہ بنگلے وگڑیا کم سنسار داوے اڑیا

ایک اور غزل ملاحظہ فرمائیں ۔

برفت آں ماہ مارا در دل از وے صد ہوس ماندہ
غم ہجراں او باجاں شیریں ہم نفس ماندہ

Marfat.com

مراں تندائے عماری و از لیلیٰ حسبت للہ
کہ باصد پارہ دل بیچارہ مجنوں باز پس ماندہ

بامید یکہ آید آن مہ محمل نشیں روزے
جہاں را چشم برراہ گوش بربانگ جرس ماندہ

چو زد اکنوں گل رعنا بہ عشرت خیمہ در صحرا
چہ غم گر بلبل شیدا گرفتار قفس ماندہ

بکویت چوں نہ نالدہم چوں مرغان چمن "جامی"
کزاں گلشن گل و شمشاد رفتہ خار و خس ماندہ

ایک دن اپنی علاقائی زبان میں فرمایا ؎

موڑ مہاراں سائیں ڈھولیا
تیریاں واٹاں نوں سر کھولیا

نہاتی دھوتی میں رہ گئی
کائی گل سجن دل پئی گئی

کوئی سخن اولڑا بولیا
کدیں مور مہاراں سائیں ڈھولیا

یہ سخن سن کر سب حاضرین شور و فغاں و آہ زاری کرنے لگے۔ پھر مولود تبریزی

یارسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

پھر فرمایا ؎

دل گدائے در رسول اللہ
جاں فدائے سر رسول اللہ

Marfat.com

آپ کے خلفائے راشدین منجملہ یہ ہیں۔ حضرت مولوی محمدالدین صاحب آپ کے فرزند سجادہ نشین، حضرت سید غلام حیدر شاہ ساکن جلالپور کیکنان ضلع جہلم۔ حضرت مولوی معظم الدین مرولیانوالہ تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا پنجاب۔ حضرت مولوی فضل الدین ساکن چاچڑ تحصیل و ضلع شاہ پور۔ مولوی محمد امین ساکن چکوڑی بھیلوال ضلع گجرات، حضرت حاجی مولوی پیر مہرعلی شاہ ساکن گولڑہ ضلع راولپنڈی، سید نوبہار شاہ ساکن سنجر ضلع ڈیرہ غازی خان تحصیل تونسہ شریف، سید اکرام شاہ سلوکی ضلع گجرات، سید محمد طبیب متوطن ضلع جہلم، میاں علی حیدر ساکن میانوالی، پیر جندوڈا شاہ ساکن عیسیٰ خیل، قریشی پیر بخش ساکن خواجہ آباد ضلع میانوالی، گلاب شاہ ساکن اورنگ آباد ضلع راولپنڈی، سید حیات شاہ ہمدانی ساکن نارنگ تحصیل چکوال، ضلع جہلم، سید محمد سعید شاہ بھرتھوی جامع ملفوظات "مرآۃ العاشقین" منجملہ ان کے جن حضرات کا حال معلوم ہوا ہے وہ قلمبند کیا ہے باقی صاحبان کا حال اپنے اپنے موقع پر تحریر ہو گا۔

حضرت مولوی خواجہ محمد دین بن مولوی خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : سیال شریف تحصیل و ضلع شاہ پور، سرگودھا، پنجاب۔

آپ خلف اکبر و خلیفہ راستین حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ماذون و مجاز ہر چہار سلسلہ ہو کر سجادہ نشین مسند ارشاد پر متمکن ہوئے اور حسب اجازت حضرت موصوف کے آپ نے تونسہ شریف پہنچ کر حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سے بھی دستار خلافت و ارادت حاصل کی ہے۔ آپ کے والد ماجد نے آپ کو وصیت فرمائی تھی کہ اگر تم اپنے پیران طریقت کے راستہ پر چلتے رہو گے تو دین و دنیا سے بہرہ مند ہو گے۔ چنانچہ آپ نے پیران طریقت کا پورا پورا طریقہ اختیار کیا اور آپ قدم بقدم بہ روش اپنے والد ماجد بمصداق الولد سر لابیہ چلتے آئے۔ اور جو اولوالعزمی و فراخ حوصلگی باوصف توکل کے تعمیر روضہ مبارک حضرت موصوف اور اس کے گرد و پیش میں ظاہر فرمائی ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

روضہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس عالیشان عمارت اور اندرون روضہ کے طلائی

Marfat.com

و منقش کام پر کیا کچھ خرچ آیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ہمت مردانہ سے اس عمارت کو تکمیل تک پہنچایا۔ بزرگان کاملین کے فرمان کا اثر کبھی نہ کبھی پورا ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ نے بارہا فرمایا " میرے سیالوں کو رنگ لائیں وے رنجھیٹیا" اس کا پورا ظہور آپ ہی کے عہد میں ہوا۔ جو کثرت ہجوم و رجوع خلقت اور رونق ایام عرس میں ہوتی ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور جو خاص طرز کا انتظام لنگر سے ہر ایک مہمان کے جائے قیام پر طعام پہنچانے کا ہوتا ہے وہ آپ ہی کی ذات خاص سے مخصوص ہے۔ سجع آپ کی مہر کا یہ ہے " ز نور شمس سلیماں عیاں محمد دین "

حضرت سید غلام حیدر شاہ جلالپوری رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : جلالپور کیکنان تحصیل پنڈ دادن خان، ضلع جہلم۔

حوالہ کتب : مرآۃ السالکین مؤلفہ مولانا امام الدین صاحب۔

آپ نجیب الطرفین حضرت سید جلال الدین بخاری رحمتہ اللہ علیہ کی اولاد سے ہیں اور اعظم و مقدم خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ ابتداء میں آپ نے پیر غلام شاہ ساکن ہرن پور کے ہمراہ حضرت صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر نعمت خلافت کو حاصل کیا اور جب سے اب تک قدم بقدم اپنے پیر روشن ضمیر چلتے ہیں۔ تقویٰ و ورع میں بینظیر، کسر نفسی و فروتنی اور تواضع میں عدیم المثال ہیں۔ چنانچہ مؤلف نے وقت ترتیب اس مجموعہ کتاب کے بغرض اندراج آپ کے حالات بذریعہ خط و کتابت دریافت کئے تو آپ نے نہایت کسر نفسی اور فروتنی سے اپنے صاحبزادہ سید محمد مظفر شاہ کو فرمایا " چہ نسبت خاک را باعالم پاک" یہ فقیر اس قابل نہیں ہے کہ بزرگان دین میں شمار کیا جائے اور فرمایا " من نہ زایشانم بلکہ خاکپائے ایشانم اگر خاتمہ بخیر شد" ورنہ روسیاہ اس عاجز کے حق میں دعا کریں کہ بہ طفیل پاکاں امت عاقبت بخیر ہو۔ آپ کی اس بات سے آپ کی انکساری اور فروتنی اور علو درجہ کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طبیعت میں انکساری و فروتنی کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ حضرت

Marfat.com

مولانا نیاز احمد چشتی فخری کا یہ شعر آپ کے مصداق حال ہے ؎

بندگی اور حق پرستی کچھ نہ ہونا ہے نیاز
کچھ نہ ہونے کے سوا اور حق پرستی کچھ نہیں

ہر کس و ناکس کے لئے لنگر عام جاری رہتا ہے۔ جو کوئی شخص علاقہ جہلم سے آپ کے مرشد کے حضور بیعت کے لئے آتا ہے اسے فرماتے کہ شاہ صاحب سے بیعت حاصل کرو کہ وہ ہماری ہی بیعت ہے۔ اور فرماتے الخلیفة ماھو متصف باوصاف ذالخلیفة یعنی خلیفہ وہ ہے کہ خلیفہ کرنے والے کے تمام اوصاف اس میں ہوں اور وہ شاہ صاحب ہیں۔ آپ کے فرزند ارجمند سید محمد مظفر شاہ طول عمرہ قائم مقام آپ کے ہو کر عرس حضرت قبلہ سیالوی صاحب کے سیال شریف حاضر ہوتے ہیں۔ سماع و وجد میں بہت زیادہ شوق و ذوق رکھتے ہیں۔ ورد و وظائف کے پابند ہیں۔ اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ رکھتے ہیں۔ مؤلف کو بھی ان سے نیاز حاصل ہے۔

حضرت حاجی مولوی معظم الدین مرولیانوالہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۱۲۴۷ ہجری، موضع مرولیانوالہ، تحصیل بھیرہ، ضلع شاہ پور، سرگودھا۔

آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ مختلف مقامات پنجاب و ہندوستان میں آپ نے سیاحت کر کے علم حاصل کیا۔ اولاً بہ عمر تیرہ سال سیال شریف حاضر ہو کر شرف بیعت حاصل کیا اور بموجب ہدایت و ارشاد و رہنمائے پیر روشن ضمیر خود کے تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئے اور ۱۷ سال گزار کر بعد زیارت حرمین شریفین کے سیال شریف اپنے پیر و مرشد کے حضور حاضر ہوئے اور بموجب ارشاد و ہدایات کے ریاضات و مجاہدات میں مشغول رہے۔ "لوائح جامی و کشکول کلیمی شریف" آپ نے حضرت سے پڑھی اور اس کے ساتھ ہی دولت خلافت عطا ہوئی۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حیات میں حاضر حضور رہ کر اکثر اوقات آپ کو خدمت تعویذ نویسی وغیرہ رہتی تھی۔ آپ بڑے عالم و فاضل و صاحب ورع و زہد

Marfat.com

اور منظور نظر پیر روشن ضمیر تھے۔

حضرت مولوی فضل الدین چاچڑی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۲۴۳ ہجری۔

تاریخ وفات : یک شنبہ وقت اشراق ۷ رجب ۱۲۹۸ ہجری، مادہ تاریخ وفات "منظور محمدی" دیگر "منظر حق"

مقام مزار شریف : موضع چاچڑ تحصیل و ضلع شاہ پور پنجاب۔

حوالہ کتب : زبانی صاجزادہ عبدالعزیز صاحب۔

آپ مرید و اعظم و اکمل خلفاء حضرت مولانا شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ صاحب ترک و تجرید و وجد و سماع تھے اور علم ظاہری و باطنی سے آراستہ عاشق مزاج آزاد متوکل انسان اور صاحب تاثیر تھے۔ جس کو ایک دفعہ نظر بھر کر دیکھا منکر بھی مطیع ہو کر گیا۔ آپ کے دو صاجزادہ غلام نصیرالدین اور عبدالعزیز ہیں۔ بڑے فرزند غلام نصیرالدین سجادہ نشین اور دونوں بھائی مرید شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت مولانا پیر مہر علی شاہ بن سید نذر دین یا سید نظرالدین رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : گولڑا متعلقہ راولپنڈی۔

مقام مزار شریف : گولڑا شریف، پاکستان۔

حوالہ کتب : سیف چشتیائی۔

آپ اعظم و اکمل اور نامور خلیفہ حضرت قبلہ مولانا شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت سید عبدالرزاق بن حضرت غوث الاعظم محبوب سبحانی محی الدین

Marfat.com

جیلانی رحمتہ اللہ علیہ بہ چند واسطہ درمیانی منتہی ہوتا ہے۔ حنفی مذہب، چشتی، نظامی، سلیمانی، شمسی و القادری رکھتے تھے۔ آپ بڑے عالم تبحر، صاحب ذوق و شوق و وجد و سماع ہیں۔ بعد حصول خلافت کے زیارت حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور اب رہنمائے خلق ہیں۔ خاص کر پنجاب، پوٹھوہار راولپنڈی اور لاہور وغیرہ میں بہت لوگ آپ کے مرید ہیں۔

ضلع گورداس پور پنجاب میں ایک فرقہ قادیانی منسوب بہ مرزا غلام احمد قادیانی نکلا جس نے پہلے تو دعویٰ ولایت و الہام ہونے کا کیا اور اپنے گرد و نواح کے سادہ لوح لوگوں کو اپنے دام میں گرفتار کر لیا تھا۔ جب گروہ مذکور نے مرزا کے دام فریب میں آ کر نعرہ آمنا و صدقنا مارنا شروع کر دیا تو مرزا نے دعویٰ ولایت سے تجاوز کر کے دعویٰ نبوت پر کمر باندھی اور مسیح موعود خود ہی بن بیٹھا اور بڑی شد و مد سے قیل و قال اور ان کے حواریوں مثل حکیم مولوی نورالدین بھیروی وغیرہ کرنے لگے اور عامیوں لوگوں سے تجاوز کر کے خاص دانائے فرنگ بادشاہ وقت کے آلہ کار بن کر فائدہ کثیر حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن حق تعالیٰ نے ہر فرعون کے لئے موسیٰ بنایا ہے۔

آپ کے معتقدان راسخ الاعتقاد غایت درجہ گرویدہ ہوئے اور آپ کے اوقات عزیز کو جو ہر وقت عالم استغراق و ذوق و شوق الٰہی میں رہتے تھے مجبوراً اس امر پر آمادہ کیا کہ مرزا مذکور کے دعویٰ نبوت کی تردید کی جائے اور اہل اسلام کو اس ضلالت سے بچایا جائے۔ لہٰذا آپ نے بڑے اصرار پر ایک رسالہ " الہدایہ " لکھا جس سے آپ کی مراد نہ تو طلب شہرت تھی اور نہ کسی قسم کا منافع چاہتے تھے بلکہ غرض اعلائے کلمتہ الحق تھی کہ جس سے گمراہوں کو ہدایت ہو اور سادہ لوح انسان اس آفت سے امان پائیں۔ لیکن مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو یہ کب منظور تھا کہ ہماری کساد بازاری ہو۔ انہوں نے اس پر بہت شور و غل کر کے مباحثہ کے لئے اعلان شروع کر دیا اور جگہ مباحثہ محمدن ہال انجمن اسلامیہ لاہور قرار پائی۔

شاہ صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ مع علماء و فضلاء کرام و مشائخ عالی مقام تاریخ مقررہ پر پہنچ گئے لیکن باوجود کافی انتظار کے مرزا قادیانی نہیں آئے۔ اس کے بہت عرصہ کے بعد " شمس الہدایہ " کے جواب میں مرزا قادیانی کے ایک مرید امروہی نے کتاب " شمس بازغہ " لکھی اور

Marfat.com

مرزا قادیانی نے تفسیر فاتحہ چھپوائی تو اس پر دوبارہ اہل اسلام اور آپ کے راسخ الاعتقاد مریدوں و احباب نے آپ کو جواب الجواب قلم بند کرنے کے لئے پھر باصرار مجبور کیا اس لئے آپ نے کتاب " سیف چشتیائی " یعنی حجت اللہ البالغہ علی شمس البازغہ و اصلاح الفصیح لاعجاز المسیح کو رقم فرمایا جو قابل دید اور لاجواب ہیں۔ بمصداق اس آیت کریمہ کے وجآء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان ذھوقا ○

حضرت مولوی محمد امین بن حافظ محمد نور الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۱۲۷۰ ہجری ' چکوڑی بھیلووال ضلع گجرات ' پنجاب -

حوالہ کتب : بدریافت ذاتی و مرآۃ السالکین -

آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار نے آپ کو سیال شریف لا کر مرید کرایا تھا۔ اس وقت آپ کی عمر تقریباً سولہ برس کی تھی۔ ۱۲۹۰ ہجری میں آپ کو اجازت ارشاد و تلقین حاصل ہوئی۔ آپ کے والد بزرگوار نقشبندیہ طریقہ رکھتے تھے۔ آپ زہد و ورع و تقویٰ و مجاہدہ میں بینظیر تھے۔ بہت آدمی اطراف و جوانب ضلع گجرات پنجاب کے آپ کے مرید و معتقد ہوئے۔ درس و تدریس کا دروازہ کھلا رکھتے ہیں۔ صادر و وارد کے لئے لنگر موجود ہوتا ہے۔

حضرت سید حیات شاہ سید ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : نارنگ تحصیل چکوال ضلع جہلم -

حوالہ کتب : بدریافت ذاتی -

آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ نے ۱۲۷۵ ہجری میں بیعت حاصل کی اور پھر ریاضات و مجاہدہ کر کے رتبہ خلافت حاصل کیا۔ بڑے

Marfat.com

زاہد و پرہیزگار و پابند شریعت اور اپنے مرشد کے قدم بقدم چلنے والے تھے۔

حضرت خواجہ حافظ محمد موسیٰ بن خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : تونسہ شریف، پاکستان۔

تاریخ وفات : شب جمعہ و شنبہ ۱۵ ذالحجہ ۱۳۲۳ ہجری۔

آپ خلف اکبر و خلیفہ راستین اور سجادہ نشین حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ بچپن ہی سے زہد و ورع کی طرف راغب و تحصیل علوم کی طرف بدل ساعی رہتے تھے۔ اپنے والد بزرگوار کی دلجوئی و خدمت گزاری میں ہمہ وقت مصروف رہا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ برسوں مع غلام حسن خان ٹوانہ مرید خاص آنحضرت کے کوہ مکران بہ تعمیل حکم سنگ مرمر لینے کو جایا کرتے تھے اور بصرف کثیر سنگ مرمر لاکر روضہ مبارک حضرت غوث زمان رحمتہ اللہ علیہ اپنے جدامجد کو تعمیر کرایا اور جس روز سے مسند ہدایت و ارشاد پر متمکن ہوئے پیران چشت کے طریقہ پر قدم بقدم چلنے سے حتی المقدور تجاوز نہیں فرمایا۔

اعرائس بزرگان چشت خصوصاً عرس آباؤاجداد پر جو ہجوم خلفاء و مریدان و عام مخلوق کا ہوتا ہے اور لنگر خانہ سے عام و خاص کو طعام تقسیم کیا جاتا ہے وہ دیگر جائے نادر الوقوع فی زمانہ ہے۔ واقعی وہ دیگ معرفت جو یکے بعد دیگرے بزرگان چشت میں حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ سے حضرت غوث زمان خواجہ محمد سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کو پہنچی تھی اس دیگ کے مالک و متصرف صریحا" آپ ہی ہیں۔

مولف نے کئی مرتبہ عرس حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہو کر دیکھا اور آزمائش کی ہے کہ جو رجوع خلقت ہندو و مسلمان مرد و زن کا آپ کے حضور میں ہوتا ہے وہ کسی اور بزرگ خاندان کے حضور نہیں ہوتا اور جو کثرت حضار مجلس تناول طعام کے وقت آپ کے دسترخوان پر رہتی تھی وہ کسی دوسری جگہ اتنے بڑے عرس پر نہیں ہوتی۔ یہ اسی دیگ عطیہ کا اثر تھا۔ افسوس ہے کہ آپ قبل از وقت دنیا سے کوچ کر

Marfat.com

گئے۔ آپ اس پر آشوب زمانہ میں مشائخ سلف کا نمونہ تھے۔ آپ کا نام " سلسلہ نظامیہ فخریہ " میں فخر سے لیا جاتا ہے۔ آپ کے سجادہ نشین آپ کے صاحبزادہ میاں حامد صاحب بہ تجویز و منظوری حکام وقت مسند نشین ہو کر رہنمائے خلق ہوئے۔

حضرت خواجہ محمد عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت خواجہ محمد عبدالصمد برگزیدۂ اللہ الصمد بن حضرت شیخ محمد عبدالسلام ادہمی چشتی سلیمی رحمتہ اللہ علیہم

مقام ولادت : دہلی شاہجہان آباد، ہندوستان۔

آپ نجیب الطرفین مشائخ چشت سے ہیں کیونکہ آپ کا آبائی نسب بہ چند واسطہ درمیانی حضرت شیخ سلیم چشتی فتح پور سیکری رحمۃ اللہ علیہ سے لیکر حضرت بابا فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ اور ان سے حضرت خواجہ ابراہیم ادھم رحمتہ اللہ علیہ منتہی ہوتا ہے۔ اور آپ کا نسب مادری بہ حضرت مولانا فخرالدین جہاں آبادی رحمتہ اللہ علیہ اس طرح پہنچتا ہے آپ کے نانا غلام نصیرالدین عرف کالی صاحب بن مولانا قطب الدین ابن مولانا فخرالدین تھے جو محمد سراج الدین ابوظفر بہادر شاہ اخیر خاندان مغلیہ شہنشاہ تیمور کے پیرومرشد تھے۔ بادشاہ موصوف کو غایت درجہ دعویٰ غلامی اس خاندان سے تھا۔ چنانچہ ان کا ایک شعر ہے ۔

اے "ظفر" میں کیا بتاؤں تجھ سے جو کچھ ہوں سو ہوں
لیکن اپنے " فخردین " کے کفش برداروں میں ہوں

حق تو یہ ہے کہ اخیر بارہویں صدی ہجری کا زمانہ چشتیہ نظامیہ میں فخر پیا کا بڑا رنگین اور عشق آنگیں گزرا ہے۔ شاہ سے گدا تک ہر شخص فخر پیا کا نام جپتا تھا۔ آپ اس گھر میں پیدا ہوئے جو ہند کے شہنشاہ کا قبلہ سمجھا جاتا تھا۔ آپ نے علوم ظاہری کی تعلیم مولوی محمد صالح قندھاری سے پائی ۔ اس کے بعد آپ باقی مشاغل میں اپنے کامل والد بزرگوار سے جو ذاتی قابلیتوں کے علاوہ حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے خود بھی خلیفہ تھے فیض لینے لگے۔ اور

Marfat.com

بمصداق اس کے الولد سر لابیہ۔

آپ بھی حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کے ۱۲۹۹ ہجری میں مرید ہوئے۔ خواجہ صاحب موصوف اپنے وقت میں قطب مدار اور فقرا کی کسوٹی تھے۔ آپ کو ایک جھلک میں پرکھ لیا اور بہت جلد ۱۳۱۴ ہجری میں خلافت دے کر مجاز بیعت کر دیا اور لوگ کثرت سے فیوض و برکات حاصل کرنے لگے۔ آپ خواجہ محمد عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد بزرگوار کی ہر ماہ میں گیارھویں کو فاتحہ دلاتے تھے۔ یہ ایک چھوٹا سا ماہواری عرس ہوتا تھا لیکن گیارہوں صفر کو عرس سالانہ حضرت ممدوح کا موضع بانس کولی میں جو دہلی جدید سے نکلتے ہی سڑک قطب صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر واقع ہے بڑی شان و شوکت سے اور پر رونق اور پر فضا جگہ میں ہوتا ہے اور تقریباً سب ہی مشائخ شہر اور بیرون شہر تشریف لا کر جمع ہوتے تھے اور دعوت عام ہوتی تھی۔ قوالی اور سماع کی مجلس رات دن خوب گرم رہتی تھی۔ شہر دہلی میں فخریوں کی آپ ہی کے دم سے شہرت ہے اور اس سلسلہ کے روحانی کمالات کا آپ ہی کے سر سہرا ہے۔

آپ کے تین بھائی تھے۔ آپ کے بڑے بھائی احترام الدین عین عالم شباب میں دو کم سن لڑکے یادگار چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ کسی نے ان کے وفات کی کیا اچھی تاریخ لفظ "غفرلہ" نکالی ہے۔ آپ کے منجھلے بھائی محمد غیاث الدین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اخلاق، عمل، علم مجلسی، معاملہ فہمی آپ کی ذات والا صفات میں کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ جو لوگ دہلی قدیم اور اس کے طرز معاشرت اور آداب مجلس کے متلاشی اور شائق ہیں وہ گھنٹوں آپ کی خدمت میں حاضر رہتے اور زمانہ گذشتہ کا لطف اٹھاتے ہیں۔ صاحبزادہ موصوف سے حضرت میاں غلام نظام الدین خلف الرشید میاں کالے صاحب یعنی آپ کے ماموں آپ سے بہت الفت رکھتے تھے۔ اور یہ ظاہری و باطنی جوہر آپ کی ذات میں انہیں کی صحبت کا اثر ہے۔ آپ کو بھی حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت ہے۔ آپ نے اکثر مقامات متبرک ہندوستان کی زیارت کی ہیں۔ دونوں بھائیوں میں کمال درجہ کی محبت اور اتفاق تھا' ایک دوسرے پر قربان رہتے تھے۔

Marfat.com

حضرت مولوی شرف الدین فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۴ رجب ۱۳۳۱ ہجری ' بمقام اجمیر شریف۔

مقام مزار شریف : فیروز پور ' پنجاب۔

حوالہ کتب : واقفیت ذاتی مؤلف۔

آپ مرید و خلیفہ اکمل حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ آپ بڑے عالم اور مسکین طبع و اخلاق حمیدہ سے آراستہ تھے۔ کہتے ہیں کہ آپ دست غیب بھی رکھتے تھے۔ مؤلف کو بھی آپ سے نیاز حاصل تھا۔ آپ ماہ رجب ۱۳۳۱ ہجری موقع عرس حضرت خواجہ بزرگ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہمراہ حافظ موسیٰ صاحب تونسوی آئے ہوئے تھے اور آپ کا حج بیت اللہ کا عزم تھا کہ یکایک آپ کو بخار آیا اور پیغام اجل آ گیا اور چوتھی رجب ۱۳۲۱ ہجری کو وہیں انتقال ہوا۔ بڑی دھوم دھام سے آپ کا جنازہ اٹھایا گیا اور حضرت حافظ موسیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے جنازہ کو کندھا دیا اور درگاہ شریف کی مسجد کلاں میں بے حد مخلوق کے ساتھ آپ کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ قبرستان اجمیر شریف میں متصل ڈھائی جھونپڑہ آپ کی میت کو امانتاً" رکھا گیا۔ کہتے ہیں کہ کمشنر صاحب بہادر وقت کے خواب میں آپ آئے اور کہا میری میت کو میرے وارثوں کو نکالنے دو تاکہ وہ فیروز پور پنجاب لے جائیں' چنانچہ کمشنر صاحب نے اجازت دی۔ آپ کا مزار شریف فیروز پور میں زیارت گاہ خلائق ہے۔

حضرت حافظ سید حیات علی بن سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : جھجر' ۱۲۹۳ ہجری۔

آپ میر فضل علی صاحب خلیفہ حضرت خواجہ سلیمان صاحب تونسوی رحمتہ اللہ علیہ کے پوتے اور حضرت خواجہ اللہ بخش تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفائے راشدین سے ہیں۔ کامل پانچ سال مقیم آستانہ عالیہ مرشد خود حاضر رہ کر تحصیل علم اور فیض صحبت حاصل کیا اور بوجہ بیماری تبدیلی

Marfat.com

آب و ہوا کے لئے حسب الحکم آپ نے وطن مالوفہ کو مراجعت فرمائی اور دو مہینے مقیم رہ کر پھر موقع عرس شریف حضرت خواجہ نور محمد مہاروی رحمتہ اللہ علیہ مہار شریف حاضر ہوئے۔ ۱۳۱۵ ہجری میں بعد اختتام عرس شریف حضرت قبلہ عالم خواجہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ براہ ابوہڑ و ٹوہانہ ہمرکاب آنحضرت ہو کر دہلی آئے۔ زائران و مشتاقان کی کثرت دیکھ کر حضرت نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ ہم بہ سبب ضعف بصارت شجرات طیبات پر دستخط نہیں کر سکتے اس لئے تم دستخط کر دیا کرو۔ اجمیر شریف پہنچ کر اور بھی کثرت سے شجروں پر دستخط کرنے پڑے' بروقت واپسی اجمیر شریف براستہ جے پور و حصار سرسہ قیام فرمایا اور وہاں ارشاد ہوا کہ علاوہ شجروں کے دستخطوں کے تعویذ بھی حاجت مندوں کو لکھ دیا کرو چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور دہلی کے ریلوے پلیٹ فارم پر جس وقت عام خلق اللہ کا ہجوم تھا ارشاد فرمایا کہ سید حیات علی اچھا شخص میر فضل علی کے خاندان سے لائق ہے جو کچھ کسی کو ہم سے عرض کرنا ہو ان سے کرے اور میر حیات علی کو بجائے ہمارا تصور کرے۔ گویا یہ فرمانا آپ کو خلافت کا صریحا" عطا کرنا تھا۔

حضرت شیخ محمد بن فضل اللہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۹۴۳ ہجری' گجرات ہند۔

تاریخ وفات : شب دو شنبہ ماہ رمضان ۱۰۲۹ ہجری' عمر ۸۶ سال۔

مقام مزار شریف : برہان پور۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ قانون توحید مولفہ حافظ انور علی رہتکی۔

آپ کے جد امجد کا نام شیخ محمد صدر ہے جن کا نسب چند واسطہ درمیانی کے بہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچتا ہے۔ آپ نے اوائل میں شیخ صفی گجراتی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ کر خرقہ اجازت حاصل کیا۔ بعدازاں مکہ شریف گئے اور بارہ سال حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بسر کئے اور پھر وہاں سے واپس آ کر احمد آباد میں متاہل ہوئے اور ایک عرصہ بخدمت شیخ وجیہ الدین گجراتی رحمتہ اللہ علیہ تعلیم علم ظاہری فرمائی۔ اس کے بعد حضرت شیخ ماہ

Marfat.com

جونپوری کی خدمت میں گجرات پہنچے۔ چونکہ شیخ ماہ رحمۃ اللہ علیہ نے بزبان والد ماجد آپ کے سنا ہوا تھا کہ پسرم قطب وقت ہو گا اس لئے آپ کی بہت عزت کرتے تھے۔ شیخ ابو محمد خضر تمیمی یا یمینی آپ کے والد کے مرید تھے انہوں نے شیخ وجیہ الدین رحمۃ اللہ علیہ و شیخ ماہ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ آپ کا شہباز پرواز کیوں نہیں کرتا، انہوں نے جواب لکھا کہ اس کی پرواز آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کو بطرف قلعہ الیسیر آپ کی خدمت میں روانہ کیا۔ وہاں پہنچ کر جو نعمت آپ کے والد بزرگوار نے شیخ ابو محمد اسیری رحمۃ اللہ علیہ کو سپرد کی تھی آپ نے ان سے حاصل کی اور برہان پور سکونت اختیار کی۔ آپ قدم بقدم سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم چلا کرتے تھے۔ جو فتوح حاصل ہوتی اس کے تین حصے کرتے ایک حصہ اپنے عیال کو اور ایک حصہ درویشان خانقاہ کو اور تیسرا حصہ نذرانہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ادا کرتے تھے۔ "تحفہ مرسلہ" توحید میں آپ کا تصنیف ہے۔

حضرت مولوی حاجی حافظ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : احمد پور شرقیہ، بہاولپور۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت محمد عاقل رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ ترک و تجرید و مجاہدہ میں لاثانی اور اول درجہ کے سیاح تھے۔ علم تصوف کے بڑے عالم تھے۔ کتاب "تسنیم" حضرت شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمتہ اللہ علیہ کی شرح تسنیم نام اور میرایسا غوجی پر حاشیہ آپ ہی کا لکھا ہوا ہے۔

حضرت مولوی خدا بخش ملتانی ثم خیرپوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : یکم صفر ۱۲۵۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : ملتان شریف، پاکستان۔

حوالہ کتب : تکملہ سیرالاولیاء ۔ رسالہ توفیقیہ ۔ بستان مذاہب بحوالہ شرح گلشن راز۔

Marfat.com

فتوحات مکی۔

آپ کامل ترین خلیفہ حضرت حافظ محمد جمال ملتانی تھے۔ آپ عالم متبحراور رموز تصوف کے اعلیٰ درجہ کے ماہر تھے۔ "رسالہ توفیقیہ" علم توحید میں آپ کا تصنیف کیا ہوا قابل دید اور نایاب ہے۔ اس میں سے کچھ نمونہ کے طور پر ناظرین کے لئے لکھا جاتا ہے۔

عارف حق شناس را باید
کہ بہر سوچو دیدہ بکشاید

بیند آنجا جمال حق پیدا
نگسلد از جمال حق قطعا

معنی نگسلد از جمال حق این ست کہ کجا بنظر چشم بیند گوید کہ ذات حق متجلی ست بایں صورت از ذات مقدس غافل نشود وانیکہ شنیدہ باشد کہ ذات باری متجلی ست بایں صورت ایں صورت را وجود در علم باری تعالیٰ است در خارج از علم باری تعالیٰ وجود نیست پس ذات مقدس موجود در ظاہر است و صورت کہ تعین موجود محض در علم باری تعالیٰ است خارج از علم و جود ندارد و تعین را در عالم وجود مثال نیست زیر آنچہ تعین در امور بستہ است چنانچہ زید بہ نسبت عمرو طویل است و عمرو بہ نسبت زید کوتاہ است اگر ظہور ہائے ذات متعدی نمی بود نسبت امور بایک دیگر نیز نیست چوں ظہور ہائے ذات متعدیست نسبت امور بایک دیگر نیز ہست وایں نسبت را وجود در علم حق تعالیٰ است و آنچہ موجود در علم باری تعالیٰ است وجود او در نفس الامراست اما در خارج نیست چنانچہ صداقت و عداوت را وجود در نفس الامر ہست مگر در خارج نیست و آثار صداقت و عداوت از رحم و قہر در خارج ظاہر است پس ہم چنیں اثر ہر تعین ظاہر است و از سبب ظہور آثار مختلفہ در وہم می آید کہ اشیائے مختلفہ موجود در خارج ہستند و حالانکہ موجود در خارج یک ذات مقدس است کہ بایں صور ظاہر است و ایں صور و تعینات در خارج عدم ہستند پس چوں صور و تعینات را وجود در نفس الامرست بنابر ثواب و عقاب و عبادت و تکالیف شرعیہ برہمیں است مثلاً چوں زید در علم خود دانست کہ فلاں کتاب بایں طریق خواہم نوشت ایں کتاب را وجود

Marfat.com

در عالم مثال متصل است و زید کہ در خواب بیند کہ فلاں مکاں رفتم و بافلاں مکیں ملاقات کردم ایں مکان را و آں شخص را وجود در عالم مثال منفصل است موجودات عالم مثال و موجودات عالم ملکوت و موجودات عالم شہادت ہمہ ظہور یک ذات مقدس است کہ ذات مقدس بایں صور ظاہر شدہ و مثال منفصل دو قسم است یک قسم آنست کہ ارواح قبل از تعلق بہ بند در آن عالم مثال می باشد و ایں قسم را جابلقا گویند دیگر آنکہ ارواح بعد از مفارقت بدن در آنجا می باشد و ایں قسم را جابلسا گویند و اگر در خواب روح سیر کند در عالم مثال اول کہ مذکور شد احوال آیندہ معلوم کند و اگر روح سیر می کند در عالم مثال دوم احوال موتی دریافت می کند چنانچہ بزرگے فرمودہ ے

اے پسر بنگر بچشم دل دریں زریں سپہر
کوز جابلقا سحرگہ قصد جابلسا کند

یعنی روح اول در جابلقا و بعد ممات سیر در جابلسا می کند وغیرہ وغیرہ...

اسی مسئلہ جابلقان و جابلسان میں صاحب دبستان مذاہب بحوالہ شرح مختصر گلشن راز لکھتے ہیں۔ ہرگاہے کہ روح از بدن عنصری جدا شود اور اجسد مثالی و برزخ باشد کہ انزا ابدال مکتب گوبند و برزخیکہ روح بعد از مفارقت انجا متصل شود غیر برزخی ست کہ میان ارواح و اجسام است اول را غیب امکانی و دویم راغیب مماتی گویند جمعے کہ مشاہدہ غیب امکان کنند از حوادث آئندہ واقف باشند آں بسیار اند بخلاف غیبت مماتی کہ مکاشفہ احوال متوفی نادر است شیخ محمد لاہجی در شرح گلشن راز آوردہ کہ جابلقا شہریست در غایت بزرگی در مشرق و جابلسا نیز شہریست بغایت غنیم در مغرب و ارباب تاویل دریں باب سخناں بسیار گفت۔

شیخ محی الدین ابن عربی اپنے " فتوحات مکیہ " میں اس طرح تصریح کرتے ہیں البتہ برزخ اخیر غیر اول است وجہ تسمیہ اول بہ غیب امکانی و آخیر بہ غیب مماتی فرمودہ انداز برائے آنکہ ہر صورت کہ در برزخ اول است ممکن است کہ در شہادت ظاہر شود و صورتیکہ در برزخ آخیر است ممتنع است کہ رجوع. شہادت کند مگر در آخرت و از مکاشفان بسیار اند کہ صور برزخ

Marfat.com

اول برایشاں ظاہر میشود میدانند کہ در عوالم حوادث چہ واقع شود فاما براحوال موتے کم کسے از مکاشفاں مطلع میشود۔

حضرت میر سید محمد ابو العلائی ترمذی ولد میر ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۶ شعبان روز دو شنبہ ۱۰۷۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : کالپی۔

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ کاشف الاستار - وفیات الاخیار - قانون توحید۔

آپ سادات صحیح النسب ترمذ سے ہیں۔ آپ کے آباؤاجداد جالندھر میں سکونت رکھتے تھے۔ آپ کے والد ماجد نے شہر کالپی میں طرح اقامت ڈالی۔ آپ نے شیخ جمال اولیاء رحمۃ اللہ علیہ سے جن کا سلسلہ ارادت بہ چند واسطہ درمیانی حضرت نصیرالدین محمود رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے بیعت کی۔ یہ وہ شیخ جمال رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے علو رتبہ کی نسبت حضرت شیخ جمال گوجری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بکتر سے ہنڈوہ تک مسافرت کی مگر کسی مسلمان صاحب دل سے ملاقات نہیں ہوئی۔ مگر اودھ میں ایک بچے کو دیکھا اور یہ فرما کر اشارہ شیخ جمال کی طرف کیا۔ آپ کا اجازت سلاسل اربعہ یعنی قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ اور مداریہ کی تھی۔ آپ نے اکبر آباد پہنچ کر امیرابوالعلائی احراری سے ملاقات کی اور پائین مجلس بیٹھ گئے۔ اس اثنا میں حضرت امیر موصوف نے قہقہہ مارا، آپ کے دل میں خطرہ گزرا کہ درویش ہو کر قہقہہ مارا ہے، حضرت امیر العلاء رحمۃ اللہ علیہ نے صدر مجلس سے آپ کی طرف نگاہ کی اور فرمایا۔

بربیضہ دل باش ہاں مانند مرغی پاسبان
کز بیضہ اول زایدت مستی و شوق قہقہہ

فرمایا قہقہہ ہمارا اس وجہ سے ہے قریب تھا کہ حضرت سید محمد کو رعشہ ہووے مگر بزور شرع آپ نے سنبھلا اور متوجہ جالندھر ہوئے مگر وقت معاودت ہر منزل میں امیرابوالعلا کو دیکھتے تھے کہ پالکی میں سوار آپ کو اپنی طرف کھینچتے ہیں ناچار اکبر آباد کے پہنچنے کے بعد التماس طریقہ نقشبندیہ کی

Marfat.com

حضرت امیر ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ سے کی اور انہوں نے بکمال التفات طریقہ نقشبندیہ تلقین فرمایا اور پھر کالپی میں آکر سالہاسال مشغول رہے۔ بعد دس سال کے پھر خدمت میں امیر اقدس کی پہنچے اور چار مہینے آپ کی صحبت میں رہ کر فیض حاصل کیا۔ پھر کشش حضرت خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ سے اجمیر شریف گئے اس وقت آپ کے فرزند میر سید احمد بھی ہمرکاب سعادت تھے۔ وقت زیارت حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ بیہوشی طاری ہو گئی اور حضرت خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت دو تابرگ تنبول عنایت فرمائے جب افاقہ ہوا تو وہ دو تابرگ تنبول آپ کے ہاتھ میں تھے۔

حضرت کے نعرہ کی تاثیر مشہور ہے یہاں تک کہ حضرت کے نعرہ کا اثر چارپایاں فیل و اسپ و گاؤ میں اثر کرتا تھا۔ و مدام بادل بریاں و دیدہ گریاں رہا کرتے تھے اور آخری عمر میں عیسوی مشرب ہو گئے تھے۔ اور قطبیت کبریٰ میں متمکن۔ چنانچہ احیا و اموات جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے واقع ہوئی تھی ویسی ہی احیا قلوب آپ سے واقع ہوتی تھی۔ آپ کی تصنیفات سے سورہ فاتحہ در واتح بہ عبارت عربی و رسالہ تحقیق روح و اسرار توحید و ارشاد السا لکین در رسالہ اتقیا و عقاید صوفیہ در سالہ عمل معمول درسالہ واردات ہیں آپ کا مذہب وحدت الوجود تھا۔ ایک روز بروز جمعہ آپ کا ایک موے مبارک جدا ہو کر شانہ حضرت سے گر پڑا شاہ محمد افضل الہ آبادی نے اجازت لے کر وہ اٹھا لیا اور حاضرین مجلس کو آواز دے کر متوجہ کیا موے مبارک سے اسم ذات کی آواز سب نے سنی اور سب پر ایک حالت طاری ہو گئی۔ آپ کے خلیفہ شیخ محمد افضل الہ آبادی و عبدالحفیظ بلگرامی تھے۔

حضرت میر سید احمد ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : میر سید احمد ابوالعلائی بن میر سید محمد ابوالعلائی، تخلص "کاشفی"

تاریخ وفات : ۱۹ صفر ۱۱۸۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : کالپی۔

حوالہ کتب : انوار العارفین - خزینۃ الاصفیاء۔

Marfat.com

آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے۔ صاحب وجد و سماع تھے۔ آپ کی توجہ میں بڑی تاثیر تھی، جس پر نگاہ توجہ کرتے بے خود ہو جاتا تھا۔ آپ بعد ادائے نماز فرائض متصل سلام ذکر جہر نو بار کلمہ توحید با آواز بلند فرمایا کرتے تھے۔ آپ اجمیر شریف کی زیارت کے بعد اکبر آباد آئے اور بطریق معمول سماع میں مشغول ہوئے۔ عالمگیر بادشاہ نے محمد امیر ایرانی کو جو اس طائفہ سے دشمنی رکھتا تھا بھیجا۔ آپ نے ایسی توجہ کی کہ وہ فوراً نعرہ مار کر بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا اور لوٹنے لگا۔ بعد افاقہ بحضور بادشاہ گیا، بادشاہ نے مسکرا کر فرمایا کہ تو نے سینوں کی کرامت دیکھی؟ عرض کیا جہاں پناہ دیکھی۔ سید کی کرامت برحق ہے۔ عالمگیر بھی معتقد ہو گیا۔ آپ صاحب تصنیف تھے۔ تخلص کاشفی تھا۔ "مشاہدات صوفیہ" اور شرح عربی عقائد نسفیہ سے چند اشعار درج ہیں ؎

ہر کسے بادہ کش و طالب جام است اینجا
ہر کہ بسیار کشد مرد تمام است اینجا

"کاشفی" خواست کہ تا توبہ کند پیر مغاں
گفت خاموش زے توبہ حرام است اینجا

دیگر ؎

از ہر طرف بگوش من آید ہمیں ندا
واللہ ہرانچہ می نگری نیست جز خدا

اشکال مختلف کہ مشاہد ہمیں شوند
یک فرد واحد است برنگے جدا جدا

حضرت شیخ محمد فضل اللہ آبادی ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : دسویں ربیع الاول ۱۰۳۸ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۵ ذالحجہ روز جمعہ ۱۱۴۴ ہجری۔ عمر ۸۶ سال۔

مقام مزار شریف : الہ آباد، ہندوستان۔

Marfat.com

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ کا نسب حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر منتہی ہوتا ہے۔ اعظم خلفائے حضرت سید محمد کالپی رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ بیشمار طالبان حق کو راہ پر لائے۔ مرتبہ ولایت و قطبیت کو پہنچے۔ صاحب تصنیف عربی و فارسی ہیں۔ آپ نے پچاس سے زیادہ کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اکثر کتابوں کی شرح پیرایہ تصوف میں لکھی ہے۔ چنانچہ حل مثنوی شریف تائید الہم فی شرح اربع کلمات فصوص الحکم، شرح فصوص علی وفق النصوص، مجموعہ کشف الاستار عن وجوہ مشکلات الاشعار جس کے سولہ رسالے ہیں۔ شرح کریما و بوستان و یوسف زلیخا جامی و شرح سکندر نامہ دیوان حافظ و قرآن السعدین و مخزن الاسرار و تحفۃ العراقین و شرح قصائد عرفی و محاکمہ میاں قدسی و شیدا و منیر ابیات متفرقات وغیرہ خلافت سلاسل خمسہ چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، مداریہ، نقشبندیہ میں مجاز و ماذون مطلق تھے۔

حضرت شیخ محمد یحییٰ معروف بہ شیخ خوب اللہ ابوالعلائی رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : بعد نماز جمعہ ۱۰۸۰ ہجری ۔

تاریخ وفات : ۱۱ جمادی الاول شب دو شنبہ ۱۱۴۴ ہجری ۔ عمر ۶۴ سال ۔

مقام مزار شریف : الہ آباد، ہندوستان ۔

حوالہ کتب : انوارالعارفین ۔ تذکرۃ العابدین ۔ قانون توحید ۔

آپ برادر زادہ حقیقی و داماد و سجادہ نشین محمد افضل الہ آبادی ہیں۔ بحرامواج علم شریعت و طریقت تھے اور صاحب تصنیف، آپ کے مکتوبات چار جلد میں بڑی دلیل آپ کی علمیت و علو فطرت و کمال بے زوال کی ہے۔ آپ کی تصانیف چالیس سے زیادہ ہیں۔ خلاصتہ الاعمال، مناقب غوثیہ، چہل حدیث، قباب الاعلام، کلمات موتلفہ فی مقاصد مختلفہ و کلام المفید فی ما یتعلق بالشیخ والمرید و قول الصحیح فی حدیث صلوٰۃ التسبیح بضاعتہ مرجان وغیرہ وغیرہ ۔

Marfat.com

حضرت شیخ محمد فاخر ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ محمد فاخر ابو العلائی الہ آبادی، تخلص زایر بن شیخ محمد یحییٰ شاہ خوب اللہ۔

تاریخ و مقام ولادت : ۱۶ شعبان ۱۱۶۰ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۱ ذالحجہ روز یک شنبہ ۱۱۸۴ ہجری۔ عمر ۲۴ سال۔

مقام مزار شریف : برہانپور قریب مزار شیخ عبداللطیف استاد عالمگیر بادشاہ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔ تذکرۃ العابدین ۔ قانون توحید۔

آپ سجادہ نشین شیخ محمد یحییٰ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ صاحب صفات مرضیہ و مناقب سنیہ، کشادہ دست و شگفتہ پیشانی ۔ فتوح کا ذخیرہ نہیں رکھتے تھے۔ یگانہ و بیگانہ کو یکساں احسان بے دریغ سے نوازتے تھے۔ مقدمات عامضہ میں بسرعت تمام آپ کی طبیعت پہنچتی تھی۔ صاحب تصنیف تھے۔ چنانچہ درۃ التحقیق فی بفرۃ الصدیق ' رسالہ تحابتیہ در عقائد اہلحدیث رسالہ فضیلت صف اول صلوٰۃ ' رسالہ در جواب فاضل جے نگرسنی و شیعہ شرح حدیث ام ورع مثنوی معراج القبول وغیرہ۔

حضرت میر سید دوست محمد ابو العلائی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : برہانپور، ۹۹۶ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۶ جمادی الثانی روز جمعہ ۱۰۹۰ ہجری۔ عمر ۹۴ سال۔

مقام مزار شریف : اورنگ آباد تکیہ مسافر شاہ یا محمود شاہ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ خلاصہ مسترشداں و عمدہ خلفائے حضرت سید محمد امیرابوالعلائی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ حضرت امیر کو جو کچھ نعمت روحانیہ آیمہ اطہر و خواجہ بزرگ حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ سے پہنچی تھی وہ سب آپ کو عنایت فرمائی اور بار امانت ولایت و ارشاد تفویض

Marfat.com

کر دیا تھا۔ اول آپ بہ طلب خدا بنگال تشریف لے گئے وہاں سے حضرت امیر کے اوصاف سن کر قصد اکبر آباد کیا۔ شہر کالپی سے ایک کوزہ مصری بہ نیت نذر حضرت امیر خریدا اور حاضر ہو کر پیش نظر کیا۔ انہوں نے تھوڑی سی مصری کھا کر باقی حاضرین کو تقسیم کر کے فرمایا سید دوست محمد نے میرا منہ میٹھا کیا مناسب ہے کہ میں بھی ان کا منہ میٹھا کروں۔ پس آپ کو توجہ غیبی دی اور بادہ وحدت سے مدہوش کیا۔ دوسرے دن صبح کو بعد بیعت خرقہ خلافت و شجرہ طریقت دیکر فرمایا برہانپور جا کر طالبان خدا کی رہنمائی کرو۔ مگر آپ نے قدموں سے دور نہ کرنے کی التجا کی۔ اس لئے ایک سال حضور امیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رہ کر خدمت نعلین برداری و پاکوبی و مگس رانی کرتے رہے اور پھر برہانپور کی رخصت لے کر ملک دکھن میں اپنا فیض جاری کیا۔ اور "پریم کہانی" فراق مرشد میں تصنیف فرمائی۔

حضرت شاہ محمد فرہاد ابوالعلائی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت	:	دہلی، ہندوستان۔
تاریخ وفات	:	۵ جمادی الثانی ۱۱۳۵ ہجری۔
مقام مزار شریف	:	مغل پورہ متصل دہلی، ہندوستان۔
حوالہ کتب	:	انوار العارفین۔

آپ خلیفہ حضرت میر سید دوست محمد رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کے والد برہانپور کے صوبہ دار تھے۔ تاحیات شیخ آپ نے شیخ کا آستانہ نہیں چھوڑا۔ قریب انتقال آپ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ دہلی میں رہنا اور طالبان حق کی رہنمائی کرنا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا اور فیض نسبت عالیہ ابوالعلائیہ فرہادیہ جاری کیا۔ آپ آخر عمر میں کثرت استغراق تنزیہ اور محویت سے تکلفات عالم تشبیہ سے بالکل مبرا ہو گئے تھے اور محویت نے ایسا غلبہ پایا تھا کہ خود آپ کو مسند پر ڈھونڈتے تھے۔ مریدین پوچھتے کیا ڈھونڈتے ہیں تو آپ فرماتے فرہاد کہاں گیا۔ آپ کے اعظم و عمدہ خلفاء مولانا برہان الدین خدانما اور میر سید اسد اللہ تھے و مرشد زادہ و خلیفہ اعظم مولانا برہان الدین خدانما کے شاہ رکن الدین عشق و میر سید اسد اللہ کے شاہ محمد منعم تھے اور حضرت شاہ

Marfat.com

رکن الدین عشق کے سید خواجہ شاہ ابوالبرکات خلیفہ تھے اور خلیفہ شاہ محمد منعم کے شاہ حسن علی اور ان کے خلیفہ حکیم شاہ فرحت اللہ حسن تھے۔ قمرالدین حسین عظیم آبادی خلیفہ اعظم حضرت سید خواجہ شاہ ابوالبرکات تھے نیز انہوں نے خرقہ خلافت شاہ فرحت اللہ سے پایا تھا۔ ان کا مولد و مدفن عظیم آباد ہے۔

حضرت شاہ بدرالدین اوحد چشتی القادری رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شاہ بدرالدین اوحد چشتی القادری بن مولوی فخرالدین الممی ثم الرہتکی

مقام ولادت : رہتک۔

تاریخ وفات : ۲۶ شوال ۱۲۰۵ ہجری۔ عمر ۹۰ سال۔

مقام مزار شریف : ضلع دہلی رہتک ضلع قسمت دہلی۔

حوالہ کتب : اسناد الاشجار و اجازت نامہ مندرجہ قانون سلوک، مرتبہ حافظ انور علی رہتکی - تذکرۃ العارفین۔

آپ کے پیر طریقت حضرت شاہ خوب اللہ الہ آبادی رحمتہ اللہ علیہ ہیں لیکن ماذون و مجاز یعنی خلیفہ حضرت شاہ محمد فاخر الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور آپ نے حسب الارشاد و بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سید فتح محمد گمتھلی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی خرقہ ارادت پہنا تھا۔ پھر شاہ انوراللہ قادری تبریزی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت طریقہ قادریہ و قمیصیہ حاصل کی اور لقب اوحد شاہ پایا۔ پھر شاہ نور دکھنی گجراتی سے اجازت ہر چہار خانوادہ حاصل کی تھی۔ مگر "تذکرۃ العابدین" میں لکھا ہے کہ شاہ محمد حیات بن شیخ محمد بن شیخ محمد صادق گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت سلوک حاصل کی تھی۔

حضرت شاہ غلام جیلانی بن شاہ بدرالدین چشتی القادری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : رہتک، ۱۱۶۳ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۷ شوال شب جمعہ ۱۲۳۵ ہجری۔ عمر ۷۲ سال۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : قصبہ مہم ضلع رہتک ' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العارفین ۔

آپ اپنے پدر بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ کا نام لڑکپن میں قطب الدین تھا۔ بڑے حسین و مہ جبین و مقبول حضرت شاہ محی الدین جیلانی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ کیونکہ عالم رویا میں حضرت محبوب سبحانی رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کے والد کو فرمایا تھا کہ اپنے لڑکے کا نام غلام جیلانی رکھنا کہ یہ ہمارا بڑا پیارا ہے۔ آپ کے والد نے آپ کی خوردسالی میں انتقال کیا تھا اور آپ اپنے ماموں جان کے پاس ملک پورب چلے گئے تھے جو اپنے وقت کے امیر تھے۔ وہاں آپ نے تحصیل علم کی اور چونکہ آپ کے ماموں نے آپ کی تدبیر صائب دیکھ کر اپنا نائب بنا لیا تھا تمام جاگیر اور فوج کا کام آپ کے سپرد کر دیا۔ لیکن اس کام میں بھی روز و شب عبادت میں رہا کرتے تھے۔ لوگ آپ کو قطب کہتے تھے۔ اپنے ماموں کی وفات کے بعد آپ نے نوکری سے استعفیٰ دے دیا اور ترک و تجرید اور خرقہ فقر اختیار کر لیا۔ اس وقت آپ کی خوراک ڈیڑھ سیر ماہانہ کی تھی۔ رفتہ رفتہ کم ہو کر گیارہ تولہ رہ گئی۔ پھر اسے بھی چھوڑ کر بارہ برس اناج نہیں کھایا صرف بناس پتی پر گزران کی۔ تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب سے بدر کامل و ماہ تمام ہو گئے تھے۔ آپ کی تصنیفات لطائف سلوک' شرح فارسی چوپائیاں و اسناد الاشجار' رسالہ طریق الہدا' رسالہ اعمال الامراض' رسالہ اثبات وحدت الوجود' رسالہ واجب ممکن تفسیر سورۃ والعصر بطریق اہل تصوف و تفسیر ویل لکل ۔ انااعطینا - قل اعوذ برب الفلق - قل اعوذ برب الناس اور رسالہ زبدۃ السالکین خواص و عوام کے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضرت مولوی شاہ اسمٰعیل بن شیخ عبدالحکیم صدیقی مہمی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۷ جمادی الثانی ۱۲۷۴ ہجری ۔

مقام مزار شریف : قصبہ مہم رہتک ۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العارفین۔

Marfat.com

آپ خلیفہ اعظم حضرت شاہ غلام جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں اور برادر حقیقی مولانا رمضان صاحب شہید مہی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

حضرت میاں شاہ راج خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : پنج شنبہ ۸ رمضان المبارک ۱۳۰۶ ہجری - مادیہ تاریخ وفات "ہائے ہائے آفتاب معرفت"

مقام مزار شریف : موضع سوندہ ضلع گوڑگانواں۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین۔

آپ قوم کے میواتی ہیں اور خلیفہ اعظم حضرت مولانا محمد اسمٰعیل مہی رحمتہ اللہ علیہ کے، میوات میں بہت بڑے اولیاء کاملین سے گزرے ہیں۔ آپ نے دیگر بزرگان سے بھی استفادہ کیا ہے۔ چنانچہ داتا گلاب شاہ رحمۃ اللہ علیہ مجذوب وغیرہ سے آپ کی نسبت بہت بڑی ہوئی تھی۔ ایسے اولیاء اللہ بہت کم دیکھے گئے ہیں۔ آپ نے چالیس سال بلاناغہ جمعہ کی نماز دہلی میں بڑھی ہے۔ اور شاہ عبدالعزیز شاہ اسحاق کے وعظ میں شریک ہو کر اسی روز اپنے مکان موضع سوندہ پرگنہ تاوڑو ضلع گوڑگانوہ واپس تشریف لے جاتے تھے۔ تمام ملک میوات آپ کا مطیع و منقاد تھا۔ قریب پچاس ہزار آدمی آپ سے مستفیض ہوئے۔ آپ کے مشہور خلفاء غازی الدین شاہ، ریاست بھرت پور و دھول پور و قرب و جوار مثل ریاست قرولی و اکبر آباد وغیرہ ہیں۔ ہزارہا اشخاص مستفیض ہوئے۔ لیکن عمر زیادہ نہیں ہوئی۔ اپنے مرشد کے سامنے وفات پائی۔ آپ کے دوسرے خلیفہ چھوٹے شاہ ہیں جن سے ضلع میرٹھ و مراد آباد وغیرہ میں ہزارہا لوگ راہ حق پر قائم ہوئے اور بقوت جذبی و کمالی عقد ثانی امروہہ و بارہ بستی افغانان میں جاری کر دیا۔ تیسرے خلیفہ محمد عابد، چوتھے خلیفہ و فرزند مولوی عبداللہ شاہ اور پانچویں خلیفہ میاں حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہم۔

Marfat.com

حضرت شاہ فضل اللہ بن سید احمد ابو العلائی کالپوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۴ ذیقعد ۱۱۱۱ ہجری۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار تھے۔ ملکی صفات ذوق و شوق ہر بن و مو سے تراوش کرتا تھا۔ بذل و کرم اور تمام صفات مرضیہ پورے درجہ سے رکھتے تھے۔ نقل ہے کہ ایک دن چار اشخاص نے حاضر ہو کر عرض کی کہ قساوت سے ہمارے دل مثل پتھر ہو گئے ہیں اور تمام عمر میں کبھی ہماری آنکھوں میں آنسو تو کجا نم بھی بر آمد نہیں ہوئی۔ آپ ان کے حال پر متوجہ ہوئے اسی وقت ہر چہار کس مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے اور عکس انوار آپ کا چہرۂ مبارک ستون ہائے سنگ مرمر کہ صیقل سے مثل آئینہ بنے ہوئے تھے چمکنے لگا اور وہ لوگ دوپہر تک شورش و بکا میں رہے بعد رفاقت دست انابت بہ بیعت دیا۔

حضرت حاجی سید عطا حسین ابو العلائی عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ

مقام وفات : عظیم آباد۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ خواہر زادہ و اعظم خلیفہ شاہ قمرالدین حسین عظیم آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں۔ صاحب ذوق و شوق و اہل وجد و حال تھے۔ آپ کے مرید طریق سنت جماعت و مشغول یاد الٰہی اور نفور از مناہی و تارک از غذائے ماہی اور رات میں دوگانہ صلوٰۃ العشق میں مشغول رہا کرتے تھے۔

حضرت پیر کبار چشتی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : پیر کبار چشتی لقب، نام شیخ دلو بن شورہ بن خویشگی۔

تاریخ وفات : ۵۵۰ ہجری۔

Marfat.com

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء بحوالہ معارج الولایت ـ اخبار الاولیاء ـ شجرہ حسنیہ

آپ قوم کے افغان شوریانی و خویشگی کہ فرقہ اہل چشت سے ہوتے ہیں' ان کی اولاد سے تھے۔ جب آپ کو جذبہ شوق الٰہی دامن گیر ہوا تو طلب شیخ کامل کے متردد ہوئے اور آخرکار قصبہ چشت میں بحضور خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہوئے۔ انہوں نے آپ کا کام آب کشی باورچی خانہ مقرر کیا۔ چالیس برس اس خدمت پر مامور رہے۔ جب وقت رحلت خواجہ موصوف قریب پہنچا آپ کو اپنے نزدیک طلب کر کے خلعت خرقہ خاص سے ممتاز فرمایا اور آپ کو وطن مالوفہ کی طرف رخصت کیا۔ مردمان افغان کوہستان پشاور سخت سنگ دل ہوتے ہیں۔ آپ سے انہوں نے نشانی ولایت چاہی اور سب نے مل کر کہا اگر اسی وقت دو کبوتر وحشی آئیں اور آپ کے گریبان کی طرف سے پیراہن میں سے ہو کر آستین سے نکل جائیں تو ہمارا اعتقاد آپ کی ولایت پر قائم ہو گا۔ پس ناگاہ دو کبوتر وحشی غیب سے ظاہر ہوئے اور ویسا ہی ظہور میں آیا جیسا کہ انہوں نے چاہا تھا۔ اس کرامت کے ظہور سے بہت خلقت کوہستانی آپ کی مرید اور معتقد ہو گئی۔ علی الخصوص افغانان خویشگی و حضرت پیر کبار رحمتہ اللہ علیہ نے کبوتروں کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور اپنے مریدوں کو کبوتروں کے شکار اور ذبح کرنے سے منع فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ میرے مریدوں میں سے جو کوئی کبوتروں کو ایذاء پہنچائے گا وہ زندہ نہیں رہے گا یا اس کی اولاد نہ ہوگی۔ یا تنگ روزی رہے گا۔ چنانچہ یہ رسم افغان خویشگی میں آج تک رائج ہے۔

حضرت شیخ رحمت اللہ شوریانی رحمتہ اللہ علیہ

مقام ولادت : قصور' پاکستان۔

تاریخ وفات : ۱۰۲۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصور' پاکستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ اولاد پیر کبار رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ نیز فیض و روحانیت حضرت پیر کبار رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

سے پایا تھا۔ علم علمنا منطق الطیر کا اس سبحانہ تعالیٰ نے بلکہ زبان فہمی وحوش طیور اور ان سے کلام کرنے کا آپ کو عطا ہوا تھا۔

حضرت مولانا شیخ احمد شوریانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۳۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصور، پاکستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ بھی اولاد پیر کبار رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ آپ کے جدامجد غلام معین الدین عبداللہ خویشگی چشتی رحمۃ اللہ علیہ صاحب "معارج الولایت و اخبارالاولیاء" ہیں۔ عظمائے علماء و کبرائے اتقیاء خطہ پنجاب تھے۔ علوم ظاہری و باطنی شاگرد و مرید شیخ اسحاق بن حضرت شاہ کاکو چشتی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنہوں نے اولاد حضرت فریدالدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے علم مشیخت و فضیلت بلند کیا تھا۔ سب سے پہلے آپ ہی نے قوم خویشگی میں سے علم ظاہری و باطنی حاصل کیا تھا اور جو مشکل مسئلہ علماء لاہور و ملتان سے حل نہیں ہوتا تھا وہ آپ سہل ترین طریقہ سے حل کر دیا کرتے تھے۔ آپ تصانیف کتب سے اجتناب رکھتے تھے۔ الاکتاب سوالات احمدی جو واسطہ ملاحدہ و زنادقہ کے اکسیر اعظم ہے تمام عمر میں تصنیف فرمائی تھی۔

حضرت شیخ حاجی گنگن شوریانی قصوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۴۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصور، پاکستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء

آپ اولاد پیر کبار رحمتہ اللہ علیہ سے تھے۔ آپ نے سات حج کئے اور بہت ریاضات و مجاہدات کئے، لیکن کشود باب نہ ہوا۔ ساتویں حج میں پیش حق بیت اللہ میں بہت روئے ہاتف

Marfat.com

نے آواز دی کہ فتح باب تیرا عیسٰی مشوانی سے ہو گا۔ پس آپ نے مراجعت ہندوستان کی اور عیسٰی مشوانی رحمتہ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئے۔ آپ طریقہ ملامتیہ رکھتے تھے۔ اکثر اوقات بشرب شراب مشغول رہتے تھے۔ یہ حال دیکھ کر لوگ آپ سے بے اعتقاد ہو گئے۔ شیخ عیسٰی ازراہ کشف آپ کے خطرہ سے آگاہ ہوئے اور فرمایا ہر شخص کے حضور میں تم گئے مگر کشود کار میسر نہ ہوئی' آخر بیت اللہ سے میرے پاس مامور ہوئے اب بے حصول چلا جانا دور از عقل ہے۔ یہ بات سن کر آپ ہزار دل سے معتقد ہو گئے اور قدموں میں گر پڑے۔ اور ادب سے بیٹھ گئے آپ نے اشارہ شیشہ شراب کیا اور کہا اٹھا لاؤ آپ نے کچھ تامل کیا حضرت شیخ عیسٰی رحمتہ اللہ علیہ نے خود اٹھ کر شیشہ شراب تمام و کمال آپ کے منہ میں ڈال دیا شراب پیتے ہی شیخ حاجی گنگن بے خود ہو گئے جب ہوش میں آئے تو لباس زہد و تقویٰ کو چھوڑ کر لباس محبت و عشق زیب تن کر لیا اور صرف ستر عورت پر کفایت کی۔

دنیا و اہل دنیا سے اختلاط دور کیا اور چار ابرو و ریش بروت کو صفا کر دیا۔ سماع سے بہت شوق تھا۔ "معارج الولایت" میں ہے ایک افغان کے اولاد نہیں ہوتی تھی آپ سے التجا کی۔ فرمایا پہلا لڑکا ہم کو دینا اس نے قبول کیا جب پسر تولد ہوا اس نے لا کر پیش کیا آپ نے اس لڑکے کو لے کر آگ میں ڈال دیا وہ شخص اس واقعہ سے سخت پشیمان ہوا فرمایا صبر کر تاکہ پختہ ہو جائے۔ پھر افغان نے بیتاب ہو کر عرض کی کہ میرا لڑکا آگ سے نکال کر مجھے مل جائے آپ نے تکرار کے بعد فرمایا میں نے تیرے فرزند کو نہیں جلایا گھر میں جا کر دیکھو اسے پنگوڑہ میں پاؤ گے چنانچہ اس نے گھر جا کر ایسا ہی دیکھا۔ آپ کی وفات کے بعد اکثر مردمان آگ روشن کرنے کی نذر مانتے ہیں جب مراد پوری ہو جاتی ہے تو جا کر آگ روشن کرتے ہیں۔

حضرت شیخ اللہ داد توزی رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۴۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصور' پاکستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

Marfat.com

آپ اولاد پیر کبار رحمتہ اللہ علیہ سے بڑے متوکل و متورع و منزوی تھے۔ ہمیشہ حجرہ میں معتکف رہا کرتے تھے۔ غم و شادی کے وقت حجرہ سے باہر نہیں آتے تھے۔ جب آپ کا نفس حجرہ میں بیٹھنے سے ملامت کرتا تو آپ حجرہ کے اندر دیوار بنانے کا مشغلہ کرتے اور پھر ڈھا دیا کرتے۔ آپ کے معتقد مردمان آپ کے حجرہ و دیگ دان کا طواف کرتے اور اپنا مقصد اس طرح حاصل کر لیا کرتے تھے۔

حضرت ملک محمد جائسی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : ملک محمد جائسی المعروف شیخ محمد جائسی، لقب "محقق ہندی"

تاریخ وفات : ۱۰۴۹ ہجری۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ شیخ الہ داد خلیفہ محمد مہدی رحمتہ اللہ علیہما کے تھے۔ آپ کوز پشت تھے۔ آپ کو جلال الدین اکبر بادشاہ کے روبرو لایا گیا۔ بادشاہ آپ کی صورت دیکھ کر ہنسنے لگا، آپ نے کہا بادشاہ کلال یعنی گلگو پر ہنستے ہو یا اس کے برتن پر۔ بادشاہ نے محتاط ہو کر آپ کی حاضر جوابی پر آفرین کہی۔ آپ کے ہندی زبان میں کئی رسالے ہیں۔ چنانچہ پدماوت و کتھاوت و اکھروتی و کھرانامہ و جائسی نامہ و ہولی نامہ وغیرہ۔

حضرت اخوند سعید شوریانی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۱۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصور، پاکستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ نے حضرت پیر کبار رحمتہ اللہ علیہ کی روحانیت سے تربیت پائی تھی اور ثانی ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جس طرح کہ خواجہ ابوالحسن خرقانی نے روحانیت سلطان العارفین

Marfat.com

سے تربیت پائی تھی۔ آپ کسی کو مرید نہیں کرتے تھے۔ خرق عادات آپ کے بہت ہیں۔ آپ کی کرامت کی ایک ادنیٰ مثال یہ ہے کہ ایک شخص راجپوت نے آکر عرض کی کہ جلال الدین اکبر بادشاہ مجھ سے ناراض ہے ہمت فرمائیے کہ میری تقصیر سے درگزر فرمائے۔ فرمایا بادشاہ کے روبرو جاؤ اور کچھ اندیشہ نہ کرو کہ میں نے بادشاہ کی زبان بند کر دی ہے و بہ عطائے خلعت زبان بادشاہ کو حرکت دوں گا جب خلعت پاؤ اور بادشاہ سے رخصت ہو تو ایک موٹا تازہ بکرا میرے واسطے لانا۔ چنانچہ راجپوت بعد مراجعت کے بہت سے بڑے بکرے لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کہ وہی ایک بکرا میرا ہے جو کہا تھا۔

حضرت بایزید بتک زئی چشتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۳۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصور۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء بحوالہ معارج الاولیاء۔

آپ نے روحانیت شیخ بتک رحمۃ اللہ علیہ سے تربیت پائی تھی۔ ایک روز سماع میں آپ خوش وقت تھے۔ فرمایا کوئی ہے جو میرے سامنے آئے اور میں اس کو خدا سے ملاؤں۔ تین افغان خویشگی آئے اور آپ سے معانقہ کیا۔ فی الحال وہ تینوں واصلان حق ہو گئے۔ ہر بار شیخ سماع کرتے اور اسی طرح فرماتے اور لوگوں کو خدا رسیدہ کرتے۔ ایک روز ایک بیگانہ شخص نے چاہا کہ معانقہ کرے، اس نے اپنے اور شیخ کے درمیان خندق آتش دیکھی۔ نقل ہے کہ ایک بوڑھی عورت نے آکر عرض کی کہ میرا لڑکا قریب المرگ ہے دعا فرمائیں کے صحت پائے آپ نے مراقبہ کر کے فرمایا اے ضعیفہ تیرا لڑکا عمر نہیں رکھتا ہر چند تلاش کی لیکن اس کی عمر معلوم نہیں ہوتی پس اس کے سوائے چارہ نہیں کہ میں اپنی باقی ماندہ عمر اس کو دیتا ہوں اور یہ فرما کر اپنی چادر زمین پر بچھا دی اور اس پر دراز ہو کر جان بحق ہو گئے۔

در کوئے تو عاشقاں چنان جان بدہند
کانجا ملک الموت نیابد جائے

Marfat.com

حضرت شیخ صدر الدین معروف بہ شیخ صدو یا سیدو رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۵ رمضان ۹۳۳ ہجری - از وفیات الاخیار -

مقام مزار شریف : جونپور -

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء -

آپ خلیفہ ثانی حضرت شیخ بتک دیوانہ وار پھرا کرتے تھے۔ لڑکے آپ کے گرد ہجوم کئے رہتے تھے۔ آپ از راہ کرامت نان گرم بغل سے نکال کر لڑکوں کو دیا کرتے تھے۔ اس طرح خلیفہ ثالث شیخ پائندہ توری عظمائے اولیاء عہد خود تھے۔ جو کوئی آپ کے وضو کا باقی ماندہ پانی پیتا اولیاء ہو جاتا۔

حضرت مخدوم شیخ عبد الرشید جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : مخدوم شیخ عبد الرشید جونپوری نام، محمد رشید لقب "شمس الدین و فیاض و دیوان بن شیخ مصطفیٰ عبد المجید عثمان"

تاریخ وفات : ۱۰۵۵ ہجری

مقام مزار شریف : جونپور، ہندوستان -

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء -

آپ مرید پدر بزرگوار خود تھے اور آپ کے والد مرید شیخ محمد بن شیخ نظام الدین انبیٹھی اور وہ مرید شیخ معروف جونپوری اور وہ مرید شیخ الہداد شارح کافیہ و ہدایہ اور وہ مرید راجی حامد شاہ اور وہ مرید حسام الدین رحمتہ اللہ علیہم تھے۔ آپ نے خلافت از جانب شیخ طیبب و مشائخ دیگر خانوادہ و دیگر خواجگان سلاسل سے بھی رکھتے تھے۔ اور کتاب "اسرار المخلوقات" کہ مختصر سی تصانیف شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ ہے، اس کی شرح نہایت مستحسن اور خوب لکھی ہے۔ سماع میں غلو رکھتے تھے۔ کتاب رشیدیہ علم مناظرہ میں و زاد السالکین و مقصود لطالبین و دیوان اشعار آپ کی تصنیف و توالیف سے ہیں۔ "شمس" تخلص رکھتے تھے۔

Marfat.com

حضرت شیخ عارف چشتی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۱۶۶ ہجری

مقام مزار شریف : لاہور' پاکستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ اسحاق بن شاہ کاکو چشتی رحمتہ اللہ علیہ تھے اور عہد حضرت شاہجہان بادشاہ لاہور میں علم مشیخت بلند کیا۔ آپ کے بہت مرید تھے۔ ہر ماہ عشرہ اخیر میں اعتکاف میں رہتے تھے اور یہ دس روز بے خور و خواب بسر کیا کرتے تھے۔ اول تاریخ ہر مہینے حجرہ سے باہر تشریف لایا کرتے تھے۔ خلق عام و خاص کو حجرہ سے باہر تشریف لانے کے وقت دور کر دیا کرتے تھے اگر کوئی اتفاقاً" دروازہ حجرہ پر موجود ہوتا اور نظر جلالت اثر آپ کی اس پر پڑ جاتی تو تین روز بیہوش پڑا رہتا اور تارک الدنیا ہو جاتا۔ سماع میں تواجد و اضطراب بہت کرتے یہاں تک کہ نوبت جدائی روح پہنچ جایا کرتے تھے۔ آخرکار حالت اعتکاف میں جاں بحق تسلیم ہوئے۔

حضرت پھوکی افغان عزیز زئی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۶۹ ہجری' بقول وفیات الاخیار ۱۰۹۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصور' لاہور۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ بحوالہ معارج الولایت۔

آپ نے حضرت پیر کبار رحمتہ اللہ علیہ کی روحانیت سے تربیت پائی تھی۔ آپ کو سماع میں غلو بدرجہ غایت تھا۔ کہتے ہیں ایک رات سماع تھا آپ نہیں چاہتے تھے کہ رات ختم ہو۔ جب صبح نزدیک ہوتی آسمان کی طرف اشارہ کرتے پھر رات لوٹ آتی۔ لوگ تعجب میں ہوئے۔ اس حال کا اظہار لوگوں نے شیخ پھاگر رحمۃ اللہ علیہ جو آپ کے ہمعصر تھے کیا۔ فرمایا غم نہ کھاؤ آج رات شیخ پھوکی رحمۃ اللہ علیہ سماع میں ہیں اور وہ نہیں چاہتے کہ شب آخر ہو وہ رات نہایت طویل

Marfat.com

ہو گئی تھی۔

حضرت مولانا عبدالکریم پشاوری عرف اخوند کریم داد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۷۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : یوسف زئی، پشاور۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مولانا درویزہ کے بیٹے اور میر سید علی خواص رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور ظاہری و باطنی تربیت آپ نے اپنے والد ماجد سے پائی تھی۔ "مخزن الاسلام" آپ کی کتاب سے علو مراتب ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کتاب "خلاصتہ البحر" میں آپ کو محقق افغانستان سے مخاطب کیا جاتا ہے۔ کسی شخص نے آپ سے پوچھا کہ غوث کس کو کہتے ہیں اور اس کی کیا تعریف ہے۔ فرمایا کہ جب غوث مرتا ہے اور دوسرا شخص جب اس کے چہرہ کو دیکھتا ہے تو تبسم کرتا نظر آتا ہے۔

حضرت شیخ پیر محمد سلونی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۷۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : سلون ضلع رائے بریلی، ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ بحوالہ اخبار الاولیاء۔

آپ کی ارادت شیخ عبدالکریم رحمتہ اللہ علیہ سے تھی جن کا سلسلہ چند واسطہ درمیانی شیخ حسام الدین مانک پوری رحمتہ اللہ علیہ تک پہنچتا ہے۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ اکثر آپ کے مرید صاحب علم و عمل و ریاضت و مجاہدہ تھے۔ پیر محمد لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ آپ ہی کے ہمعصر تھے۔ علماء و فضلاء اس طرف کے پیر محمد لکھنوی سے زیادہ آپ کی طرف رجوع رکھتے تھے کیونکہ پیر محمد لکھنوی حصور و مجرد تھے اور آپ متاہل عیال دار اور لباس مشائخانہ رکھتے تھے۔

Marfat.com

صاحب " اخبارالاولیاء " نے آپ سے بہت سی کرامات نقل کی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ آپ ضلع سورت میں ایک آیت تھی جس صورت میں چاہتے صورت بدل لیتے تھے اور فارسی و ہندی میں اشعار فرمایا کرتے تھے۔

حضرت شیخ پیر محمد لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : لکھنؤ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء بحوالہ اخبارالاولیاء۔

آپ درویش کامل و شیخ عاقل و متوکل تھے اور علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل کیے ہوئے تھے۔ تکمیل تحصیل علم قاضی عبدالقادر لکھنوی سے کی تھی اسی اثناء میں شوق جذبہ الٰہی دامن گیر ہوا اور حسن اتفاق سے شاہ عبداللہ سیاح چشتی رحمتہ اللہ علیہ کوہ بستان میں سکونت پذیر تھے، بر سروقت آپہنچے اور آپ کو اپنا مرید کیا اور خاندان چشتیہ بہشتیہ سے حصہ وافر آپ کو بخشا اور دوسرے سلسلوں میں بھی اجازت خلافت دی اور لکھنؤ رہنے کی اجازت فرمائی۔ آپ نے برلب دریا گومتی استقامت فرمائی۔ سماع کے غایت درجہ شوقین تھے۔ چند قوال مدام صبح و شام حاضر رہتے اور ربع حصہ فتوحات ان کو بخشتے۔ دیگر فقراء و مسکینوں کو بھی محروم نہ رکھتے تھے۔ در صورت عدم موجودگی کشتی کے برروئے آب دریائے گومتی خود مع ہمراہیان چلے جاتے اور قدم کسی کا پانی سے تر نہیں ہوتا تھا۔ آپ صاحب تصنیف و تالیف شرح حکمت شرح ہدایہ حکمت و فتاویٰ در فقہ و مکتوبات در تصور و ربع منازل در سلوک تھے۔

حضرت میاں شاہ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : اصل نام غلام حسین بن محمد اشرف علی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸ ربیع الثانی، دہلی۔

مقام مزار شریف : دہلی، ہندوستان۔

Marfat.com

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ رسالہ۔

آپ حضرت شیخ عبدالکریم عرف اخوند فقیر رحمتہ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ آپ کے والد سادات صحیح نسب شہر ترمذی تھے۔ کسی وجہ سے شاہجہان آباد عرف دہلی آ کر آباد ہوئے۔ آپ کے والد ماجد نے قصبہ ہوڈل میں شاہ قطب الدین خلیفہ محمد زبیر بن محمد نقشبندی سے بیعت کی۔ آپ نے ابتداء میں اپنے والد سے تحصیل علم کر کے ریاضات و مجاہدات و اشغال باطن میں مشغول رہے۔ پھر بزیارت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ مشرف ہوئے۔ اور پھر وہاں سے چل کر اجمیر شریف قریب چھ سال کے اقامت گزین رہے۔ پھر ۱۲۵۰ ہجری میں اجمیر جانے کا اتفاق ہوا۔ آپ فرماتے ہیں ایک رات برویت حضرت خواجہ بزرگ مشرف ہوا بلاواسطہ سعادت بیعت حاصل کی۔ اس روز سے فقیر کے حال پر خواجہ بزرگ رحمتہ اللہ علیہ کی نظر الطاف مبذول رہی۔ پھر باشارت خواجہ بزرگ شاہجہان آباد پہنچ کر نور محمد نامی درویش کہ مرید شیخ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ تھے فروکش ہوا ان سے اوصاف حمیدہ حضرت عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ سن کر شوق قدم بوسی پیدا ہوا اور شہر رامپور پہنچا اور ہمراہ حافظ عبدالرحمٰن مرید حضرت موصوف شرف اندوز ملازمت حضرت شیخ ہوا اور چند مدت حاضر حضور رہ کر بیعت و خلافت حاصل کیا۔

حضرت حافظ کامگار خاں رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۴ صفر ۱۲۲۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : مراد آباد متصل مزار پیر خود۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ شاہ محمد حسین قوم کے خاں زادہ افغان ہیں۔ وقت وفات شاہ محمد حسین رحمتہ اللہ علیہ نے باشارہ پیران خود آپ کو اجازت خلافت دی تھی۔

Marfat.com

حضرت مولوی جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : مولوی جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ۔ لقب "مصدر توحید"

مقام ولادت : لاہور، پاکستان۔

تاریخ وفات : ۲۹ جمادی الاول روز پنج شنبہ ۱۲۴۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : رام پور اور رامپور افغانان بھی کہتے ہیں۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ کا وطن اصلی لاہور ہے۔ آپ عالم علم معقولی و منقولی تھے اور کتب حدیث باشتراک مولوی شاہ عبدالعزیز کے مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی پڑھی تھی۔ انتساب نسبت باطن حضرت مولانا فخرالدین رحمۃ اللہ علیہ سے رکھتے تھے۔ باجازت شیخ خود رامپور آ کر سکونت اختیار کی۔

حضرت شیخ علاء الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ علاء الدین احمد لقب صابر بن شاہ، عبدالرحیم بن عبدالسلام بن عبدالوہاب بن سیدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہم

تاریخ وفات : ۱۳ ربیع الاول پنج شنبہ ۶۹۰ ہجری، بقولے ۶۹۴ ہجری بعہد جلال الدین خلجی۔ قطعہ تاریخ وفات ؎

علاء الدین جان شکر گنج
کہ شد در ذات مطلق محو معدوم
ز بس بود است مخدوم خلائق
شد سال و فاتش نیز "مخدوم" ۶۹۰

مقام مزار شریف : قصبہ کلیر ضلع سہارنپور، ہندوستان۔

Marfat.com

حوالہ کتب : اقتباس الانوار - سیرالاقطاب - اخبارالاخیار بحوالہ سیرالاولیاء - مرآۃ الاسرار -

آپ محبوب ترین خلفائے و خواہر زادہ و داماد حضرت فرید الدین گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ حال بلند و ہمت قوی رکھتے تھے اور غلبہ استغراق ذات مطلق سے ہرگز رو بدنیا و عقبٰی نہیں کرتے تھے۔ حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ نے ایک موقع پر فرمایا علم میرے سینہ کا ذات حضرت شیخ نظام الدین اولیاء بداؤنی میں اور علم میرے دل کا ذات شیخ علاء الدین علی احمد صابر میں سرایت کر گیا ہے۔ ایک جگہ یوں فرمایا کہ علم ظاہری و باطنی میرا بہ شیخ نظام الدین بدایونی اور علم ظاہری و باطنی میرے پیر کا بہ شیخ علاء الدین علی احمد صابر پہنچا ہے۔ اکثر اوقات خلوت تنہائی میں رہتے۔ لطف و قہر جو کچھ کہ آپ کی زبان سے نکلتا وہ فوراً و معاً ہو کر رہتا۔

پاک پتن میں آپ کو خدمت لنگر سپرد تھی۔ بارہ برس خدمت لنگر میں رہے مگر آپ نے روزہ رکھ کر لنگر سے کچھ نہ کھایا۔ آپ کے مرشد روشن ضمیر نے کشف سے دریافت کر کے پوچھا تم لنگر بانٹتے ہو خود بھی کھاتے ہو یا نہیں' آپ نے عرض کی بندہ کی کیا مجال ہے کہ بے اجازت پیر کے ایک دانہ بھی کھائے۔ اس روز سے آپ کو " صابر " کا خطاب ملا۔ آپ قلب اسرافیل یعنی ولایت موسوی رکھتے تھے۔ جس قدر کہ آثار و تصرفات جلالیت آپ کی ذات شریف سے صادر ہوئے ہیں خاندان چشت کے کسی اور بزرگ سے کم تر وارد ہوئے ہوں گے۔

آپ نے اپنے پیر سے دہلی کی روحانی سلطنت کا حکم نامہ طلب کیا۔ انہوں نے آپ کو حکم نامہ دے کر فرمایا اول اس قبالہ کو شیخ جمال الدین ہانسوی کے پاس لے جانا اور پھر دہلی جانا۔ چنانچہ آپ مثال لے کر ہانسی آئے اور بعد کلمہ کلام و نماز شام کے حکم نامہ نکال کر دیا۔ چونکہ اس وقت چراغ موجود نہ تھا کچھ دیر ہو گئی تھی اور جب چراغ آیا تو ہوا سے وہ بھی گل ہو گیا آپ نے پھونک ماری تو چراغ روشن ہو گیا آپ کا یہ حال دیکھ کر شیخ جمال الدین نے آپ کا حکم نامہ پھاڑ دیا اور کہا تمہارے دم مارنے کی تاب دہلی میں کہاں ہے۔ یوں تو ایک دم مارنے میں تم دہلی کو جلا دو گے۔ آپ نے جواب بے نیازانہ دیا اور فرمایا اچھا ہم نے تمہارے سلسلہ کو قطع کر دیا۔ شیخ موصوف نے فرمایا اول سے یا آخر سے فرمایا اول سے۔

Marfat.com

آپ واپس پاک پتن آ گئے اور حال عرض کیا۔ فرمایا جمال کا پھاڑا ہوا فرید نہیں سی سکتا۔ اس لئے قصبہ کلیر کا قبالہ جو اس وقت خوب آباد تھا اپنے دستخط خاص سے لکھ کر دیا۔ باعث رجوع خلقت کلیر کے علماء و مشائخ کو حسد پیدا ہوا۔ ایک روز آپ جمعہ کی نماز کے واسطے مسجد میں گئے اور قریب منبر کے جہاں نشست علماء و مشائخ کی تھی بیٹھ گئے۔ جس وقت مشائخ وغیرہ کی جماعت آئی تو بہ تشدت تمام پیش آ کر کہا کہ یہاں سے اٹھ جاؤ اور دوسری جگہ جا کر بیٹھو۔ آپ کے اصحاب نے عذر کیا کہ مسجد میں خالی جگہ میں ہم آ کر بیٹھ گئے ہیں مگر وہ لوگ باصرار تمام اٹھانے سے باز نہیں آئے۔ آپ نے مراقبہ سے سر اٹھا کر فرمایا کہ صاحب ولایت اس ملک کا اس جگہ بیٹھنے کے لئے تم سے زیادہ مستحق ہے۔ انہوں نے کہا ہم کو کیونکر معلوم ہو کہ تم صاحب ولایت ہو۔ اسی وقت غیرت جلالیت جوش میں آئی اور عجیب واردات رونما ہوئی۔ آپ نے مسجد سے نکل کر فرمایا دلیل یہ ہے کہ تم سب اسی وقت مر جاؤ گے۔ بمجرد اس فرمان کے مسجد یکبارگی گر پڑی اور کئی ہزار آدمی اس کے نیچے دب کر ہلاک ہوئے۔ ان میں سے چار سو کے قریب مشائخ و علماء تھے۔

پس شور و فغاں قصبہ کلیئر میں پڑ گیا لوگ دست بستہ بہ عجز پیش آئے ارشاد ہوا کہ ساکنان قصبہ سے کوئی زندہ نہیں رہے گا اور پھر یہ قصبہ ہرگز آباد نہیں ہو گا۔ کہتے ہیں کہ اسی سال میں وبائے عظیم قصبہ مذکور میں پڑی اور سب کو ملک عدم پہنچا دیا۔ آپ کبھی کبھی شعر فارسی فرمایا کرتے تھے۔ فارسی میں احمد اور اردو میں صابر آپ کا تخلص تھا۔ چنانچہ ایک غزل فارسی تبرکاً تحریر ہوتی ہے۔

امروز شاہ شاہاں مہماں شد ست مارا
جبریل باملائک درباں شد ست مارا

در جلوہ گاہ وحدت کثرت کجا بگنجد
ہژدہ ہزار عالم یکساں شد ست مارا

در محفل گدایاں مرسل کجا بگنجد
بے برگ و بینوائی ساماں شد ست مارا

Marfat.com

ماخانہ جہاں را بسیار سیر کردیم
اے شیخ بت پرستی ایماں شد ست مارا

"احمد" بہشت و دوزخ برعاشقاں حرام است
اینجا رضائے جاناں رضواں شد ست مارا

شعر اردو ؎

اس طرح اس میں ڈوب اے "صابر"
کہ بجز ہو کے غیر ہو نہ رہے

آپ کی حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ سے بے پناہ محبت تھی اور چند سال پیشتر حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ کے آپ کے عین حالت سماع میں انتقال پایا ہے۔ فی الواقع آپ کی خانقاہ سوز و گداز کی کان اور عشق الٰہی کی دوکان ہے۔ جو طالب اس کے متاع گراں بہا کا سچے دل سے خریدار ہو کر حاضر ہو ان شاء اللہ فائز المرام ہو گا۔

بیا اے شمع در خانہ ما
شرابے خور کہ در کوثر نباشد

بشواوراق گر ہمدرس مائی
کہ علم عشق در دفتر نباشد

حضرت شیخ شمس الدین شمس الارض ترک پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ شمس الدین شمس الارض ترک پانی پتی بن سید احمد بزرگ ابن سید عبدالمحمود و از فرزندان خواجہ احمد بسوی رحمتہ اللہ علیہم۔

تاریخ وفات : ۱۹ شعبان ۷۱۶ ہجری یا ۷۱۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : پانی پت ضلع کرنال، پنجاب۔

Marfat.com

حوالہ کتب : اقتباس الانوار - انوارالعارفین - مرآۃ الاسرار - حدیقۃ الاولیاء - سیرالاقطاب -

آپ کا سلسلہ بہ چند واسطہ درمیانی محمد حنفیہ بن حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہنچتا ہے' اس لئے علوی کہلاتے ہیں۔ آپ کا اصل وطن ترکستان ہے۔ آپ مرید اجل و خلیفہ اکمل حضرت شیخ علی احمد صابر رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ کو حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے بھی خلافت حاصل تھی۔ آپ مقام بزرگ و کرامتے وافر اور ہمت بلند رکھتے تھے۔ اکثر لباس قلندرانہ چرم پہنے رہتے تھے۔ قہر و لطف سے جو کچھ آپ کی زبان سے نکلتا وہ ہو کر رہتا۔ بعد تحصیل علم ترکستان سے بہ طلب مرشد کامل ماورا النہر سے گزر کر ہندوستان میں آئے اور وہاں سے تلاش مرشد کامل کلیئر پہنچے۔ بشرف بیعت مشرف ہو کر فیض و کلاہ ارادت سے مستفیض ہوئے اور آپ کے مرشد نے فرمایا کہ اے شمس الدین تو میرا فرزند ہے اور میں نے خدا سے چاہا ہے۔ میرا سلسلہ تم سے جاری رہے۔

آخرالامر حضرت مخدوم صابر رحمۃ اللہ علیہ نے آخیر حیات میں اپنے روبرو بلا کر خرقہ خلافت و نعمت ہائے کہ جو حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ سے پائی تھی سب آپ کو عطا فرمائی اور اجازت نامہ اپنے ہاتھ سے لکھ کر مرحمت کیا۔ اور اسم اعظم کہ سینہ بہ سینہ پیران چشت میں پہنچا تھا تلقین فرمایا اور وصیت کی کہ جس وقت میں پردہ میں ہو جاؤں تو تم تین دن سے زیادہ یہاں نہیں رہنا۔ حق تعالیٰ نے تم کو پانی پت اور اس کے مضافات کا صاحب ولایت مقرر کیا ہے۔ آپ نے عرض کی کہ اس جگہ شرف الدین بو علی قلندر رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ان کی ولایت آخر کو پہنچ گئی ہے۔ تمہارے پہنچتے ہی وہ چلا جائے گا اور چند روز کے بعد اس کا انتقال بھی ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حضرت بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ نے بوڑہ کھیڑہ جو ایک قریہ ہے مضافات کرنال سے وہاں جا کر سکونت اختیار کی۔ آج بھی جو کوئی آپ کا نام مبارک بنابر آسانی مہم و مشکل لاکھ مرتبہ پڑھے اگر تنہا نہ پڑھ سکے تو چند اشخاص باوضو ہو کر ازروئے صدق و اخلاص ایک لاکھ بار "یا شمس الدین ترک" پڑھیں انشاء اللہ جس مطلب کی نیت کی تھی وہ جلد حاصل ہو۔ مراد حاصل ہونے کے بعد نان و حلوا جس قدر میسر آئے اس پر آپ کی نیاز دلا کر عوام الناس میں تقسیم کرے۔

Marfat.com

حضرت سلیم الدین شاہ شیر ربانی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : سلیم الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ نام ' لقب " شیر ربانی "

تاریخ وفات : ۷۴۹ ہجری ۔

مقام مزار شریف : لاہور ' پاکستان ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء ۔ تذکرہ شاہ کاکو چشتی ۔

آپ خلیفہ حضرت شمس الدین پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ بیحد بزرگ و صاحب ذوق و سماع و عشق و وجد تھے۔ حدت و استغراق و مدہوشی آپ کی مزاج پر اس قدر غالب تھی کہ سوائے وقت نماز کے رات دن بیخود رہتے تھے۔ آپ کے مرشد نے بعد عطائے خرقہ ارادت لاہور کی طرف رخصت کیا تھا چنانچہ اب تک آپ کے سلسلہ کے لوگ لاہور میں موجود ہیں۔ آپ وفات کے وقت احمد آباد میں تھے اور وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ پنجاب لے جانا اور جس جگہ میرا جنازہ زمین سے نہ اٹھے دفن کر دینا۔ چنانچہ مریدوں نے ایسا ہی کیا تھا آخر جنازہ لے کر لاہور کے قریب پہنچے بیرون شہر شب باش ہوئے اور صبح کو جنازہ اٹھانا چاہا جنازہ نہیں اٹھا۔ سمجھ گئے کہ آپ کی جائے مدفن اسی جگہ ہے اسی جگہ دفن کیا۔ آپ شیر کی سواری پر بیابان کی سیر کیا کرتے تھے اس لئے خلقت نے آپ کو شیر ربانی مشہور کیا ہوا تھا۔

حضرت شیخ محمد رحمۃ اللہ علیہ

نام ' کنیت و لقب : حضرت شیخ محمد۔ لقب ' جلال الدین کبیر اولیاء بن خواجہ محمود۔

مقام ولادت : پانی پت ' ہندوستان ۔

تاریخ وفات : ۵ ذیقعد ۷۶۵ ہجری بقول مرآۃ الاسرار ۱۳ ربیع الاول ' مادۂ تاریخ " شاہ ولایت "

مقام مزار شریف : پانی پت ' ہندوستان ۔

Marfat.com

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔ مرآۃ الاسرار ۔

آپ کا سلسلہ نسب چند واسطہ درمیانی حضرت امیرالمومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچتا ہے۔ آپ اعظم خلیفہ و جانشین حضرت مخدوم شمس الدین ترک رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ شان عظیم، طبع کریم و لطف عمیم اور حالے مستقیم رکھتے تھے۔ نہایت شدت رجوع سے نفس امارہ آپ کا بصورت موہوم مجسم ہو کر بدن مبارک سے جدا پڑا ہوا تھا۔ مگر آپ کی استقامت میں کچھ فرق نہیں آیا تھا۔ حضرت شیخ احمد عبدالحق شہباز بلند پرواز آپ کے دام میں آئے تھے۔ صاحب سماع و وجد تھے۔ کتاب " زاد الابرار " آپ کی عمدہ تصنیف ہے۔ چالیس اولیائے کامل آپ کے خلیفہ ہوئے ہیں جن کے جداگانہ سلسلہ جاری ہیں۔ آپ کے باورچی خانہ سے ہر روز ایک ہزار آدمی سے کم کھانا نہیں کھاتے تھے۔ سفر میں ایک ہزار آدمیوں کا کھانا غیب سے مہیا ہو جاتا تھا۔

وفات کے وقت حضرت نے اپنا خرقہ اور اسباب خواجہ شبلی اپنے صاجزادہ کو دے کر فرمایا تھا کہ یہ امانت شیخ احمد عبدالحق تک پہنچا دینا بعد چند روز کے جب شیخ احمد عبدالحق پانی پت آئے تو خواجہ شبلی نے وہ امانت آپ کے سپرد کر دی۔ شیخ نے وہ خرقہ اول پہن کر پھر اپنی طرف سے خواجہ شبلی کو دے دیا تھا۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ چند درویشوں کے ساتھ سیر کناں قصبہ ہانسی پہنچے' حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ کو غیب سے بشارت ہوئی کہ شیخ جلال الدین آئے ہیں جلدی سے ان سے ملاقات کرو تاکہ ان کی دعا کی برکت سے تمہارا سلسلہ پھر جاری ہو جائے۔ چنانچہ شیخ جمال الدین نے آپ کو معہ ہمراہیان مدعو کیا اور بعد فراغت موقع پا کر آپ سے کہا کہ ایک وقت میں نے شیخ علی احمد صابر کی مثال کو چاک کر دیا تھا انہوں نے میرے سلسلہ کو زبان مبارک سے کہہ کر چاک پارہ کر دیا جب اس امر کی خبر حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ کو ہوئی زبان سے فرمایا سلسلہ شیخ جمال الدین منقطع ہو گیا اور کسی وجہ سے جاری نہیں ہو سکتا۔ الاطریقہ شیخ علی صابر میں شیخ جلال الدین پانی پتی ہو گا اگر وہ دعا کرے تو سلسلہ پھر جاری ہو جائے گا۔ آپ نے اسی وقت وضو کیا اور دوگانہ ادا کر کے دعا کی حق تعالیٰ نے آپ کی دعا قبول کی اور بعد وفات

Marfat.com

حضرت شیخ جمال الدین کے ان کے صاحبزادہ نورالدین کہ بعمر شش ماہ تھے بحضور حضرت سلطان المشائخ رحمتہ اللہ علیہ دہلی لے گئے اور حضرت موصوف نے اسی عمر میں خلعت خاصہ مرحمت فرمایا اور مرید کر کے رخصت کیا۔ تب سے یہ سلسلہ پھر جاری ہوا جو اب تک جاری ہے۔

حضرت شیخ شبلی بن شیخ محمد جلال الدین کبیرالاولیاء رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۹ ربیع الاول ۸۵۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : پانی پت بہ پہلوئے راست حضرت جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔ سیرالاقطاب۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے اور فقر و تجرید و تفرید میں شان بزرگ رکھتے تھے۔ صاحب سماع و وجد تھے۔ سوز و گریہ نہایت درجہ تھی۔

حضرت شیخ بہرام چشتی بن شیخ محمد جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : ۷۲۹ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۷ شعبان ۸۵۴ ہجری۔ عمر ۱۲۵ سال۔

مقام مزار شریف : بیڈولی صوبہ پنجاب دریائے جمنا نامی قصبہ ہے۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار کے ہیں۔ حسب اجازت مرشد خود قصبہ بیڈولی کہ جہاں دریائے جمنا کی طغیانی سے اندیشہ دریا برد ہو جانے کا تھا تشریف لے گئے اور دریا کے کنارہ پر پہنچ کر اپنا عصا زمین پر مارا پھر دریا نے وہاں سے تجاوز نہیں کیا۔ بلکہ وہاں سے دو کوس کے فاصلہ پر روگرداں ہو گیا۔ وہاں کے باشندگان آپ کی یہ کرامت دیکھ کر ہزار جان سے معتقد ہو گئے۔ اسی جگہ آپ نے وفات پائی۔ آپ کی مرقد مبارک حاجت روائے عالم ہے چنانچہ جو کوئی بیمار جو لاعلاج ہو جاتا ہے اس کو روضہ کے سامنے رکھتے ہیں اور وہاں کے کنوئیں سے غسل

Marfat.com

کراتے ہیں چند روز میں شفا کامل حاصل ہو جاتی ہے۔

سلسلہ کے دیگر بزرگان

بمطابق "اقتباس الانوار و تذکرۃ العابدین" حضرت شیخ عبدالقادر بن شیخ جلال الدین' (م ۵۸۰)۔ آپ بھی خلیفہ والد بزرگوار تھے۔ حضرت خواجہ ابراہیم بن شیخ محمد جلال الدین (م ۸۵۴)۔ حضرت خواجہ کریم الدین (م ۷۶۵)۔ آپ خلیفہ حضرت شیخ محمد جلال ہیں۔ حضرت خواجہ عبدالواحد (م ۷۸۰)۔ حضرت شیخ احمد قلندر (م ۷۷۸)۔ حضرت شیخ شہاب الدین (م ۸۶۲)۔ حضرت سید موسیٰ بہار (م ۷۸۵)۔ قاضی محمد اولیاء (م ۷۸۸)۔ حضرت شیخ شعیب (م ۷۹۰)۔ حضرت شیخ حسن (م ۸۳۳)۔ حضرت شیخ عبدالصمد سنامی آپ جامع ملفوظ حضرت شیخ محمد جلال الدین ہیں۔ حضرت میر سید محمود (م ۸۵۱)۔ رحمتہ اللہ علیہم اجمعین۔

حضرت شیخ نظام سنامی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۸۱۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : سنام۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار۔ تذکرۃ العابدین۔

آپ بھی خلیفہ بہ شرح صدر (اویسی) تھے اور اپنے مرشد کی حیات میں آپ نے وفات پائی تھی۔ مدت تک آپ کی تربت سے شعلہ نور مثل چراغ نکلتا رہا۔ ایک روز حضرت شیخ محمد جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ کسی تقریب سے آپ کی تربت پر فاتحہ پڑھنے گئے اور آپ نے بھی شعلہ نور تربت سے نکلتا دیکھ کر فرمایا کہ اے شیخ نظام ادب شریعت نگہدار بہتر یہ ہے کہ نور قبر کے اندر رہے باہر نہ آئے اگر نور ہمیشہ رہتا تو چاہئے تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ سے نکلتا۔ اس روز سے نور قبر سے نکلنا بند ہو گیا۔

Marfat.com

حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب :	مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی فاروقی' لقب "عبدالحق"
مقام ولادت :	ردولی' ہندوستان۔
تاریخ وفات :	۱۵ جمادی الثانی ۸۳۷ ہجری' مادہ تاریخ "عارف حق آمد عبدالحق بحق"
مقام مزار شریف :	ردولی' ہندوستان۔
حوالہ کتب :	اقتباس الانوار۔ تذکرۃ العابدین۔ مرآۃ الاسرار۔ ملفوظات شیخ عبدالقدوس۔

آپ کا سلسلہ نسب چند واسطہ سے حضرت امیرالمومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جا پہنچتا ہے۔ آپ کے جدامجد شیخ داؤد خاص حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں۔ آپ مرید و محبوب ترین خلفائے حضرت شیخ جلال الدین پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ ولی مادرزاد تھے۔ سات برس کی عمر میں نماز تہجد پڑھا کرتے تھے۔ شان عظیم و حال قوی و ہمت بلند و نفس قاطع رکھتے تھے۔ جو کچھ لطف و قہر سے خیال میں گزرتا وہ ظاہر ہو کر رہتا۔ ایک روز آپ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا کہ پیش از بلوغ کوشش نماز نفل میں اس قدر [illegible] ضروری نہیں۔ آپ نے فرمایا یہ ماں نہیں راہزن ہے۔ مستانہ وار گھر سے نکل کر [illegible] اختیار کیا۔ دہلی پہنچ کر اپنے بھائی تقی الدین کے پاس رہے اور علم ظاہری کی تعلیم شروع کی لیکن آپ کو طلب علم معرفت تھی۔ اس لئے صحبت موافق نہیں پڑی۔

دہلی سے چل کر ہر جگہ جستجو عارف باللہ و پیر کامل کرنے لگے۔ آخر کار پانی پت حضرت شیخ جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے۔ [illegible] آپ سے نعمت دوجہانی اور خرقہ خلافت خواجگان چشت کا حاصل کیا جس کا مفصل حال کتابوں میں درج ہے۔ بعد وفات پیر خود متوجہ جانب بنگال ہوئے اس وقت شیخ قطب نور عالم قصبہ پنڈوہ میں مسند ارشاد پر متمکن تھے ان سے ملاقات کی مگر وہاں بھی مقصود اصلی حاصل ہوتا نظر نہیں آیا اور اپنے دل میں کہنے لگے پچاس سال عمر ضائع کی اور شاہد مقصود ہاتھ نہیں آیا اور وطن ردولی کی طرف

Marfat.com

روانہ ہوئے۔ اگرچہ قصبہ ردولی آپ کا وطن اصلی تھا لیکن شیخ صلاح درویش وہاں کے صاحب ولایت تھے اس لئے ان کے روضہ پر جا کر اجازت حاصل کی اور عرض کی کہ اگر مجھے ایک مصلیٰ اور پانی کی ایک صراحی مل جائے تو میں اس مقام میں سکونت اختیار کروں۔ شیخ صلاح رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے آواز آئی حوض میں جا کر مصلیٰ اور صراحی لے لو۔ چنانچہ حوض میں ایک صراحی اور ایک جھلنگہ چارپائی آپ کو ملا جس کو آپ نے مصلیٰ بنایا اور کچھ عرصہ کے بعد شہر اودھ گئے اور دل میں کہا کہ اے احمد زندہ بزرگان وقت سے خبر مطلوب حقیقی نہیں پائی شاید اہل قبور ہی کچھ خبر دیں۔ چند مدت کے بعد اہل قبور سے بھی آپ کو محرومیت ہوئی اور آپ خود چھ مہینے تک قبر میں زندہ درگور رہے۔ چھ ماہ بعد قبر خودبخود شگافتہ ہوئی۔ جان اور جسم موہوم رہ گیا تھا۔ خادمان نے لحافوں میں لپیٹ کر آپ کو قبر سے باہر نکالا اور عالم میں شور مچا اور ہر طرف سے خلقت خدا نے رجوع کیا۔ اس کے بعد سے مسند ارشاد پر متمکن ہو کر رہنمائے خلق ہوئے۔

جس روز سے آپ کو قبر سے نکالا تھا ارباب حاجات نان توشہ روغن سے چرب کر کے اور شکر اس پر ڈال کر بطریق نذر پیش کیا کرتے تھے۔ نو مہینے آپ ایسے دریا میں رہے جس میں ہر وقت موجیں آتی رہتی تھیں اور تمام جانور پانی آپ کے محافظ تھے۔ نو ماہ بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت امام حسن و امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم تشریف لائے اور آپ کو دریا سے نکالا اور فرمایا کہ اے شیخ احمد عبدالحق تیری عبادت درگاہ الٰہی میں قبول ہوئی اور تو محبوبان الٰہی میں داخل ہوا۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوا آپ ان کو دعائے حیدری کی تعلیم کیجئے چنانچہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو دعائے حیدری یاد کرائی۔ جب سے یہ دعا اس خاندان میں ورد معمول ہے۔

" جامع السلاسل " میں لکھا ہے کہ آپ نے تیس برس کامل تکیہ پر سر نہیں رکھا اور تمام عمر ایک خرقہ میں بسر کی اور حق تعالیٰ سے " عبدالحق " خطاب پایا۔ مشاہدہ حق میں ایسے مستغرق رہتے کہ کبھی چشم حق کو مراقبہ و مشاہدہ سے نہیں کھولتے۔ الاوقت نماز فرض اور تہجد اور تربیت طالبان کے وقت۔ جس وقت نماز کا وقت آتا خادمان تین مرتبہ حق حق حق باآواز بلند

Marfat.com

کہتے تب آنکھ کھولتے اور پوچھتے کیا کہتے ہو۔ جمعہ کی نماز کے وقت خدام آگے حق حق کہتے چلا کرتے تھے اور آپ قدم بقدم ان کی آواز کی طرف چلتے تھے۔

ماست الستیم کہ از خود خبرے نیست
جز کوئے خرابات دگر سو گزرے نیست

نقل ہے کہ ہر صاحب حال کو اب تک حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی قبر سے حق حق کی آواز آتی ہے۔ "درالمکنون" میں ہے آپ نے فرمایا خواجہ اسحاق شامی کا گازرون میں ہمیشہ چراغ جلتا ہے ایسے ہی ہم بھی دیگ پکاتے ہیں کہ قیامت تک اس سے لوگ فیض پائیں گے اور کم نہ ہو گی۔ اور آپ نے دیگ چڑھائی اور راستہ میں رکھ دی اور خلقت کو فیض پہنچنے لگا۔ تین روز بعد آپ کو یہ خیال آیا اے احمد جانے دے خلقت میں شور ہو جائے گا کہ احمد بڑا کامل شخص ہے۔ رازق خدا کی ذات ہے وہ جانے اور اس کے بندے اور وہ دیگ اٹھا لی۔

" مونس العارفین " میں لکھا ہے کہ ایک روز حاضرین مجلس کے روبرو فرمایا کہ مجھ کو خدا نے ان لوگوں کی فہرست دی ہے جو مجھ سے مرید ہوں گے۔ اور قسم ہے کہ میری حمایت مرید کے حق میں مثل آسمان کے ہے زمین پر۔ اور قسم ہے جب تک میرے دوست اور مرید جنت میں داخل نہیں ہوں گے میں کبھی جنت میں نہیں جاؤں گا۔ اگر میرا مرید مشرق میں ہو اور میں مغرب میں تو بھی ضرور پہنچوں گا۔

ہر کہ را یار توے زار نگردد ہرگز
چونکہ غمخوار توئے خوار نگردد ہرگز

ایک روز عالم سکر میں آپ کی زبان سے نکل گیا واللہ محمد حجاب آمد ورنہ ذات حق را حجاب نہ بودے۔ اس کی توضیح صاحب اقتباس نے یوں کی ہے نزدیک اہل تصوف کے تین مرتبہ مقرر ہیں۔ احدیت - وحدت - واحدیت، یعنی مرتبہ ذات احدت اعنی تعین اول وحدت مرتبہ صفات حقیقت محمدی و واحدیت یعنی عالم کون پس مرتبہ وحدت برزخ و حجاب ہے مابین احدیت و واحدیت کے کہ فیض ذات احدیت سے لیتی ہے اور عالم واحدیت کو پہنچاتی ہے۔ پس واحدت کو

Marfat.com

حقیقت محمدی ہے مابین حامل و برزخ نہ ہوتی اہل کون ذات احدیت کو بے پردہ دیکھتے۔

حضرت شیخ بختیار رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۸۱۰ ہجری۔

تاریخ وفات : ۹۱۰ ہجری، عمر ایک سو سال۔

حوالہ کتب : اخبار الاخیار۔

آپ بھی مرید حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ کہتے ہیں کہ آپ جواہرات کے ایک سوداگر کے غلام تھے۔ اپنے مالک کے ساتھ ردولوی آیا کرتے تھے۔ حضور شیخ کی زیارت سے مشرف ہوتے ہی معتقد ہو گئے صبح و شام حاضر حضور ہو کر کھڑے رہتے۔ اسی روش میں چھ ماہ گزر گئے مگر شیخ نے کچھ التفات نہیں کیا۔ چھ ماہ بعد نظر التفات ہوئی، نظر پڑتے ہی بیخود ہو گئے۔ شیخ نے تھوڑا پانی پلایا افاقہ ہوا اس کے بعد حسب الارشاد شیخ اپنے مالک کے پاس واپس جونپور آئے۔ ان کے مالک نے آپ کا حال دگرگوں دیکھ کر آزاد کیا۔ آپ کا عشق روز افزوں ہوتا گیا جونپور سے ردولوی آئے۔ آپ کے حال پر شیخ کی بہت عنایت تھی۔ نقل ہے کہ ایک روز شیخ اپنے حجرہ میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کھڑے تھے۔ حضرت شیخ نے فرمایا بختیار کچھ دیکھتے ہو، آپ نے دیکھا کہ تمام حجرہ سونے سے بھرا ہوا ہے۔ فرمایا اگر کام آئے تو لے لو۔ عرض کیا بختیار کو درکار نہیں فرمایا پھر دیکھو دیکھا تو حجرہ بدستور مٹی کا پایا۔

حضرت شیخ احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : شیخ احمد عارف بن شیخ احمد عبدالحق ردولوی، بطن الولایت

تاریخ ولادت : ۸۱۹ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۲ شوال دو شنبہ ۸۵۹ ہجری، عمر ۴۰ سال، بقول تذکرۃ الفقرا ۲۱ شعبان

Marfat.com

مقام مزار شریف : ردولی ، ہندوستان ۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار ۔ معارج الولایت ۔ تذکرۃ الفقرا ۔

آپ فرزند و خلیفہ اعظم حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ سجادہ نشین ہو کر طالبان حق کے رہنما رہے۔ لکھا ہے کہ جو لڑکا حضرت شیخ احمد عبدالحق کے ہوتا وہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ حق حق گویاں برحمت حق مل جایا کرتا تھا۔ آپ کی زوجہ محترمہ نے آپ سے فرزند نہ ہونے کی شکایت کی۔ فرمایا ایک فرزند اور اپنے صلب میں رکھتا ہوں لیکن ابھی پختہ نہیں ہوا، سفر میں جاتا ہوں پختہ ہو جائے گا اس کے بعد تم کو دوں گا۔ کچھ مدت کے بعد آپ پیدا ہوئے، آپ کا نام عارف رکھا۔ آپ عظیم الشان اور بے مثال شیخ طریقت و شریعت و معرفت تھے۔ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جیسے عالی مرتبت آپ کے مرید صادق تھے۔ یہاں سے آپ کا علو درجہ ہونا قیاس آسکتا ہے۔

حضرت شیخ پیارہ رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : ردولی ، ہندوستان ۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار ۔ اخبار الاخیار ۔ مرآۃ الاسرار ۔

آپ شیخ احمد عارف رحمتہ اللہ علیہ کے خادم محرم اسرار اور تربیت یافتہ و صاحب ارشاد تھے۔ مجاہدات شاقہ کئے اور چلہ ہائے متواتر بے آب و دانہ کئے۔ آپ نے چھ مہینے کامل خول یعنی سوراخ درخت املی میں خلوت سے گزارے۔ کہتے ہیں کہ وہ املی کا درخت اب تک قصبہ ردولی میں جانب جنوب موجود ہے۔ صاحب " مرآۃ الاسرار " ارقام فرماتے ہیں درخت مذکور کا تنا بمقدار ایک حجرہ کھوکھلا تھا اور حضرت قطب عالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ سے فیض صحبت حاصل کیا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۱ شعبان ۸۹۸ ہجری' مادۂ تاریخ وفات از تذکرۃ العابدین "ہائے اے مخدوم عالم"

مقام مزار شریف : ردولی' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ لطائف قدوسی - تذکرۃ العابدین ۔

آپ خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود سر حلقہ بادہ نوشان جام توحید و سر دفتر درویشان تجرید و تفرید و فقر و فنا و مشاہدہ ذات مطلق میں استغراق تمام رکھتے تھے۔ حضرت شیخ رکن الدین پسر شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ "لطائف قدوسی" میں فرماتے ہیں کہ میرے والد کا ارادہ قید عیال میں مقید ہونے کا نہیں تھا۔ آپ نے بڑی کوشش سے میرے والد کا نکاح اپنی ہمشیرہ کے ساتھ کر دیا اور حضرت شیخ احمد کے دل میں تھا کہ اپنی دختر کا عقد اس شخص سے کروں گا جس کی جانب حضرت شیخ احمد عبدالحق اشارہ فرمائیں۔ ان کے حسب الارشاد عقد ہوا۔ اور جس وقت خانہ عروس میں رسم جلوہ ادا کرنے کو لے گئے اور وقت جلوہ کے ڈومنی کے گانے سے آپ کو حالت آ گئی تو جامہ عروسی کو پھاڑ دیا اور کہا ۔

طاقیم کہ با غیر خدا جفت نکردیم
زوجیت و شہوات و ہوا را بشناسیم

وقت حالت نزاع آپ کے فرزند شیخ بوڈھا اور حضرت شیخ عبدالقدوس حاضر تھے۔ آپ نے خرقہ خلافت اور سب امانت پیران چشت کو مع اسم اعظم حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی کو دے کر اپنا جانشین بنایا اور ان کو اپنے فرزند شیخ بوڈھا کی تربیت کرنے کی وصیت فرمائی اور ارشاد کیا کہ جب تم مراجعت اپنے وطن کو کرو اس وقت شیخ بوڈھا کو اسرار باطنی سے محرم کر کے اور نعمت پیران دے کر جانا اور اپنی نیابت میں سجادہ نشین کر جانا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

Marfat.com

حضرت شیخ بوڈھا بن شیخ محمد بن شیخ احمد عارف رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : ردولی ' ہندوستان -

مقام مزار شریف : ردولی ' ہندوستان -

حوالہ کتب : اقتباس الانوار - فتوحات مکی -

آپ خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہیں- آپ کو درجہ کمالیت حاصل تھا- ایک روز آپ اپنی اہلیہ کے ساتھ خلوت میں تھے جب آپ کی اہلیہ بیدار ہوئیں تو دیکھا کہ شیخ بوڈھا سو رہے ہیں اور دوسری طرف نگاہ کی تو شیخ بوڈھا سجادہ پر کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں- ڈر کر فریاد کی' آپ بیدار ہوئے ایک صورت اصلی رہ گئی- اہلیہ کو منع کیا کہ یہ راز فاش نہ کرے- بعد کسب کمال ہر ولی کو صورت مثل حاصل ہو جاتی ہے اس کو صوفیہ وجود مکسب کہتے ہیں-

" لطائف قدوسی " میں ہے کہ حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مخدوم زادہ شیخ بوڈھا کو نعمت باطن دے کر اور اپنے نیابت پر سجادہ نشین کر کے معاودت فرمائی تھی- لیکن اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ محمد نے اپنے روبرو اور اصالتاً" امانت پیران چشت کو مع سجادگی صاحبزادہ کے حوالہ خود کیا تھا- از اقتباس شیخ عبدالرحمٰن قدوانی شرح دیوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لکھتے ہیں کہ روح بے جسد نہیں ہو سکتی جس وقت روح بدن عنصری سے جدا ہوتی ہے اس کو جسد مثالی ابدی عالم برزخ میں ہوتا ہے جس کو بدن مکسب کہتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے-

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی " فتوحات مکی " میں فرماتے ہیں :

" برزخ کہ روح بعد از مفارقت آنجا منتقل میشود غیران برزخ است کہ میان روح و اجسام است و اورا غیب مجالی گویند و ثانی را غیب امکانی و جمعی کہ مشاہدہ غیب امکانی کنند و از حوادث آیندہ واقف باشند بسیار اند بخلاف غیب مجالی کہ مکاشفہ احوال موتی کنند نادراند تفصیل ایں مقام آنست کہ حق تعالیٰ بو اصل ملکوت کہ ازیں عالم فانی انتقال نماید بعد مردنش جسدی مثالی بصورت جسد عنصر خویش می دہد تا روح وے برایں مرکب جسدی سوار شدہ در ملاء اعلیٰ بارواح

Marfat.com

قدسیہ مخالطت نماید و چون واصل مقام جبروت ازین عالم فانی رحلت کند حق تعالی ہیکلے نورانی نور انوار عالم تسویہ کردہ مروی را عطا نماید و سالک این مرتبہ را بعد از مردن ایں قدرت ہم میشود در بجمی کہ حین حیات بود نیز نماند و سالک مرتبہ ملکوت را این قدرت نیست و چون واصل مقام لاہوت کہ موت و حیات نزدش یکے میگردد ازیں دارفانی بسرائے جاودانی خرامد وے مختار است بہر شکلے و صورتے کہ خواہد بردو و در زبان واحد خواہ در حیات خواہ بعد ممات اگر خواہد صد جا بلکہ ہزار جا و زیادہ ازین تمثل گرفتہ حاضر شود بااین ہمہ تکلم و انبساط نماید این سریست ہر کس بفہم آن نرسد فہم من فہم۔"

حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

نام ' کنیت و لقب :	شیخ عبدالقدوس گنگوہی بن شیخ اسمٰعیل بن شیخ صفی الدین رحمۃ اللہ علیہ
تاریخ و مقام ولادت :	۸۶۱ ہجری۔
تاریخ وفات :	۲۴ جمادی الثانی ۹۴۵ ہجری' عمر ۸۴ سال از اقتباس الانوار۔
مقام مزار شریف :	گنگوہ ضلع سہارنپور' ہندوستان۔
حوالہ کتب :	مرآۃ الاسرار۔ اقتباس الانوار۔ لطائف قدوسی۔

آپ کا سلسلہ نسب چند واسطہ درمیانی حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمتہ اللہ علیہ اور ان کا نوشیروان کسریٰ و بقولے کنارنگ برادر نوشیروان پہنچتا ہے۔ اگرچہ آپ بظاہر مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ محمد بن شیخ احمد عارف رحمتہ اللہ علیہ کے تھے اور نسبت دامادی بھی ان سے رکھتے تھے۔ لیکن درحقیقت اویسی تھے۔ آپ نے فیض روحانیت پاک حضرت مخدوم شیخ احمد عبدالحق ردولوی سے پایا تھا اور حضرت شیخ درویش بن قاسم اودھی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت سلسلہ نصیریہ نظامیہ سہروردیہ شہابیہ قادریہ و میاں شیخ بن حکیم اودھی رحمۃ اللہ علیہ سے چشتیہ نظامیہ کا خرقہ پایا تھا۔ آپ بہت بڑے عالی رتبہ صاحب کمال اور سرمنشاء خانوادہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ ہوئے ہیں۔ آپ کے کمالات و خوارق عادات سے مرآۃ الاسرار' اقتباس الانوار و لطائف قدوسی وغیرہ بھری ہوئی ہیں۔ اہل شوق ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

Marfat.com

"انوار العیون" جس کا ترجمہ "درالمکنون" ہے آپ کی تصنیف ہے۔ صاحب "اقتباس الانوار" رقم فرماتے ہیں کہ خاندان چشت میں اول سے جلال ہوتا چلا آیا ہے مگر جب سے حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ کا ظہور ہوا شان جلالیت جمالیت سے مبدل ہو گئی۔ چنانچہ آپ خود فرمایا کرتے تھے کہ میں نے سلسلہ چشتیہ کو اور ہی رنگ دیا ہے۔ پس ذات شیخ وجود کبیر کی مصداق تھی۔ آپ سلطان بہلول کے وقت سے نصیرالدین ہمایوں بادشاہ کے وقت تک مسند ارشاد و تلقین پر مامور رہے۔

ابوالفضل نے "تذکرۃ الاولیاء" میں لکھا ہے کہ نصیرالدین ہمایوں بادشاہ کو علم حقائق و معارف آپ ہی سے حاصل ہوا تھا۔ آپ کے خلفاء کی تعداد پانچ ہزار پائی جاتی ہے۔ آپ کا دریائے فیض ایسا مواج تھا کہ طالب کو ذرا سی توجہ سے مرتبہ ناسوت سے لاہوت پر پہنچا دیتے تھے۔ اور خود ہمیشہ مشاہدہ الٰہی میں مستغرق رہتے تھے۔ انتقال سے تین برس پہلے خاموشی اختیار کر لی تھی اور کلام کرنا بالکل چھوڑ دیا تھا۔ اور ہروقت مشاہدہ الٰہی میں مستغرق رہتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا تو خادم حق حق حق کہتا تو آپ عالم سکر سے صحو میں آتے۔ شرح عربی "عوارف" حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ آپ نے بینظیر لکھی ہے۔

حضرت شیخ عبدالکبیر بالا پیر بن شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۶ ربیع الثانی ۹۴۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : دہلی، ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔ سیرالاقطاب۔

آپ خلیفہ و سجادہ نشین پدر بزرگوار خود تھے۔ سخاوت و شجاعت و خوارق کرامت و وجد و ذوق و سماع و شوق میں لاثانی تھے۔ نقل ہے کہ ایک روز سلطان سکندر بن بہلول بادو کس وزرائے خود یعنی میاں بھودہ بن خواص خان و ملک محمد مسوانی حاضر ہوئے ہر سہ کس نے جداگانہ اپنے اپنے دل میں کہا کہ اگر شیخ اہل کشف ہے تو طعام ہمارے واسطے جدا جدا موافق ہماری خواہش کے دے گا۔ چنانچہ شیخ موصوف نے سموسہ ہائے گوشت آہو سلطان سکندر و نان و یخنی

Marfat.com

پیش میاں بوڈہا و حلوا پیش ملک محمد وزیر رکھا ہر سہ کسان وقوع اس معنی سے حیران ہو گئے۔ آپ نے فرمایا بابا جائے حیرت کیا ہے حق تعالیٰ اپنے دوستان کو اہل دنیا کے آگے شرمندہ نہیں کرتا۔ اس کے دوست جو کچھ طلب کرتے ہیں پہنچتا ہے۔ سلطان نے دو قریہ مضافات کرنال سے در دو سنگھوزہ بہزار عجز و الحاح آپ کے خادمان کو دیا اور وزیر بوڈہا نے موضع تنائی من اعمال قصبہ نذر کیا اور ملک محمد مسوانی نے اپنی دختر کو آپ کے حبالہ نکاح میں دیا۔

حضرت شیخ رکن الدین بن شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ماہ شوال روز عید فطر ۹۷۱ ہجری۔ بقولے ۴ شوال ۹۸۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : گنگوہ بہ استانہ پدر خود بقولے شاہ آباد۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار ۔ انوار العارفین۔

آپ اپنے والد ماجد کے مرید و خلیفہ تھے اور اپنے وقت کے قطب تھے اور سید ابراہیم لایرجی سے تھے۔ طریقہ قادریہ میں خلافت پائی تھی چنانچہ حضرت شیخ عبدالقدوس فرماتے ہیں اگر حق تعالیٰ قیامت کے دن مجھ سے پوچھے گا کہ دنیا سے میرے واسطے کیا لایا تو میں ایک ہاتھ میں حضرت شیخ جلال تھانیسری کو اور دوسرے ہاتھ میں شیخ رکن الدین کو لایا ہوں۔ نقل ہے کہ ایک روز خانقاہ حضرت شیخ عبدالقدوس رحمۃ اللہ علیہ میں مجلس سماع منعقد تھی اور آپ کو حالت ہوئی تو عین وجد و حال میں آپ حلقہ سماع سے آدمیوں کی نظر سے غائب ہو گئے اور کچھ دیر حاضران مجلس کی نظر میں سوائے آپ کے پیراہن رقص کناں کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ بعض کا قول ہے عین حالت رقص میں پرواز کر کے آدمیوں کی نظر سے غائب ہو گئے تھے۔ "لطائف قدوسی اور مجمع البحرین" جس میں حقائق و دقائق ذات و صفات درج ہیں آپ کی تصنیف ہے۔ دیگر خلفائے مشہور سوائے صاحبزادگان اور حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری کے ذیل ہیں۔

دیگر مشہور خلفاء حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالغفور اعظم پوری (م ۹۵۱) شیخ عبدالعزیز کرانوی (م ۹۸۰) شیخ عبدالستار سہارنپوری (م ۹۸۲) میر سید رفیع الدین اکبر آبادی (م ۹۶۵) رحمتہ اللہ علیہم۔

Marfat.com

حضرت جلال الدین تھانیسری بن شیخ قاضی محمود بلخی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۸۹۳ ہجری ' دہلی ' ہندوستان -

تاریخ وفات : روز جمعہ ۲۵ ذالحجہ ۹۸۹ ہجری بقولے ۱۴ ذالحجہ ' عمر ۹۶ سال -

مقام مزار شریف : تھانیسر ' ہندوستان -

حوالہ کتب : انوار العارفین - اقتباس الانوار - اخبار الاخیار - طبقات حسامیہ -

آپ کا نسب چند واسطہ درمیانی حضرت امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے والد قاضی شیخ محمود بلخ کے رہنے والے تھے۔ سات برس کی عمر میں آپ نے حفظ قرآن پاک اور سترہ برس کی عمر میں تحصیل علم صرف و نحو و منطق و معانی و حدیث و تفسیر سے فراغت پائی۔ اس کے بعد بجذب جاذب حقیقی بحضور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ حاضر ہوئے اور تکمیل کو پہنچ کر رہنمائے خلق ہوئے۔ سکر و استغراق و استہلاک تمام رکھتے تھے۔ واسطے ادائے نماز مریداں آکر باآواز بلند حق حق حق کہتے تھے اس وقت سکر سے صحو میں آیا کرتے تھے اور یہ بیت در زبان تھا ۔

قومی ز وجود خویش فانی
رفتہ ز حروف در معانی

محرم دولت نبود ہر سرے
بار مسیحا نکشد ہر خرے

حضرت شیخ عثمان زندہ پیر بن شیخ عبدالکبیر بالا پیر رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰ ذیقعد ۹۶۱ ہجری -

مقام مزار شریف : پانی پت ' ہندوستان -

حوالہ کتب : سیر الاقطاب -

Marfat.com

آپ نے خرقہ ارادت و فقر اپنے والد بزرگوار سے پہنا۔ آپ کے برادر کلاں شیخ حسین حین حیات پدر خود رحلت کر گئے تھے۔ اور دو فرزند شیخ نورالدین و شیخ منور چھوڑ گئے تھے۔ انہوں نے بعد وفات جد امجد کے اپنے چچا شیخ عثمان سے مناقشہ سجادہ نشینی کیا اور بحضور سلطان ابراہیم سکندر لودھی مستغیث ہوئے۔ سلطان بذات خود واسطہ انفصال اس مقدمہ کے پانی پت آئے اور آخرکار بعد رد و قدح کے سلطان نے سجادگی کو دو جگہ تقسیم کر دیا اور عید کے روز دو چنڈول سجادہ نشینوں کے آئے اتفاقاً" مابین ہمراہیان ہر دو چنڈول لڑائی ہو گئی اور پسر شیخ حسین چنڈول سے زمین پر گر گئے اور ایسا زخم ان کو پہنچا کہ عیدگاہ نہ جاسکے واپس گھر لے گئے اور حضرت شیخ عثمان بخیر خوبی عیدگاہ تشریف لے گئے اور واپس آئے اور اس کے بعد سے سوائے شیخ عثمان اور ان کی اولاد کے دوسرے کو سجادگی میں دخل نہیں رہا۔

حضرت شیخ نظام الدین بن عثمان زندہ پیر رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۵ شعبان ۱۰۱۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : پانی پت ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : سیرالاقطاب۔

آپ مرید و خلیفہ اپنے والد بزرگوار رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ کسب و کمالات و علو مراتب مقتدائے اولیائے عصر و رہنمائے خلق رہے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالسلام رحمتہ اللہ علیہ

نام 'کنیت و لقب : شیخ عبدالسلام ' لقب شاہ اعلیٰ بن شیخ نظام الدین عثمانی۔

تاریخ وفات : ۵ ربیع الاول ۱۰۳۳ ہجری۔ عمر ۱۲۵ برس۔ شیخ قطب بود۔

مقام مزار شریف : پانی پت ' ہندوستان۔

Marfat.com

حوالہ کتب : سیر الاقطاب ۔

آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے خرقہ زیب تن فرمایا اور شاہ نظام نارنولی رحمۃ اللہ علیہ سے خلافت پائی تھی۔ چنانچہ یہ بیت شاہد حال ہے ؂

نظامش پیر و ہم پدرش نظام است
نظام دو جہان بروے تمام است
مرا بہ بندگی او کہ ہست فخر تمام
مرید شاہ نظام است و ابن شیخ نظام

حضرت نظام نارنولی رحمتہ اللہ علیہ سے مخاطب بہ خطاب اعلیٰ ہوئے تھے۔ حضرت الہدایا چشتی عثمانی مؤلف کتاب "سیر الاقطاب" آپ کے مرید نے بیت لکھی ہے وہاں سے ملاحظہ فرمائیں۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مخدوم شیخ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۹۳۰ ہجری ۔

تاریخ وفات : ۱۰۰۷ ہجری ۔ عمر ۷۷ سال ۔

مقام مزار شریف : سرہند' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ کا سلسلہ نسب چند واسطہ درمیانی حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ رکن الدین رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ حضرت موصوف نے آپ کو حسب وصیت اپنے والد ماجد حضرت شیخ عبدالقدوس رحمتہ اللہ علیہ کے خرقہ خلافت دیا تھا۔ اور اجازت خانوادہ قادریہ و چشتیہ کی عطا کی تھی۔ آپ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد ہیں۔

Marfat.com

حضرت شاہ محمد برہنہ پا رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۲۴ ہجری بعہد جہانگیر بادشاہ۔

مقام مزار شریف : شاہجہان آباد' دہلی۔

حوالہ کتب : رسالہ حبیب۔

آپ مرید باکمال حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

حضرت شیخ نظام الدین بلخی بن شیخ عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : تھانیسر' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۲۸ رجب بروز جمعہ ۱۰۲۴ ہجری دو شنبہ از وفیات الاخبار - ۱۰۳۵ ہجری مادۂ تاریخ وفات " شہباز طریقت " از تذکرۃ العابدین۔

مقام مزار شریف : بلخ۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار - تذکرۃ المشائخ - تذکرۃ العابدین۔

آپ حنفی مذہب' چشتی مشرب اور فاروقی نسب رکھتے تھے۔ برادرزادہ و خلیفہ اعظم و جانشین برحق حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ چشمہ لدنی آپ کے باطن میں ایسا جوش زن تھا کہ حقائق بلند و دقائق دل پسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ کی تصانیف مثل دو شرح لمعات مکی و مدنی و رسالہ حقیہ در بیان ہفت باطن وجود قرآن و ریاض القدس و تفسیر نظامی دو جز و آخر قرآن وغیرہ میں شرح سوانح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ۔

صاحب " اقتباس الانوار " بہ نقل متواتر پیران اس سلسلہ کے لکھتے ہیں ہر دو شرح لمعات کی تحریر کے وقت آپ دروازہ خلوت خانہ پر آدمی تعینات فرما دیا کرتے تھے کہ اس وقت کوئی نہ آنے پائے اور روحانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مقابلہ میں آپ پر حاضر

Marfat.com

ہوتی تھی اور لمعات کو تعلیم فرماتی اور اس کے اسرار و معانی آپ پر ظاہر فرماتے تھے۔ ایک شرح مکہ مکرمہ میں اور دوسری مدینہ منورہ میں تحریر فرمائی۔ کہتے ہیں اگر کسی سطر لمعات میں وقت قرات تردد ہوتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اشارہ فرماتے اور وہ سطر بہ آب زر آپ نے تحریر کرا دی تھی۔ وہ قلمی نسخہ لمعات اب تک آپ کے فرزندان کے پاس موجود ہے۔

آپ نے بموجب طریقہ حضرت شیخ احمد عبدالحق رحمتہ اللہ علیہ کے چھ مہینے خلوت میں بیٹھنے کی اپنے پیر سے اجازت چاہی۔ انہوں نے بجائے خلوت نشینی شغل سہ پایہ کرنے کی تلقین فرمائی اور اشارہ کیا کہ نو بار اسم ذات ایک دم میں پڑھو اور آہستہ آہستہ ترقی کرو۔ ہر روز ایک دم میں زیادہ ذکر کرنے کی۔ اگر زیادہ میسر نہ آئے تو بیس مرتبہ سے کم نہ ہو۔ آپ نے دروازہ حجرہ بند کرا کے شغل مذکور کو رفتہ رفتہ ایک دم میں تین سو مرتبہ برویت چار سو مرتبہ پڑھتے تھے۔ ایک ماہ بعد تجلی صورت آپ پر وارد ہوئی' مرشد نے فرمایا اب حاجت خلوت نہیں رہی۔

نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ ہندوستان کو آپ سے اعتقاد پیدا ہوا جس وقت سلطان خسرو یعنی شاہجہان فرزند بادشاہ موصوف باپ سے باغی ہو کر اکبر آباد سے براہ تھانیسر آپ کی ملاقات کو گئے تو بعض حاسدان کذاب نے بادشاہ کے حضور میں عرض کی کہ آپ نے سلطان خسرو کو خوشخبری سلطنت دی ہے۔ بادشاہ کے دل میں رنجیدگی پیدا ہوئی اس لئے آپ نے ہندوستان سے بدارالسلام بلخ ہجرت فرمائی و خرقہ خلافت سجادگی حوالہ حضرت شیخ ابوسعید نبیرہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کر کے ان کو بجانب گنگوہ رخصت کیا۔ آپ کی اولاد سے آپ کے تین خلفائے راشدین سے خلیفہ اعظم و جانشین مطلق حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی ہوئے ہیں جن کا ذکر خاص کر ہو گا۔ اور آپ کے دیگر مشہور خلفاء حسب ذیل ہیں :

شیخ حسین ابہری' تاریخ وفات ۱۰۳۸ ہجری' مزار مبارک ابہور بحوالہ اقتباس الانوار۔ آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

Marfat.com

حضرت شیخ پاینده بنوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۶۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : قصبہ بنور' ۱۵ کروہ سرہند۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار۔

آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ لکھا ہے کہ آپ جس وقت رات کو ذکر اثبات نفی کرتے تو تمام قصبہ کے قفل و زنجیر کھل کر زمین پر گر جاتے اور تمام رات لوگوں کے گھر وغیرہ کھلے رہتے۔ اس جگہ کے ساکنان نے آپ کے مرشد سے اس امر کی شکایت کی تو انہوں نے فرمایا کہ قصبہ سے باہر جا کر ذکر کیا کرو۔ آپ ایک باغ میں جا کر ذکر کرنے لگے جس وقت لاالہ کہتے تمام درخت زمین پر گر جاتے اور جب الااللہ کہتے تو کھڑے ہو جاتے تھے۔ اس وجہ سے درخت خشک ہونے لگے باغبان شاکی ہوا۔ آپ کے مرشد نے فرمایا جنگل میں جا کر ذکر کیا کرو۔

حضرت شیخ اللہ بخش لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۶۳ ہجری۔

مقام مزار شریف : لاہور' پاکستان۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار۔

خلیفہ بشرح صدر آپ کو مردمان لاہور خدا بین و خدا نما کہتے تھے۔ شیخ آدم بنوری نے آپ کو خط لکھا کہ تم اپنے آپ کو خدا بین و خدا نما کہلاتے ہو' ہمارے نزدیک تو جو کوئی معتقد رویت خدا کا دنیا میں ہو وہ ملحد و زندیق ہوتا ہے۔ آپ نے خط لانے والے کو رویت کرا کے فرمایا کہ شیخ آدم بنوری کی خدمت میں جا کر اس ماجرہ کی حقیقت عرض کرو۔ اس شخص نے جا کر حقیقت رویت سے شیخ آدم بنوری کو آگاہ کیا و بمرتبہ علم الیقین مشرف کیا۔ لیکن شیخ آدم قید

Marfat.com

مشیخت کی وجہ سے نہیں آئے اور نعمت عظمٰی رویت سے محروم رہے۔

(نوٹ) جاننا چاہئے کہ رویت خدا دنیا و آخرت میں چشم ظاہر و باطن سے کسی انبیاء و اولیاء کو شک و اختلاف نہیں ہے، کیونکہ جس حالت میں ذات مقدس تمام اشیاء پر غالب و قادر ہے تو اپنی رویت پر کیوں قادر نہیں ہو سکتی۔ یہ سچ ہے کہ بے رنگی صرف رنگ شہود میں نہیں آتی جب تک کہ کسی مظہر میں ہو کر نہ دکھائے۔ چنانچہ محققان صوفیاء کے نزدیک رویت یعنی دیکھنا ذات بحت کا آئینہ جمال مرشد میں ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ آخرت میں دیدار ہوگا دنیا میں نہیں اس کی کچھ اصل نہیں ہے۔ بلکہ جس کو دنیا میں رویت حق حاصل نہیں اس کو آخرت میں بھی حاصل ہونا مشکل ہے۔

حضرت شیخ حاجی عبدالکریم لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۰ رجب ۱۰۵۵ ہجری بقولے ۲۷ رجب ۱۰۴۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : لاہور متصل باغ زیب النساء، نواں کوٹ۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار - حدیقۃ الاولیاء۔

آپ بھی مرید و خلیفہ حضرت شیخ نظام الدین بلخی تھے۔ "فصوص الحکم" کی شرح فارسی میں اور رسالہ "مصباح العارفین" اذکار و اشغال طریقہ قدوسیہ میں آپ نے لکھی ہے۔ آپ کے والد عمادالملک عبداللہ انصاری امیر کبیر تھے۔ آپ نے بعد زیارت حرمین شریفین کے لاہور میں قیام فرمایا۔ آپ کی کرامتیں مشہور ہیں۔ ایک روز حج کا دن تھا آپ کے مرید نے عرض کی آج حج کا دن ہے قسمت والے آج مکہ میں ہوں گے فرمایا آؤ ہم اور تم بھی مکہ کو چلیں۔ نیم کوس کے فاصلہ پر چل کر مرید سے کہا آنکھیں بند کرو اور ہمارے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلے آؤ۔ تھوڑی دیر کے بعد فرمایا آنکھیں کھولو تو میدان عرفات میں موجود تھے۔

Marfat.com

دیگر خلفاء حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالرحمٰن کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۰۵۰ ہجری' بقول اقتباس الانوار آپ کا مزار مبارک لاہور میں ہے۔ ... سید قاسم برہان پوری رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۰۳۴ ہجری' آپ کا مزار مبارک برہانپور میں ہے۔ ... قاضی عبدالحی کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۰۴۹ ہجری' آپ کا مزار مبارک کیرانہ میں ہے۔ ... شیخ محمد صادق برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۰۳۸ ہجری' آپ کا مزار مبارک برہانپور میں ہے۔ ... شیخ فتحی اکبر آبادی رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۰۴۵ ہجری' آپ کا مزار مبارک اکبر آباد میں ہے۔ ... شیخ خان اللہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹ جمادی الثانی ۱۰۳۹ ہجری' آپ کا مزار مبارک لاہور میں ہے۔ ... سید علی خواص رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۰۴۰ ہجری' آپ کا مزار مبارک علاقہ یوسف زئی میں ہے۔

حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی بن نور الحنفی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ماہ ربیع الثانی ۱۰۴۰ ہجری' مادۂ وفات تاریخ " شاہباز بہشت "

مقام مزار شریف : گنگوہ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : انوار العارفین - اقتباس الانوار - حدیقہ الابرار بحوالہ سواطع الانوار۔

آپ نبیرہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت شیخ جلال الدین تھانیسری رحمتہ اللہ علیہ کی بیٹی تھیں۔ آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں جنہوں نے کل امانت پیران خرقہ و خلافت و اسم اعظم آپ کے حوالہ کر کے جانب گنگوہ رخصت کیا تھا۔

" سواطع الانوار " میں ہے کہ ایک شخص منکر از حال درویشاں آپ کے روبرو آیا اور عرض کی کہ میں طالب خدا ہوں۔ مگر مجھ میں محنت و عبادت و ریاضت کرنے کی طاقت نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کی نظر فیض اثر سے مقصود دل حاصل کر لوں۔ حضرت کے ہاتھ میں اس وقت عصا تھا فرمایا ہاں اس عصا کے تین ضرب سے طالب کو خدا تک پہنچا دیتا ہوں یہ کہہ کر عصا کی ایک ضرب اس کے سر پر رسید کی' عالم ملکوت اس پر کھل گیا۔ دوسری ضرب

Marfat.com

میں عالم جبروت اور تیسری ضرب میں عالم شہود منکشف ہو گیا۔ تین روز تک بیہوش رہا جب ہوش میں آیا صدق دل سے آپ کا مرید ہو گیا۔ آپ کے اول و اعظم خلیفہ حضرت شیخ محمد صادق گنگوہی ہیں جن کا ذکر بالخصوص آئے گا مگر اس کے علاوہ خلفائے ذیل بھی ہیں۔

حضرت شیخ ابراہیم مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۹۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : مراد آباد یا رام پور۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین ۔ اقتباس الانوار۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ صاحب "اقتباس الانوار" رقم فرماتے ہیں کہ آپ کو روحانیت حضرت شاہ شرف الدین بو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ سے نسبت تام و حضوری تمام تھی۔ جس وقت توجہ کرتے روحانیت حضرت موصوف کو موجود پاتے اور جو کچھ پوچھتے اس کا شافی جواب پاتے۔

حضرت شیخ محب اللہ الہ آبادی صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : شیخ محب اللہ الہ آبادی صدیقی، لقب "شیخ کبیر"

تاریخ وفات : ۹ رجب ۱۰۵۸ ہجری از تذکرۃ العابدین۔

مقام مزار شریف : صدر پور یا الہ آباد۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار ۔ انوار العابدین بحوالہ مقاصد العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ کو جس وقت مرشد نے خرقہ خلافت عطا کرنا چاہا آپ کے دل میں گزرا کہ میں ابھی شہود ذات بے کیف نہیں پہنچا مجھے مرشد نے کس طرح خلافت کے لائق سمجھا۔ حضرت شیخ نے آپ کے خطرہ سے واقف ہو کر اسی وقت خرقہ خلافت پہنایا اور فاتحہ کو ہاتھ اٹھایا اور آپ پر باطنی توجہ ڈالی، توجہ ڈالنے کے سبب

Marfat.com

تجلی بے کیف نے آپ کے دل پر جلوہ کیا اور حسب اجازت پیر و مرشد کے صدرپور میں سکونت اختیار کی اور رہنمائے خلق رہے۔ دیگر مریدان نے ملول خاطر ہو کر عرض کی کہ حضرت ہم کو محنت کرتے مدتیں ہو گئیں یہ رتبہ حاصل نہیں ہوا اور یہ مرد نووارد نے کچھ ریاضات و مجاہدہ نہیں کیا اس کو طرفۃ العین میں اس قدر نعمت عطا فرمائی۔ فرمایا کہ محب اللہ وہ شخص ہے کہ اس کے ایک ہاتھ میں چراغ اور دوسرے ہاتھ میں آگ لایا میں نے تو صرف دم مارا چراغ روشن ہو گیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء کسی کو بہ شدت مجاہدہ کشود کار ہوتا ہے اور کسی کو بہ نقطہ تجلی باری ایک حرف میں حصول بے شمار مستعد کو دور ڈالنا ظلم ہے۔ اور نامستعد کو آگے کھینچنا جہل۔ اکثر علماء فحول کہ مشرب ارباب توحید سے انکار رکھتے تھے ان کے فیض سے تربیت پا کر انہوں نے مشرب خاص اختیار کیا تھا آپ کا کمال آپ کی تصانیف مثل اسولہ و اجوبہ بعض سوالات داراشکوہ سے ظاہر ہے۔

سوال : وہ کونسا علم ہے کہ جس کو حجاب اکبر کہا ہے ؟

جواب : جس حالت میں واقعی علم و عالم و معلوم ایک ہیں پس جو علم کے مخالف تحقیق اس معنی کے ہو وہ حجاب اکبر ہے بلکہ سبب تفرقہ ابد و مانع وصول بہ مقصد۔

سوال : طالب فانی ہوتا ہے یا مطلوب ؟

جواب : مرتبہ فنا میں طالب و مطلوب ہر دو فانی ہو جاتے ہیں۔ ایک دوسرے میں مرتبہ بقا میں ہر دو بہ صفات یک دیگر باقی رہتے ہیں چنانچہ ایک عارف نے فرمایا ہے "مابرنگ یار گشتم یار رنگ ماگرفت"

سوال : عشق اور درد میں کیا فرق ہے ؟

جواب : عشق عبارت میل عاشق سے ہے طرف مشاہدہ محبوب کے درد عبارت سوز و فراق سے ہے در عین طلب تاوصال پس موجب ترقی درد ہے اگر کسی کو درد نہ ہو اس کو ترقی نہیں ہوتی۔

سوال : نماز بے خطر کب حاصل ہوتی ہے ؟

جواب : یہ نماز اس وقت حاصل ہوتی ہے کہ شغل بان مصلیٰ پر اس قدر غالب ہو

Marfat.com

جائے کہ نفس غیر کا اس کے دل سے محو کر دے اور سوائے عشق کے کوئی دوسری چیز اس کو منظور نہ ہو۔

سوال : ترقی کو نہایت ہے یا نہیں ؟

جواب : ترقی محمدی المشرب کے نہایت نہیں ہے اور دوسروں کی ترقی کی نہایت ہے۔

سوال : موت کے بعد ترقی ہے یا نہیں ؟

جواب : موت کے بعد ترقی نہیں ہے لیکن شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ موت کے بعد بھی ترقی ہوتی رہتی ہے لیکن معرفت خدا میں ترقی نہیں ہوتی۔ آپ تقریباً بیس سال سجادہ نشین الہ آباد رہے۔

دیگر خلفاء حضرت شیخ ابو سعید گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

بحوالہ " تذکرۃ العابدین " شیخ عبدالسبحان رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۱۰۳ ہجری ' مزار مبارک سہارنپور میں ہے۔ شیخ عبدالجلیل رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۱۰۰ ہجری ' مزار مبارک الہ آباد میں ہے۔ شیخ محمد جمال رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۱۰۵ ہجری ' مزار مبارک کاچھوہ میں ہے۔ شیخ مبارک رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۰۶۲ ہجری ' شیخ یوسف رحمۃ اللہ علیہ ' متوفی ۱۰۸۲ ہجری ۔ رحمتہ اللہ علیہم

نوٹ : محققان نے لکھا ہے کہ جب سالک مرتبہ فنا فی الرسول اور جبروت کو پہنچتا ہے تو پیر کو چاہئے کہ خلافت عطا کرے۔ الا طالب جس وقت بہ شہود ذات پہنچے شیخ کو واجب بلکہ فرض عین ہے کہ اس کو خلافت دے۔ بعض صوفی واصل ملکوت کو بھی خلافت دے دیتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ جب مرید کو شناخت خطرہ شیطانی و رحمانی ہو جائے اس وقت خلافت دینا واجب ہے۔ اور بعض فرماتے ہیں کہ جب پیر مرید میں نیک معاملہ پائے اس وقت بھی خلافت دینا جائز ہے اور یہ بھی کہتے ہیں اس پیر کا مرید دو طرح پر ہے ایک بطریق استقلالی بر سبیل نہایت دست بیعت دی اور شجرہ بھی منجانب پیر دے لیکن اپنا نام نہ لکھے پس جو لوگ اس کے مرید ہوں گے وہ دراصل اس کے شیخ تصور ہوں گے اور بطور سفیر کے ہوں گے اور بعض نے خلافت کو دیگر دو قسم پر کیا ہے۔ کبریٰ و صغریٰ ۔ صغریٰ وہ ہے کہ مجاہدہ ریاضت مرید دیکھ کر مرشد نے حسن ظن پانے سے مشرف بخلافت کر دیا اور کبریٰ وہ ہے کہ پیر کے دل پر بکرات و فرات الہام حق بہ برعطائے

Marfat.com

خلافت خاص کے ظہور پائے یہاں تک اگر خطرہ عطا خلافت شیخ ویسے رقم کرنی ہو تو بھی رفع نہ ہو یہ خلافت کبریٰ ہے۔ اور وہ نسبت جو شیخ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے اور سینہ بہ سینہ پہنچی ہے اور تبرکات پیران جو بطریق توارث پہنچے ہیں وہ دیگر وارث اور قائم مقام اپنا کرے چنانچہ خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے خواجہ گنج شکر، خواجہ نظام الدین اولیاء، خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلی رحمتہ اللہ علیہم کو خلافت کبریٰ حاصل ہوئی۔

حضرت شیخ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : حضرت شیخ محمد صادق، لقب " نظر محمد " منجانب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بن شیخ فتح اللہ گنگوہی رحمتہ اللہ علیہم

تاریخ و مقام ولادت : ۱۷ ربیع الثانی ۹۸۹ ہجری، گنگوہ۔

تاریخ وفات : ۱۸ محرم ۱۰۵۸ ہجری بقول تذکرۃ العابدین ۱۰۶۰ ہجری، عمر ۷۱ سال، مادۂ تاریخ وصال " رضی اللہ تعالیٰ عنہ "

مقام مزار شریف : گنگوہ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار - حدیقۃ الاولیاء بحوالہ سواطع الانوار - تذکرۃ المشائخ۔

آپ حضرت شیخ ابوسعید رحمتہ اللہ علیہ کے برادر زادہ اور خلیفہ اعظم تھے۔ آپ مقامات بلند و مدارج ارجمند اور ذوق و شوق و وجد و سماع و محبت میں یگانہ زمانہ تھے۔ " سواطع الانوار " میں لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سیر کرتے ہوئے ایک جگہ پہنچے، سر بازار ایک بت سنگین نہایت خوبصورت دیکھا۔ آپ اس کے تماشے میں محو ہو گئے۔ خدا کے حکم سے بت بولا انا المعبود التعبد میں ہی تمہارا معبود ہوں، مجھے پوجو۔ اگرچہ شیخ اس وقت اگرچہ مغلوب الحال تھے مگر برعایت شرع کعبہ کی طرف منہ کر کے سجدہ کیا۔ بت بولا اینما تولو وفثم وجہ اللہ تم جہاں کہیں بھی منہ کر کے نماز پڑھو وہاں ہی اللہ موجود ہے۔ شیخ نے جواب دیا سچ ہے مگر رعایت

Marfat.com

شرع رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرض ہے۔

حضرت شیخ داؤد بن شیخ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

نام و لقب : شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ لقب "رحیم دل"

مقام ولادت : گنگوہ، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۵ رمضان ۱۰۹۵ ہجری۔

مقام مزار شریف : گنگوہ، ہندوستان۔

حوالہ کتب : اقتباس الانور - تذکرۃ المشائخ - سواطع الانوار۔

آپ اپنے والد بزرگوار کے مرید و خلیفہ تھے۔ شیفتہ سماع تھے۔ حالت سماع میں جس پر آپ کی نظر پڑتی وہ فوراً خطرہ ماسوای اللہ سے فارغ ہو جاتا تھا۔ اور نغمہ تلقین و ارشاد کا ایک دم میں افسردگان بادیہ غفلت کو دلوں سے خیالات مظاہر حسیہ کو محو کر دیتا تھا اور پر تو جمال تجلیات ذات و صفات ڈالتا تھا۔ کسی عارف کا یہ شعر کیسا مناسب حال ہے ؎

دلی افسردگی یابد بگفتے ہر کسی گرمی
دل داؤد می باید کہ از آہن دہد نرمی

دیگر ؎

بہ تخت ملک بہ نشستم جو حاصل گشت مقصودم
سلیمانی کنم کز جان غلام شاہ داؤدم

کبھی ایسا بھی ہوتا تھا حالت سماع میں نظروں سے غائب ہو جاتے تھے اور ہر لمحہ و ہر لحظہ تجلیات گوناگوں سے حظ وافر اٹھاتے تھے۔ اس بیت کا مضمون حسب حال ہے ؎

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دیگرست

Marfat.com

آپ کو تصرف و کرامات دونوں خدا تعالیٰ نے دیئے تھے۔ تصرف تبدیل واقعات یعنی مردہ کو زندہ اور زندہ کو مردہ کرنا اور سنگ کو زر اور زر کو سنگ کر دینا اور کرامت امور مخفی کا جاننا ہے۔ "اقتباس الانوار" میں ہے کہ سالک کو ایک وقت پیش آتا ہے کہ اس کی چشم باطن حسن جمال محبوب حقیقی پر پڑتی ہے حالانکہ زیبائے درعنائے جمال مطلوب حقیقی کے دیکھتا ہے۔ بے اختیار ہو کر شیفتہ روئے دوست ہوتا ہے اور اس جوش و خروش میں بیہوش و مدہوش ہو جاتا ہے۔ اور نہایت محبت و عشق و شور و اضطراب بالذات حضوری گریہ و زاری و آہ و نالہ بیشمار کرتا ہے جیسا کہ حافظ شیراز فرماتے ہیں ؎

بلبل برگ گل خوش رنگ در منقار داشت
وندران برگ و نوا خوش نالهائی زار داشت

گفتمش در عین وصل این نالہ و فریاد چیست
گفت مارا جلوہ معشوق در این کار داشت

اس کے ہم معنی یہ شعر اردو بھی معلوم ہوتا ہے ؎

لئے پھرتی ہے بلبل چونچ میں گل
شہید ناز کی تربت کہاں ہے

یہی حالت درجہ اعلیٰ رکھتی ہے اور اس کو فراق وصال کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یعنی جب تک یہ بود نابود درمیان میں ہے عاشق نہایت گرمی عشق اور غلبہ محبت معشوق حقیقی کی ایسی معیت چاہتا ہے کہ خود صفت محبوب کے ہو جائے اور وجود مجازی درمیان میں نہ رہے۔ "من تو شدم و تو من شدی" کا نقشہ ہو جائے۔ وقت وفات آپ نے خرقہ و سجادہ و دستار نیز دیگر تبرکات اپنے بھائی خورد شیخ محمد کے حوالے کر کے فرمایا کہ یہ امانت ہمارے پیروں کی ہے جس وقت شیخ سوندھا میری وفات کے بعد آئے ان کو دے دینا کہ وہ صاحب سجادہ اور وارث میرے حال کے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

Marfat.com

حضرت شیخ سوندھا بن شیخ عبدالمومن صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : سفیدون چھاردہ کروہ از پانی پت، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۲۴ جمادی الثانی شب چہار شنبہ ۱۱۲۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : سفیدوں چھاردہ کروہ پانی پت۔ عمر مبارک ۹۶ سال

حوالہ کتب : اقتباس الانوار۔ سواطع الانوار۔

آپ کا سلسلہ نسب حضرت امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے چند واسطہ درمیانی پہنچتا ہے۔ آپ خلیفہ اعظم حضرت شیخ داؤد رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ جس وقت حضرت شیخ محمد نے بروئے وصیت جملہ امانت پیران کو آپ کے حوالے کر دیا اور آپ چار روز رہ کر قصبہ بوہر جو قصبہ تھانیسر سے پانچ چھ کوس کے فاصلہ پر ہے تشریف لے گئے اور وہاں رہنمائے خلق رہے۔ آخیر عمر میں آپ اپنے وطن اصلی سفیدوں میں آئے مسجد و خانقاہ بنوائی اور وہیں انتقال فرمایا۔ آپ کا زیادہ حال دیکھنا مقصود ہو تو "اقتباس الانوار" کو ملاحظہ فرمائیں۔ ایک نوجوان مرنے کے بعد آپ کی توجہ سے زندہ ہو جانے کا قصہ "سواطع الانوار" سے ملاحظہ ہو۔ آپ نے وفات کے وقت قوالوں کو بلوا کر اس شعر کے پڑھنے کا حکم دیا ؎

صحبت غیر نخواہم کہ بود عین قصور
باخیال تو چرا با دگران پردازم

اسی شعر کی حالت وجد میں جان بحق ہوئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت شیخ محمد بن شیخ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۰۲۲ ہجری۔

تاریخ وفات : ۲۲ ربیع الاول ۱۰۹۹ ہجری۔ عمر ۷۷ سال۔

مقام مزار شریف : گنگوہ، ہندوستان۔

Marfat.com

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین۔

آپ مرید و خلیفہ پدر بزرگوار خود تھے۔ بعد تحصیل علوم ظاہری کے آپ کو شوق شکار دامن گیر ہوا۔ استاد کو کہا کہ ہم کو ایک باز لے دو' استاد نے جواب دیا کہ تمہارے والد کے پاس شہباز ہے بے تکلف ان سے لے لو۔ والد موصوف سے تقاضا کیا آخرالامر بعد کئی تقاضوں کے ایک روز حجرہ میں جا کر بکمال محبت و پیار باپ کے گلے سے جا کر لپٹ ہی گئے اور عرض کی کہ شہباز بغیر لئے نہیں جاؤں گا۔ انہوں نے فرمایا حجرہ میں بیٹھ جاؤ تین روز کے بعد وہ شہباز تم کو دوں گا۔ پھر آپ کو شغل سہ پایہ تعلیم فرمایا اور تاکید سے کہا کہ ہر روز بلاناغہ کلمہ تمجید اور استغفار اور درود شریف ہزار ہزار مرتبہ پڑھا کرو۔ چوتھی شب میں غسل کرا کے اسرار حق فرمائی اور کچھ عرصہ بعد خرقہ خلافت پہنایا اور اسم اعظم تلقین کیا اور خدمت سجادہ نشینی پیران کلیئر جو آپ کے ہاں آبائی و اجدائی چلی آتی ہے وہ بھی عطا فرمائی چنانچہ سجادہ نشینی اب تک آپ ہی کی اولاد میں چلی آتی ہے۔

حضرت شاہ ابوالمعالی چشتی صابری بن سید محمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : انبیٹھہ ضلع سہارنپور۔

تاریخ وفات : ۱۱ ربیع الاول روز جمعہ ۱۱۱٦ ہجری' تاریخ ابوالمعالی "اہل فیض"

مقام مزار شریف : انبیٹھہ ضلع سہارنپور۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء بحوالہ ثمرۃ الفواید۔

آپ سادات عظام و مشائخ کرام سے صاحب عشق و محبت و ذوق و شوق و وجد و سماع تھے۔ آپ نے خرقہ خلافت شیخ داؤد رحمۃ اللہ علیہ سے پایا تھا اور شیخ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض حاصل کیا تھا۔ آپ خورد سالی میں یتیم ہو گئے تھے والد ماجد نے آپ کو حضرت شیخ محمد صادق رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا اور انہوں نے علوم ظاہری و باطنی سے آپ کو مستفیض کیا اور مرنے کے وقت آپ کو شیخ محمد داؤد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے کیا باقی ماندہ تکمیل شیخ داؤد رحمتہ اللہ علیہ نے کی اور خرقہ خلافت

Marfat.com

عطا فرمایا۔

صاحب " ثمرۃ الفوائد " لکھتے ہیں کہ ایک روز مشائخ تھانیسر کی مجلس سجی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ مرگ و حیات کلمہ نفی اثبات لاالٰہ الااللہ میں ہے' جنہوں نے یہ کلمہ دل سے پڑھا ہے اگر وہ لفظ لاالٰہ زندہ کے کان میں کہہ دے تو وہ مردہ ہو جائے اور اگر الااللہ کہہ دے تو زندہ ہو جائے۔ حاضرین مجلس نے التماس امتحان کی' آپ مجلس سے اٹھے اور ایک گائے کے کان میں جو اس جگہ بندھی ہوئی تھی لاالٰہ کا لفظ کہا وہ فی الفور گر کر مرگئی پھر دوسرے کان میں الااللہ کا کلمہ کہا گائے جی اٹھی اور چارہ چرنے لگی۔

حضرت محمد سعید عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ

نام 'کنیت و لقب :	حضرت محمد سعید عبدالرحمٰن عرف میران سید شاہ بھیکہ حسینی چشتی بن سید یوسف ترمذی رحمتہ اللہ علیہم
تاریخ و مقام ولادت :	سیوانہ ۹ رجب دو شنبہ ۱۰۴۶ ہجری ۔
تاریخ وفات :	۵ یا ۱۰ رمضان ۱۱۳۱ ہجری' عمر ۸۵ سال' مادۂ تاریخ وفات " شاہ بھیکہ مقبول خدا "
مقام مزار شریف :	ٹھسکہ شریف ملک دوابہ پٹیالہ یا کھرام' ہندوستان ۔
حوالہ کتب :	انوار العارفین بحوالہ نزہت السالکین ۔ اسرار الواصلین ۔

آپ کا سلسلہ نسب چند واسطوں سے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے آباؤاجداد موضع سیوانہ متصل قصبہ کھڑام مضافات شہر سرہند میں سکونت رکھتے تھے۔ شوق معرفت الٰہی آپ کے دل میں جوش زن ہوئی۔ درویش بینوا شاہ قاسم موضع نوری کی خدمت میں گئے' انہوں نے تقریباً ایک سال تنور کے لئے لکڑی لانے کی خدمت میں لگا دیا۔ اتفاق سے وہاں شاہ قاسم کے پیر بھائی آ گئے اور انہوں نے کہا اے قاسم ہم مثل حوض چھوٹے کے اور میراں جی آپ مثل دریائے عظیم کے ہیں وہ ہماری اور تمہاری قدرت سے باہر ہیں ان کو رخصت کرو تاکہ وہ دوسری جگہ سے مطلوب حاصل کریں۔ شاہ قاسم نے آپ کو رخصت

Marfat.com

کیا۔ اتفاق حسنہ سے اس وقت شاہ بلاول طالبان شاہ ابوالمعالی بھی وہاں موجود تھے' انہوں نے کہا میں تم کو کامل ولی اللہ کے پاس لے جاتا ہوں اور انبیٹھ شریف روانہ ہو کر بخدمت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ پہنچے۔ آپ نے تلقین ذکر فرمائی اور رخصت کیا اور انجام کار خود حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ اپنے وعدہ پر آپ کے پاس تشریف لائے پیراہن و کلاہ و جامہ و چادر آپ کو عطا فرمائی اور حجرہ سے باہر آ کر تشریف خلافت سے آپ کو مشرف کیا۔ کرامات و خوارق عادات و واقعات و مکشوفات مقامات و شوق و ذوق و شورش عشق و ترک تجرید و سیر الی اللہ و سیر فی اللہ اور پہنچنا طالبان کا آپ کی طرف الم نشرح ہے۔ آپ کو شعر و سخن سے بھی ربط تھا آپ کا کلام عاشقانہ و پر از درد و شوق تھا۔ یہ کلام بھی آپ ہی کا ہے ؎

ہرنے پنج چوردئے ساتھا — گرنے جان بچائی ناتھا
ہرنے اپنا آپ چھپایا — گر نے پرگھٹ کر دکھایا
ایسے گر پر تن من واروں — رام تجون پر گر نہ بساروں
کیونکہ ہر روٹھا گر
ملتا گر روٹھے نہیں ٹھور

حضرت سید محمد سالم ترمذی خوروک حسینی بن سید محمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : روپڑ۔

تاریخ وفات : ۱۱۷۵ ہجری' مادہ تاریخ وفات "شمع چشتیاں"

مقام مزار شریف : روپڑ' قریب روضہ سید یٰسین۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ صحیح نسب سادات حسینی ترمذ خوردک سے ہیں۔ جب آپ کے دل میں شوق و ذوق محبت الٰہی و درد عشق پیدا ہوا تو حضرت میران سید شاہ بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ حاضر ہو کر بیعت کے بعد ریاضات و مجاہدات بہت کئے اور رتبہ خلافت حاصل کیا اور خاندان سے جدا ہو کر بارہ سال

Marfat.com

پوشیدہ سیرو سیاحت میں رہے۔ آپ کے والدین آپ کے فراق میں روتے روتے نابینا ہو گئے تھے۔ میراں جی رحمۃ اللہ علیہ نے از روئے کشف یہ حال دیکھا تو آپ کو دریائے شور سے واپس لائے اور روپڑ روانہ کیا۔ لڑکے کو دیکھ کر والدین کی آنکھیں بینا ہو گئیں۔ آپ کے مریدان سے ایک نے سوال کیا کیا آپ کو یہ اختیار ہے کہ جس صورت میں چاہو رونما ہو جاؤ۔ فرمایا ہاں' اور اسی وقت دست راست اپنا منہ پر ملا اور طفل بن گئے' پھر ہاتھ ملا جوان نظر آئے پھر ہاتھ ملا جیسے سفید ریش تھے نمودار ہو گئے۔

حضرت شاہ عنایت اللہ بہلول پوری چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات　:　۵ رمضان ۱۱۹۵ ہجری۔ بہلول پور۔

مقام مزار شریف　:　بہلول پور ضلع لدھیانہ۔

حوالہ کتب　:　تذکرۃ المشائخ۔

آپ خلفائے اکبر حضرت شاہ بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے ہیں۔ ذات آپ کی گجر ہے۔ علم ظاہری میں آپ کو کچھ بہرہ نہیں تھا مگر علم باطنی میں باکمال تھے۔ آپ کی خلافت کا تذکرہ مردمان ثقات کی زبانی اس طرح سنا ہے۔ اوائل حال طفولیت میں آپ بھینس چرایا کرتے تھے۔ حضرت میراں جی رحمۃ اللہ علیہ آپ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے آپ نے میراں جی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹھنے کو کمل بچھا دیا آپ نے فرمایا اے لڑکے تو نے یہ کمل کیوں بچھایا ہے؟ عرض کیا آپ مجھ کو پیارے لگتے ہیں۔ اور یہ بھی عرض کی آج میرے غریب خانہ میں چل کر مہمان رہیں۔ میراں جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا واپس آ کر تمہارے گھر میں رہیں گے۔ چند روز کے بعد میراں جی واپس آئے اور آپ کے گھر میں شب باش ہوئے۔ آپ کے ورثاء نے حق مہمانداری اچھی طرح ادا کیا۔ جس وقت سب لوگ اٹھ کر چلے گئے میراں جی نے آپ کو فرمایا تم یہیں سو رہو۔ عرض کیا میرا جو مطلب ہے وہ میں بپاس ادب عرض نہیں کر سکتا۔ فرمایا بیشک کہو عرض کیا میرا دل حضور کے ساتھ سونے کو چاہتا ہے آپ نے قبول فرمایا پس آپ کا سینہ حضرت میراں جی رحمۃ اللہ علیہ کے سینہ فیض گنجینہ سے لگتے ہی آپ پر حقائق و معارف کے دروازے کشادہ ہو گئے۔ صبح کو چلتے وقت میراں جی آپ کے ورثاء کو فرما

Marfat.com

گئے کہ اس لڑکے کو جس قدر جنون ہو گا تم اس کو لے کر قصبہ تھسکہ شریف آجانا جب وہ حالت وارد ہوئی تو آپ کے والدین نے ٹھسکہ میں لے جا کر حاضر کیا اس وقت آپ کو بیعت فرما کر درود ہزارہ کا ورد تلقین فرمایا اور خلافت بھی عطا فرمائی اور رخصت کیا۔ لیکن آپ کو ظاہری علم نہ ہونے کے سبب بجائے (ماتہ الف الف مرۃ) جزاً مزاً زبان پر چڑھ گیا اور اسی طرح پڑھتے رہے۔ آپ کو اسی طرح درود ہزارہ پڑھنے سے اور پیر کے فرمانے کی تاثیر سے عرش سے فرش تک منکشف ہو گیا اور کشف و کرامت کا شہرہ جابجا پھیل گیا۔ اخون صاحب رامپور کو آپ نے درود ہزارہ کی اجازت فرمائی انہوں نے چند روز پڑھ کر عرض کی کہ کچھ اثر نہیں ہوا آپ نے فرمایا غلط پڑھتے ہو گے انہوں نے درود پڑھ کر سنایا۔ فرمایا (جزاً مزاً) پڑھا کرو چنانچہ اس طرح پڑھنے سے تاثیر ہوئی۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

حضرت محمد اکرم بن محمد علی البراسوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : براس، ہندوستان۔

مقام مزار شریف : براس، ہندوستان۔

حوالہ کتب : اقتباس الانوار۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت سوندھا سفیدونی رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں اور کتاب "اقتباس الانوار" کے مصنف ہیں۔ جس میں آپ نے اپنا مفصل حال مرید ہونے اور خلافت پانے کا لکھا ہے۔ جن کو زیادہ دریافت کرنا ہو وہ ملاحظہ فرمائیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت شیخ سوندھا رحمۃ اللہ علیہ موضع براس تشریف لائے اور مسجد سادات میں قیام فرمایا۔ آپ کی تشریف آوری کا سن کر مع اپنے والد ماجد کے حاضر حضور ہر کر قدم بوس ہوئے اور خادم ہونے کی آرزو ظاہر کی۔ فرمایا "خوب آمدی از دیر مشتاق تو بودم" آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عالم رویا میں تمہارے نام و پتے کی خبر دی تھی اور فرمایا تھا کہ تیرے بعد وہ صاحب سجادہ و قائم مقام پیران ہو

Marfat.com

گا۔ الحمدللہ طالب امانت خویش شدی اور یہ مصرعہ پڑھا۔

"بیا کہ با سر زلف تو کارہا دارم"

اس کے بعد حضرت شاہ ابوالاعلیٰ چشتی صاحب ولایت رحمتہ اللہ علیہ کے روضہ پر لے جا کر کلاہ چار ترکی اپنے سر کی میرے حوالے کی اور شجرہ پیران عنایت فرمایا اور اس دن میرے والد ماجد کو بھی شرف بیعت دیا اور مجھے حکم طے سہ روزہ کا دیا اور کہا تین روز میں لاکھ مرتبہ ختم کلمہ طیبہ کرو، چوتھے روز غسل کر کے درمیان وقت مغرب و عشاء میرے پاس آنا۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا حضرت موصوف نے ان کو تلقین نفی اثبات و اسم ذات و تعلیم ذکر قلبی فرمائی اور بعد چند روز کے شغل بہویم و سہ پایہ کے تعلیم فرمائی ان اشغال کے عمل کے بعد امانت پیران باسم اعظم اور خرقہ خلافت و سجادگی عطا فرمایا اور خود چند مدت کے بعد وصال فرمایا۔

(نوٹ) شغل بہویم جلسہ جوگ ہے جس کا نام پدم سن ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے کہ داہنے پاؤں کو بائیں ران پر اور بائیں پاؤں کو داہنی ران پر رکھے اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی کو دونوں تلوؤں کے نیچے رکھے اور دم کو ام الدماغ لے جا کر بند کرے اور اس وقت تصور آواز غیر منقطع رکھے کہ صوفیہ اس کو آواز کن اور جوگیہ اس کو آواز سن کہتے ہیں اور دل سے اللہ اللہ کرے تاثیر اس شغل سے شاغل کو سلطان ذکر وطی ارض وقوت طیران و سیر اندرون زمین حاصل ہوتی ہے۔ شغل سہ پایہ کرنا ہو تو کشکول حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی رحمتہ اللہ علیہ کو ملاحظہ کرو کہ اس شغل سے بڑے بڑے عقدہ حاصل ہوتے ہیں۔

حضرت محمد روشن لقب بے ریا رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : سنی کے تعلقہ لوہارو ریاست پٹیالہ۔

تاریخ وفات : ۶ رمضان المبارک۔

مقام مزار شریف : بہلول پور متصل مزار شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : تذکرۃ المشائخ۔

Marfat.com

آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ عنایت بہلولپور رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ کا اصل وطن موضع ستی کے تعلقہ لوہارو ریاست پٹیالہ تھا اور چونکہ آپ نہایت ہی صاف گو تھے اور کوئی بات ریا کی آپ سے سرزد نہیں ہوتی تھی اس لئے "بے ریا" کے لقب سے ملقب تھے۔

حضرت حافظ سید محمد چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : ڈسکہ ہریاؤ۔

تاریخ وفات : ۱۶ یا ۱۷ رمضان مبارک ۱۲۴۰ ہجری۔ مادۂ تاریخ وفات "سید محمد چشتی محبوب صابری"

مقام مزار شریف : سنام جانب خانقاہ حضرت محمود نبوئی رحمۃ اللہ علیہ۔

حوالہ کتب : تذکرۃ المشائخ بحوالہ مواعظ الصالحین۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد روشن رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ اصل وطن آپ کا موضع ڈسکہ ہریاد جہاں مزار مبارک حضرت شہاب الدین عرف سابو شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ شوق الٰہی غالب ہوا۔ بہلول پور پہنچ کر حضرت شیخ محمد روشن رحمتہ اللہ علیہ سے بیعت و خلافت حاصل کی اور قصبہ سنام میں آکر ہدایت و ارشاد و خلائق میں مصروف ہوئے۔ "مواعظ الصالحین" میں لکھا ہے کہ آپ بعد ادائے چار رکعت سنت قبل از عصر کے سر برہنہ ہو کر ایک تسبیح آیت کریمہ پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ بیشک ان چار رکعتوں اور نماز عصر کے درمیان دعا قبول ہوتی ہے۔

حضرت اللہ بخش سنامی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۱۱۸۶ ہجری، قصبہ لوہارو۔

تاریخ وفات : ۲۰ ربیع الاول روز جمعہ ۱۲۵۴ ہجری۔ عمر ۶۸ سال۔

مقام مزار شریف : سنام۔

Marfat.com

حوالہ کتب : تذکرۃ المشائخ - مواعظ الصالحین -

آپ مرید و سجادہ نشین حضرت حافظ سید محمد رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ علم ظاہری کی تعلیم آپ نے حضرت شہاب الدین عرب سابو شاہ قادری شطاری رحمتہ اللہ علیہ سے ڈسکہ میں پائی اور طریقہ قادریہ شطاریہ میں ان سے اجازت حاصل کر کے سنام میں آکر یاد الٰہی میں مشغول ہوئے۔ "مواعظ الصالحین" میں ہے کہ آپ اپنے مریدں کو بقوت توجہ باطنی ایک لمحہ میں مقام ادنیٰ سے مقام اعلیٰ کو پہنچا دیتے تھے۔ سماع کو بہت دوست رکھتے تھے۔

حضرت خواجہ ناصرالدین سنامی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۲۷ شعبان روز شنبہ ۱۲۰۹ ہجری -

تاریخ وفات : ۲۲ رمضان روز شنبہ وقت ظہر ۱۲۹۵ ہجری، عمر ۸۶ سال -

مقام مزار شریف : سنام -

حوالہ کتب : تذکرۃ المشائخ بحوالہ مواعظ الصالحین -

آپ خلیفہ اعظم حضرت اللہ بخش سنامی رحمتہ اللہ علیہ ہیں اور علم ظاہری و باطنی میں سنام کے درمیان اپنا نظیر نہیں رکھتے تھے۔ صاحب وجد و سماع اور ذوق و شوق تھے۔ آپ صحیح النسب شیخ قریشی قصبہ سنام کے متوطن ہیں۔ "مواعظ الصالحین" مولفہ منیرالدین سنامی میں مذکور ہے آپ فرماتے تھے اے عزیز جب تجھ سے جرم صادر ہو اور عصیان تو اس کا تدارک توبہ و استغفار کے ساتھ جلدی کر ہرگز دیر نہ کر اور فرصت نہ دے اپنے بائیں طرف والوں کو جو ثبت کرے اس گناہ کو اور توبہ کرنا یہ نہیں کہ محض زبان سے توبہ کرے اور استغفار کہے، توبہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ گریہ و زاری کرے اور پچھتائے اور پھر کبھی اس گناہ کے نزدیک نہ جائے۔ پرہیزگار کے پاس بیٹھنا عبادت ہے اور پرہیزگار کے ساتھ ذکر کرنا صدقہ اور سعادت ہے اور کل اذکار میں افضل الذکر "لاالٰہ الااللہ" ہے۔ نہیں کوئی ذکر تیز کرنے والا آگ عشق کا اور روشن کرنے والا اور پہنچانے والا معشوق کے قرب میں سوائے اس ذکر کے۔ کمتر وظیفہ اس کا دو تسبیح

Marfat.com

ہے اور جو کوئی اس سے زیادہ کرے ولی ہو جاتا ہے۔

حضرت سید محمد اعظم حسینی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : روپڑ ضلع انبالہ ' پنجاب۔

تاریخ وفات : ۱۹ ربیع الاول ۱۲۲۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : روپڑ ' ضلع انبالہ ' پنجاب۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ عم بزرگوار از خود حضرت سید محمد سالم ترمذی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ بہت بڑے عابد' زاہد ' پرہیزگار اور صاحب کمال تھے۔ آپ کی عادت تھی کہ تھوڑا پانی نان خورش میں ڈال لیا کرتے تھے۔ کسی نے اس کا سبب پوچھا' فرمایا نان خورش کو بگھار دیا ہے کہ آپ کھاؤں دوسروں کو نہ دوں۔

حضرت حافظ محمد موسیٰ مانک پوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۶ رمضان روز شنبہ وقت نماز ظہر' ۱۲۴۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : مانک پور ضلع پرتاب گڑھ ' اودھ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ اعظم حضرت سید محمد اعظم حسینی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ مرشد نے آپ کو خرقہ خلافت عطا فرما کر ارشاد کیا تھا کہ حافظ جی میرے تمام مرید آپ کے حوالہ ہیں۔ حسب الحکم ہدایت و رہنمائی خلق اللہ کے لئے کمر باندھ کر مسند ارشاد پر متمکن رہے اور بہت لوگوں کو واصل حق کیا۔ آپ کو تعلق باطنی روحانیت میراں جی رحمتہ اللہ علیہ سے بہت تھا۔ ذکر جہر کی خاص کر تعلیم کرنے اور صحت لفظی ذکر جہر نفی اثبات میں و اسم ذات کے مواضعات میں ملاحظہ معنی مد و شد و تحت و فوق میں کوشش بلیغ فرمایا کرتے تھے۔ اسرار دقیق و توحید و ذکر مجرد از الفاظ

Marfat.com

و فکر و تشبیہ و تنزیہہ کی تلقین کیا کرتے تھے۔

حضرت حافظ محمد حسین عرف مانکی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۷ ذالحجہ ۱۲۸۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : جے پور، باغ کنور فیض علی خان۔ گھاٹ دروازہ۔

حوالہ کتب : گلشن فقیری۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ مانک پوری رحمتہ اللہ علیہ کے بڑے صاحب کمال و کرامات و بہ حسن اخلاق و اوصاف مشائخ ممتاز تھے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت مولوی محمد امانت علی حسینی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : امروہہ، ضلع مراد آباد۔

تاریخ وفات : ۱۹ ذیقعد ۱۲۸۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : امروہہ، ضلع مراد آباد۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ اعظم خلیفہ حافظ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اول آپ نے آداب شریعت و طریقت حضرت شاہ غلام حسین عرف محمد حسین خلیفہ حضرت اخوند فقیر رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا۔ پھر ان کی وفات کے بعد فیض صحبت حافظ کامگار خاں خلیفہ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ سے اٹھایا۔ ان کی وفات کے بعد تلاش پیر کامل رہے، انجام کار حافظ محمد حسین عرف بانکی صاحب نے طلب و شوق کامل دریافت مرشد آپ کا معلوم کر کے آپ کو اپنے ہمراہ مانک پور لے جا کر بحضور حافظ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ پیش کیا۔ انہوں نے آپ کو خلعت خلافت عنایت فرما کر ارشاد کیا کہ مجھے تمہاری ارادت سے فخر ہے۔ اصل مشرب آپ کا ترک ماسوائے اللہ تھا۔ حقائق و معارف میں

Marfat.com

بیان شافی رکھتے تھے۔ صاحب "انوار العارفین" نے اس شعر کے معنی پوچھے ۔

علم حق در علم صوفی گم شود
ایں سخن کے باور مردم شود

فرمایا میں کہتا ہوں فعل حق در فعل صوفی گم نہیں ہوتا اور فرمایا لا اشارہ تھا بر غیب و فنا۔ خود بر کل موجودات یعنی عدم ہے اور عدم بھی نہیں ہے۔ ایضاً بین العد مین عدم اگر اس ورزش میں ایک لفظ باقی نہ رہے اور غیب اپنے سے از خود بخود نظر رکھے تو حیرت حاصل ہوتی ہے کہ اس جگہ حضور خود بخود ہے۔ آپ کا مشرب وجودیہ تھا۔ مولف مقولہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ۔

مافات مضاؤک ماسانک فاین
ثم فقتم الذات بین العدمین

حضرت حافظ غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۳ جمادی الثانی ۱۲۵۲ ہجری ۔
مقام مزار شریف : امروہہ ' ہندوستان ۔
حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جس دن مسجد امروہہ میں ذکر جہر ہوتا تھا وہاں آپ کی صحبت کی برکت سے در و دیوار مسجد سے اللہ اللہ کی آواز آتی تھی۔ بلکہ ہر کوچہ و بازار میں لاالہ الااللہ سنا جاتا تھا۔ آپ کے فرزند کلاں مولوی محمد انوار الحق رحمۃ اللہ علیہ آپ کے سجادہ نشین ہوئے اور حافظ اسرار الحق و اظہار الحق فرزندان بھی پدر بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔

Marfat.com

حضرت عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۸ ذیقعد ۱۲۸۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : تھانیسر۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ خلیفہ اجل حضرت حافظ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ تھے و بہ [illegible] مستفیضان توجہ کامل فرمایا کرتے تھے۔ بیس برس تک پشت مبارک آشنا بستر نہیں ہوئی [illegible]۔ صاحب "انوار العارفین" نے چند اشعار آپ کی شان میں لکھے ہیں ؎

اگر دام دل آگاہ دیکھا
جمال شاہ عبداللہ دیکھا

حجاب تیرگی جب پیش آیا
وہ نور رخ چراغ راہ دیکھا

حضرت سید معین الدین معروف شاہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۴ ذیقعد ۱۲۸۸ ہجری۔

مقام مزار شریف : حیدر آباد دکن۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ سادات بدر متعلق مضافات حیدر آباد دکن سے مرید و خلیفہ حضرت حافظ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ نے غلبہ شوق محبت الٰہی میں سفر اختیار کیا اور طریقہ زہد و توکل و صبر و قناعت کا اختیار کیا۔ حضرت حافظ محمد موسیٰ رحمتہ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہو کر دولت خلافت حاصل کی اور رہنمائے خلق حیدر آباد دکن ہوئے۔ آپ کو حیدر آباد دکن میں شاہ خاموش کہتے ہیں۔ حقائق و معارف میں اشعار بھی فرماتے تھے۔

Marfat.com

حضرت مولوی احمد حسن رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۱۸ ماہ صفر ۱۲۸۸ ہجری ۔

تاریخ وفات : مراد آباد ضلع روہیل کھنڈ ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ شیخ صدیقی ہیں ۔ مرید و خلیفہ ماذون حضرت مولوی امانت علی رحمتہ اللہ علیہ کے علم معقول و منقول و حدیث میں عالم تبحر اور علم توحید میں مخصوص بہ حقائق و معارف مہذب الاخلاق و محب الفقرا تھے۔ آپ کے مرشد کی بہت بڑی شفقت آپ کے حال پر مبذول تھی۔

حضرت مولوی عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : امروہہ ' ہندوستان ۔

مقام مزار شریف : امروہہ ' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ نے تحصیل علم ظاہری مولانا احمد حسن سے اور فیض باطنی حضرت مولوی امانت علی رحمتہ اللہ علیہ سے حاصل کیا تھا۔ اور ازبس کہ محبت و اطاعت و صلاحیت ظاہر و باطن آپ کی طبیعت میں پیر روشن ضمیر نے دیکھی اس لئے خلافت و ارشاد کی اجازت فرمائی۔

حضرت شیخ محمدی اکبر آبادی عرف شاہ فیاض رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۱۴ شوال ۱۰۲۱ ہجری ۔

تاریخ وفات : ۳ رجب ۱۱۰۷ ہجری ۔ عمر ۴۷ سال ۔

مقام مزار شریف : اکبر آباد عرف آگرہ ۔

Marfat.com

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ مقاصد العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ کبیر محب اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ حسب الحکم پیر روشن ضمیر اکبر آباد تشریف لے گئے تھے جہاں خلقت کا بہت رجوع ہوا۔ حاسدان وقت نے آپ کا عروج دیکھ کر اورنگزیب عالمگیر بادشاہ کو بتواتر اخبار مخالفاں و شور غوغائے بدونیان متوجہ کیا۔ اور شاہ موصوف نے آپ کو حرمین شریفین چلے جانے کا حکم ناطق صادر کیا۔ چنانچہ آپ زیارات حرمین شریفین سے مشرف ہو کر واپس تشریف لائے مگر آپ کی واپسی پر پھر حاسدوں نے شور و غوغا مچایا اور بادشاہ کے مزاج کو خراب کیا۔ بادشاہ نے قلعہ اورنگ آباد میں قید کر دیا اس حالت قید میں آپ نے وفات پائی اور آپ کا تابوت بموجب امر اکبر آباد لے جا کر دفن کیا۔

حضرت شاہ محمد حامد مکی رحمتہ اللہ علیہ

مقام ولادت : مکہ مکرمہ۔

تاریخ وفات : ۱۱ رجب ۱۱۴۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : امروہہ۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت محب اللہ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ بڑے صاحب کمال و کرامات تھے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شاہ عضد الدین بن شیخ حامد رحمتہ اللہ علیہ

مقام ولادت : امروہہ' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۲۷ رجب المرجب ۱۱۷۲ ہجری۔ مادۂ وفات تاریخ'

سال تاریخ او چو پرسیدم = گفت ہاتف کہ شد بامر خدا

مقام مزار شریف : امروہہ ضلع مراد آباد' ہندوستان۔

Marfat.com

حوالہ کتب : انوار العارفین - تذکرۃ العابدین بحوالہ مقاصد العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ شیخ محمد اکبر آبادی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کا مقولہ ہے "گمان نہ کرو کہ جو معلوم نہیں وہ موجود بھی نہیں ہے۔" کیونکہ عدم علم کسی شے کا موجب عدم وجود اس کا نہیں ہے اور وہم نہ کرو کہ جو معلوم نہیں ہو وہ معبود نہیں ہے کیونکہ عبادت کے لئے علم کلی ضروری نہیں ہے۔ عبادت درحقیقت نقش غیر کا لوح دل سے دھونا ہے اور متخلق باخلاق اللہ ہونا ہے۔ جب تک سالک شست وشو میں ہے تمام طاعت اس کی رویت اس کی سی ہے جس وقت حجاب غیر درمیان سے اٹھ جائے دید دوست باقی رہ جاتی ہے۔ کلمات طیبات "مقاصد العارفین" میں ملاحظہ کیجئے اس مختصر میں زیادہ گنجائش نہیں ہے۔ آپ تعبیر رویاء میں مہارت کامل رکھتے تھے۔

حضرت شیخ عبدالہادی امروہی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : امروہہ' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۴ رمضان روز جمعہ ۱۱۹۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : امروہہ' ہندوستان۔

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ مفتاح الخزائن۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ عضد الدین رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ کمالات خوارق عادات آپ کے کتاب "مفاتح الخزاین" میں مفصل درج ہیں۔ اس مختصر میں اس کے لکھنے کی گنجائش نہیں۔ شوق ہو تو اس کو ملاحظہ کریں۔

حضرت عبدالباری بن شیخ ظہور اللہ رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : امروہہ' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۱۱ شعبان روز جمعہ المبارک ۱۲۶۲ ہجری۔

Marfat.com

مقام مزار شریف : امروہہ ' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ مرید و خلیفہ اپنے جد امجد حضرت شیخ عبدالهادی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ بعد وفات ان کے سجادہ نشین ہو کر رہنمائے خلق رہے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت حاجی شاہ عبدالرحیم شہید ولایتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۱ رمضان ۱۲۴۶ ہجری ' بقول تذکرۃ العارفین ۲۷ ذیقعد ۔

مقام مزار شریف : اوہ ' پشاور کا ایک موضع ہے۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ سادات اوہ افغانستان سے ہیں۔ بہ طلب مولیٰ ہندوستان تشریف لائے اول آپ نے انتساب نسبت طریقہ قادریہ میں شاہ رحیم علی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ (احفاد حضرت شاہ قمیص سادھوری سے) کیا و نسبت عشقیہ چشتیہ حضرت شاہ عبدالباری امروہی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کیا اور بیعت جہاد باطریقت سید احمد صاحب سے کی۔ آپ ہمراہ مولوی محمد اسمٰعیل مغفور جہاد سکھاں میں شہید ہوئے۔

حضرت میاں جی شاہ نور محمد رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : جھنجانہ ضلع سہارنپور ۔

تاریخ وفات : ۴ رمضان ۱۲۴۹ ہجری بقولے ۴ شوال ۱۲۵۹ ہجری از وفیات ۔

مقام مزار شریف : ضلع سہارنپور قصبہ جھنجانہ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ اولاد احفاد حضرت شاہ عبدالرزاق جھنجانوی رحمتہ اللہ علیہ سے ہیں۔ آپ کو ارادت و خلافت حضرت حاجی عبدالرحیم رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔

Marfat.com

حضرت حاجی شاہ محمد امداد اللہ فاروقی مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : تھانہ بھون۔

تاریخ وفات : ۱۳ جمادی الثانی روز چہار شنبہ قریب صبح ۱۳۱۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : مکہ مکرمہ جنت المعلّٰی قریب مزار مولوی رحمت اللہ کیرانوی۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ رؤسائے شیوخ فاروق تھانہ بھون تھے اور مرید باخلاص و خلیفہ خاص حضرت میاں جی نور محمد جھنجانوی رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ ولولۂ عشق و محبت و جوش سینہ پر شور و سوز جگر سوز و الم جاندوز و گزار دل غمناک آپ کے رسالہ غمناک سے مترشح ہوتا ہے اور کبھی سینہ بے کینہ سے دریائے توحید جوش زن ہوتا تو یہ اشعار زبان سے فرماتے ۔

سنو یارو عجب قصہ ہمارا — بیاں کرتا ہوں جو میں غم کا مارا
میرا ایک دلربا سے مل گیا دل — ہوا تیغ نگاہ سے اس کی بسمل
اٹھا کر زلف رخ اپنا دکھایا — بلا میں عشق کی مجھ کو پھنسایا
جو میں ظاہر کروں سوز جگر کو — کروں شرمندہ دوزخ کے شرر کو
لگی ایسے ستم گر سے میری لو — نہیں الفت کی جسکے دل میں کچھ بو
خدا کے واسطے اب تو کرم کر — نہ مجھ عاجز پر اتنا تو ستم کر
میں ہر صورت سے درد و غم دکھایا — ولے پیارے نہ تجھ کو رحم آیا
ہو تو نزدیک میرے مجھ سے بھی یار — غضب ہے تجھ سے بھی ملنا ہو دشوار
ہے مجھ میں اور تجھ میں ربط ایسا — رواں ہوے بدن میں خون جیسا
اجی کس کی ہے پھر یوں انتظاری — یہ کیسی ہے تڑپ اور بے قراری

Marfat.com

قریب اتنا ہو اور پھر دور ایسا نہیں کھلتا ہے یہ پردہ ہے کیسا
یہ پردہ دور تک اللہ کر تو
مجھے اس بھید سے آگاہ کر تو

آپ اصلی رہنے والے تھانہ بھون کے تھے۔ جنگ آزادی ۱۹۵۷ء کے بعد مکہ مکرمہ میں ہجرت کر گئے۔ آپ بہت بڑے مشائخ امام طریقت و کاشف الحقیقت شہرہ آفاق عالم میں ہوئے ہیں۔ بڑے بڑے مشائخ عظام نے آپ سے فیض پایا ہے۔ تمام روئے زمین پر تقریباً آپ کا فیض پہنچا۔ مکہ مکرمہ کے علاوہ علماء ہند کے ہمیشہ آپ کے گرد شام و روم و مصر کے برگزیدہ علماء و مشائخ آپ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ زیادہ حالات معلوم کرنے ہوں تو کتاب "شمائل امدادیہ" سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ آپ کے خلفاء راشدین رحمتہ اللہ علیہم کے اسماء درج ذیل ہیں۔

مولوی محمد قاسم ' مولوی رشید احمد گنگوہی ' مولوی محمد یعقوب نانوتوی' مولوی شاہ محمد حسین الہ آبادی' مولوی محمد حسین کانپوری' مولوی سخاوت علی' مولوی کرامت اللہ خان دہلوی' مولوی عبدالسمیع رام پوری وغیرہ۔

حضرت مولوی محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : نانوتہ' ہندوستان۔

مقام مزار شریف : دیوبند ضلع سہارنپور۔

حوالہ کتب : انوارالعارفین۔

آپ رؤسائے شیوخ صدیقی قصبہ نانوتہ کے ہیں۔ آپ کو اجازت ہر چہار طریقہ معروف کی حضرت حاجی محمد امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے تھی اور حدیث کی سند حضرت شاہ عبدالغنی مجددی سے حاصل کی تھی۔ محققانہ و عارفانہ کلام حقائق و معارف میں آپ کا تھا۔ اثبات و جودی میں رطب اللسان تھے۔ توحید و شہودی سے بھی انکار نہیں رکھتے تھے۔

Marfat.com

حضرت حاجی مولوی محمد حسین الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : الہ آباد، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۸ رجب روز دو شنبہ ۱۳۲۲ ہجری۔

مقام مزار شریف : اجمیر شریف، مادۂ تاریخ "خواجہ بہشت"

حوالہ کتب : افضل الاخبار جلد ۱۰۔

آپ مرید و خلفائے عظام حضرت شاہ محمد امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ شمع مجلس جبروتی و فانوس بزم ملکوتی و وارث علم احدی مالک معرفت صمدی متخلص باخلاق محمدی و متصف باوصاف احمدی تھے۔ آپ کی وفات کا واقعہ اس طرح ہے کہ آپ بہ تقریب عرس حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اجمیر شریف تشریف لے گئے تھے۔ کہ آٹھویں رجب ۱۳۲۲ ہجری بعد تناول طعام مکان سرور جنگ پر قوالی شروع ہوئی اور قوالوں نے یہ شعر بہ لحن داؤدی پڑھا۔

گفت قدوس اے فقیرے در فناؤ در بقا
خود بخود آزاد بودی خود گرفتار آمدی

آپ نے کئی بار اس شعر کی تکرار کرائی اور وجد و سماع کی حالت میں رہ کر ایسی خاموشی اختیار کی کہ قیامت تک نہ بولے اور داعی اجل کو لبیک کہہ کر واصل باللہ ہو گئے۔ ایسا ہی واقعہ آج سے سات سو برس پہلے ۶۳۳ ہجری میں حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ کا ہوا تھا اور اسی طرح اس شعر پر جان بحق ہوئے تھے۔

گشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جان دیگر است

Marfat.com

حضرت حافظ محمد ضامن تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : تھانہ ' ہندوستان ۔

تاریخ وفات : محرم ۱۱۷۲ ہجری ۔

حوالہ کتب : انوار العارفین ۔

آپ خلیفہ ماذون حضرت میاں جی نور محمد ہیں باوجود متاہل اوقات مجردانہ رکھتے تھے اور آپ اپنے پیر بھائی حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے ہم صحبت رہ کر مسجد تھانہ بھون میں اوقات بسر کرتے تھے۔ آپ صاحب خدمت مشہور تھے۔ بہت آدمی اور مریض آپ کی دعا کی برکت سے اپنے مطلب کو پہنچے ہیں۔ معرکہ آرائی کابلی کے وقت اگرچہ لاہور میں آپ کا قیام تھا مگر معرکہ آرائی قابل آپ کی نظروں میں تھا۔ سکنائے لاہور اکثر اوقات قریب وقت مغرب کے آپ کو گرد آلود دیکھتے تھے۔ پشاور سے آنے والے لوگوں سے لاہور کے لوگوں نے دریافت کیا کہ جس روز و تاریخ آپ کو لاہور میں لوگوں نے دیکھا اسی روز اور اسی وقت پشاور میں دیکھے گئے۔

حضرت شیخ جان اللہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۰۲۹ ہجری ۔

مقام مزار شریف : لاہور ' پاکستان ۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاتقیاء ۔

آپ حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ علوم ظاہری و باطنی میں کماحقہ استعداد رکھتے تھے۔ بعد حصول خلافت لاہور میں مامور ہوئے تمام عمر عزیز کو ارشاد و ہدایت میں صرف کیا۔

Marfat.com

حضرت عبدالخالق لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۲ رجب ۱۰۵۹ ہجری از وفیات الاخیار۔

مقام مزار شریف : لاہور، پاکستان۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاتقیاء۔

آپ حضرت شیخ جان اللہ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ وجد و سماع کے وقت آپ کی یہ حالت ہوتی تھی کہ لوگوں کو آپ کے مرجانے کا شبہ ہو جاتا تھا۔ حالت وجد میں جس پر آپ کی نظر پڑتی وہ بیہوش ہو جاتا۔ بہت طالبان خدا نے آپ کے ذریعے قرب الٰہی حاصل کیا۔ آپ کا لنگر جاری و ساری ہے۔

حضرت شیخ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۸ ذالحجہ ۱۰۸۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : لاہور، پاکستان۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاتقیاء۔

آپ شیخ عارف چشتی لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے اور ان سے تکمیل پاکر رہنمائے خلق ہوئے۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبدالرشید جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : غرہ ربیع الاول روز جمعہ ۱۱۲۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : جالندھر، ہندوستان۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاتقیاء۔

Marfat.com

آپ خاندان سادات عظام شہر جالندھر سے ہیں۔ بعد تحصیل علوم متداولہ کے گھر سے نکل کر حضرت شاہ ابوالمعالی چشتی صابری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے بیعت فرما کر تکمیل و تربیت کے لئے میراں سید بھیکہ رحمۃ اللہ علیہ کے سپرد کیا۔ ان کی خدمت میں چند روز بسر کر کے خلافت حاصل کی۔

حضرت شیخ عتیق اللہ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۴ شعبان ۱۱۳۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : جالندھر' ہندوستان۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاتقیاء۔

آپ سادات صحیح نسب جالندھر سے ہیں۔ آپ کی ارادت خاندان چشت میں شاہ ابوالمعالی رحمتہ اللہ علیہ سے تھی۔ آپ کی تمام عمر عبادت و ریاضت میں گزری۔ زہد و تقویٰ باکمال رکھتے تھے۔

حضرت شیخ محمد سلیم رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۳ ذوالحجہ ۱۱۵۱ ہجری۔

مقام مزار شریف : لاہور' پاکستان۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاتقیاء۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شیخ محمد صدیق رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ آپ کی مجلس کبھی سماع سے خالی نہیں رہتی تھی۔ علماء لاہور نے محمد شاہ بادشاہ کے حضور عرض کی کہ ایسے بدعتی شخص کو قتل کرنا واجب ہے۔ بادشاہ نے وہ عرض صوبہ لاہور کے پاس بھیج دی۔ صوبیدار لاہور خود حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کشش باطنی سے آ کر خود مرید ہو گئے۔ یہ حال دیکھ کر

Marfat.com

علماء لاہور دم بخود ہو گئے۔

حضرت شاہ بہلول برکی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۱۷۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : جالندھر' ہندوستان۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ حضرت شاہ .ھیکہ رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ قوم کے افغان' باشندہ جالندھر تھے۔ آپ نے سید عبدالرشید و سید عتیق اللہ جالندھری سے علم ظاہری حاصل کیا وضع قلندرانہ رکھتے تھے۔ بعد وفات اپنے مرشد کے لاہور میں آکر شاہ بولاقی رحمۃ اللہ علیہ سے فیض صحبت اٹھایا۔ بہت کتابیں مثل فوائد الاسرار - شرح دیوان خواجہ حافظ وغیرہ لکھیں۔ آپ کا دیوان معارف و توحید میں مقبول خاص و عام ہے۔

حضرت شاہ لطف اللہ رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : انبالہ' ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۲۰ ذیقعد روز شنبہ ۱۱۸۶ ہجری' بقول گلشن فقیری ۱۹ ذیقعد ۱۲۸۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : جالندھر بقول گلشن فقیری امروہہ۔

حوالہ کتب : خزینۃ الاصفیاء۔

آپ مرید و صاحب ارشاد میراں سید شاہ .ھیکہ رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ سکونت انبالہ میں رکھتے تھے۔ بچپن سے آپ نے اپنے مرشد کے حضور میں پرورش و تربیت پائی تھی۔ کتاب "ثمر الفوائد" آپ نے اپنے پیر و مرشد کے حال میں لکھی ہے۔

Marfat.com

حضرت سید علیم الدین بن سید عتیق اللہ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۲۲ جمادی الثانی ۱۱۰۹ ہجری -

تاریخ وفات : ۲۱ صفر ۱۲۰۲ ہجری - مادۂ تاریخ تولد و وفات
" قطب جنت مقتدا تاریخ تولیدش بود"
" وصل سلطان متقی سید علیم الدین پیر"

مقام مزار شریف : جالندھر' ہندوستان -

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء -

آپ سادات صحیح الطرفین جالندھر سے ہیں- شجرہ نسب آپ کا چند واسطہ درمیانی حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جا پہنچتا ہے- اول آپ نے بیعت حضرت شاہ ابوالمعالی رحمتہ اللہ علیہ سے کی لیکن تربیت و تکمیل و خرقہ خلافت حضرت میراں جی رحمتہ اللہ علیہ سے پایا- آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب تصنیف ہیں' چنانچہ " انہارالاسرار و شرح بوستان سعدی و رسالہ نزہت السالکین و شرح اخلاق ناصری و زبدۃ الروایات " فقہ و نثر الجواہر فارسی ترجمہ نظم الدر رو المرجان لکھے ہیں-

حضرت سید علی شاہ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۲۱۳ ہجری -

مقام مزار شریف : جالندھر' ہندوستان -

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء -

آپ مرید و خلیفہ حضرت سید علیم اللہ جالندھری رحمتہ اللہ علیہ ہیں- آپ نے تمام عمر اپنی ہدایت و ارشاد طالبان حق میں گزاری- رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت شیخ محمود سعید جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۲۲۰ ہجری ۔

مقام مزار شریف : جالندھر' ہندوستان ۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء ۔

آپ سید علیم الدین جالندھری رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ صاحب مقامات بلند و مدارج ارجمند تھے ۔ بہت لوگوں کو راہ حق دکھایا ۔

حضرت شیخ خیرالدین مشہور بہ خیر شاہ لاہور رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۹ ذوالحجہ ۱۲۲۰ ہجری ۔

مقام مزار شریف : لاہور' پاکستان ۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء ۔

آپ حضرت شیخ سلیم چشتی لاہور رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے ۔ تواجد و سماع میں آپ کو کمال شوق تھا ۔ آپ کا لنگر آج تک جاری ہے ۔

حضرت شیخ محمد سعید شرق پوری رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : شرق پور تحصیل و ضلع شیخوپورہ ۔

تاریخ وفات : ۱۲۱۴ ہجری ۔

مقام مزار شریف : شرق پور شریف' پاکستان ۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء ۔

آپ شرق پور کے باشندے اور قوم کے خوجہ تھے ۔ جب جذبہ الٰہی دامن گیر ہوا

Marfat.com

بامداد غیبی عبادت و ریاضت میں مصروف ہوئے۔ آپ حضرت شیخ مراد ملتانی رحمتہ اللہ علیہ کے مرید تھے جن کا سلسلہ نسب چند واسطہ درمیانی حضرت شیخ نظام الدین بلخی رحمتہ اللہ علیہ کو پہنچتا ہے۔ آپ حسب الاشارہ روحانیت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہوئے تھے۔

حضرت فیض بخش لاہور رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۹ رجب ۱۲۸۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : لاہور' پاکستان۔

حوالہ کتب : حدیقۃ الاولیاء۔

آپ مرید و خلیفہ شیخ حیدر شاہ رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ جنہوں نے فیض باطنی شیخ خیرالدین المشہور خیرشاہ رحمتہ اللہ علیہ سے پایا تھا۔ صاحب حال و قال و وجد و سماع و شوق و ذوق و تجرید و تفرید تھے۔ ہر سال سترہ عرس یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ و فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا و امامین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما و غوث الثقلین و خواجہ معین الدین و خواجہ قطب الدین و خواجہ فریدالدین گنج شکر و خواجہ علاؤالدین احمد صابر رحمتہ اللہ علیہم وغیرہ پیران عظام کیا کرتے تھے۔ آپ نے بمرض تپ محرقہ انتقال کیا تھا۔ آخری وقت میں قوالوں کو بلایا چنانچہ حافظ قادر بخش مدح خوان نے حاضر ہو کر یہ مدح پڑھی ۔

منم خاک در کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اسیر حلقہ گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
قتیل نوک شمشیر نگاہش
شہید تیغ ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ اس نعت کے سنتے ہی وجد میں آئے اور جسم پر لرزہ طاری ہوا اور آخر اسی جوش خروش میں داعی اجل کو لبیک کہا۔

Marfat.com

حضرت عبدالکریم معروف اخوند فقیر رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : رام پور، ہندوستان۔

تاریخ وفات : ۲ شعبان روز جمعہ ۱۲۰۶ ہجری از وفیات الاخیار۔

مقام مزار شریف : رام پور افغانان۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ احفاد حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ آپ نے افغانستان جا کر وطن اختیار کیا تھا۔ ہندوستان و بغداد شریف و دیگر بلاد عرب میں سیاحت کی تھی اور فقرائے و مشائخ وقت سے فیضیاب ہوتے رہے۔ آخرکار قصبہ بہلول پور جا کر حضرت شاہ عنایت رحمتہ اللہ علیہ خلیفہ سید شاہ .بھیکہ رحمتہ اللہ علیہ سے ارادت حاصل کی۔ حضرت سید شاہ .بھیکہ رحمتہ اللہ علیہ نے شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ کو آپ کے آنے کی پیشتر سے پیشین گوئی کی تھی اور تسبیح و ناسدان اپنا سپرد کر کے فرمایا تھا کہ یہ امانت آپ کو پہنچا دینا۔ شاہ عنایت رحمۃ اللہ علیہ سالہاسال آپ کا انتظار کرتے رہے۔ جب آپ آئے آپ کو شناخت کر کے وہ امانت آپ کے حوالہ کی۔ ریاضات شاقہ اٹھا کر انجام کو رامپور میں اقامت کی اور وہاں متاہل ہوئے۔ آپ نے شاہ منور قادری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی فیض حاصل کیا تھا اور تعلیم شغل لی اور ٹوپ یعنی کلاہ دلیل خلافت حاصل کی۔

حضرت اخوند امام الدین رحمۃ اللہ علیہ

بقولے "انوار العارفین" آپ مرید و خلیفہ اخوند فقیر عبدالکریم رحمتہ اللہ علیہ تھے اور ان سے تعلیم و تربیت، ذکر و فکر ابتداء و انتہا کی پائی تھی۔ آپ خلق کو راحت پہنچانے کے لئے بہت کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ پرانی جوتیاں لے کر اور مرمت کر کے موسم گرما میں برہنہ پا لوگوں کو دیا کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت غلام حسین بن عبدالکریم اخوند فقیر رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۹ رمضان روز دو شنبہ ۱۲۵۹ ہجری۔

مقام مزار شریف : رام پور، ہندوستان۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ فرزند و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار ہیں۔ جمال صورت و کمال معنی رکھتے تھے۔ تمام مشائخ و امیرو رئیس شہر رامپور آپ کی تعظیم و تکریم میں نہایت کوشش کرتے تھے۔ آپ نے بعد تحصیل علوم و انتساب نسبت کے دہلی جاکر حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت تلاوت قرآن پاک و دلائل الخیرات حاصل کی۔ اور حضرت میاں صابر بخش رحمتہ اللہ علیہ نے آپ کو مثل طریقہ چشتیہ قادریہ یہ لکھ کر عنایت کی تھی۔ بعدازاں قصبہ ماہریرہ میں جاکر سید آل احمد عرف اچھے میاں رحمۃ اللہ علیہ سے طریقہ قادریہ و اجازت دعا سیفی و اعمال وغیرہ دریافت کی اور مسند ارشاد پر متمکن رہے۔ صاحب سماع و وجد تھے۔ آپ کے مرید بھی ذوق و شوق رکھتے تھے۔

حضرت محمد ظہور الحسن رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۲۴ رجب ۱۲۷۷ ہجری۔

مقام مزار شریف : مراد آباد، ہندوستان۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ غلام حسین رحمتہ اللہ علیہ کے تھے۔ اصل شیخ فاروقی ہیں۔ کلمہ نفی اثبات باحبس دم تاوقت موت فوت نہیں کیا۔ اپنے ذاتی کام خود کرتے تھے۔ کسی مرید کو تکلیف نہیں دیتے تھے۔

Marfat.com

حضرت حافظ محمد مسعود رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۴ شوال روز جمعہ ۱۲۶۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : مراد آباد زیر دیوار روضہ شیخ خود۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ شاہ غلام حسین رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ انتقال مرشد کے بعد پچاس برس تک آپ کا یہ معمول رہا کہ تقریباً بین الظہر والعصر سر ارادت اپنا آستانہ مرشد پر رکھتے تھے اور کبھی قضا نہیں کرتے تھے۔

حضرت شاہ جی عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۲ شعبان ۱۲۷۶ ہجری۔

مقام مزار شریف : مراد آباد' ہندوستان۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ بھی مرید خلیفہ و خادم خاص حضرت شاہ غلام حسین رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ بچپن سے لے کر جوانی تک اپنے مرشد کے حضور حاضر رہے۔ بعد انتقال ان کے خاک آستانہ کی اپنے منہ پر ملتے تھے اور تعلیم ذکر و فکر رکھتے تھے۔ مجرد رہے' عجز و انکسار طبیعت میں بہت تھا اور مجلس سماع میں وجد و شوق سے مغلوب الحال ہو جاتے تھے۔

حضرت شاہ جی حسام الدین رحمۃ اللہ علیہ

مقام ولادت : بھٹ پورہ قریب رام پور۔

تاریخ وفات : ۸ محرم الحرام ۱۲۵۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : بھٹ پورہ رام پور۔

Marfat.com

حوالہ کتب : مرآۃ العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ شاہ غلام حسین رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ محب الفقراء و الغرباء و ساکین اور بڑے مہمان نواز تھے۔ اکثر فقرا و صاحب مرتبہ و اہل خدمت آپ کے گھر آیا کرتے تھے اور اپنی مراد پاتے تھے۔

حضرت غلام حسین خاں عرف فقیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۳ شوال ۱۲۷۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : مراد آباد محلہ کاغذیاں۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ حضرت شاہ غلام حسین رحمتہ اللہ علیہ کے مرید و خلیفہ تھے۔ احفاد نواب دوندی خاں قوم بھڑائچ سے آپ نے قبائے خانی بدن سے اتار کر خرقہ فقر کو زیب تن کیا تھا۔ مرشد نے آپ کا مجاہدہ و ریاضت دیکھ کر بروز عرس حضرت اخوند پدر بزرگوار خود کے خرقہ خلافت و کلاہ سے مشرف کیا اور ملقب بہ "فقیر شاہ" ہوئے۔ آپ اپنے شیخ کے ہم شکل تھے اور حلقہ مریدان میں سر حلقہ بن کر ذکر جہر با آواز بلند کیا کرتے تھے۔

حضرت حافظ علی حسین شاہ بن فقیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ

مقام مزار شریف : مراد آباد' ہندوستان۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ صاحبزادہ حضرت فقیر شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور مرید حضرت شاہ غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ و ماذون و مجاز منجانب محمود خان خلیفہ پیر خود تھے۔ سجادہ نشین پدر خود ہو کر دعائے حرز یمانی و چہل اسماء و اوراد دیگر باہتمام پڑھتے اور ورزش ذکر و فکر طریقہ قادریہ و چشتیہ کرتے تھے۔ عمل حب و جن وغیرہ سے واقفیت رکھتے تھے۔ سماع کو دوست رکھتے تھے' رقص و وجد کرتے تھے۔

Marfat.com

حضرت شاہ علی محمد رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۱۱ جمادی الاول ۱۲۵۰ ہجری۔

مقام مزار شریف : پیلی متصل رام پور۔

حوالہ کتب : انوار العارفین۔

آپ مرید و خلیفہ اخوند فقیر عبدالکریم رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ چشتیہ صابریہ کا آپ کے بشرہ سے ہویدا تھا۔ گویا اس شعر کے مصداق تھے ؎

می تواں داشت نہاں عشق ز مردم لیکن
زردی رنگ، رخ و خشکی لب راچہ علاج

قوت باطنی کے علاوہ قوت ظاہری بھی رکھتے تھے۔ مدد علی پہلوان جو قوت میں بڑا مشہور شہر تھا وہ آپ کی قوت کو بیان کرتا تھا کہ میں نے آزمائش قوت کے لئے اپنا ہاتھ آپ کے آگے کیا آپ نے میری ساعد یعنی کلائی کو دو انگشت سبابہ و وسطی سے پکڑا میں آپ کی گرفت کی تاب نہ لاسکا اور کہا بھائی صاحب چھوڑ دو میرا ہاتھ ٹوٹ جائے گا۔

حضرت صابر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

نام، کنیت و لقب : صابر علی شاہ عرف شاہ صابر بخش ولد نصیرالدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : بلحاظ عمر ۱۱۷۴ ہجری۔

تاریخ وفات : ۱۴ ربیع الاول ۱۲۳۷ ہجری، عمر ۶۳ سال۔

مقام مزار شریف : شاہجہان آباد، دریا گنج دہلی۔

حوالہ کتب : انوار العارفین بحوالہ آثار الصنادید۔ تذکرۃ الفقراء۔

آپ سادات عظام سے ہیں۔ آپ کا سلسلہ نسب اس طرح سے ہے آپ کے والد

Marfat.com

بزرگوار حضرت سید نصیرالدین شاہ چشتی بن شاہ غلام سادات چشتی ابن شیخ عبدالواحد عرف نواب بشارت خاں برادر حقیقی قطب العارفین حضرت شیخ محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہم اور سلسلہ ارادت آپ کا یوں ہے کہ آپ مرید و خلیفہ و سجادہ نشین اپنے جد امجد حضرت شاہ غلام سادات چشتی رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں کیونکہ آپ کے والد بزرگوار آپ کے جدامجد کے حین حیات وفات پا چکے تھے اور حضرت شاہ غلام سادات خلیفہ حضرت شیخ محمد چشتی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اور وہ خلیفہ حضرت شیخ محمد ابراہیم رامپوری اور وہ خلیفہ حضرت شیخ ابوسعید گنگوہی چشتیہ قدوسیہ رحمتہ اللہ علیہم کے تھے۔ آپ طریقہ چشتیہ صابریہ قدوسیہ و مشرب وجودیہ و مذہب حنفیہ و متابعت شریعت محمدیہ رکھتے تھے۔ اجرائے لنگر و انعقاد مجالس اعرائس و خدمت مساکین و خبرگیری صادر وارد ہمیشہ سے آپ کے خاندان میں چلی آتی ہے۔ سخاوت و عبادت اور ریاضت آپ کی شہرت رکھتی تھی۔

حضرت عبداللہ شاہ بن سید صابر علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ

تاریخ ولادت :	۱۲ رمضان المبارک ۔
تاریخ وفات :	۱۲ رمضان المبارک ۔
مقام مزار شریف :	شاہجہان آباد' دہلی ۔
حوالہ کتب :	انوار العارفین ۔ تذکرۃ الفقراء ۔

آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم حضرت صابر بخش رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ اور قدم بقدم چلنے والے اپنے پیرو مرشد کے تھے ۔ رحمتہ اللہ علیہ

حضرت سید میر حسین بن عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ

آپ خلف الرشید و خلیفہ اعظم و سجادہ نشین اپنے والد بزرگوار حضرت عبداللہ شاہ رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ صاحب سماع و ذوق و شوق و لباس زہد و ورع سے آراستہ تھے۔ ہر

Marfat.com

مہینے کے ہر ایک جمعرات کو مجلس سماع ہوتی ہے اور قوالان دیار و امصار جمع ہوتے ہیں۔ فاتحہ خوانی ہوتی اور اور ماحضر و شیرینی حاضرین میں تقسیم ہوتی ہے۔ و مجالس اعرائس بڑی اہتمام سے ہوتی ہیں۔ لنگر جاری رہتا ہے مساکین و غرباء صادر وارد کی خبرگیری ہوتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ آپ کے صاحبزادہ شاہ مظفر حسین جوان صالح انتقال فرما کر داغ مفارقت اپنے والد ماجد کو بحالت پیری و ضعیفی دے گئے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔

حضرت شیخ محمد اعظم رنبوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وفات : ۴ رجب ۱۱۴۴ ہجری۔

مقام مزار شریف : رنبہ ضلع انبالہ۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین۔

آپ خلیفہ برگزیدہ حضرت غریب اللہ جو خلیفہ حضرت شیخ محمد گنگوہی رحمتہ اللہ علیہ تھے ہیں۔ صاحب سماع ذوق و شوق تھے۔ بہت مخلوق کو راہ خدا دکھایا۔

حضرت شاہ محمد جمال رنبوی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : ۱۰۰۱ ہجری، سل پھائی۔

تاریخ وفات : ۲۹ شعبان ۱۱۷۵ ہجری۔ عمر ۱۷۴ سال۔

مقام مزار شریف : رنبہ ضلع انبالہ۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین۔

آپ خلیفہ شیخ محمد اعظم رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ کرامتیں آپ کی بہت ہیں۔ زیادہ شوق دامن گیر ہو تو تذکرۃ العابدین ملاحظہ فرمائیں۔ رحمتہ اللہ علیہ

Marfat.com

حضرت شاہ محمد حیات رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۱۲۱ ہجری -

تاریخ وفات : ۱۷ جمادی الاول ۱۱۹۲ ہجری -

مقام مزار شریف : موضع سل پھائی -

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین -

آپ شاہ محمد جمال رحمتہ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں- رحمتہ اللہ علیہ

حضرت غلام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : مرشد آباد' ۱۱۴۱ ہجری -

تاریخ وفات : ۱۵ جمادی الاول' ۱۲۰۱ ہجری -

مقام مزار شریف : موضع سل پھائی -

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین -

آپ مرید و خلیفہ حضرت شاہ محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں-

حضرت سید امیرالدین شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ و مقام ولادت : روز جمعہ ۴ جمادی الاول' ۱۱۷۴ ہجری -

تاریخ وفات : ۱۲ جمادی الاول ۱۲۴۳ ہجری -

مقام مزار شریف : موضع سل پھائی -

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین -

Marfat.com

آپ خلیفہ و سجادہ نشین حضرت غلام علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔ آپ کے جد اعلیٰ سید خراسانی اولاد حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سید حسینی تھے۔ جو کچھ زبان مبارک سے نکلتا وہ ہو کر رہتا تھا۔ جس جگہ کو ذرا تیز نظر سے دیکھا وہ جل کر خاک و سیاہ ہو گئی یا منہ سیاہ ہو گیا۔ اس لئے آپ نے منہ پر نقاب ڈال لیا تھا کہ کسی پر نظر نہ پڑے۔

حضرت شیخ امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ ولادت : ۱۲۰۳ ہجری۔

تاریخ وفات : یکم جمادی اول ۱۲۴۸ ہجری۔ عمر ۴۵ سال۔

مقام مزار شریف : رام پور، ہندوستان۔

حوالہ کتب : تذکرۃ العابدین۔

آپ خلیفہ اعظم و جانشین حضرت شاہ امیر الدین رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

Marfat.com

Marfat.com

هو المعین

۱۰ محرم الحرام ۱۴۲۰ هجری

شاه است حسین پادشاه است حسین
دین است حسین دین پناه است حسین
سر داد نداد دست در دست یزید
حقا که بنای لا اله است حسین

از حضرت خواجه معین الدین حسن چشتی اجمیری رحمة الله علیه

کتبه محمد یوسف سدیدی علوی

Marfat.com